فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مدلل و مکمل

اضافۂ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹرائیڈیشن

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مُدلّل و مکمّل

جلد ہشتم

کتابُ النکاح (نصف آخر)

افادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی رحمہ اللہ
(مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیّب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفیر الدّین صاحب شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید
مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارُالاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

تخریج جدید اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق ملکیت محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۲ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : ۳۲۰ صفحات

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 20 نابھ روڈ لاہور
کشمیر بکڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔اردو بازار لاہور
ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

فہرست مضامین فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ہشتم مدلل ومکمل

ںچواں باب: نکاح میں ولایت کن لوگوں کو حاصل ہے	۳۵
ل اول اس باب سے متعلق مسائل واحکام	۳۵
عصبہ اور ماں نہ ہونے کی صورت میں ولی ماموں ہے	۳۵
علاتی بھائی اور چچا کے ہوتے ہوئے ماں کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں	۳۵
پندرہ سالہ لڑکی بالغہ ہے نابالغہ کا ولی چچا ہے	۳۶
چچا کے رہتے ہوئے ماں کو ولایت نہیں	۳۶
نابالغہ کا نکاح ولی کے ذریعہ کیا جائے یا اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے	۳۶
بھائیوں کے ہوتے ہوئے ماں کا نکاح کرنا درست نہیں	۳۷
بالغہ خود اپنی مرضی سے نکاح کرسکتی ہے	۳۷
نابالغ کا نکاح ولی کے ایجاب وقبول سے ہوتا ہے	۳۸
باپ اگر اجازت دیدے تو نانا، نابالغہ نواسی کا نکاح کرسکتا ہے	۳۸
سولہ سالہ لڑکی کا نکاح جبراً جائز نہیں	۳۸
جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم ولی ہے	۳۹
اس صورت میں ولی بھائی ہے لڑکی کی ماں کا شوہر ولی نہیں	۳۹
عاقلہ بالغہ کفو میں نکاح خود کرسکتی ہے	۳۹
چچا کے ہوتے ہوئے چچا کا لڑکا ولی نہیں ہے	۴۰
بالغہ خود بلا ولی نکاح کرسکتی ہے باپ کا ناجائز لڑکا نہ ولی ہے نہ لڑکا	۴۰
بالغہ بیوہ کی اجازت سے جو نکاح ہوا وہ صحیح ہے اب انکار سے کچھ نہیں ہوتا	۴۱
باپ اپنے لڑکے کو اجازت دے تو اس کی اجازت سے نکاح جائز ہے	۴۱
بلا ولی اصلی کی اجازت کے نابالغہ کا نکاح درست نہیں	۴۱
بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کرسکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے	۴۱
ولی اقرب دو سو میل کی دوری پر ہو، اور ماں نکاح کردے تو کیا حکم ہے	۴۲
پھوپھی نے نکاح کیا اور ولی نے رد کردیا تو نکاح نہیں ہوا	۴۲
والدہ، سوتیلا باپ اور ماموں میں ولی کون	۴۳

عنوان	صفحہ
اٹھارہ سالہ لڑکی اپنا نکاح خود کرسکتی ہے	۴۳
ماموں، نانی اور ماں میں ولایت کس کو حاصل ہے	۴۳
مرتد باپ کونابالغ لڑکالڑکی پرکوئی حق ولایت نہیں	۴۴
مرتد مسلمان ہوجائے تو وہ اپنی بیوی سے نکاح کرسکتا ہے یانہیں	۴۴
بوقت نکاح بھائی بنانے کارواج غلط ہے	۴۴
ماں نے نکاح کردیا بھائی خاموش رہا کیا حکم ہے	۴۵
چودہ سالہ لڑکی جواپنے کوبالغ بتاتی ہے اس نے دادا کے نکاح کورد کردیا	۴۵
قریب کاولی جب نکاح نہ کرے تو دور کاولی کرسکتا ہے	۴۶
وصیت کااعتبار نہیں اور چچازاد بھائی کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہے	۴۶
ولی کاسکوت اجازت ہے یانہیں جب غیر ولی نکاح کردے	۴۷
ماں نے نکاح کردیا باپ جاہل نے لکھوایا مجھے پسند نہیں کیا حکم ہے	۴۷
صورت مسئولہ میں دادا کابھائی ولی ہے	۴۸
دادا کے رہتے ہوئے ماں نکاح کردے تو کیا کیا جائے	۴۸
ہندہ مجنونہ کاولی کون ہے اوراس کاجہیز کس کی ملکیت ہے	۴۹
قریب کاولی جب نکاح نہ ہونے دے تو ماں جوولی بعید ہے نکاح کرسکتی ہے یانہیں	۵۰
باپ کاعلاتی چچاولی ہے اس کے رہتے ہوئے بہن اور پھوپھی ولی نہیں	۵۰
بھتیجہ اور ماں نکاح کے ولی ہیں مال کے نہیں	۵۱
اچھے رشتہ کی امید پراگر ولی رکے تو کیا حکم ہے	۵۱
دادا کی اولاد، ماں اور دادی پرمقدم ہیں	۵۲
نابالغہ کی جبراً بلااجازت ولی جوشادی ہوئی وہ درست نہیں ہے	۵۲
عورت کاصرف انگوٹھالگوانے اور بعد میں گواہ بنانے سے نکاح نہیں ہوتا	۵۳
باپ کے رہتے ہوئے ماں نے نابالغ لڑکی کی شادی کی اور باپ نے انکار کردیا تو نکاح درست نہیں ہوا	۵۳
بلااجازت ولی فضولی نے جونکاح کیا اور ولی نے انکار کردیا تو وہ نکاح نہیں ہوا	۵۴
بیوہ کاجبریہ نکاح درست نہیں ہے	۵۴
بالغہ کانکاح درست ہے یانہیں جبکہ وہ سن کررونے پیٹنے لگی یامعلوم ہوا کہ	

عنوان	صفحہ
شوہر کا نسب غلط ہے	۵۴
بالغہ کا کسی گناہ کی وجہ سے جبراً نکاح کردیا تو کیا حکم ہے	۵۵
نابالغہ سمجھ کر باپ نے نکاح کیا مگر لڑکی بالغہ تھی انکار کردیا کیا حکم ہے	۵۵
نابالغہ لڑکی کے باپ کے ایجاب اور نابالغ کے باپ کے قبول سے نکاح ہوگیا	۵۶
لڑکی کا نکاح ماں نے کیا چچا نے رد کردیا پھر اجازت دی تو کیا حکم ہے	۵۶
غیر کفو میں چچا نے لڑکی کی جو شادی کی وہ درست نہیں ہوئی	۵۶
بالغہ لڑکا، لڑکی نے ایجاب وقبول نہیں کیا بلکہ دونوں کے والدین نے کیا تو نکاح ہوا یا نہیں	۵۷
لڑکی کا ماموں اس کے باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کردے تو کیا حکم ہے	۵۷
نہ عدت میں نکاح درست ہے اور نہ بالغہ کی رضامندی کے بغیر	۵۸
دادا کے رہتے ہوئے چچا ولی نہیں ہوسکتا	۵۹
باپ کا کیا ہوا نکاح درست ہے بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں	۵۹
اجنبی مرد اگر بالغہ لڑکی سے اجازت چاہے تو اس کا خاموش رہنا اجازت کے حکم میں نہیں ہے	۵۹
نابالغہ لڑکی کا ولی اس کا باپ ہے، نانا اس کا نکاح نہیں کرسکتا	۶۰
لانکاح الا بولی کا مطلب	۶۱
بغیر اجازت ولی نابالغ کا نکاح درست نہیں	۶۱
صغیر اولاد کے ولی باپ ہیں	۶۱
دادا کا بھائی جو ولی ہے اگر لڑکی کی والدہ کو اختیار دیدے اور پھر خود ہی کردے تو کیا حکم ہے	۶۲
ولی نکاح چچا ہے ماموں نہیں اور ماں کا ولی کوئی نہیں	۶۲
بالغہ نکاح میں خودمختار ہے مگر کفاءت کا لحاظ ضروری ہے	۶۳
لڑکی کی اجازت سے اس کا نکاح درست ہے	۶۳
چچا کا کیا ہوا نکاح لڑکی بغیر قضائے قاضی فسخ نہیں کرسکتی	۶۴
بالغ کا ولی نے نکاح کردیا بالغ خاموش رہا پھر انکار کردیا	۶۴
غیر کفو میں ماں کا کیا ہوا نکاح صحیح نہیں ہے	۶۵
باپ کے رہتے ہوئے دوسرا ولی نہیں ہوسکتا	۶۵
بھائی کے رہتے ہوئے سوتیلا باپ ولی نہیں ہے	۶۵
غیر ولی کا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہے	۶۶

عنوان	صفحہ
بالغہ کا نکاح اس کے علم کے بغیر کر دیا تو کیا حکم ہے	۶۶
صرف نابالغ کے ایجاب وقبول سے نکاح درست ہے یا نہیں	۶۶
اس صورت میں کیا حکم ہے	۶۷
نابالغ کا ولی غیر سے ایجاب وقبول کرائے تو کیا حکم ہے	۶۷
مجنونہ کا نکاح بغیر ولی درست نہیں ہے	۶۷
نابالغ کا ایجاب وقبول باپ کی موجودگی میں اس کی رضا سے ہوا تو نکاح صحیح ہے	۶۷
نابالغ کا نکاح والد کی موجودگی میں دوسرا شخص کرسکتا ہے یا نہیں	۶۸
باپ کی اجازت سے نابالغ کا نکاح ہوا اور نابالغ نے قبول کیا تو کیا حکم ہے	۶۸
نابالغ کا ولی ایجاب وقبول کے بعد مرجائے تو کیا حکم ہے	۶۸
نابالغہ کے لئے باپ کی اجازت کافی ہے مجلس میں اس کی موجودگی ضروری نہیں	۶۹
بالغہ کا نکاح باپ نے کردیا مگر رخصتی کے وقت اس نے انکار کردیا کیا حکم ہے	۶۹
اجازت کے بعد بالغہ کا نکاح درست ہے	۶۹
بالغہ کی اجازت سے ماموں نے اس کا نکاح کردیا تو وہ صحیح ہے	۷۰
چچا نے بھتیجی کا نکاح کیا مگر بائیس سال کی عمر میں لڑکی نے دوسری شادی کرلی کیا حکم ہے	۷۰
نابالغی میں باپ نے جو نکاح لڑکی کا کیا وہ درست ہے دوسرا نکاح بعد بلوغ نہیں کرسکتی	۷۰
ایک عورت نے کہا میرا نکاح فلاں سے کردو قاضی نے کردیا، کیا حکم ہے	۷۱
نابالغہ کی شادی اس کی مرضی کے بغیر ولی نے کردی تو وہ جائز ہے	۷۱
صرف بالغہ کی اجازت سے نکاح درست ہے	۷۱
جذام والے خاندان کے لڑکے سے شادی درست ہے	۷۲
لڑکی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں	۷۲
دوسرا نکاح صحیح نہیں ہے	۷۲
باپ کے نکاح کردینے پر لڑکی اپنی رضامندی ظاہر کردے تو کیا حکم ہے	۷۲
لڑکی غائب رہی تو کوئی حرج نہیں	۷۲
نکاح صحیح ہونے کے بعد فسخ نہیں کیا جاسکتا	۷۲
رخصتی کا شوہر کو حق ہے	۷۳
نابالغ کا نکاح باپ کی اجازت سے ہوا مگر قبول صرف نابالغ نے کیا تو کیا حکم ہے	۷۳

عنوان	صفحہ
پوتی کا دادا نے نکاح کردیا باپ نے خاموشی اختیار کی اور راضی رہا تو نکاح ہوگیا	۷۳
ماں نے بالغہ کا نکاح کردیا اور وہ شوہر کے پاس رہی بھی، نکاح ہوا یا نہیں	۷۴
باپ نے مارپیٹ کر اپنی بالغہ لڑکی سے اجازت لی اور نکاح کردیا یہ درست ہے یا نہیں	۷۴
باپ نے اپنی بالغہ لڑکی سے نکاح کے بعد پوچھا یہ نکاح منظور ہے یا نہیں وہ خاموش رہی کیا حکم ہے	۷۵
لڑکی نے جب بلوغ کا اقرار کیا تو اس کی اجازت سے شادی درست ہوگئی	۷۵
بڑا بھائی اگر بہن کا نکاح نہ کرے اور چھوٹا بالغ بھائی کردے تو درست ہے	۷۵
عورت کی اجازت سے گونگے سے نکاح درست ہے	۷۶
بالغہ لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کردیا لڑکی ناخوش ہے کیا حکم ہے	۷۶
بیوہ بالغہ کے نکاح میں والد کی حاضری ضروری نہیں	۷۶
زبردستی کا نکاح جس کو عورت نے قبول نہیں کیا درست نہیں ہے	۷۷
بیوہ بالغہ خودمختار ہے دیور حق دار نہیں	۷۷
بیوہ اپنا نکاح کرسکتی ہے جبراً نکاح حرام وباطل ہے	۷۷
بالغہ نے کفو سے جو نکاح خود کیا درست ہے	۷۸
اس کے بعد باپ نے زبردستی جو کیا وہ جائز نہیں	۷۸
بالغہ نے جب وارثوں کے نکاح کو رد کردیا تو وہ صحیح نہیں ہوا	۷۸
اجازت کی گواہی اگر لوگ دیں تو	۷۸
بالغہ کے ولی ماموں اور خالہ نہیں	۷۹
دس برس کی لڑکی جب کہے کہ حیض آتا ہے تو مانا جائے گا اور اس کا نکاح اس کی مرضی سے ہوگا	۷۹
باپ بھی بالغہ لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کرسکتا	۷۹
بالغہ لڑکا لڑکی جو ہم کفو ہیں بغیر مرضی والدین نکاح کرسکتے ہیں	۸۰
زبردستی بالغہ سے اقرار کرالیا جائے تو نکاح ہوجائے گا	۸۰
باپ کی عدم موجودگی میں نابالغہ کا نکاح دادا کردے تو کیا حکم ہے	۸۰
ولی ابعد نے نکاح کردیا ولی اقرب نے انکار کردیا پھر کچھ دنوں بعد اجازت دے دی تو کیا حکم ہے	۸۱

عنوان	صفحہ
ولی اقرب بہت دور ہو اور کفو رشتہ کے فوت کا اندیشہ ہو تو ولی ابعد نکاح کرسکتا ہے	۸۱
باپ مفقود الخبر ہو تو چچا نکاح کرسکتا ہے یانہیں اور چچا کے اس نکاح کو باپ توڑ سکتا ہے یانہیں	۸۱
نابالغہ کا نکاح باپ لالچ کی وجہ سے غیر کفو میں کردے تو جائز ہے یانہیں	۸۲
نابالغہ کا باپ دباؤ میں آ کر نکاح کردے تو درست ہوگا یانہیں	۸۲
نابالغ لڑکی کا نکاح جو ولیوں کے ذریعہ ہوا درست ہے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں	۸۲
نابالغہ کا نکاح بلا مرضی ولی درست نہیں ہاں بالغہ اپنی مرضی سے کرسکتی ہے	۸۳
تایازاد بھائی ولی ہے اس کے رہتے ہوئے نانی ولی نہیں	۸۳
لڑکی کا باپ ایک شخص سے نکاح پسند نہیں کرتا باپ کی ماں اصرار کرتی ہے کیا حکم ہے	۸۳
منگنی کے بعد لڑکی بالغ ہوئی اور وہاں شادی سے انکار کرتی ہے کیا حکم ہے	۸۴
باپ نابالغہ کا نکاح جہاں بھی کردے صحیح ہے	۸۴
ماں یا بھائی غیر کفو میں نکاح کردے تو یہ جائز ہے یانہیں	۸۴
ولی، چچازاد بھائی، اگر اپنے ساتھ نکاح کرلے تو کیا حکم ہے	۸۵
نابالغ نکاح کا ولی نہیں ہوسکتا اس کا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہے	۸۵
بھائی ولی ہے اس کی اجازت کے بغیر چچا ولی نہیں ہوسکتا	۸۵
عصبات نہ ہوں تو ولایت نکاح ماں کو ہے	۸۶
چچیرا دادا یا پھر اس کی اولاد ولی ہوسکتی ہے یانہیں	۸۶
پرورش سے حق ولایت حاصل نہیں ہوتا باپ ولی ہے پھوپا پھوپی نہیں	۸۶
ماموں کو عصبات وذوی الفروض کے بعد ولایت حاصل ہوتی ہے	۸۷
باپ کے مرنے کے بعد نکاح کے باب میں اس کی وصیت کا اعتبار نہیں	۸۷
باپ نہیں ہے تو دادا ولی ہے پھر اور عصبہ اور عصبہ کے بعد ماں	۸۷
نکاح میں ولی شرط ہے یانہیں	۸۷
ہبہ کا حکم صرف نبی کے لئے ہے یا کسی اور کے لئے بھی	۸۸
چچازاد بھائی کے رہتے ہوئے باپ کا چچازاد بھائی ولی نہیں ہوسکتا	۸۸
وکیل نے لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کردیا، کیا حکم ہے	۸۸
چچا، ماموں ماں موجود ہیں چچا شرکت عقد سے انکار کرتا ہے کیا کیا جائے	۸۸
نابالغہ کے نکاح کا اختیار باپ کو ہے یانہیں	۸۰

عنوان	صفحہ
ولی عصبہ چچیرے چچا کی رضا کے خلاف ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا درست ہے یانہیں	۸۹
بلا اجازت جو نکاح ہوا وہ موقوف ہے	۸۹
رضامندی سے جو نکاح ہوا وہ درست ہے بعد کا انکار معتبر نہیں	۹۰
کتنی عمر میں عورت خود مختار ہوتی ہے	۹۰
بالغ کی شادی اس کی خواہش کے مطابق ہونی چاہئے والدین کی خلاف مرضی کرنے میں گناہ نہیں	۹۰
بالغہ خود مختار ہے یوں ضابطہ کا ولی باپ ہے نانا ماموں نہیں	۹۱
ولی ابعد نے نکاح کیا اور ولی اقرب نے رد کردیا تو نکاح نہیں ہوا	۹۱
بالغہ نے ابن فلاں سے اجازت دی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ فلاں کا لڑکا نہیں ہے کیا حکم ہے	۹۱
ولی پر ضروری نہیں ہے کہ دوسرے کی بات مانے	۹۲
صورت مسئولہ میں بھائی کی نامنظوری سے نابالغہ کا نکاح باطل ہوجائے گا	۹۲
دو برابر کے ولیوں میں جس نے پہلے نکاح کردیا وہ جائز ہے اور دوسرا باطل	۹۳
سولہ سالہ لڑکی خود اپنا نکاح کرسکتی ہے	۹۳
عورت کی خرید وفروخت حرام ہے اور ان کا ولی اس کا باپ ہے	۹۴
باپ جب صحیح الحواس نہ ہو تو لڑکی کا ولی کون ہوگا	۹۴
دو برابر کے ولیوں میں سے ایک نے اپنے پوتے سے نکاح کردیا اور دوسرے نے اپنے بیٹے سے کون صحیح ہوا	۹۵
ولد الحرام اولاد کی ولی ماں ہے	۹۵
حکومت کا مقرر کردہ ولی نکاح کا ولی نہیں بلکہ ماں کا ہے	۹۵
باپ، اور بہن ہو تو ولی باپ ہے مگر باپ کفو میں نکاح نہ کرے تو بہن کرسکتی ہے یانہیں	۹۶
ایک ولی نے غیر کفو میں نکاح کی اجازت دی اور دوسرے نے مخالفت کی کیا حکم ہے	۹۶
بارہ تیرہ سال کا لڑکا اور نو دس سال کی لڑکی اپنے کو بالغ بتائے تو مانا جائے یانہیں	۹۷
حیض آنے کے بعد لڑکی بالغہ مانی جائے گی اور وہ اپنے نکاح کی مالک ہوگی	۹۷
فاحشہ ماں کو حق پرورش (حضانت) نہیں اور اس کے نکاح کا حق چچا کو ہے	۹۷
لڑکی کا باپ لڑکے سے روپیہ لے لے تو اس کے بعد وہ ولی رہتا ہے یانہیں	۹۸
حضرت علیؓ سے روپے لئے گئے تھے یانہیں	۹۸

عنوان	صفحہ
نابالغہ نے اپنے بچپن والے نکاح سے انکار کردیا اور دوسرا نکاح کرلیا اس نکاح اور نسب کا کیا حکم ہے	۹۸
ماں نابالغہ لڑکی کا نکاح کردے اور باپ اجازت نہ دے تو نکاح نہیں ہوا	۱۰۰
جعلی اجازت نامہ ولی کی طرف سے بنواکر نکاح پڑھایا تو کیا حکم ہے	۱۰۲
تیرہ سالہ لڑکی نے پہلے بلوغ کا دعویٰ نہیں کیا بعد میں کرتی ہے کیا حکم ہے	۱۰۲
چودہ سالہ لڑکی کا نکاح اس کی موجودگی کے بغیر اس کا باپ کرسکتا ہے یا نہیں	۱۰۳
چچازاد بھائی نے نکاح کیا اور سوتیلے چچازاد بھائی نے بھی کون نافذ ہوگا	۱۰۳
نابالغہ کا نکاح طوائف کے یہاں کردیا حکم کیا کرے	۱۰۴
ولی کی اجازت کے بغیر نابالغہ کا نکاح ماموں کردے اور خلوت بھی ہوجائے تو کیا حکم ہے	۱۰۴
بالغہ کہتی ہے کہ جبراً نکاح ہوا میں نے سن کر انکار کردیا	۱۰۵
نومسلم کب نکاح کرے	۱۰۵
عورت کہتی ہے کہ دل سے اجازت میں نے نہیں دی	۱۰۵
شیعہ بالغہ لڑکی سنی ہوکر خود نکاح کرلے تو کیا حکم ہے	۱۰۶
بدچلن ولی، ولی باقی رہتا ہے یا نہیں	۱۰۶
دادا نے گوخبر نہ لی مگر باپ کے بعد ولی نکاح وہی ہے	۱۰۶
نابالغہ بیوہ کا نکاح ساس نے کردیا مگر ماں نے رد کردیا تو کیا حکم ہے	۱۰۷
قاضی کو جب معلوم ہوا کہ لڑکی راضی نہیں تو وہ کیا کرے	۱۰۷
ولی اور وکیل کی اجازت چاہتے وقت لڑکی کی کون کون سی ادا اجازت ہے	۱۰۷
زبان سے جب ولی نے کہہ دیا تو اب دل کا اعتبار نہیں	۱۰۸
دادا بڑھاپے کی وجہ سے ذی رائے نہیں تو چچا ولی ہوسکتا ہے یا نہیں	۱۰۸
نشہ خور باپ نے نابالغہ کا نکاح غیر کفو اور کم مہر پر کیا، کیا حکم ہے	۱۰۸
مرزائی باپ بالغہ کا ولی نہیں ہوسکتا	۱۰۹
عصبہ کسی بھی پشت کا ہو اس کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں	۱۱۰
پہلا نکاح صحیح ہے اور تعلیق کالعدم ہے	۱۱۰
باپ نے نشہ کی حالت میں لڑکی نابالغہ کا نکاح کیا، جائز ہوا یا نہیں	۱۱۱
دادی کا لگایا ہوا رشتہ لڑکی کو پسند نہیں ہے	۱۱۱

صفحہ	عنوان
۱۱۱	باپ نے نکاح کردیا پھر لڑکی نے بالغ ہونے کا دعوی کیا اور دوسرا نکاح کرلیا ان میں کون نکاح جائز ہوا
۱۱۲	نابالغہ کا نکاح جس ولی نے پہلے کیا وہ درست ہے اور بعد والا باطل ہے
۱۱۳	**فصل دوم: مسائل واحکام فسخ نکاح**
۱۱۳	بہار کے امیر شریعت اور قاضی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یانہیں
۱۱۳	مسلمانی ریاست کا قاضی اور ہندوستانی عالم نکاح فسخ کرسکتا ہے یانہیں
۱۱۴	مسلمان حاکم قاضی کا قائم مقام ہوسکتا ہے یانہیں
۱۱۴	موجودہ دور میں قاضی کا کام حاکم زمانہ سے لینا کیسا ہے
۱۱۴	مسلمان جج کے یہاں جھوٹا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کرایا تو اس کا اعتبار نہیں
۱۱۴	مسلمان حاکم کے ذریعہ فسخ نکاح ہوسکتا ہے یانہیں
۱۱۵	عالم کو حَکَم بنا کر قضائے قاضی کی شرط پوری کی جاسکتی ہے یانہیں
۱۱۵	لڑکی خیار بلوغ میں بذریعہ مسلمان حاکم نکاح فسخ کراسکتی ہے یانہیں
۱۱۵	اس زمانہ میں جب کہ مسلمان حاکم نہیں ہے قضائے قاضی کی شرط کیسے پوری کی جائے
۱۱۶	فسخ نکاح بذریعہ عدالت، حکومت یا قومی پنچایت افسر کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یانہیں
۱۱۶	انگریزی عدالت کا فیصلہ قضائے قاضی کے حکم میں نہیں ہے
۱۱۶	فسخ نکاح کے سلسلہ میں سوال اور علماء کے اختلاف کا حل کیا ہے
۱۱۷	نابالغ کے لئے وکیل بنانا.
۱۱۷	بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کرانے کے لئے جج کے پاس دعویٰ درست ہے یانہیں
۱۱۸	نکاح فسخ کرنے کا حق مندرجہ ذیل لوگوں کو ہے یانہیں
۱۱۸	باپ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ نہیں کرسکتی
۱۱۹	باپ نے نابالغ لڑکی کا جو نکاح کیا وہ درست ہے فسخ نہیں ہوسکتا
۱۱۹	حَکَم کو فسخ کا اختیار ہے مگر جب کہ شوہر موجود ہو
۱۲۰	عورت کا فسخ نکاح کے لئے مرتد ہونا بے سود ہے
۱۲۰	قبل بلوغ مباشرت کے باوجود خیار بلوغ حاصل ہے
۱۲۱	

عنوان	صفحہ
دھوکہ دے کر غیر کفووالا شادی کرلے تو بعد میں وہ فسخ ہوسکتا ہے یانہیں	۱۲۱
چچا کا کیاہوا نکاح بعد بلوغ فوراً فسخ ہوسکتا ہے مگر قضائے قاضی شرط ہے	۱۲۲
ایک غیر شخص نے نکاح کردیا اب بالغ ہونے کے بعد وہ فسخ کرسکتی ہے یانہیں	۱۲۲
نابالغ لڑکے سے بالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کراسکتی ہے یانہیں	۱۲۲
باپ جب دیوانہ تھا تو چچا ولی تھا اس کا کیاہوا نکاح درست ہے باپ کورد کرنے کا اورلڑکی کو بغیر قضائے قاضی فسخ کا اختیارنہیں ہے	۱۲۳
نکاح قبول کرلینے اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد نکاح فسخ نہیں ہوگا	۱۲۳
چچا کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کرکے دوسرا نکاح کرلیا تو کیاحکم ہے	۱۲۴
ماں کا کیاہوا نکاح تھا بالغ ہوتے ہی فسخ کردیا کیاحکم ہے	۱۲۴
ماں نے نکاح کیالڑکا نابالغ ہے اورلڑکی بالغ علیحدگی کی کیاصورت ہے	۱۲۵
دادا نے نکاح کیا اورلڑکی شوہر کے پاس رہی بھی، اب وہ نکاح فسخ کرسکتی ہے یانہیں	۱۲۵
خیار بلوغ اور فسخ نکاح	۱۲۵
خیار بلوغ پرعورت گواہ بنادے تو تاخیر مضرنہیں	۱۲۶
خیاربلوغ کے لئے قضائے قاضی	۱۲۶
خیار بلوغ	۱۲۶
بلوغ کے وقت سکوت سے خیار بلوغ باطل ہوجاتا ہے	۱۲۷
فسخ نکاح میں زوجین کا موجود رہنا ضروری ہے یانہیں	۱۲۷
ماں نے نکاح کردیا تھا لڑکی اسے فسخ کرسکتی ہے یانہیں جبکہ وہ ماں کوالزام بھی دیتی ہے	۱۲۷
باپ دادا کے سوا کسی نے نابالغہ کا نکاح کیا تو وہ بعد بلوغ فسخ کرسکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے	۱۲۸
بلوغ کے بعد جب شوہر کے ساتھ رہی تو اب اس کوفسخ کا حق حاصل نہیں ہے	۱۲۹
باپ نے چچا زاد بھائی کے ذریعہ اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح کیا تو کیااس کوخیار بلوغ حاصل ہے	۱۳۰
نابالغ نابالغہ کے ولیوں نے ایجاب وقبول کیا تو بعد بلوغ وہ فسخ ہوسکتا ہے	۱۳۰
بغیر قضائے قاضی صرف انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوتا ہے	۱۳۰
والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کرسکتی ہے یانہیں	۱۳۱
ولدالزنا نابالغہ لڑکی کا نکاح ماں نے کردیا تو بعد بلوغ اس کوفسخ کا اختیار ہے	۱۳۱

عنوان	صفحہ
چچا نے نکاح کیا بالغ ہونے کے بعد ناراضی ظاہر کی، کیا کیا جائے	۱۳۲
شیعہ نے دھوکہ دے کر جو نکاح کرلیا ہے وہ فسخ ہوگا	۱۳۲
چچا کے نکاح کرنے سے خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے مگر تاخیر کرنے سے وہ باطل ہوجاتا ہے	۱۳۲
بلوغ میں سنہ ہجری کا اعتبار ہے	۱۳۳
نابالغہ کا نکاح اس کے باپ کے ماموں نے کیا تو یہ نکاح فسخ ہوگا یا نہیں	۱۳۴
چچازاد بھائی نے بحیثیت ولی نابالغہ کا نکاح کردیا تو اس کے فسخ کا طریقہ کیا ہے	۱۳۴
بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کرسکتی ہے یا نہیں	۱۳۵
باپ نے اپنی شادی کے لالچ میں نابالغہ لڑکی کی شادی کردی وہ نکاح فسخ ہوسکتا ہے یا نہیں	۱۳۶
فرقت کے لئے عورت عیسائی ہوجائے تو بھی نکاح فسخ نہیں ہوتا	۱۳۶
نکاح کے فسخ کے لئے نصرانی ہوگئی، پھر مسلمان ہوکر دوسرے سے شادی کرلی کیا حکم ہے	۱۳۶
فصل سوم: نکاح بذریعہ فضولی اور وکیل	۱۳۷
فضولی نے نکاح کردیا اور عورت نے قبول کرلیا تو کیا حکم ہے	۱۳۷
بلا اجازت ولی غیر نے نکاح کردیا تو کیا حکم ہے	۱۳۷
عورت کے ساتھ مرد خود گواہوں کے سامنے نکاح کرے اور فضولی قبول کرے کیا حکم ہے	۱۳۷
فضولی کے نکاح کی خبر پر لڑکا خاموش رہا جب لڑکی کی دوسری شادی ہوگئی تو کہتا ہے کہ نکاح ہوچکا	۱۳۸
ذیل کی صورت میں نکاح درست نہیں ہوا	۱۳۸
صورت مذکورہ میں نکاح فضولی درست نہیں	۱۳۹
فضولی نے نکاح کیا اور ولی نے اجازت نہیں دی کیا حکم ہے	۱۴۰
بذریعہ خط وکیل بنایا اور وکیل نے اپنے ساتھ شادی کرلی، کیا حکم ہے	۱۴۱
کسی نے عورت کو وکیل بنایا اس نے اس کی اپنے شوہر کے ساتھ شادی کردی کیا حکم ہے	۱۴۱
ولی اگر دوسرے کو وکیل بنادے تو کیا حکم ہے	۱۴۲
ایک عورت نے ایک مرد سے کہا تم اپنے ساتھ میرا نکاح کرلو، اس نے گواہوں کے سامنے کرلیا، کیا حکم ہے	۱۴۲
بالغ اپنے نکاح کا وکیل اپنے باپ کو بنادے تو کیا حکم ہے	۱۴۲
عورت نے پانچ ہزار پر نکاح کی اجازت دی لیکن وکیل نے کم کردیا کیا حکم ہے	۱۴۳

عنوان	صفحہ
عورت وکیل بنادے اور وکیل دو گواہوں کے سامنے خود نکاح کرے تو کیا حکم ہے	۱۴۳
مندرجہ ذیل طریقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۴۴
فصل چہارم: متفرق مسائل واحکام نکاح	۱۴۵
کیا رشتہ داروں کے علاوہ غیروں میں شادی پسندیدہ نہیں ہے	۱۴۵
بلوغ کا حکم پندرہ برس پر ہوتا ہے اور مراہق بارہ سال میں	۱۴۵
لڑکی کے ولی کو وعدہ کے باوجود مصلحت کے پیش نظر دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے	۱۴۵
مرد نکاح کا دعوی کرتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے گواہ فاسق ہیں کیا حکم ہے	۱۴۶
شوہر کہتا ہے نکاح ہوا، عورت انکار کرتی ہے گواہ فاسق ہیں کیا حکم ہے	۱۴۶
عورت ومرد نکاح کا انکار کریں اور تیسرا شخص دعوی کرے تو کیا حکم ہے	۱۴۷
تحریری طلاق کے بعد عورت دوسرے مرد کے ساتھ رہی اور دعویٰ نکاح کا کیا کیا حکم ہے	۱۴۷
مرد نکاح کا دعوی کرے اور عورت انکار تو کیا حکم ہے	۱۴۸
عورت شوہر کے عنین ہونے کا دعویٰ کرے اور مرد انکار کرے تو کیا کیا جائے	۱۴۸
کلکٹر ضلع سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرنے کے بعد منکوحہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۱۴۹
خلاف شریعت انگریزی عدالت کا فیصلہ نکاح کے باب میں معتبر نہیں	۱۴۹
منگنی کا دعوی کیا، کیا حکم ہے	۱۵۰
چھٹا باب: مسائل واحکام کفاءت	۱۵۱
فاسق سے نکاح کرنا بلا اجازت ولی درست ہے یا نہیں	۱۵۱
کم درجہ کی عورت کا نکاح سید سے بلا اجازت ولی جائز ہے یا نہیں	۱۵۱
سیدہ کا نکاح نعمانی سے جائز ہے یا نہیں	۱۵۲
فاسق معلن شریف عورت کا کفو ہے یا نہیں اور نابالغہ کا نکاح بلا ولی جائز ہے یا نہیں	۱۵۲
گاڑیان درودگر کا کفو ہے یا نہیں	۱۵۳
صالحہ کا نکاح فاسق سے درست ہے یا نہیں	۱۵۳
غیر کفو والے مرد نے دھوکہ دے کر ایک سیدہ سے نکاح کرلیا جائز ہوا یا نہیں	۱۵۳
صالح مرد کی لڑکی کا نکاح فاسق مرد سے درست ہے یا نہیں	۱۵۴
حرامی لڑکے سے شریف عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۵۵

عنوان	صفحہ
بیوہ بالغہ غیر کفو میں نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۱۵۵
سید اپنی لڑکی کو غیر کفو میں بیاہ سکتا ہے یا نہیں	۱۵۵
بالغہ نے کفو میں شادی کی اب لڑکا کے فاسق ہونے کی وجہ سے ناراض ہے کیا حکم ہے	۱۵۵
بالغہ سیدزادی کا نکاح بلا اجازت ولی غیر کفو میں جائز ہے یا نہیں	۱۵۶
سید کی لڑکی نے ایک مرد سے نکاح کیا جو اپنے کو شیخ کہتا تھا اب معلوم ہوا کہ وہ کپڑا بننے والا ہے کیا حکم ہے	۱۵۶
سید و شیخ کی لڑکی کا نکاح نومسلم کائستھ سے جائز ہے یا نہیں	۱۵۶
عجمی کی تعریف اور عربی النسل عورت کا نکاح لوہار، نجار اور نداف سے درست ہے یا نہیں	۱۵۷
غیر کفو میں شادی ولی کی رضامندی سے درست ہے	۱۵۷
ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے	۱۵۸
نابالغہ لڑکی کا نکاح اگر غیر کفو میں کردے تو یہ جائز ہے	۱۵۸
سید و شیخ ہم کفو ہیں یا نہیں	۱۵۸
مرد نے غیر کفو میں جو نکاح کرلیا وہ درست ہے	۱۵۹
بیوہ سیدزادی غیر قریشی سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۱۵۹
پٹھان نے دھوکہ دے کر سیدزادی سے نکاح کرلیا تو کیا حکم ہے	۱۶۰
ولی کی بلا رضامندی بالغہ نے غیر کفو میں نکاح کرلیا درست ہوا یا نہیں	۱۶۰
پٹھانی عورت کا نکاح شیخ زادہ سے جائز ہے یا نہیں	۱۶۱
خاندانی مسلمان لڑکی کا نکاح نومسلم سے درست ہے یا نہیں	۱۶۱
کفو میں نکاح درست ہے مہر کی کمی سے فرق نہیں پڑتا	۱۶۱
ولد الزنا لڑکا صحیح النسب لڑکی ہم کفو ہیں یا نہیں	۱۶۲
معمار کی شادی نجار کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں	۱۶۲
مسلمان لڑکی کا نکاح غلطی سے غیر برادری میں ہوگیا	۱۶۲
نسب غلط بتا کر لڑکے نے شادی کی تو اب نکاح فسخ ہوسکتا ہے یا نہیں	۱۶۳
ہاشمی اور بنو فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں	۱۶۳
عجمی میں اعلیٰ نسب کی لڑکی کا نکاح ادنی درجہ کے لڑکے سے ہوجائے تو کیا حکم ہے	۱۶۳
چچا نے غیر کفو میں شادی کردی تو یہ جائز ہوئی یا نہیں	۱۶۴

صفحہ	عنوان
۱۶۴	زنا کا پیشہ کرنے والے سے تیل نکالنے والے کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یانہیں
۱۶۵	ادنی قوم کی لڑکی اعلیٰ قوم کے لڑکے سے نکاح کرلے تو درست ہے
۱۶۵	جاہل کسان، عالم کی لڑکی کا ہم کفو ہے یانہیں اور نکاح درست ہوگا یانہیں
۱۶۵	وہابی نجدی کو لڑکی دینا کیسا ہے
۱۶۵	شریف عورت نومسلم مرد کی کفو ہے یانہیں
۱۶۶	افغان اور اہیر ہم کفو ہیں یانہیں اور ان میں باہم نکاح درست ہے یانہیں
۱۶۶	پٹھان عورت کا نکاح راجپوت مسلمان سے جائز ہے
۱۶۶	نومسلم مرد وعورت میں نکاح درست ہے ان میں کفاءت کا اعتبار نہیں
۱۶۷	پڑھی ہوئی عورت کا نکاح جاہل مرد سے جائز ہے یانہیں
۱۶۷	قوم افغان عجمی ہے یا عربی اور اس میں کفو کا طریقہ کیا ہے
۱۶۷	افغان کا نکاح کمبوہ سے درست ہے یانہیں
۱۶۸	قومیت اور ولدیت بدل کر نکاح جائز ہے یانہیں
۱۶۸	نابالغہ کا انکار
۱۶۸	نابالغہ کی اجازت
۱۶۸	شیعہ دھوکہ سے نکاح کرلے تو وہ جائز نہیں ہوتا
۱۶۹	نکاح کے بعد جب معلوم ہو کہ لڑکا حرامی ہے تو نکاح فسخ ہوسکتا ہے یانہیں
۱۶۹	نسب میں دھوکہ دے کر نکاح کیا بعد میں غلط ثابت ہوا کیا حکم ہے
۱۶۹	شیعہ شوہر سے جو اولاد ہوئی وہ حلالی ہے یا حرامی
۱۶۹	قوم راجپوت مسلمان لڑکی سے فقیر نے دھوکہ دے کر شادی کی، جائز ہے یانہیں
۱۷۰	لڑکے نے دھوکہ دیا کہ فلاں قوم سے ہوں بعد میں معلوم ہوا وہ اس قوم سے نہیں ہے کیا حکم ہے
۱۷۰	سیدہ کا نکاح نومسلم حجام سے ہوگیا اور قبول دوسرے نے کیا، کیا حکم ہے
۱۷۱	مرد کی خاموشی قبول ہے یانہیں
۱۷۱	غیر کفو سے علیحدگی کی صورت
۱۷۱	دو ماہ ساتھ رہنے کے بعد
۱۷۱	بالغہ کا غیر کفو میں نکاح کب درست ہے

عنوان	صفحہ
باجازت ولی اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح ادنی قوم سے جائز ہے یانہیں	۱۷۲
سیدزادی کا نکاح غیر سید سے درست ہے یانہیں	۱۷۲
بالغہ سیدزادی کی شادی ولی کی رضا سے غیر کفو میں جائز ہے	۱۷۲
غیر کفو میں شادی جائز ہے یانہیں	۱۷۳
دھوکہ سے جونکاح ہوا اس میں اختیار فسخ ہے یانہیں	۱۷۳
تقیہ کے معنی کیا ہیں اور شیعہ دھوکہ دے کر سنی لڑکی سے جونکاح کرتے ہیں اس کا حکم کیا ہے	۱۷۵
بنت صالحہ کا فاسق سے نکاح جائز ہے یانہیں	۱۷۶
فاسق صالحہ کا کفو ہے یانہیں	۱۷۷
بہن بیٹی کی اولاد ہم کفو ہے یانہیں	۱۷۸
ساتواں باب:	۱۷۹
فصل اول: مسائل واحکام مہر	۱۷۹
بیوی کے مرنے کے بعد مہر کا روپیہ وارثوں کو دیا جائے یا خیرات کر دیا جائے	۱۷۹
مہر کے بدلے مکان دیا تو کیا حکم ہے	۱۷۹
مہر معجّل چار سال بعد بھی ادا نہیں کئے تو حق زوجیت ہے یانہیں	۱۷۹
مہر لینے کے لئے عورت اپنے کو روک سکتی ہے یانہیں	۱۸۰
جو عورت شوہر سے طلاق حاصل کرلے کیا وہ مہر لے سکتی ہے	۱۸۰
مہر معجّل اور مہر مؤجل کسے کہتے ہیں	۱۸۰
مہر نصف معجّل ہوا اور نصف مؤجل تو مطالبہ کرنا کیسا ہے	۱۸۰
جب مہر میں تفصیل نہ ہو تو مطالبہ کا کیا حکم ہے	۱۸۱
مہر معجّل ادا کئے بغیر بھی بیوی کو بھیجا جاسکتا ہے اور بیوی کا تکلیف بیان کرنا جرم نہیں	۱۸۱
مرض الموت میں مہر معاف کرانے سے معاف نہیں ہوتا ہے اور جائداد میں دونوں بیویوں کی اولاد کا حق ہے	۱۸۲
لڑکی کے ولی کو مہر لے کر خرچ کرنا اور مہر سے زیادہ روپیہ لینا کیسا ہے	۱۸۲
شوہر بعد نکاح مہر بڑھا دے تو بیوی اس کی بھی مستحق ہوگی	۱۸۳
مطلق مہر کی صورت میں طلاق کے بعد عورت مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے	۱۸۳

عنوان	صفحہ
تیسرے خاوند کرنے کے بعد پہلے دونوں شوہروں سے مہر پانے کی مستحق ہے	۱۸۳
دینار سرخ کی قیمت جب مختلف ہے تو فیصلہ کیا ہوگا	۱۸۴
مرنے والی عورتوں کا مہر اس کی اولاد لے سکتی ہے	۱۸۴
شوہر کی جائداد میں تصرف کرنے اور ترکہ لینے سے مہر ساقط ہوتا ہے یانہیں	۱۸۴
مہر معاف کرانے کے لئے کیا کیا حیلے ہوسکتے ہیں	۱۸۵
طلاق دینے کے بعد مہر کی ادائیگی لازم ہوجاتی ہے البتہ طلاق دینا شوہر کے اختیار میں ہے	۱۸۶
بیوی کے مرنے کے بعد اس کے مہر کا مستحق کون ہوتا ہے	۱۸۶
خوشی سے معاف کردے تو معاف ہوگا یانہیں	۱۸۷
طلاق کے بعد مہر دینا ہوگا اور جو زیور وغیرہ ہبہ کرچکا ہے وہ بیوی کا ہے	۱۸۷
غیر مطلقہ نے دھوکہ دے کر نکاح کیا اور شوہر سے ہم بستر ہوئی تو مہر واجب ہوا یانہیں	۱۸۸
عدت میں جو نکاح ہوا اس کا مہر لازم ہے یانہیں	۱۸۸
مہر دینے کے بعد عورت خنثیٰ مشکل نکلی تو مہر واپس لے سکتا ہے یانہیں	۱۸۸
دین مہر میں مہر سے زیادہ جائداد لکھ دی کیا حکم ہے	۱۸۸
مہر کا دعویٰ کس پر کیا جائے	۱۸۹
مہر کی جو مقدار نکاح کے وقت بتائی گئی وہ ضروری ہے یا جو خفیہ طور پر رجسٹر میں لکھوادی	۱۸۹
مہر معجل اگر شوہر نہ دے تو عورت باپ کے گھر جاسکتی ہے یانہیں اور شوہر قید ہوسکتا ہے یانہیں	۱۹۰
بیوی نے مہر معاف کردیا اس کی موت کے بعد والدین طلب کرتے ہیں کیا حکم ہے	۱۹۰
مہر معاف کردینے کے بعد اس کا انکار کرنا کیسا ہے	۱۹۰
پندرہ ہزار معجل اور بقیہ مؤجل ہے کیا کیا جائے	۱۹۱
لڑکی والے کا بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے	۱۹۱
بعد خلوت خواہ عورت نافرمانی کرتی رہی ہو تو بھی طلاق کے بعد کل مہر واجب ہے	۱۹۱
عورت کے انتقال کے بعد اس کا مہر کیسے ادا کیا جائے	۱۹۲
مہر شرعی کی مقدار کیا ہے	۱۹۲
تجدید نکاح میں مہر ضروری ہے یانہیں	۱۹۲
بیوی جب مہر معاف کردے تو معاف ہوگا یانہیں	۱۹۲
مہر معاف کرنے کے بعد مہر لینا اور عدت کے اندر نکاح کرنا کیسا ہے	۱۹۳

عنوان	صفحہ
مہر معجّل ہوتو لڑکی کا باپ رخصتی سے پہلے اسے وصول کرسکتا ہے	۱۹۳
ایک بیوی کا مہر پانچ ہزار ہے دوسری کا پانچ سو، کم والی کا بڑھا دینا کیسا ہے	۱۹۴
عورت کو مہر وصول کرنے کا حق ہے یا نہیں	۱۹۵
نابالغہ لڑکی کا ولی مہر کم کرسکتا ہے یا نہیں	۱۹۵
اگر کسی عورت کے بچہ چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوگیا وہ پھر بھی مہر پائے گی	۱۹۵
بیوی مرجائے تو مہر دین لازم ہے یا نہیں اور وہ کس کو ملے گا	۱۹۶
عورت کا یہ کہنا کہ مجھ سے ہم بستر ہوتو اپنی ماں سے ہو، طلاق نہیں طلاق دے گا تو مہر ضروری ہے	۱۹۶
رخصتی سے پہلے شوہر مرجائے تو مہر کتنا دینا ہوگا	۱۹۶
عورت کہتی ہے کہ شوہر یہ مکان مہر میں دے گیا ہے ورثہ انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے	۱۹۷
مہر کی معافی کے دو گواہ ہوں کیا حکم ہے	۱۹۸
مہر معجّل اور مؤجل وصولی میں ایک ہیں یا الگ الگ	۱۹۸
مہر مثل میں کس کا اعتبار ہوگا	۱۹۸
مطلق مہر رواج کے مطابق مؤجل قرار پائے گا اور عورت کے لئے نان نفقہ کا دعویٰ جائز ہے	۱۹۹
مہر میں جب اشرفی ہوتو اشرفی سے کون اشرفی مراد ہوگی	۲۰۰
شوہر مفلس ہوتو کیا عدالت مہر کم کرسکتی ہے	۲۰۰
آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا	۲۰۱
آنحضرت ﷺ کی مطابقت افضل ہے یا حسب حیثیت	۲۰۱
فاحشہ عورت جو شوہر کے گھر سے بھاگ جائے وہ مہر پائے گی یا نہیں	۲۰۱
مہر مؤجل جب چاہے وصول نہیں کرسکتی	۲۰۲
شوہر مہر مؤجل ادا کئے بغیر رخصتی کراسکتا ہے	۲۰۲
لڑکی والا شادی میں خرچ کرنے کے لئے مہر میں سے کچھ لے سکتا ہے یا نہیں	۲۰۲
طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی میں لڑکی اور حمل دینا کیسا ہے	۲۰۲
تنخواہ دیتے وقت شوہر نے کہا کہ جو رقم خرچ سے بچ جائے وہ مہر میں محسوب ہوگی کیا حکم ہے	۲۰۳
مہر شوہر کی جائداد سے وصول ہوگا یا شادی کرانے والے کی	۲۰۳
مہر معاف کرتے وقت کہا معاف کرتی ہوں لیکن اگر تمہارے لڑکوں نے جھگڑا کیا تو	

عنوان	صفحہ
لے لوں گی کیا حکم ہے	۲۰۳
نکاح کے بعد مہر بڑھ سکتا ہے یا نہیں اور کیا اس کے لئے کوئی وقت مقرر ہے	۲۰۴
تجدید نکاح کی صورت میں مہر از سرِ نو ہوگا اور بیوی دونوں مہروں کی مستحق ہوگی	۲۰۴
بیوی نے کہا طلاق دے گا تو مہر معاف کردوں گی شوہر نے قبول کرلیا اس نے معاف کردیا اور شوہر نے طلاق نہیں دی کیا حکم ہے	۲۰۴
زنا کی وجہ سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں اور زانیہ بیوی کو معاف کردینا کیسا ہے	۲۰۵
حالت طلاق میں مہر کا فیصلہ کیا ہوگا	۲۰۵
جب مہر کا پتہ نہ چلے تو کیا طے کیا جائے	۲۰۶
مہر مؤجل قبل طلاق یا موت طلب نہیں کرسکتی اور بیوی کو شوہر کے یہاں رہنا ہوگا	۲۰۶
اختلاف کی صورت میں مہر کیا ہوگا	۲۰۷
مہر مؤجل کا مطالبہ طلاق یا موت سے پہلے نہیں ہوسکتا اور بیوی شوہر کے یہاں رہے	۲۰۷
بدچلنی کی وجہ سے جب طلاق دی جائے تو کیا اس وقت بھی مہر واجب ہے	۲۱۰
جو روپیہ نکاح کے نام پر لیا گیا وہ رشوت ہے مہر میں محسوب نہ ہوگا	۲۱۰
شوہر قبل خلوت مرجائے تو مہر کا کیا حکم ہے	۲۱۱
مہر معجل میں جب شوہر مفلس ہو تو کیا ہوگا	۲۱۱
مہر کے متعلق عورت سے نہیں پوچھا اور شرع محمدی پر نکاح کردیا گیا تو کیا حکم ہے	۲۱۱
جو مکان مہر میں لکھ دیا وہ عورت بیچ سکتی ہے یا نہیں	۲۱۲
مہر کا مطالبہ شوہر کے بعد اس کے باپ سے کیسا ہے	۲۱۲
اولاد ہونے سے مہر میں کمی نہیں ہوتی	۲۱۲
فارغ خطی قبول کرنے والی شوہر سے مہر لے سکتی ہے یا نہیں	۲۱۳
مقدار مہر پر بحث اور اس کا فیصلہ	۲۱۳
لاولد عورت کے مہر کی وارث اس کی ماں بہن ہیں یا نہیں اور ان کے معاف کرنے سے معاف ہوگا یا نہیں	۲۱۵
معافی مہر صراحتاً ہونی چاہئے	۲۱۵
مرزائی شوہر سے فسخ نکاح کے بعد عدت ومہر کا کیا حکم ہے	۲۱۵
شوہر پاگل ہو تو مہر کا مطالبہ کس سے ہو اور کب	۲۱۵

عنوان	صفحہ
جو بیوی قابل مجامعت نہ ہو اس کا مہر لازم ہے یا نہیں	۲۱۶
لڑکی کے مرجانے کے بعد باپ اس کے مہر کا مطالبہ کرسکتا ہے	۲۱۷
بیوی کی چیز میں شوہر کا جو حصہ ہے وہ وضع ہوسکتا ہے یا نہیں	۲۱۷
مہر میں اختلاف پڑ جائے تو کیا حکم ہے	۲۱۷
رسمی طور پر جو مہر مقرر ہوتا ہے وہ لازم ہے یا نہیں	۲۱۸
جس نے غلط تعریف کر کے شادی کرائی اس سے مہر وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں	۲۱۸
پونے تین روپے مہر ہوسکتا ہے یا نہیں	۲۱۸
نابالغ پر مہر لازم ہے یا نہیں	۲۱۹
نابالغ کی بیوی مہر کا دعویٰ کس پر کرے	۲۱۹
باپ ضامن ہو تو اس سے مہر کا مطالبہ کیا جائے گا	۲۱۹
شوہر پر مہر کس عمر میں واجب ہے	۲۱۹
مہر لازم ہے خواہ حالت ظاہر نہ کی ہو	۲۲۰
مہر ختم نہیں ہوسکتا ہے	۲۲۰
عورت کے معاف کرنے سے مہر معاف ہوجاتا ہے	۲۲۰
بغیر خلوت طلاق دینے سے نصف مہر واجب ہوتا ہے	۲۲۰
مہر میں مکان دینا درست ہے اور اس صورت میں نکاح ہوگیا	۲۲۰
مہر مؤجل کے وصول کرنے کی مدت	۲۲۱
بیوی شوہر سے ترکہ پائے گی	۲۲۱
دیوانہ کی بیوی کیا کرے	۲۲۱
بیوی نے جب مہر معاف نہیں کیا تو شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے	۲۲۲
مہر معاف کرتے وقت گواہ ضروری نہیں	۲۲۲
کیا مہر میراث میں داخل ہے	۲۲۲
بیماری کے اخراجات مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں	۲۲۲
مہر مقرر کرنے کی وجہ	۲۲۲
زیورات جو شوہر نے دیئے وہ مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں	۲۲۳
مہر کا دعویٰ	۲۲۳

عنوان	صفحہ
اطاعت نہ کرنے کی صورت میں مہر	۲۲۳
مہر مثل سے کیا مراد ہے	۲۲۳
مہر مؤجل قرار پایا اب لڑکی کا باپ مہر معجّل کا دعویٰ کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۲۴
اگر مرنے والے شوہر کی جائداد مہر سے کم ہوتو بقیہ ورثہ کے ذمہ ہوگا یانہیں	۲۲۴
عورت کی زندگی میں اس کے مہر کے اندر کسی کو حق پہنچتا ہے یانہیں	۲۲۵
موت کے وقت جومہر معاف کراتے ہیں اس سے معاف ہوتا ہے یانہیں	۲۲۵
معافی کے وقت کسی کا ہونا ضروری ہے یانہیں	۲۲۵
مہر مطلق ہوتو زندگی میں کتنے کا مطالبہ کرسکتی ہے	۲۲۵
مہر مؤجل ثابت ہوجائے تو یہ کس وقت پانے کی مستحق ہوگی	۲۲۶
مہر مطلق ملنے کا رواج نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا	۲۲۶
ثبوت رواج کے لئے کیا چاہئے	۲۲۷
اگر بیوی شوہر کا مال لے کر بھاگ جائے تو وہ مہر میں وضع کیا جائے گا یانہیں	۲۲۷
زنا کی وجہ سے بیوی کو طلاق دی تو وہ مہر کی مستحق ہوگی یانہیں	۲۲۷
بوقت موت قبل خلوت عورت پورا مہر کیوں پاتی ہے	۲۲۷
عورت اپنی زندگی میں مہر مؤجل وصول کرسکتی ہے یانہیں	۲۲۸
والدین کی اجازت کے بغیر عورت مہر معاف کرسکتی ہے یانہیں اور میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں کیا حکم ہے	۲۲۸
مہر کی معافی کے بعد عورت پھر مستحق ہوتی ہے یانہیں	۲۲۸
جب مہر مطلق ہوتو عورت یہ دعویٰ کرسکتی ہے کہ مہر دو، ورنہ تمہارے پاس نہ جاؤں گی	۲۲۹
طلاق بائن کے بعد جب دوبارہ شادی کی تو پہلا مہر عورت لے سکتی ہے یانہیں	۲۲۹
مہر کی کم اور زیادہ مقدار کیا ہے	۲۲۹
جومہر طے ہوا ہے وہی واجب ہے یا کم یا زیادہ	۲۳۰
مہر کا ایک حصہ دے دیا تو اب طلاق کے وقت پھر کل کی مستحق ہے یانہیں	۲۳۰
طلاق نہ دینے کی صورت میں کیا حکم ہے	۲۳۰
طلاق کی طلب پر شوہر نے کہا کہ مہر معاف کردو، لڑکی کے باپ نے ذمہ لے لیا اب طلاق دے دی تو مہر کا کیا حکم ہے	۲۳۰

عنوان	صفحہ
جومہر مؤجل ہے اس میں کچھ معجّل ہوسکتا ہے یا نہیں	۲۳۱
خنثی عورت کومہر ملے گا یا نہیں	۲۳۱
مہر قرض میں شمار ہوگا یا نہیں	۲۳۱
مرتدیہ سے نکاح کیا پھر طلاق دی تو مہر کتنا ملے گا	۲۳۱
شوہر کے اس کہنے سے کہ بغیر میری اجازت کہیں نہ جانا ورنہ مہر نہ دوں گا اور بیوی چلی گئی تو کیا حکم ہے	۲۳۲
پہلے ڈھائی سو پر نکاح کیا پھر تجدید نکاح چودہ ہزار سے زیادہ پر کیا، کیا حکم ہے	۲۳۲
رضاعی بھائی بہن میں شادی ہوگئی تو مہر لازم ہے یا نہیں	۲۳۲
بلامہر نکاح ہوا اور قبل خلوت طلاق دے دی تو اب مہر کیا ہوگا	۲۳۳
بداطواری کی وجہ سے طلاق دی جائے تو بھی مہر دینا ہوگا	۲۳۳
خلوت سے پہلے طلاق دینے پر مہر لازم ہوگا یا نہیں	۲۳۴
بیوی سے مہر معاف نہ کراسکا تو اب کیا کرے	۲۳۴
بیس برس کے بعد مہر کے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں	۲۳۴
کیا کوئی ایسی مدت ہے جس کے بعد مہر کا مطالبہ جائز نہیں	۲۳۵
جس بیماری میں مہر معاف کیا اسی میں بیوی مرگئی تو معاف ہوا یا نہیں	۲۳۵
کیا بیوہ نکاح کرنے سے مہر اور ترکہ کی مستحق نہیں رہتی	۲۳۵
مقرر مہر نالش کر کے لے لیا پھر شوہر پر پہلا مہر قائم رکھا تو یہ دوسرا اضافہ عورت لے سکتی یا نہیں	۲۳۶
عورت نے مہر میں زیور بنوالیا اور مطالبہ باقی رکھا اب اس کے مرنے کے بعد کیا حکم ہے	۲۳۶
نکاح کے بعد پورا مہر دے دیا مگر خلوت سے پہلے طلاق دے دی تو آدھا مہر شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں	۲۳۶
مرض الموت کی معافی جائز ہے یا نہیں اور مہر معاف کرنے کے گواہ نہیں ہیں تو عورت کا لڑکا مہر پائے گا یا نہیں	۲۳۷
مہر حضرت ام حبیبہؓ پر نکاح ہوتو مہر کتنا ہوگا	۲۳۷
مہر معجّل کا مطالبہ لڑکے (شوہر) سے ہوگا یا اس کے باپ سے	۲۳۷
مہر سے مراد	۲۳۸

عنوان	صفحہ
مہر کتنا ہونا چاہئے	۲۳۸
مہر کی ادائیگی ضروری ہے یا معاف کرالینا کافی ہے	۲۳۸
نہ معاف کیا اور نہ پایا تو کیا حکم ہے	۲۳۸
کنواری کہہ کر مہر ایک ہزار مقرر کیا بعد میں معلوم ہوا کسی کے نکاح میں رہ چکی ہے تو اب مہر کتنا ہوگا	۲۳۸
نکاح جب ہزار پر ہوا تو وہی دینا واجب ہے گو وہ لکھا نہ گیا ہو	۲۳۹
نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت قابل جماع نہیں ہے تو مہر واجب ہوگا	۲۳۹
بعد طلاق مہر موجل بھی معجّل ہو جاتا ہے	۲۴۰
لڑکی جو قابل وطی نہ ہو اس کا مہر	۲۴۰
شوہر کے مرتد ہونے کے بھی اس سے مہر وصول کیا جائے گا	۲۴۰
حلالہ سے پہلے نکاح کی صورت میں مہر آتا ہے یا نہیں	۲۴۱
مطلقہ کا مہر شوہر کے ذمہ لازم ہے	۲۴۱
شوہر نابالغ انتقال کر جائے تو بھی مہر اور عدت لازم ہے	۲۴۱
بعد طلاق عورت کو مہر اور زیور کس قدر ملے گا	۲۴۲
مہر کے زیادہ ہونے کی صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں	۲۴۲
مہر لینے کے بعد بیوی کو شوہر کے گھر آنا چاہئے یا نہیں	۲۴۲
مہر لازم ہونے کے بعد بھی ساقط ہوتا ہے یا نہیں	۲۴۳
شوہر کے باپ سے مہر کا مطالبہ درست ہے یا نہیں	۲۴۳
شوہر کی موت کے بعد مہر کی ادائیگی اس کے باپ کے ذمہ نہیں ہے شوہر کی جائداد سے لی جائے	۲۴۳
مہر معجّل کی وصولی کے لئے بیوی شوہر کے گھر جانے سے انکار کرسکتی ہے یا نہیں	۲۴۴
لڑکی کی رضامندی کے بغیر ولی کا مہر خرچ کرنا کیسا ہے	۲۴۴
لڑکی کے وارث کب تک اس کے شوہر سے مہر لے سکتے ہیں	۲۴۴
مہر بذمہ شوہر ہے اور اس کے والد کے ساتھ گستاخی گناہ ہے	۲۴۵
لڑکے کے والد نے مہر کا ذمہ لیا تھا شوہر کے مرنے کے بعد اس سے مطالبہ جائز ہے یا نہیں	۲۴۵
حضرت ام حبیبہؓ کا مہر مقرر کیا گیا اب اس کی قیمت کس طرح لگے گی اور وہ کتنی ہوگی	۲۴۵

عنوان	صفحہ
دق کی مریضہ نے موت سے دو ہفتہ پہلے مہر معاف کیا، کیا حکم ہے	۲۴۶
مہر ضروری ہے یہ کوئی نمائشی چیز نہیں ہے	۲۴۷
جب کسی نے دو بیوی کی تو ان دونوں کی اولاد الگ الگ مہر وصول کرسکتی ہے یا نہیں	۲۴۷
اللہ واسطے کہنے سے مہر میں نقصان نہیں آتا اور نہ نکاح میں	۲۴۸
ان گواہوں کے بیان سے مہر گیارہ ہزار ثابت ہوتا ہے یا نہیں	۲۴۸
دعوئی معافی مہر میں گواہی اور اس سلسلہ میں سوال	۲۴۹
معافی کے بعد مہر کا مطالبہ صحیح نہیں	۲۵۰
عورت نے مہر نہیں لیا روپیہ تجارت میں لگادیا گیا اب عورت مع منافع مہر لے سکتی ہے یا نہیں	۲۵۰
لڑکی کے مرنے کے بعد اس کا باپ مہر لے سکتا ہے یا نہیں	۲۵۰
خلع کے لئے غیر نے جو روپیہ عورت کے حکم سے اس کے شوہر کو دیا تھا وہ شخص عورت سے وہ وصول کرسکتا ہے یا نہیں	۲۵۱
بنات وازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا اور اس سے زیادہ مہر مقرر کرنا مکروہ ہے یا نہیں	۲۵۱
اولیاء کا قبل نکاح یا بوقت نکاح مہر لینا کیسا ہے	۲۵۲
جو انیس روپے ماہانہ کماتا ہو مہر کتنا مقرر کرے	۲۵۲
مہر معاف کرنے کا حق لڑکی کے باپ کو ہوگا یہ شرط کیسی ہے	۲۵۳
جب مہر کی مقدار یاد نہ ہو تو مہر مثل ملے گا یا کیا	۲۵۳
اپنے لڑکے کی بیوی کو دودھ پلادیا اب وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں	۲۵۳
لڑکی کا باپ مہر مانگتا ہے اور رخصتی نہیں کرتا اور سو روپیہ اوپر سے لیا کیا حکم ہے	۲۵۴
مہر دینے کے باوجود عورت کے نام جائداد لکھ دی شوہر اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں	۲۵۴
بعد موت جائداد کسے ملے گی	۲۵۴
شوہر نابالغی میں فوت ہوجائے تو عورت مہر اور نفقہ کی حق دار ہے یا نہیں	۲۵۵
جس مہر کی معافی کا گواہ نہ ہو اس کا حکم	۲۵۵
زیورات کی شکل میں مہر ادا کرنا کیسا ہے	۲۵۵
ایک ثلث مہر خیرات کردینے کی وصیت جائز ہے یا نہیں	[illegible]
جو مہر مقرر ہوجائے وہ شوہر کے ذمہ ضروری ہے	[illegible]

عنوان	صفحہ
فصل دوم: مسائل جہیز ومتفرق مسائل	۲۵۸
جہیز لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کا	۲۵۸
جہیز لڑکی کا ہوتا ہے لڑکے کے باپ کا نہیں	۲۵۸
شوہر فوت ہوگیا تو لڑکی کے باپ نے جو زیور دیا تھا وہ خسر کا ہوگا یا لڑکی کا اور مہر کا کیا حکم ہے	۲۵۸
شوہر کے مرنے کے بعد اس کا باپ زیور لے سکتا ہے یا نہیں	۲۵۹
جو زیور ملتا ہے عورت اس کی مالک ہوتی ہے یا نہیں	۲۵۹
لڑکی کے جہیز اور لڑکی کے لباس کی ملکیت کس کو حاصل ہوتی ہے	۲۶۰
جو زیور دیا ہے وہ طلاق کے بعد شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور عورت مہر پائیگی یا نہیں	۲۶۰
بیوی کو شوہر اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں	۲۶۰
حضرت علیؓ سے آنحضرت ﷺ نے جہیز کا سامان لیا تھا یا نہیں	۲۶۱
والدین والے جہیز اور سسرال والے زیور وغیرہ کا مالک کون ہے	۲۶۲
لڑکی کو جو زیور اور کپڑا دیتے ہیں وہ کس کی ملک ہے	۲۶۲
لڑکے کے ولی کا روپیہ لے کر نکاح کرنا اور اسے تصرف میں لانا کیسا ہے	۲۶۲
نصف مہر وصول کر کے لوگوں کو کھلانا کیسا ہے	۲۶۳
عورت کو دیئے ہوئے زیور	۲۶۵
آٹھواں باب: نکاح کافر ارتداد وکفر سے متعلق احکام ومسائل نکاح	۲۶۶
ایمان کی بے حرمتی کا حکم کیا ہے	۲۶۶
اس کلمہ سے مرتد ہوگیا تجدید اسلام وتجدید نکاح ضروری ہے	۲۶۶
عورت مرزائی ہوجائے تو نکاح فسخ ہوگا یا نہیں	۲۶۶
شوہر مذہب تبدیل کرے تو عورت نکاح سے خارج ہوگئی یا نہیں	۲۶۷
کلمات کفر سے نکاح فسخ ہوگیا	۲۶۷
مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہوگیا	۲۶۸
اگر یہ دوبارہ مسلمان ہوجائے تو کیا حکم ہے	۲۶۸
اسلام لانے کے بعد جب پہلے شوہر سے راضی نہ ہو تو دوسرے سے نکاح ہوگا یا نہیں	۲۶۹
نومسلمہ سے نکاح کیا عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد عورت کافر مرد کے پاس چلی گئی، اب پھر مسلمان شوہر کے پاس آ گئی کیا حکم ہے	۲۶۹

عنوان	صفحہ
جس لڑکے سے لڑکی کی شادی کی وہ اہل قرآن ہوگیا تو نکاح قائم رہا یا فسخ ہوگیا	۲۶۹
ارتداد سے نکاح جاتا رہا یا نہیں	۲۷۰
بیوی مرتد ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا یا نہیں	۲۷۰
شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہوگیا اب اگر وہ پھر مسلمان ہوا تو دوبارہ نکاح کرنا ہوگا	۲۷۱
خدا کے انکار سے نکاح فسخ ہوگیا	۲۷۱
خود کو کافر و مرتد کہنے سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں	۲۷۱
قرآن کی توہین سے مرتد ہوگیا اور نکاح فسخ ہوگیا	۲۷۱
شرک و کفر سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور مسلمان ہونے پر تجدید نکاح ہوسکتا ہے	۲۷۲
نکاح ٹوٹنے کے بعد جب دونوں میں کوئی راضی نہ ہوتو	۲۷۲
کلمہ شرک زبان پر لانے کے بعد	۲۷۲
بیوی عیسائی ہوگئی تو نکاح باقی رہا یا نہیں	۲۷۳
اس عیسائی بیوی کا مہر واجب ہے یا نہیں	۲۷۳
عیسائی ہوجانے والی سے میل ملاپ رکھنے والا	۲۷۳
نکاح کے بعد شوہر قادیانی ہوجائے تو کیا حکم ہے	۲۷۳
بیوی کے عیسائی ہوجانے کے بعد نکاح باقی نہیں رہتا	۲۷۴
اگر پھر وہ مسلمان ہوجائے تو	۲۷۴
شوہر رافضی ہوجائے تو کیا حکم ہے	۲۷۴
شوہر عیسائی ہوا پھر مسلمان ہوا اس کی بیوی کا کیا حکم ہے	۲۷۵
عیسائی عورت مسلمان ہوگئی تو عیسائی شوہر سے اس کا نکاح باقی نہیں رہا	۲۷۵
جس کا شوہر عیسائی ہوجائے وہ دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۲۷۵
شوہر مرزائی ہوگیا تو نکاح فسخ ہوگیا یا نہیں	۲۷۶
بیوہ ہندو عورت اگر مسلمان ہوجائے تو اس پر عدت نہیں	۲۷۶
کافرہ عورت مسلمان ہوجانے کے بعد عدت گزار کر شادی کرے تو جائز ہے	۲۷۶
کافر کی بیوی مسلمان ہوجائے تو عدت کے بعد اس سے نکاح کرنا چاہئے	۲۷۷
کافرہ کو اس کا شوہر طلاق دے چکا ہے اب اگر وہ مسلمان ہوکر نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں	۲۷۷
نومسلمہ کا نکاح عدت کے بعد کیا جائے	۲۷۷

عنوان	صفحہ
شوہر مسلمان ہوا مگر عیسائی بیوی مسلمان نہ ہوئی تو کیا شوہر اس کی مسلمہ بہن سے نکاح کرسکتا ہے	۲۷۸
مرتد ہوکر پھر عورت مسلمان ہوجائے تو کیا حکم ہے	۲۷۸
کافرہ کو مسلمان کرکے شادی کرنی جائز ہے یا نہیں	۲۷۹
میاں بیوی جب ساتھ مسلمان ہوئے تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں	۲۷۹
مسلمان میاں بیوی عیسائی ہوگئے پھر دونوں مسلمان ہوگئے تو کیا حکم ہے	۲۷۹
کافر میاں بیوی دونوں مسلمان ہوجائیں تو پھر دوبارہ نکاح کرانا ضروری ہے یا نہیں	۲۸۰
زوجین میں کوئی کافر ہوجائے تو نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہوگا یا شوہر کی	
غالی شیعہ کافر ہیں یا مسلمان	۲۸۰
شیعہ کی عورت منکوحہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۸۱
شیعہ سے سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں	۲۸۱
جو سنی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہیں کیا کریں	۲۸۱
شیعہ لڑکی سے نکاح	۲۸۱
ان کی خوشی وغم میں شرکت	۲۸۲
کافر کی بیوی مسلمان ہوگئی اس کے نکاح کا کیا حکم ہے	۲۸۲
مسجد کو برا کہنے والا کیسا ہے	۲۸۲
شریعت کا منکر مرتد ہوا یا نہیں	۲۸۳
یہ کہنا کہ رواج پر فیصلہ کرو کیسا ہے	۲۸۳
بلا ارادہ کلمۂ کفر زبان سے نکل جائے تو کیا حکم ہے	۲۸۴
آریہ اور عیسائی ہونے سے نکاح ختم ہوجاتا ہے یا نہیں	۲۸۴
قرآن وحدیث کو کوئی شیطان کی کتاب کہے تو کیا حکم ہے	۲۸۴
خدا اور رسول کو جو گالی دے اس کا نکاح رہا یا ختم ہوگیا	۲۸۵
قرآن کی توہین باعث ارتداد ہے نکاح فسخ ہوگیا	۲۸۵
حرام کو حلال سمجھنے والا مسلمان رہا یا نہیں	۲۸۶
شوہر کے ظلم کی وجہ سے جو عورت قادیانی ہوئی پھر مسلمان سے اس کی شادی	۲۸۶
قرآن پاک کو گالی دی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں	۲۸۶

عنوان	صفحہ
حکم خدا اور رسول سے انکار کی صورت میں نکاح فسخ ہوا یا نہیں	۲۸۷
شوہر عیسائی ہوگیا تو نکاح فسخ ہوگیا عدت گزار کر شادی کر سکتی ہے	۲۸۷
شوہر جب غالی شیعہ ہوجائے تو نکاح فسخ ہوجاتا ہے	۲۸۷
چماری مسلمان ہوئی شادی کی پھر ہندو کے گھر لے جائی گئی اب پھر مسلمان ہے کیا حکم ہے	۲۸۸
کلمۂ کفر سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے	۲۸۸
نواں باب: بیویوں میں عدل ومساوات اور حقوق الزوجین	۲۸۹
دو بیویوں میں مساوات	۲۸۹
کیا دو بیویوں کے زیور اور خرچ میں بھی مساوات ضروری ہے جب کہ ایک صاحب اولاد ہو اور دوسری نہ ہو	۲۸۹
عمر چاہتا ہے کہ سفر میں دونوں بیویوں کو چھ چھ ماہ رکھے، قرعہ نہ ڈالے کیا حکم ہے	۲۸۹
کیا خرچ، تحفہ اور ہدیہ میں بیویوں کے اندر مساوات نہ کرنے سے شوہر گناہ گار ہوگا	۲۹۰
مجامعت ہر ماہ ضروری ہے یا نہیں اور نفقہ سے بے پروائی کیسی ہے	۲۹۰
زدوکوب کی وجہ سے بیوی شوہر کے گھر نہ جائے تو کیا کیا جائے	۲۹۱
سفر میں بیوی کے درمیان عدل اور حقوق زوجیت نہ ادا کرنے کا گناہ ہوگا یا نہیں	۲۹۱
شوہر کی اطاعت ضروری ہے یا والدین کی	۲۹۲
شوہر بیوی کو باپ کے گھر جانے سے روکے اور بیوی جائے تو کیا حکم ہے	۲۹۲
جب بیوی کو اس کے والدین نہ آنے دیں تو شوہر کیا کرے	۲۹۳
جب بیوی شوہر کی بات نہ مانے تو کیا حکم ہے	۲۹۳
والدین جب لڑکی کو رخصت نہ کریں اور وہ شوہر کے یہاں نہ جائے تو کیا حکم ہے	۲۹۳
بیوی کو چاہئے کہ والدین اور شوہر میں جھگڑا نہ کرائے	۲۹۴
شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا کہیں جانا کیسا ہے	۲۹۴
خاوند کو چھوڑ کر عورت کا باپ کے پاس جانا کیسا ہے	۲۹۴
عورت کا شوہر کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے	۲۹۴
عورت شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جا سکتی ہے یا نہیں	۲۹۵
بیوی کو مار پیٹ کرنا برا ہے	۲۹۵
بیوی کو نصیحت کرنا اور اس کے لئے بددعا کرنا یا روٹی کپڑا بند کرنا کیسا ہے	۲۹۵

عنوان	صفحہ
ساس بہو میں نہ بنے تو دونوں کو علیحدہ رکھنا کیسا ہے	۲۹۶
والدین کے کہنے سے حقوق شوہر یا حقوق اللہ میں کوتاہی درست نہیں ہے	۲۹۶
پہلی بیوی کو طلاق دینا چاہتا مگر والدین راضی نہیں ادھر مساوات باقی نہیں رکھ سکتا کیا حکم ہے	۲۹۶
باپ بیٹے سے کہے کہ بیوی کو طلاق دے دو تو کیا کرے	۲۹۸
شوہر سے والدین کی خوشنودی کے لئے بے رخی کرنا جائز ہے یا نہیں	۲۹۸
شوہر کے حکم کی مخالفت کا والدین حکم دیں تو عورت کیا کرے	۲۹۹
عورت کے لئے شوہر کا حکم مقدم ہے یا والدین کا	۲۹۹
جب بیوی اور ماں میں ملاپ نہ رہے اور ماں علیحدہ ہونے پر راضی بھی نہ ہو تو کیا کیا جائے	۲۹۹
اپنی بیوی کو اس کی رضا کے بغیر شوہر اپنے گھر لے جاسکتا ہے یا نہیں	۳۰۰
جائے ملازمت پر بیوی کو اس کی رضا کے بغیر لے جانا کیسا ہے	۳۰۰
شوہر کے ذمہ بیوی کے کیا لوازم ہیں اور بیوی پر شوہر کا کوئی مالی حق ہے یا نہیں	۳۰۱
زمانہ حمل میں کب تک مجامعت جائز ہے	۳۰۲
دسواں باب: آدمی کا دودھ پینے پلانے سے متعلق احکام ومسائل	۳۰۳
مدت رضاعت کیا ہے اور اس میں کمی زیادتی جائز ہے یا نہیں	۳۰۳
اپنے بھائی کو کوئی عورت دودھ پلاسکتی ہے یا نہیں	۳۰۳
غیر کا بچہ ہونے میں مدت رضاعت دو سال ہے یا زیادہ	۳۰۴
دوڈھائی سال بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی	۳۰۴
چار سالہ لڑکا کے دودھ پینے سے رضاعت نہیں ہوگی	۳۰۴
خمس رضاعات کی ناسخ	۳۰۴
دو سال سے زیادہ بچے کو دودھ پلانا کیسا ہے	۳۰۵
حولین کاملین اور حملہ وفصالہ ثلثین شہرا میں تطبیق	۳۰۵
ثبوت رضاعت میں روایت کا اعتبار ہے یا علم کا	۳۰۵
مدت رضاعت کے بعد دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی	۳۰۶
رضاعی بہن کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۳۰۶
سوتیلی نانی نے دودھ پلایا کیا حکم ہے	۳۰۷
صرف چھاتی سے لگانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں	۳۰۷

عنوان	صفحہ
شوہر کو دودھ پلانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا	۳۰۷
دودھ پلانے والی کی تمام اولاد دودھ پینے والے رضاعی بھائی بہن ہیں	۳۰۷
تھوڑا دودھ بھی باعث حرمت رضاعت ہے	۳۰۸
صحیح مدت رضاعت کیا ہے	۳۰۹
رضاعت ایک عورت کی شہادت سے ثابت ہوتی ہے یانہیں	۳۱۰
جس عورت کا دودھ پلایا گیا اس کی نواسی سے شادی جائز نہیں	۳۱۰
زید نے جب پھوپھی کا دودھ پیا تو اس کی کسی لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا	۳۱۰
رضاعی باپ کے اس بیٹے سے جو دوسری بیوی سے ہے اپنی بیٹی کی شادی نہیں کرسکتی ہے	۳۱۱
ایک بیوی نے جب دودھ پلایا تو دوسری کی اولاد سے بھی حرمت ثابت ہوگی	۳۱۱
جس لڑکی کے منہ میں عورت نے اپنا دودھ ڈالا اس سے اس کے لڑکے کی شادی جائز نہیں	۳۱۱
ایک بچی نے منہ میں چھاتی لے لی مگر پیٹ میں دودھ جانے کا یقین نہیں ہے کیا حکم ہے	۳۱۲
بچہ جب دودھ پیتا تھا قے کردیتا تھا اس سے حرمت ثابت ہوگی یانہیں	۳۱۲
خالد کے جس بھائی نے پھوپھی کا دودھ نہیں پیا ہے اس کا نکاح پھوپھی کی لڑکی سے ہوسکتا ہے	۳۱۳
دودھ پینے والے بھائی کی بہن سے رضاعت ثابت نہیں ہوئی نکاح جائز ہے	۳۱۳
زید کا دادا اس کی رضاعی ماں سے نکاح کرسکتا ہے	۳۱۴
جب زید کی ساس نے اس کی بچی کو دودھ پلایا تو کیا بیوی کے مرنے کے بعد	۳۱۴
زید کی شادی سالی سے درست ہوگی	۳۱۴
چھوٹے لڑکے نے دودھ پیا کیا اس کے بھائی کی اولاد سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کی شادی جائز ہے	۳۱۴
شوہر والی زانیہ کے رضاعی بیٹے سے زانی کی پوتی کی شادی درست ہے یانہیں	۳۱۵
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۳۱۵
جس لڑکی کو دودھ پلایا اس کے بھائی سے مرضعہ کی لڑکی کی شادی جائز ہے	۳۱۵
پستان سے پانی منہ میں جائے تو کیا حکم ہے	۳۱۶
رضاعی پھوپھی سے نکاح جائز ہے یانہیں	۳۱۶
دادی کا جب دودھ پیا تو پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۳۱۷
جس بچہ نے دادی کی چھاتی چوسی اس کا نکاح چچا کی لڑکی سے جائز ہے یانہیں	

عنوان	صفحہ
مسائل رضاعت	۳۱۷
شک کی صورت میں رضاعت ثابت ہوگی یانہیں	۳۱۸
امام شافعیؒ کے یہاں مدت رضاعت	۳۱۸
شہادت نہ پائے جانے کی صورت	۳۱۸
نانی کا جس نے دودھ پیا اس کی شادی ماموں کی لڑکی سے جائزنہیں	۳۱۸
کوئی اپنی بیوی کا دودھ بیماری کی وجہ سے پئے تو کیا حکم ہے	۳۱۹
جس لڑکے نے دوسال دس ماہ کی عمر میں دودھ پیا اس سے شادی جائز ہے	۳۱۹
رضاعی باپ اور رضاعی بیٹے کی بیوی کے متعلق ابن الہمام کا قول	۳۱۹
بیوی کے دودھ پینے کا کیا حکم ہے	۳۲۰
خوشدامن نے داماد سے کہا کہ میں نے تم کو دودھ پلایا ہے کیا حکم ہے	۳۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین

پانچواں باب

نکاح میں ولایت کن لوگوں کو حاصل ہے

فصل اول

اس باب سے متعلق مسائل واحکام

عصبہ اور ماں نہ ہونے کی صورت میں ماموں ولی ہے

(سوال ۸۷۰) ہندہ نابالغہ کے کوئی عصبہ نہیں ہے اور نہ ماں ہے بلکہ فقط ذوی الارحام سے ایک ماموں علاتی اور ایک خالہ عینی ہے پس حق ولایت نکاح کس کو پہنچتا ہے؟

(الجواب) ولایت نکاح نابالغہ اس صورت میں ماموں علاتی کو ہے کما فی الدر المختار ثم لذی الارحام العمات ثم الاخوال ثم الخالات الخ [1] پس خال بجمیع اقسامہ خالات سے ولایت نکاح میں مقدم ہے لہذا ماموں علاتی خالہ عینی سے مقدم ہے۔ فقط

علاتی بھائی اور چچا کے ہوتے ہوئے ماں کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں

(سوال ۸۷۱) ایک لڑکی جس کی عمر تخمیناً گیارہ سال تھی اس کے ولی یہ ہیں والدہ حقیقی اور سوتیلا باپ اور سوتیلے بھائی اور تایا و چچا لڑکی کی والدہ نے اپنے خاوند کو لڑکی کے نکاح کی اجازت دی یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اب پانچ سال کے بعد لڑکی دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) بھائی علاتی بالغ اور چچا تائے کے ہوتے ہوئے والدہ کو اختیار نکاح نابالغہ کا نہیں ہے اور نہ سوتیلے باپ کو اختیار ہے کیونکہ اس صورت میں اول ولی بھائی علاتی تھا اس کے بعد تایا چچا ولی ہیں [2] لہذا وہ نکاح جو والدہ

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰ ط.س. ج۳ ص۷۹. ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونة علی ابیها (درمختار ط.س. ج۳ ص۷۶) ثم یقدم الاب ثم ابوه ثم الاخ الشقیق الخ ثم لاب (رد المحتار باب الولی ج۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۲۸ ط.س. ج۳ ص۷۶) ظفیر

اور سوتیلے باپ نے کیا علاتی بھائی کی اجازت پر موقوف رہا اگر بھائی نے اجازت دی تو وہ نکاح صحیح ہوا[1] ورنہ باطل ہوا بصورت بطلان نکاح کے لڑکی کو بعد بالغہ ہونے کے اختیار ہے کہ کفو میں اپنا نکاح کرے یا اس کا ولی اس کا نکاح کفو میں اس کی اجازت سے کر دیں۔ فقط

پندرہ سالہ لڑکی بالغہ ہے نابالغہ کا ولی چچا ہے

(سوال ۸۷۲) کریم جس نے اپنی نواسی شکورن کا کہ جس کی عمر اس وقت قریب پندرہ سال کی ہے نکاح شیخ محمد سے کر دیا ہے اس کی ماں اور چچا کہتے ہیں کہ شکورن کی عمر گیارہ سال کی ہے آیا نانا کو حق نکاح کرنے کا بغیر رضا چچا و ماں ہے کہ نہیں؟

(الجواب) لڑکی جب تک پوری پندرہ برس کی ہو کر سولھواں سال شروع نہ ہو جاوے اس وقت تک شرعاً اس کے بالغہ ہونے کا حکم نہیں دیا جاتا جب کہ اور کوئی علامت بلوغ کی مثل حیض وغیرہ ظاہر نہ ہو اور غیر بالغہ کے نکاح کا ولی بصورت موجود ہونے چچا حقیقی کے نانا نہیں ہے' پس نانا نے جو نکاح شکورن نابالغہ کا بلا اجازت چچا کے کیا وہ موقوف ہے چچا کی اجازت پر اگر چچا اس کو جائز رکھے تو صحیح ہو گا ورنہ باطل ہو جاوے گا۔[2] فقط

چچا کے رہتے ہوئے ماں کی ولایت نہیں

(سوال ۸۷۳) ہندہ بیوہ ہو گئی اور اس کی دو لڑکیاں نابالغ ہیں ہندہ نے دوسرا نکاح کیا اور اب شوہر ثانی سے لڑکیوں کا عقد کرانا چاہتی ہے' تو لڑکیوں کا چچا مانع ہوتا ہے اگر ماں یا شوہر ثانی لڑکیوں کا عقد کر دیویں تو کوئی حرج و گناہ تو نہیں ہے اور ہندہ کے شوہر متوفی کے ذمہ جو قرضہ تھا اس کا دیندار کون ہو گا؟

(الجواب) اس صورت میں ولی نابالغوں کے نکاح کا ان کا چچا ہے' موجودگی چچا کے ماں کو ولایت نکاح کی نہیں پہنچتی اور شوہر ثانی کسی حال میں ولی نہیں ہے اور شرعی مسئلہ یہی ہے[3] اور قرضہ متوفی کا کسی کے ذمہ نہیں ہوتا اگر بہت کچھ ترکہ چھوڑے تو اس میں سے ادا کیا جاوے اور اگر نہ چھوڑے تو وارثوں کے ذمہ ادا کرنا قرض کا لازم نہیں ہے اگر تبرعاً کوئی ادا کر دے تو اس کو اختیار ہے۔ فقط

نابالغہ کا نکاح ولی کے ذریعہ کیا جائے یا اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے؟

(سوال ۸۷۴) ایک لڑکی گیارہ سالہ نابالغہ کی شادی کا انتظام کیا گیا لیکن اس کے اولیاء میں سے سوائے نانا اور نانی

---

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج۳ ص ۸۱) ظفیر (۲) الولی فی النکاح العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فلو زوج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازته (ایضاً ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج۳ ص ۷۶) ظفیر

(۳) اقرب الاولیاء الی المراة الابن ثم ابن الابن وان سفل ثم الاب ثم الجد ابو الاب وان علا الخ ثم الاخ لاب وام ثم الاخ لاب ثم ابن الاخ لاب وام ثم ابن الاخ لاب وان سفلوا ثم العم لاب وام ثم العم لاب ثم ابن العم الخ (عالمگیری کشوری کتاب النکاح الباب الرابع الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۱ ط.س. ج۳ ص ۲۸۳) ظفیر

کے اور کوئی بھی نہیں وہ بھی یہاں سے چار ہزار میل کے فاصلہ پر افریقہ میں ہیں آیا اس کی چچی ولی ہو کر نکاح کر سکتی ہے یا کیا؟

(الجواب) اولیاء کے بعد ولایت نکاح صغیرہ کی بادشاہ اسلام اور قاضی کے لئے ہے پس جب یہ نہیں تو انتظار بلوغ کیا جاوے نانا نانی سے بذریعہ تحریر اجازت طلب کی جاوے کما فی الدرالمختار فان لم یکن عصبة فالو لایة للام ثم لام الاب الخ وفی الشامی فتحصل بعد الام ام الاب ثم ام الام ثم الجد الفاسد الخ ثم لذوی الارحام الخ ثم للسلطان ثم لقاض نص علیه فی منشورہ ثم لنوابه الخ[1] فقط

بھائیوں کے ہوتے ہوئے ماں کا نکاح کرنا درست نہیں

(سوال ۸۷۵) ایک لڑکی جس کی عمر تیرہ سال کی ہے اس کے دو بھائی بالغ موجود ہیں اس کا نکاح بلا رضامندی بھائیوں کے والدہ نے کر دیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور یہ لڑکی مذکورہ بالغہ ہے یا نابالغہ ؟

(الجواب) اس صورت میں والدہ نے جو نکاح بدون اجازت بھائیوں کے کیا وہ بھائیوں کی اجازت پر موقوف ہے اگر ان میں سے کسی ایک نے بھی اجازت نکاح کی دے دی اور اس نکاح کو جائز رکھا تو صحیح ہو گیا اور اگر دونوں میں سے کسی ایک نے بھی اجازت نہیں دی اور انکار کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ ھکذا فی کتب الفقه[2] (تیرہ سالہ لڑکی میں جب تک علامت بلوغ نہ پائی جائے حکماً نابالغ ہے ظفیر)

بالغہ خود اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۸۷۶) عمر کی نواسی بعمر تخمیناً پندرہ سال ہے اور علامت بلوغ کی موجود ہیں اور لڑکی کی ماں باپ اور بھائی کوئی نہیں ہے لڑکی کے حقیقی دادا کے بھائی زید اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ لڑکی کا ولی میں ہوں بغیر میری رضامندی نکاح نہ ہونا چاہیئے لڑکی بالغہ ہے یا نہیں اور لڑکی عمر کی رضامندی سے اپنا نکاح کرنا چاہتی ہے اور زید جو اپنے کو ولی کہتا ہے وہاں کرنا نہیں چاہتا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ؟

(الجواب) علامت بلوغ لڑکی کے لئے حیض وغیرہ کا ہونا ہے اگر کوئی علامت بلوغ کی موجود نہ ہو تو پورے پندرہ برس کی عمر ہو کر سولھواں سال شروع ہو جاوے اس وقت شرعاً لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے پس اگر علامت بلوغ کی موجود ہے مثلاً اس کو حیض آنے لگا ہے تو وہ بالغہ ہے۔[3] اس حالت میں خود لڑکی کی رضامندی سے اس کا نانا عمر اس کا نکاح کر سکتا ہے لیکن چونکہ نانا ولی شرعی نہیں ہے بلکہ ولی شرعی دادا کا بھائی ہے لہذا نانا کے سامنے جب تک وہ لڑکی بالغہ زبان سے اپنی رضامندی کا اظہار نہ کرے اس وقت تک نکاح صحیح نہ ہوگا چپ

(۱) دیکھئے رد المحتار مع متنه الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ و ج ۲ ص ۴۳۰ ط.س. ج۳ص۷۸) ظفیر

(۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج۲ ص ۴۳۲) ط.س. ج۳ص ۸۱. ظفیر

(۳) بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والا نزال الخ والجاریه بالاحتلام والحیض والحبل الخ فان لم یوجد فیهما شئ حتی یتم لکل منهما خمس عشرہ سنته به یفتی (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الحجر فصل ج ۱ ص ۱۳۲ ط.س. ج۳ص۱۵۳)

ہو جانا لڑکی کا جیسا کہ ولی کے استیذان پر معتبر اور کافی ہے وہ یہاں معتبر نہ ہوگا۔ کذافی الدر المختار [1] فقط

نابالغ کا نکاح ولی کے ایجاب وقبول سے ہوتا ہے

(سوال ۸۷۷) نابالغ بچوں کا نکاح صرف والد کے ہی ایجاب وقبول سے ہوتا ہے یا ہر جائز ولی بھائی چچا وغیرہ کے ایجاب وقبول سے بھی؟

(الجواب) صغیر اور صغیرہ کا نکاح انکے ہر ولی جائز کے ایجاب وقبول سے منعقد ہو جاتا ہے لیکن ولی اقرب کی موجودگی میں ولی ابعد کو نکاح کا حق حاصل نہیں ہے پس اس میں اب وجد ودیگر اولیاء حسب درجات یکساں ہیں۔

باپ اگر اجازت دے تو نانا نابالغہ نواسی کا نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۸۷۸) ایک شخص نے اپنے خسر کو اسٹامپ لکھ دیا اور کہہ دیا کہ میری دختر نابالغہ کا نکاح میرا خسر جہاں چاہے کر دے اب اگر شخص مذکور کا خسر اپنی نواسی کا نکاح کرادے تو بلا اجازت اس کے والد کے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی اس صورت میں نابالغہ کے نکاح کا اس کا باپ ہے لیکن اگر باپ نے نابالغہ کے نانا کو اجازت دے دی اور اس نے نکاح کر دیا تو وہ نکاح صحیح ہے۔ [2] فقط

سولہ سالہ لڑکی کا نکاح جبراً جائز نہیں

(سوال ۸۷۹) دختر سولہ سالہ کا نکاح ولی نے جبراً کر دیا آیا بالغہ کا نکاح بلا اس کی مرضی کے ولی جبراً کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بالغہ کا نکاح بدون اس کی رضا اور اجازت کے صحیح نہیں ہے اور کسی ولی کو اختیار نہیں ہے کہ بالغہ کا نکاح بدون اس کی رضامندی کے کرے اگر نکاح کر دیا اور بالغہ راضی نہ ہوئی اور اس نکاح کو جائز نہ رکھا تو وہ نکاح باطل ہے اور عمر بلوغ کی شرعاً پندرہ برس ہے پس سولہ برس کی لڑکی شرعاً نابالغہ ہے البتہ ولی کے استفسار اور اطلاع پر سکوت کرنا نابالغہ کا رضاء اور اجازت سمجھا جاتا ہے اور تمکین وطی وغیرہ کو بھی فقہاء نے اجازت شمار کیا ہے۔ ھکذا فی الدر المختار [3] فقط

---

(۱) وان فعل ھذہ غیر ولی یعنی استامر غیر الولی اوولی غیرہ اولی منہ لم یکن رضا حتی تتکلم بہ ای لم یکن سکوتھا ولا ضحکھا رضا (فتح القدیر باب فی اولیاء ج ۳ ص ۱۶۵ ط.س. ج۳ص) ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج۳ص۷۶) ظفیر

(۳) ولا یجبر البالغة البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ الخ فان استاذنھا ھوای الولی الخ فسکتت الخ فھو اذن ایضاً ج۲ ص ۴۱۰ ط.س. ج۳ص۵۸) ظفیر

جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم ولی ہے

(سوال ۸۸۰) ایک عورت جو بطور طوائف اپنا پیشہ کرتی تھی اسی اثناء میں اس کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا باپ معلوم نہیں بعد اس عورت نے اپنا نکاح ایک شخص سے کر لیا اور آٹھ روز بعد انتقال کر گئی عمر لڑکی کی دس سال ہے سوتیلے باپ نے لڑکی کو ایک طوائف کے ہاتھ فروخت کرنا چاہا اہل محلہ نے مزاحمت کی سوتیلے باپ نے جوائنٹ مجسٹریٹ کے یہاں نالش کر دی حاکم نے بعد تحقیقات لڑکی کو ایک معمر شخص کے سپرد کر کے ہدایت کر دی کہ اس کا نکاح کسی محتاج شخص سے کر دیا جائے لہذا اس لڑکی کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا اب یہ نکاح جو سوتیلے باپ کی بلا اجازت ہوا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) سوتیلا باپ اس لڑکی کا ولی نہیں ہے بلکہ ایسے لاوارث بچوں کے نکاح کا ولی حاکم ہی ہوتا ہے لہذا نکاح مذکور درست ہے۔[1] فقط

اس صورت میں ولی بھائی ہے لڑکی کی ماں کا شوہر ولی نہیں

(سوال ۸۸۱) زید نے اپنی وفات کے وقت اپنی لڑکی ہاجرہ نابالغہ کو ذمہ اپنی اخیافی بہن فاطمہ کے کیا اور ہاجرہ فاطمہ کے لڑکے عمر سے منسوب تھی اور وصیت کی زید نے کہ ہاجرہ کا نکاح عمر سے کر دینا فاطمہ موافق وصیت کے ہاجرہ کو مع اس کی ماں حقیقی زینب اور ہاجرہ کے سوتیلا بھائی بکر کے اپنے یہاں لے آئی لیکن ہاجرہ کی ماں زینب چونکہ جوان تھی اس لئے فاطمہ نے اس کا نکاح کر دیا اور اپنے شوہر کے ہاں چلی گئی اور زید کی ماں چوں کہ زندہ تھی اور اس نے بعد انتقال والد زید کے ایک شخص سے نکاح کر لیا تھا وہ اپنے شوہر کے یہاں رہتی تھی بکر بھی وہیں اپنی دادی کے پاس چلا گیا اور ہاجرہ کی ماں زینب اور اس کا بھائی بکر جب تک کہ فاطمہ کے یہاں رہے یہی کہتے رہے کہ ہاجرہ کا نکاح عمر سے کر دینا لیکن جب فاطمہ نے نکاح ہاجرہ کا عمر سے کر دیا تو زینب کا شوہر جدید مخالف ہوا اور اس نے زینب و بکر اور بکر کی دادی کو اپنا ہم خیال بنا لیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) زینب کے شوہر جدید کو ولایت نکاح ہاجرہ نابالغہ کا حاصل نہیں ہے لہذا اس کی مخالفت سے تو کچھ نہیں ہوتا البتہ بکر برادر ہاجرہ ولی ہے فاطمہ نے جو نکاح ہاجرہ کا عمر سے کیا تو وہ بکر کی اجازت پر موقوف ہے اگر بکر اجازت دے دے تو صحیح ہوگا ورنہ باطل ہو جاوے گا[2] اور زید کی وصیت کا دوبارہ نکاح بعد وفات زید کے شرعاً کچھ اعتبار نہیں رہا۔

عاقلہ بالغہ کفو میں نکاح خود کر سکتی ہے

(سوال ۸۸۲) عورت عاقلہ بالغہ کہ در کفو یا غیر کفو نکاح خود کند بلا رضاء ولی آیا نکاح جائز است یا نہ؟

(الجواب) اقول قال فی الدرالمختار وهو ای الولی شرط صحته نكاح صغير و مجنون و رقيق لا مكلفة فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضى ولی الخ والدليل فيه قوله عليه الصلوة والسلام الايم احق

---

(۱) ثم للسلطان ثم لقاضی نص له فی منشوره ثم لنوابه (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰ . ط.س. ج۳ص۷۹) ظفیر (۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ . ط.س. ج۳ص۸۱)

بنفسها من وليها رواه مسلم وغيره وفى رد المحتار والايم من لا زوج لها بكراً او لاشامى جلد [1] ٢ و تاويل لا نكاح الا بولى او فنكاحها باطل معروف و مذكور فى الفتح والشامى وغيرهما وفى الدر المختار مکلفہ بالغہ بلا رضاء ولی در کفو جائز است و در غیر کفو صحیح نیست وہو المفتی بہ فقط

چچا کے ہوتے ہوئے چچا کا لڑکا ولی نہیں ہے

(سوال ۸۸۳)ما قول العلما الشافعيته فى بنت شافعية المذهب هنية - . النفقة و غير ها عمر ها ثمان سنين وهى تحت كفالة امها الشافعية الرشيده ولها ابن عم شافعى المذهب حاضر أراد ان يتزوجها بغير رضا ها ولا رضا امها لما بينهم من التنافر والعداوة و حيث انه لم يجد الى ذلك سبيل فى مذهب الشافعىؒ اراد تقليد الامام الا عظم ابى حنيفةؒ فى هذا الامر المخالف لمذهب الشافعى فهل يجوز له ان يزوجها من نفسه تقليداً اذا فرضنا ان مذهب الامام الاعظم يجيز ذلك بغير ضرورة الىٰ ذلك الرواج والتقليد ام لا يجوز ـ

(الجواب) قواعد الحنفية تقتضى جواز ذلك النكاح ان لم يكن ولى اقرب من ابن عم و ان كان اقرب منه مثلاً يكون عم الصغيرة موجوداً فلا ولاية لابن العم مع وجود العم ولا يجوز نكاحه بلا رضا عم وقد وقع التصريح به فى مواضع عديدة [2] فقط

بالغہ خود بلا ولی نکاح کر سکتی ہے باپ کا ناجائز لڑکا نہ ولی ہے نہ لڑکا

(سوال ۸۸٤) بالغہ باکرہ کا عقد شرعاً بلا ولی کے صحیح ہے یا نہیں باپ کا ناجائز لڑکا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں نکاح میں کچھ خرابی نہ ہوگی اور باپ کا ناجائز لڑکا اگر باکرہ بالغہ کا عقد کر دے گا تو اس سے وہ باپ کا بیٹا صحیح النسب بن جاوے گا یا نہیں اور وارث باپ کا ہوگا یا نہیں ؟

(الجواب) باکرہ بالغہ کے نکاح کے جواز کے لئے عند الحنفیہ ولی کا ہونا شرط نہیں ہے مسنون ہے کذافی الدر المختار پس باکرہ بالغہ کی اجازت سے ہر ایک شخص اس کا نکاح کر سکتا ہے [3] باپ کا ناجائز لڑکا بھی اس کام کو باجازت باکرہ بالغہ کر سکتا ہے اور عقد صحیح ہو جاوے گا کچھ خرابی اس میں نہ ہوگی اور جو ناجائز لڑکا باپ کا ہے وہ اس نکاح باجازت باکرہ کر دینے کی وجہ سے باپ کا صحیح النسب لڑکا نہ بنے گا لیکن اگر در حقیقت وہ پہلے ہی ثابت النسب اپنے باپ سے ہے تو وہ جائز بیٹا اپنے باپ کا ہے اور وارث ہوگا۔ فقط

---

(١) رد المحتار باب الولى ج ٢ ص ٤٠٧ و ج ٢ ص ٤٠٨ .ط.س. ج٣ص٥٥. ظفير

(٢) الولى فى النكاح لا المال العصبة بنفسه الخ على الترتيب الارث والحجب فيقدم ابن المجنونة (درمختار) ثم يقدم الاب ثم الاخ الشقيق ثم لاب الخ ثم ابن الاخ الشقيق ثم لاب ثم العم الشقيق ثم لاب ثم ابنه كذلك (ردالمحتار باب الولى ج ٢ ص ٤٢٨ .ط.س. ج٣ص٧٦) ظفير

(٣) ولا تجبر البالغة البكر فى النكاح لا نقطاع الولاية بالبلوغ (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ص ٤١٠ ج ٢ .ط.س. ج٣ص٥٨) ظفير

بالغہ بیوہ کی اجازت سے جو نکاح ہوا وہ صحیح ہے اب انکار سے کچھ نہیں ہوتا

(سوال ۸۸۵) ہندہ بیوہ نے زید سے اپنی شادی کر دینے کی اجازت بموجود دو عورت اور ایک مرد کے اپنی ماں کو دی اس کا عقد زید سے کر دیا گیا اور چند تحائف کا استعمال بھی کیا جو کہ زید کی جانب سے موقع عقد پر حسب دستور بھیجے گئے تھے زید کے گھر جانے سے پہلے بوجہ بھکانے مخالفین زید کے ہندہ کہتی ہے کہ میں نے اجازت نہیں دی کیا ہندہ کا انکار صحیح ہے اور کیا زید اس کو زبردستی اپنے گھر لاکر وظائف زوجیت ادا کر سکتا ہے؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ منعقد ہو گیا اور اب انکار کرنا ہندہ کا لغو ہے مسموع نہ ہوگا اور زید ہندہ کو رخصت کرا سکتا ہے اور وظائف زوجیت ادا کر سکتا ہے۔ فقط

باپ اپنے لڑکے کو اجازت دے تو اس کی اجازت سے نکاح جائز ہے

(سوال ۸۸۶) والدہ کی موجودگی میں بھائی اجازت نکاح کی دے سکتا ہے اور نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر باپ نے اپنے پسر یعنی نابالغہ کے بھائی کو اجازت دے دی اور اختیار دے دیا تو بھائی کی اجازت سے نکاح نابالغہ کا صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔ فقط

بلا ولی اصلی کی اجازت کے نابالغہ کا نکاح درست نہیں

(سوال ۸۸۷) محمد بخش فوت ہو گیا ایک لڑکی صغیرہ بعمر ۵ سالہ اور ایک عورت اور دو چچازاد بھائی محمد سعید و محمد صالح، محمد سعید جو ولی اصلی ہے اس کے فرزند نے بغیر رضا و اجازت باپ کے نابالغہ کا نکاح کر دیا جب ولی اصلی کو خبر ہوئی تو اس نے مجلس عام میں کہہ دیا کہ یہ نکاح جو میرے لڑکے نے کر دیا ہے اس پر میں راضی نہیں ہوں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) بدون ولی اصلی کی رضامندی واجازت کے نابالغہ کا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا پس ولی کے فرزند نے بموجودگی ولی کے جو نکاح نابالغہ کا بدون اجازت ورضامندی ولی کے کیا اور بعد نکاح کے ولی نے اس نکاح سے انکار کر دیا اور اس کو رد کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ ھکذا فی الدرالمختار وغیرہ [1] فقط

بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کر سکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے

(سوال ۸۸۸) نابالغہ کا نکاح اسکے بھائی نے کر دیا اور لڑکی صغر سنی سے اس نکاح پر رضامند نہیں تھی بعد بالغہ ہونے کے بھی عدم رضامندی ظاہر کی آیا اختیار فسخ نکاح لڑکی کے لئے باقی ہے یا نہیں؟

(الجواب) لڑکی کو اس صورت میں بعد بالغہ ہونے کے اختیار فسخ نکاح کا ہے لیکن فسخ کے لئے قضاء قاضی شرط

---

(۱) فلو زوج الولی الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲. ط.س. ج۳ ص ۸۱) ظفیر

ہے اگر قاضی نہ ہو تو نکاح فسخ نہ ہوگا اس صورت میں شوہر بالغ کی طلاق دینے کے بعد نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔[1] فقط

ولی اقرب دو سو میل کی دوری پر ہو اور ماں نکاح کر دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۸۹) عبداللہ ایک دختر نابالغہ اور ایک زوجہ چھوڑ کر فوت ہوا متوفی کے کوئی بیٹا اور بھائی نہیں تھا بچازاد بھائی ہیں دختر نابالغہ اپنی پھوپھی کے پاس پرورش کرتی ہے جو دو سو میل کے فاصلہ پر متوفی کے بچازاد بھائیوں سے ہے اور دختر نابالغہ کی والدہ ۸۴ یا ۵۰ میل پر ہے اور متوفی نے قبل مرگ چھ ماہ اپنی حقیقی ہمشیرہ کے بیٹے سے نابالغہ کو منسوب کیا تھا اگر دختر نابالغہ کی والدہ حسب وعدہ خاوند متوفی اس کی ہمشیرہ زاد سے تین روز کی مسافت پر جا کر نکاح کر دے تو جائز ہے یا نہیں کیوں کہ متوفی کے بھانجہ سے کفو میں نکاح ہوگا؟

(الجواب) اس غیبت میں کہ جس کی وجہ سے ولی ابعد کو نکاح کا اختیار ہو جاوے دو قول ہیں ایک مسافت قصر دوسرا یہ کہ اقرب کے انتظار میں کفو فوت ہو جاوے اور اسی کو محققین نے راجح کہا ہے شامی میں ہے اختلف فی حد الغيبة فاختار المصنف تبعاً لكنز انها مسافة القصر ونسبه في الهداية لبعض المتاخرين والزيلعي لا كثرهم قال و عليه الفتوى آه وقال في الذخيرة الاصح انه اذا كان في موضع لو انتظر حضوره او استطلاع رايه فات الكفو الذى حضر فالغيبة منقطعة و اليه اشار في الكتاب اه و في البحر عن المجتبى و المبسوط انه الاصح وفي النهاية واختار اكثر المشائخ وصححه ابن الفضل وفي الهدايه انه اقرب الى الفقه وفي الفتح انه الاشبه بالفقه وانه لا تعرض بين اكثر المتاخرين واكثر المشائخ اى كان المراد من المشائخ المتقدمون وفي شرح الملتقى عن الحقائق انه اصح الاقاويل و عليه الفتوى آه و عليه مشى في الاختيار و النقاية ويشير كلام النهر الى اختياره وفي البحر والا حسن الافتاء بما عليه اكثر المشائخ.[2]

ان عبارات سے واضح ہے کہ راجح عند المحققین قول ثانی یعنی فوت کفو ہے پس نابالغہ کے پاس جا کر یا اس کو اپنے پاس بلا کر اس کا نکاح کفو سے کر دیوے تو صحیح ہوگا۔ فقط

پھوپھی نے نکاح کیا اور ولی نے رد کر دیا تو نکاح نہیں ہوا

(سوال ۸۹۰) ایک یتیمہ کے چار ولی ہیں اس ترتیب سے باپ کا سوتیلا چچا، نانا حقیقی، ماموں حقیقی، پھوپھی حقیقی، پھوپھی نے اپنے لڑکے سے اپنی اجازت سے یتیمہ کا نکاح پڑھوا دیا تینوں ولیوں نے جب سنا تو رد کر دیا تو عند الشرع نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ میں ہے الولي في النكاح العصبة[3] الخ پس صورت مذکورہ میں ولی نابالغہ یتیمہ کے

(۱) وان كان الزوج غيرهما اى غير الاب و ابيه الخ لهما خيار الفسخ بالبلوغ الخ شرط القضاء للفسخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۱۹. ط.س. ج۳ص۶۸) ظفیر
(۲) رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۳۳. ط.س. ج۳ص۸۱. ظفیر
(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۲۷. ط.س. ج۳ص۷۶. ظفیر

نکاح کا اس کے باپ کا علاتی چچا ہے پس جب کہ نکاح مذکور اس نے رد کر دیا وہ نکاح فسخ ہو گیا۔[1] فقط

والدہ سوتیلا باپ اور ماموں میں ولی کون سا ہے

(سوال ۸۹۱) ایک لڑکی کی والدہ زندہ ہے باپ، دادا، چچا وغیرہ مر چکے ہیں سوتیلا باپ اور ماموں موجود ہے ان تینوں میں لڑکی کا ولی کون ہے لڑکی بالغہ ہے ولایت نکاح کس کو ہے؟

(الجواب) عصبات کے بعد والدہ ولی نابالغہ کے نکاح کی ہوتی ہے[2] اور صورت مسئولہ میں چوں کہ لڑکی بالغہ ہے تو اس کی والدہ اس سے اجازت لیکر نکاح اس کا کر سکتی ہے اور لڑکی کا سکوت والدہ کی اجازت لینے پر کافی ہے سکوت بھی اجازت سمجھا جاتا ہے۔[3] فقط

اٹھارہ سالہ لڑکی اپنا نکاح خود کر سکتی ہے

(سوال ۸۹۲) ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً اٹھارہ سال کی ہے اس کا والد اس کے عقد نکاح سے بالکل بے فکر ہے راج گیری کا پیشہ کرتا ہے اور اعمال بد اطوار میں ملوث ہے اور شراب خور ہے ایسی حالت میں اس لڑکی کو اپنی اجازت سے نکاح کرنے کا اختیار حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے وھو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون و رقیق لا مکلفة فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضی ولی الخ الی ان قال و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلاً وھو المختار الخ[4] پس معلوم ہوا کہ اگر لڑکی بالغہ کفو میں اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کر لیوے تو صحیح ہے فقط

ماموں، نانی اور ماں میں ولایت کس کو حاصل ہے

(سوال ۸۹۳) ہندہ اور زبیدہ دو حقیقی بہنیں ہیں ہندہ کا ایک لڑکا خالد ہے اور زبیدہ کی دختر عائشہ ہے اور عائشہ کی دختر ساجدہ ہے زبیدہ کا شوہر اور عائشہ کا شوہر انتقال کر گیا ساجدہ نابالغہ کا بعمر ۹ سال زبیدہ نے اپنی ولایت سے ہندہ کے لڑکے یعنی خالد سے نکاح کر دیا حالانکہ عائشہ کے بھائی تین نفر جو ساجدہ نابالغہ کے ماموں حقیقی ہیں موجود تھے آیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے کیا ماموں حقیقی کی موجودگی میں نانی کی ولایت سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اب ساجدہ بالغہ ہوئی تو کیا وہ فسخ نکاح خالد سے کر سکتی ہے یا نہیں یا تجدید نکاح کیا جاوے؟

---

(۱) فلو زوج الابعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته(درمختار. ط.س. ج۳ص ۸۱) فلم یجعلوا سکوته اجازته والظاهران سکوته هنا کذلک فلا یکون سکوته اجازةً لنکاح الا بعد وان کان حاضر ا فی مجلس العقد مالم یرض صریحا او دلالة(رد المحتار باب الولی ج۲ ص ۴۳۲ ج ۲ ص ۴۳۳ .ط.س. ج۳ص ۸۱) ظفیر

(۲) فان لم یکن عصبة فالولا یة للام (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج۲ ص ۴۲۹ .ط.س. ج۳ص۷۸)

(۳) لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لا نقطاع الولایة بالبلوغ فان استاذنها هو ای الولی وهو السنة الخ فسکتت عن رده مختارة الخ فهو اذن (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ .ط.س. ج۳ص۵۸) ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ .ط.س. ج۳ص ۵۵.

(الجواب) نانی کی ولایت مقدم ہے ماموں سے۔ پس جب کہ کوئی عصبہ نابالغہ کا موجود نہ ہو تو ولایت نکاح ماں کو ہے پھر دادی کو' پھر نانی کو۔الخ اور ماموں ذوی الارحام میں سے ہے 'موجودگی ذوی الفروض ان کو ولایت نکاح نابالغہ کی نہیں ہے[1] پس صورت مسئولہ میں اگر عائشہ بھی اس نکاح سے راضی رہی تو وہ نکاح منعقد ہو گیا اور ساجدہ بعد بالغہ ہونے کے خود اپنا نکاح فسخ نہیں کر سکتی بلکہ اس کے فسخ کے لئے قضاء قاضی شرط ہے[2] اور قاضی شرعی موجود نہیں ہے[3] اور دیگر شرائط کا تحقیق بھی دشوار ہے لہذا فسخ نکاح کا حکم اب نہیں ہو سکتا۔ فقط

مرتد باپ کو نابالغ لڑکا لڑکی پر کوئی حق ولایت نہیں

(سوال ۸۹٤) (۱) ایک شخص مسلمان آریہ ہو گیا ہے اس کے ایک لڑکی بعمر دس سال اور لڑکا بعمر ۸ سال ہے لڑکی اپنی ماں کے ہمراہ اپنے نانا کے مکان پر پرورش پاتی ہے اور دادا بھی موجود ہے کیا باپ کو کوئی حق اولاد کے بارے میں حاصل ہے لڑکی کا نکاح دادا کی اجازت سے ہو سکتا ہے یا نانا کی اجازت سے ؟

مرتد مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(۲) اگر باپ پھر مسلمان ہو جائے اور تائب ہو جائے تو اپنی پہلی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور اپنی اولاد پر قابض ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) (۱) باپ چوں کہ مرتد ہو گیا اس کو کچھ حق اور تعلق اولاد سے نہیں رہا ولی اولاد نابالغہ کا اس صورت میں ان کا دادا ہے دادا کی اجازت سے نکاح ان نابالغوں کا صحیح ہو سکتا ہے نانا کی اجازت سے نہیں ہو سکتا۔[4]

(۲) اگر باپ مسلمان ہو جائے اور تائب ہو جائے تو اپنی زوجہ سابقہ سے نکاح کر سکتا ہے اور اولاد پر بھی اسکا حق ہو جائے گا اور ولایت ثابت ہو جائے گی۔[5] فقط

بوقت نکاح بھائی بنانے کا رواج غلط ہے

(سوال ۸۹۵) یہاں کابل اور پشاور میں یہ دستور ہے کہ ماں باپ موجود ہوں یا نہ ہوں نکاح کے وقت غیر آدمی کو

---

(۱) الولی فی النکاح لا فی المال العصبة بنفسه الخ بترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبة فالو لایة للام ثم لام الاب الخ ثم للجد القاسد الخ ثم لذوی الارحام العمات ثم الاخوال ثم الخالات (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۷ .ط.س. ج۳ص۷٦ ' ظفیر (۲) بشرط القضاء للفسخ (درمختار ط.س. ج۳ص ۷۰) و حاصله انه اذا کان المزوج للصغیر والصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ اوا لعلم به فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۱ .ط.س. ج۳ص ۷۰) ظفیر

(۳) علماء نے جواس کا حل تجویز کیا ہے اس کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزة للموشد التهانوی ظفیر

(٤) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونة علی ابیها (درمختار) هذا عندهما خلافا لمحمد حیث قدم الاب الخ ثم یقدم الاب ثم ابوه الخ (رد المحتار باب الولی ۲ ص ٤۲۷ .ط.س. ج۳ص۷٦) ظفیر

(۵) اس لئے کہ مرتد ہونے کی وجہ سے دین اسلام سے خارج ہو گیا تھا اور سارے حقوق سے محروم ہو گیا تھا جب مسلمان ہو گیا تو پھر اسے باپ کے حقوق حاصل ہو جائیں گے اور شادی کا حق بھی حاصل ہو جائے گا اس لئے کہ فقہاء صراحت کرتے ہیں و بقی النکاح ان ارتدا معا بان لم یعلم السبق الخ فاسلما کذلك (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥٤۱ .ط.س. ج۳ص ۱۹۵، ۱۹٦) ظفیر

بھائی بناتے ہیں بغیر اس کے نکاح نہیں کرتے اور ہمارے ہند کا یہ دستور ہے کہ ماں باپ خود اجازت دیں یا لڑکی خود ہوشیار ہو اور اجازت دے دونوں باتیں درست یا کچھ فرق ہے؟

(الجواب) جو ہمارے ملک کا رواج ہے کہ نابالغہ کے لئے اس کے اولیاء یعنی باپ دادا وغیرہ اجازت دیتے ہیں اور جو لڑکی بالغہ ہو تو خود اس کے گوش گزار کیا جاتا ہے کہ تیرا نکاح فلاں شخص سے کیا جاتا ہے اس پر وہ سکوت کرتی ہے اور یہ سکوت اجازت ہے شرعاً یہی صحیح ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے [1] بھائی بنانے کی صورت فضول ہے اور اس کی کچھ اصل معلوم نہیں ہوتی۔ فقط

ماں نے نکاح کر دیا بھائی خاموش رہا کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۹۶) ولی اقرب یعنی برادر کی موجودگی میں ولی ابعد یعنی والدہ نے نکاح نابالغہ کا کر دیا اور اقرب نے سکوت کیا لیکن کوئی علامت رضا کی ظاہر نہیں ہوئی نہ صراحتاً اور نہ دلالۃً تو یہ نکاح فاسد ہو لیا باطل؟

(الجواب) فی الشامی علی قوله توقف علی اجازته الخ والظاهران سکوته هذا کذلك فلا یکون سکوته اجازة لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحاً او دلالة تامل [2]
پس جب تک ولی اقرب راضی نہ ہوگا صراحتاً یا دلالۃً اس وقت تک نکاح موقوف رہے گا نہ صحیح ہوگا نہ باطل۔ فقط

چودہ سالہ لڑکی جو اپنے آپ کو بالغ بتاتی ہے اس نے دادا کے نکاح کو رد کر دیا

(سوال ۸۹۷) دادا نے اپنی پوتی چودہ سالہ کا نکاح اپنے پوتے کے ساتھ کرادیا بوقت نکاح لڑکی کسی اور شہر میں تھی لہذا دادا نے نہ اجازت نکاح کی لی اور نہ یہ دریافت کیا کہ تم بالغہ ہو یا نہیں' لڑکی کو جب نکاح کی خبر ملی تو اس نے یہ کہا کہ ہم کو یہ نکاح منظور نہیں ہے میں نکاح کے وقت بالغ تھی مجھ کو مدت سے حیض آتا ہے چنانچہ وہاں دو شخص معتبر عادل بھی موجود تھے کہتے ہیں کہ ہم نے انکار بھی سنا اور دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ زمانہ سے بالغ ہے اور سچ کہتی ہے ایسی عمر میں دعویٰ بلوغ کا جو خلاف ظاہر نہ تھا جیسا کہ گواہان معتبر سے معلوم ہوتا ہے صحیح ہے یا نہیں اور بعد ثبوت بلوغ کے انکار صحیح ہو لیا نہیں؟

(الجواب) مراہقہ کا قول دربارہ بلوغ معتبر و مصدق ہوتا ہے اور وہ لڑکی جس کی عمر چودہ سال کی ہے بالیقین مراہقہ ہے درمختار میں ہے فان راهقا بان بلغا هذا السن فقالا بلغنا صدقا ان لم یکذبهما الظاهر [3] الخ وقال قبیله واد نی مدته له اثنتی عشرة سنة ولها تسع سنین [4] الخ اور بالغہ کا نکاح بلا اس کی اجازت کے

---

(۱) لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لا نقطاع الولایة بالبلوغ فان استاذنها هو ای الولی وهو السنة اووکیله او رسوله او زوجها ولیها واخبر ها رسوله' او فضولی عدل فسکتت عن رده مختارة الخ فهو اذن (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ج۲ ص ۴۱۱. ط.س. ج۳ ص ۵۸)

(۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳. ط.س. ج۳ ص ۸۱' ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲. ط.س. ج۳ ص ۱۵۴. ظفیر

(۴) ایضاً ج ۵ ص ۱۳۳. ط.س. ج۳ ص ۱۵۴' ظفیر

معتبر و صحیح نہیں ہوتا لہذا نکاح مذکور صحیح نہیں ہوا۔[1] فقط

قریب کا ولی جب نکاح نہ کرے تو دور کا ولی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۸۹۸) ہندہ اپنے نابالغ لڑکے بکر کا نکاح حمیدہ نابالغہ سے کرنا چاہتی ہے لیکن بکر کا دادا اپنے پوتہ سے ناراض ہے اور اپنے لڑکے کے مرنے کے بعد اس کو اور اسکی والدہ کو اپنے مکان سے نکال دیا اسی وجہ سے وہ بکر کے نکاح کی اجازت دینے سے انکاری ہے اور چچا حقیقی بکر کا نکاح کی اجازت دینے کو تیار ہے نیز حمیدہ کا ولی چچا حقیقی اور خالہ موجود ہیں مگر اس کی حمیدہ کے باپ سے رنجش تھی اس بناء پر حمیدہ کے نکاح کی اجازت نہیں دیتا اس صورت میں بکر کا حقیقی چچا اور حمیدہ کی خالہ دونوں ان کے نکاح کے ولی ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے کہ اگر ولی اقرب نکاح صغیر کفو میں کرنے سے مانع ہو تو ولی ابعد کو اختیار نکاح کا حاصل ہو جاتا ہے و یثبت للا بعد من اولیاء النسب الخ التزویج بفضل الا قرب ای بامتناعه عن التزویج[2] الخ بناءً علیہ بکر نابالغ کا نکاح اس کا چچا کر سکتا ہے اور حمیدہ نابالغہ کا چچا اگر نکاح سے مانع ہے تو اس کے بعد حسب ترتیب ولایت جو ولی ہو گا وہ نکاح حمیدہ نابالغہ کا کر سکتا ہے اور ترتیب یہ ہے کہ عصبات کے بعد والدہ ولی ہے اس کے بعد دادی نانی بہن وغیرہ ولی ہیں اگر ان میں سے کوئی نہ ہو اور خالہ سے مقدم کوئی ولی عصبات و ذوی الفروض میں سے نہ ہو تو خالہ نکاح کر سکتی ہے۔[3] فقط

وصیت کا اعتبار نہیں اور چچازاد بھائی کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہے

(سوال ۸۹۹) زید نے اپنے مرض الموت میں اپنی عورت سے کہا کہ میری صغیرہ لڑکی ہندہ کا نکاح بکر کے ساتھ کر دینا جس کے ساتھ میں قبل اس کے صغیرہ مذکور کی منگنی کر چکا ہوں پھر زید نے عمر و خالد کو کہا کہ اگر میری عورت میری لڑکی صغیرہ کا نکاح بکر کے ساتھ نہ کرے تو تم کر دینا میں تم کو اجازت دیتا ہوں زید کے مرنے کے بعد زید کی عورت نے صغیرہ کا نکاح بکر کے ساتھ کر دیا اس نکاح کے ہو جانے کے بعد زید کے ابن الاخ نے صغیرہ مذکور کا نکاح بولایت اپنے ساتھ پڑھالیا یہ ابن الاخ زید کا بالغ ہے اس کے سوا اور کوئی جدی رشتہ دار زید کا نہیں زید کی عورت صغیرہ کی والدہ ہے شرعاً پہلا نکاح جائز ہے یا دوسرا؟

(الجواب) زید کی وصیت کا تو اس بارے میں کچھ اعتبار اور لحاظ نہیں ہے۔ اور زید کے انتقال کے بعد ولایت

---

(۱) لا یجوز نکاح احد علی بالغة صحیحة العقل من اب و سلطان بغیر اذنها بکرا کانت او ثیبا عالمگیری کشوری باب الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۵ ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ و ج ۲ ص ۴۳۴ ط.س. ج۳ص ۸۲. ظفیر

(۳) اقرب الاولیاء الی المراة الابن ثم ابن وان سفل ثم الاب ثم الجد وابو الاب الخ ثم الاخ ثم ابن الاخ الخ ثم العم الخ ثم ابن العم الخ ثم عم الاب الخ ثم بنو عمها الخ و عند عدم العصبة کل قریب یرث الصغیر والصغیرة من ذوی الارحام یملك تزوجهما الخ والا قرب عند ابی حنیفة الا م ثم البنت الخ ثم الاخت الخ ثم اولادهم الخ و بعد اولاد الاخوات العمات ثم الاخوال ثم الخالات ثم بنت الاعمام الخ (عالمگیری کشوری باب الاولیاء ج ۱ ص ۲۹۱. ط.س. ج۳ص ۲۸۳)

نکاح ہندہ نابالغہ کی زید کے ابن الاخ کو ہے پس ہندہ کی والدہ نے جو نکاح کیا وہ زید کے ابن الاخ کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے اس نکاح موقوف کو باطل کر کے اپنا نکاح اس نابالغہ سے کیا تو ابن الاخ کا نکاح صحیح ہو گیا اور پہلا نکاح جو والدہ نے کیا تھا باطل ہو گیا قال فی الدر المختار الولی فی النکاح العصبۃ [1] الخ فقط

ولی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں جب غیر ولی نکاح کر دے

(سوال ۹۰۰) ہندہ نابالغہ کا حقیقی بھائی خالد بالغ مکان پر موجود نہ تھا بوجہ ملازمت ایک روز کی مسافت پر تھا خالد کی عدم موجودگی میں اس کی حقیقی ماں اور سوتیلے باپ نے ہندہ نابالغہ کا نکاح کر دیا نکاح کے بعد خالد مکان پر آیا نکاح کی خبر سن کر خاموش رہا نکاح کو قریب دو برس کے ہوئے اس درمیان میں کئی بار خالد اپنے مکان پر آیا اور پھر گیا مگر ہر بار بجز سکوت کے انکار نہیں کیا اب تقریباً دو برس کے بعد کہتا ہے کہ ہم راضی نہیں ہیں ایسی حالت میں ہندہ نابالغہ کا نکاح جائز ہوا یا بھائی دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے ؟

(الجواب) سکوت ولی کا اس صورت میں اجازت نہیں ہے کما فی الدر المختار فلو زوج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ وفی الشامی فلم یجعلوا سکوتہ اجازۃ والظاہران سکوتہ ھھنا کذلک فلا یکون سکوتہ اجازۃً لنکاح الا بعد وانکان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحاً او دلالۃً تامل [2] الخ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں ماں کا کیا ہوا نکاح نہیں ہوا بھائی دوسری جگہ نکاح اس کا کر سکتا ہے۔ فقط

ماں نے نکاح کر دیا باپ جاہل نے لکھوایا کہ مجھے پسند نہیں کیا حکم ہے ؟

(سوال ۹۰۱) ایک ناخواندہ شخص مسمّی زید کی نابالغہ لڑکی کا عقد لڑکی کی ماں اور ماموں نے کفو میں ایسی جگہ کر دیا کہ جس سے اور بہتر ممکن نہ تھا اور یہ عقد اس حالت میں کیا گیا کہ زید یعنی نابالغہ کا باپ مسافت بعیدہ پر تھا لڑکے والے اتنی مہلت نہیں دیتے تھے کہ نابالغہ کی ماں اپنے شوہر زید کی منظوری بذریعہ خط منگوا سکتی کچھ دنوں بعد زید کا ایک خط اس مضمون کا آیا کہ اس کو یہ نکاح پسند نہیں ہے پس اس خط سے نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں اور ناخواندہ شخص کے خط کا جو ڈاک کے ذریعہ سے آیا ہو باب فسخ نکاح میں معتبر ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ایسی حالت میں کہ باپ دور ہو اور ولی ابعد کفو میں نابالغہ کا نکاح کرے نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور پھر ولی اقرب اسکو فسخ نہیں کر سکتا قال فی الدر المختار ولا یبطل تزویجہ السابق بعود الاقرب لحصولہ بولایۃ تامۃ الخ [3] اور والدہ کی ولایت عصبات کے بعد ہے پس جب کہ کوئی عصبہ موجود نہ ہو اور باپ دور ہو تو والدہ کا نکاح کیا ہوا صحیح ہے اور باپ کے اس لکھنے سے کہ مجھ کو یہ نکاح پسند نہیں ہے وہ نکاح فسخ نہیں ہوگا اور خط اگرچہ ایسے امور میں معتبر ہوتا ہے لیکن اس موقع پر اس تحریر سے نکاح فسخ نہ ہوگا جیسا باپ کے زبانی کہنے سے

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰، ط.س. ج۳ص۷۶. ظفیر
(۲) دیکھیے رد المحتار باب الولی ص ۴۳۲ ج ۲ و ص ۴۳۳ ج ۲. ط.س. ج۳ص۸۱. ظفیر
(۳) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۴ ط.س. ج۳ص۸۳ ظفیر

بھی نکاح مذکور فسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

صورت مسئولہ میں دادا کا بھائی ولی ہے

(سوال ۹۰۲) ہندہ کا باپ اور دادا مر گیا مگر دادا کا بھائی زندہ ہے ہندہ کی دادی نے دادا کے بھائی کی عدم موجودگی میں مگر دادا کے بھائی کے لڑکے کی موجودگی میں ہندہ کا نکاح کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ہندہ نابالغہ مر گئی شوہر کے پاس نہیں گئی کل مہر پاوے گی یا کم یا بالکل نہیں؟

(الجواب) ولی نکاح بالغہ ہندہ کا اس صورت میں دادا کا بھائی ہے اور اگر دادا کا بھائی کہیں دور ہو کہ اس کو اطلاع کرنے اور اجازت لینے میں حرج تھا تو اس کے پسر کی ولایت اور اجازت سے نکاح ہو سکتا ہے[۲] اور زوجہ کے نابالغہ ہونے کی حالت میں انتقال کر جانے سے شوہر کے ذمہ پورا مہر لازم ہوتا ہے[۳] نصف اس میں سے شوہر کا حق ہے وہ ساقط جاوے گا باقی نصف دیگر ورثاء کو ملے گا۔[۴] فقط

دادا کے رہتے ہوئے ماں نکاح کر دے تو کیا کیا جائے؟

(سوال ۹۰۳) زید کے دو لڑکے حامد و محمود تھے حامد کا انتقال زید کی حیات میں ہوا حامد ایک لڑکی اور بیوہ چھوڑ کر فوت ہوا بیوہ حامد نے حامد کی لڑکی نابالغہ کو ایک دوسرے مقام پر لے جا کر شخص غیر سے بلا رضامندی زید و محمود مسماۃ ہندہ زوجہ زید کے اس کا نکاح کر دیا تھا چند روز سے جب سے لڑکی نابالغہ کو ہوش ہوا ہے وہ ایسے نکاح سے نارضامند ہے لہذا ایسا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ولی نابالغہ کا اس کا دادا زید ہے بدون اجازت زید کے نکاح نابالغہ کا صحیح نہ ہوگا پس بیوہ حامد نے جو نکاح اپنی دختر نابالغہ کا کیا وہ زید کی اجازت پر موقوف ہے اگر زید نے اجازت دی تو صحیح ہوا اور نہ باطل ہوا[۵] اور ترتیب ولایت نکاح کی اس صورت میں اس طرح ہے کہ زید ولی ہے اس کے غائب ہونے کی صورت میں محمود ولی ہے پھر جب کوئی عصبہ نہ ہو تو والدہ اس نابالغہ کی یعنی بیوہ حامد کی ولی ہے[۶] پس بیوہ حامد اگر اپنی دختر کو اتنی دور لے گئی کہ زید، محمود وہاں سے مسافت شرعیہ یعنی تین دن کے سفر پر ہیں اور بالقول ثانی جو کہ معتمد و

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۴ ط.س. ج۳ص۸۳. ظفیر

(۲) الولی فی النکاح العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ وللولی الا بعد التزویج بغیبة الا قرب الخ مسافة القصر واختاره فی الملتقی مالم ینتظر الکفو والخاطب جوابه الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج۳ص۷۶) ظفیر

(۳) والمهر یتاکد باحد معان ثلاثة الدخول والخلوة الصحیحة و موت احد الزوجین الخ حتی لا یسقط منه شئ بعد ذالك الا بالا براء (عالمگیری مصری الباب السابع فی المهر فصل ثانی ج۲ ص ۲۸۴) ظفیر

(۴) واما للزوج فحالتان النصف عند عدم الولد وولد الابن وان اسفل (سراجی ص ۷. ط.س. ج۳ص۸۱) ظفیر

(۵) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰) ظفیر

(۶) فان لم یکن عصبة فالو لایة للام (ایضاً ج ۲ ص ۴۲۹ ط.س. ج۳ص۷۸) ظفیر

مفتی بہ ہے اتنی دور ہے کہ کفو خاطب انتظار زید و محمود کے جواب کا نہیں کر سکتا اور وہاں جا کر بیوہ حامد نے اس لڑکی کا نکاح کفو میں کیا ہے تو صحیح ہو جاوے گا کما فی الدرالمختار و للولی الا بعد التزویج بغیبه الاقرب الخ مسافة القصر واختار فی الملتقی مالم ينتظر الكفوالخاطب جوابه واعتمده البا قانی و نقل ابن الكمال ان عليه الفتوی[1] الخ فقط

ہندہ مجنونہ کا ولی کون ہے اور اس کا جہیز کس کی ملکیت ہے

(سوال ۹۰٤) زید کی زوجہ ہندہ مجنونہ ہو گئی اس کے ایک لڑکی موجود ہے جس کو زید کی والدہ نے پرورش کیا اور اپنے پاس رکھتی ہے زید نے اپنی زوجہ مجنونہ اور لڑکی کے اخراجات کا ذمہ دار ہے اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتا ہندہ اکثر زید کے ساتھ رہتی ہے البتہ کبھی کبھی اپنی والدہ کے پاس چلی جاتی ہے زید کا ارادہ دوسرا نکاح کرنے کا ہے جس وقت سے یہ ارادہ ظاہر ہوا ہے ہندہ کی والدہ اسکو زید کے ہاں نہیں بھیجتی ہندہ کے بھائی بہن اور والدہ دوسرے نکاح کا ارادہ سن کر مطالبہ کرتے ہیں کہ ہندہ کو جو جہیز دیا گیا تھا واپس کر دیا جاوے کیوں کہ ان کا خیال ہے کہ دوسرا عقد کر لینے کے بعد زید ہندہ کے حقوق کی ادائیگی میں کمی کرے گا جہیز میں سامان خانہ داری تھا اور زیور اور کپڑا تھا نقد یا جائیداد کچھ نہیں تھی خانہ داری کے سامان میں سے بعض چیزیں استعمال میں بالکل ضائع ہو چکی ہیں اور بعض ناقابل استعمال ہو گئی ہیں اور بعض اچھی حالت میں موجود ہیں کپڑے کا اکثر حصہ استعمال ہو چکا ہے زیور بعض مجنسہ موجود ہے بعض کو ہندہ نے قبل جنون توڑا کر اور کچھ زیور بنوالیا تھا خلاصہ یہ کہ جو سب گھروں میں جہیز کی حالت ہوتی ہے وہی ہوئی اس حالت میں حسب ذیل سوالات کا جواب مرحمت ہو۔

(۱) ہندہ کا ولی اس جنون کی حالت میں کون ہے اس کو کس کے پاس رہنا چاہیئے؟

(۲) ہندہ کی والدہ اور بھائیوں اور بہن کو جہیز کے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں؟

(۳) جہیز کس کی ملکیت ہے ہندہ کی یا اس کی والدہ وغیرہ کی۔

(۴) اگر ہندہ کی والدہ وغیرہ جہیز کا مطالبہ کر سکتی ہے تو کیا جو چیزیں موجود ہیں وہی دی جانی چاہئیں یا اس کل مال کی قیمت دینا ہو گی جو بوقت نکاح ہندہ کو دیا گیا تھا؟

(الجواب) (۱) مجنونہ کے نکاح کے ولی عصبات ہوتے ہیں علی الترتیب اور مجنون کے مال کا ولی خاص باپ دادا وغیرہ ہیں ماں اور بھائی بہن وغیرہ کو مجنونہ کے مال کی ولایت نہیں ہے[2] اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ جنون کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہوتا لہذا وہ مجنونہ اپنے شوہر کے پاس رہے جس وقت اس کی حق تلفی ہو اس وقت البتہ اس کے حقوق کے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے[3] اور اگر شوہر کے پاس رہنا دشوار ہو تو پھر اپنے پاس رکھنا چاہیئے اس

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳ .ط.س. ج۳ص ۸۱ ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ (درمختار .ط.س. ج۳ص ۷۶) قوله لا المال فان الولی فیه الاب ووصیه والجد ووصیه والقاضی و نائبه فقط الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ .ط.س. ج۳ص ۷۶) ظفیر

(۳) ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الاخر ولو فاحشا کجنون وجذام و برص الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۲ .ط.س. ج۳ص ۵۰۱) ظفیر

وقت اس کا سامان جہیز بھی جو موجود ہو اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

(۲و۳) جہیز ملک زوجہ ہوتا ہے نہ شوہر کی ملک ہے اور نہ والدہ وغیرہ کی پس جہاں زوجہ رہے وہاں اس کا سامان مملوکہ رکھنے کا حق ان لوگوں کو ہے جن کے پاس وہ رہے اگر شوہر کے پاس رہے تو اس کا سامان وہاں پر رہے اور اگر والدہ وغیرہ کے پاس رہے تو وہاں رہے۔ پس اگر ہندہ کو اس کی والدہ وغیرہ بوجہ مجنونہ ہونے کے اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا جہیز موجود بھی وہاں اپنی حفاظت میں رکھ سکتے ہیں۔[1]

(۴) ہندہ مجنونہ کی والدہ وغیرہ اگر ہندہ کو اپنے پاس رکھیں تو وہی اشیاء جہیز کی لے سکتے ہیں جو موجود ہیں ضائع شدہ کی قیمت شوہر ہندہ سے نہیں لے سکتے۔ فقط

قریب کا ولی جب نکاح نہ ہونے دے تو ماں جو ولی بعید ہے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۰۵) ایک لڑکی یتیمہ کا ولی سوائے اس کی مادر حقیقی و برادر علاتی کے کوئی نہیں اب زید جو لڑکی یتیمہ کا کفو ہے بعوض دین مہر مہر مثل اس سے نکاح کی درخواست کرتا ہے برادر علاتی نکاح یتیمہ مذکورہ سے مانع ہے اس صورت میں ماں کو ولایت اور اختیار نابالغہ کے نکاح کا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بصورت امتناع ولی اقرب عن التزویج بالکفو ولی ابعد کو جو کہ اس صورت میں والدہ ہے ولایت و اختیار نکاح یتیمہ حاصل ہے اور اگرچہ فقہا کو اس میں کلام ہے کہ ولی اقرب کے امتناع کے وقت ولایت قاضی کی طرف منتقل ہوتی ہے یا ولی ابعد من اولیاء النسب کی طرف لیکن جب کہ فتویٰ فقہاء کا اس پر بھی ہے کہ ولی ابعد من اولیاء النسب کی طرف ولایت منتقل ہو جاتی ہے تو بالخصوص اس زمانہ میں اس پر فتویٰ دینا صحیح ہے قال فی الدر المختار و یثبت للابعد من اولیاء النسب الخ التزویج بفضل الاقرب الخ[2] فقط

باپ کا علاتی چچا ولی ہے اس کے رہتے ہوئے بہن اور پھوپھی ولی نہیں

(سوال ۹۰۶) ایک یتیمہ نابالغہ ہے اسکا ولی اس کے باپ کا علاتی چچا اور اس کی بہن حقیقی اور پھوپھی حقیقی ہیں اب زید جو کہ اس یتیمہ کا ہم کفو ہے بعوض مہر مثل کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے سوتیلا چچا اور بہن انکار کرتی ہیں اس صورت میں حق تزویج پھوپھی کو بھی حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار الولی فی النکاح الخ العصبة بنفسه الخ علی الترتیب الارث والحجب[3] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ ولی اس صورت میں اس نابالغہ کے باپ کا علاتی چچا ہے بہن کا درجہ بھی اس سے مؤخر ہے اور پھوپھی کسی طرح انکی موجودگی میں ولی نہیں ہے اور در مختار میں جو عضل اقرب کی

---

(۱) جهز ابنته بجهاز و سلمها ذلك ليس له لاسترداد عنها و لا لورثته بعده ان سلمها ذلك فی صحة تختص به وبه یفتی (ایضاً باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳ درالمختار علی رد المحتار. ط.س. ج۳ص۱۵۵) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۳۳ ج۲ و ۴۳۴ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۸۲ ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷. ط.س. ج۳ص۷۶. ظفیر

صورت میں ولی ابعد کو ولایت نکاح شرح وہبانیہ سے نقل کی ہے علامہ شامی نے اس کے خلاف کو موجہ کہا ہے کہ ولی اقرب کے عضل کی صورت میں ولی ابعد کو ولایت نکاح نہیں ہے بلکہ قاضی کو ہے۔[1] فلیراجع فقط

بھتیجہ اور ماں نکاح کے ولی ہیں مال کے نہیں

(سوال ۹۰۷) نابالغہ کے مال کا ولی بھتیجہ ہے یا ماں؟

(الجواب) بھتیجہ متوفی کا نابالغہ کے نکاح کا ولی ہے اس کے مال کا ولی نہیں ہے اور نہ ماں ولی ہے نابالغہ کا حصہ حاکم جس کے پاس مناسب سمجھے امانت رکھے اور یا جو طریق اس کے مال کی حفاظت کا ہو وہ طریق اختیار کیا جاوے۔[2] فقط

اچھے رشتہ کی امید پر اگر ولی رکے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۰۸) ہم کفو مہر مثل پر جب پیام دے تو کیا ولی اقرب صغیرہ کو اقرار کرنا ضروری ہے اگر نہ کرے گا تو کیا ظلم علی الصغیرہ لازم آئے گا اور عاصی قرار پائے گا عبارت شامی و درمختار سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب کفو کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور ظلم علی الصغیرہ لازم آتا ہو اس وقت امتناع عضل ہوگا نہ مطلق امتناع پس اگر کفو فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور حسب منشاء اچھے پیام کا منتظر ہو اور اس وجہ سے انکار کرے جیسا کہ مروج ہے تو یہ عضل ہوگا یا نہیں؟

(۲) ولی اقرب صغیرہ اور ولی ابعد (جسکی تربیت میں صغیرہ ہے) ہیں یا خود صغیرہ اور ولی اقرب میں میل و محبت نہ ہو یا مال وغیرہ کی وجہ سے باہم مخالفت ہو قطع نظر اس سے کہ کون حق پر ہے تو کیا اس صورت میں ولی ابعد کی طرف ولایت منتقل ہو جائے گی انتقال ولایت تو غیبت اور عضل ولی اقرب کی صورت میں لکھتے ہیں یہ صورت تو جداگانہ ہے نیز اکثر تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اپنے نفع و نقصان کی وجہ سے جابے جا جھگڑے اور قصے کرتے ہیں لیکن تزویج کے وقت اس کے بدخواہ نہیں ہوتے کفو میں اور مہر مثل ہی پر کرتے ہیں تو باوجود اس تجربہ کے بھی کیا ولایت منتقل ہو جائے گی حالانکہ احتمال ضرر تو یہاں بہت ضعیف ہے۔

(الجواب) (۱) عبارت شامی کا حاصل یہ ہے کہ اگر دوسرا کفو موجود و حاضر ہو تو کفو اول سے انکار کرنا عضل نہیں ہے البتہ اگر کوئی دوسرا کفو موجود نہ ہو اور کفو خاطب سے نکاح کرنے سے انکار کیا جائے تو یہ عضل ہے پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ ولی اقرب کے عضل کی صورت میں ولی ابعد کی طرف ولایت منتقل ہو جاتی ہے یا

---

(۱) و یثبت الابعد من اولیاء النسب شرح وهبانیه لکن فی القهستانی عن الغیاثی ولو لم یزوج الا قرب زوج القاضی عند فوت الکفو التزویج بعضل الا قرب (درمختار .ط.س. ج۳ص۸۲) ذکر فی انفع الوسائل عن المنتقی اذا کان للصغیرة اب امتنع عن تزویجها لا تنتقل الولایة الی الجد بل یزوجها القاضی و نقل مثله ابن الشحنه الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ .ط.س. ج۳ص۸۲) ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال (درمختار) قوله لا المال فان الولی فیه الاب و وصیة والجد وصیه والقاضی ونائبه فقط (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۷ .ط.س. ج۳ص۷۶) ظفیر

قاضی کی طرف اوراس کی تصحیح کی گئی ہے۔ کذافی الشامی (۱)

(۲) اس صورت میں ولی ابعد کی طرف ولایت منتقل نہیں ہوتی۔ (۲) فقط

دادا کی اولاد ماں دادی پر مقدم ہے

(سوال ۹۰۹) ایک لڑکی جس کی عمر گیارہ سال ہے اس کے باپ دادا بھائی بھتیجے مر چکے ہیں لیکن اس کے پردادے کے بھائی کی اولاد میں بعض اولاد ذکور اوراس کی ماں دادی پھوپھی موجود ہیں ان میں سے ولایت تزویج کس کے لئے ہے پردادے کے بھائی کی اولاد کے ہوتے ہوئے ماں یادادی کو ولایت حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولایت تزویج نابالغہ عصبات کو ہوتی ہے علی الترتیب پس جبکہ عصبہ قریب موجود نہیں ہے تو دادا کے بھائی کی اولاد ذکور میں جو قریب تر ہو وہ ولی ہے اس کی موجودگی میں والدہ اور دادی پھوپھی کو ولایت نکاح نہیں ہے۔ کذافی الدر المختار (۳) فقط

نابالغہ کی جبراً بلا اجازت ولی جو شادی ہوئی وہ درست نہیں

(سوال ۹۱۰) زید نے اپنی سالی مسماۃ ہندہ کو بحیلہ ملاقات اپنے ہمراہ لے جاکر بغیر اجازت اس کے والد عبداللہ کے کسی دوسری جگہ نکاح کردیا قبل اس کے عبداللہ نے اپنی دختر ہندہ کو بکر کے ساتھ نامزد کیا ہوا تھا ہندہ کی عمر چودہ سال کی ہے وہ کہتی ہے کہ میں اس نکاح سے راضی نہیں ہوں میرا یہ نکاح جبراً پڑھایا گیا ہے اب اس کا والد عبداللہ اپنی دختر کا نکاح بکر سے کرسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کو کچھ اختیار اور ولایت نکاح اس صورت میں نہیں ہے نکاح مذکور جو بلا رضامندی وبلا اجازت ہندہ اوراس کے والد عبداللہ کے ہوا وہ باطل اور ناجائز ہوا (۴) عبداللہ اس کا نکاح بکر سے کرسکتا ہے۔ فقط

---

(۱) ویثبت للا بعد الخ التزویج بعضل الا قرب ای بامتناعه عن التزویج اجماعا (درمختار. ط.س. ج۳ص ۸۲) ای من کفو بمهر المثل اما لو امتنع عن غیر الکفوء او لکون المهر اقل من مهر المثل فلیس بعاضل واذا امتنع عن تزویجها من ھ الخاطب الکفو لیزوجها من کفوء غیره' استظهر فی البحر انه یکون عاضلا الخ قلت و فیه نظر لانه متی حضر الکفو الخاط لا ینتظر غیره خوفا من فوته الخ نعم لو کان الکفوء الاخر حاضرا ایضاً و امتنع الولی الاقرب من تزویجها من الکفوء الاو لا یکون عاضلا الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ و ج ۲ ص ٤،۳٤. ط.س. ج۳ص ۸۲) ظفیر

(۲) و یثبت للا بعد عن اولیاء النسب وهبایه لکن فی القهستانی عن الغیاثی لو لم یزوج الا قرب زوج القاضی درمختار. ط.س. ج۳ص ۸۲) ذکر فی انفع الوسائل عن المنتقی اذا کان للصغیرة اب امتنع عن تزویجها لا تنقل الولایة ال اخر بل تزوجها القاضی الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۳۳. ط.س. ج۳ص ۸۲) ظفیر

(۳) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۷. ط.س. ج۳ص ۷٦) ظفیر

(٤) الولی فی النکاح لا المال العصبته بنفسه علی ترتیب الارث والحجب الخ فلو زوجها الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۷. ط.س. ج۳ص ۷٦) ظفیر

ورت کا صرف انگوٹھا لگوانے اور بعد میں گواہ بنانے سے نکاح نہیں ہوتا

سوال ۹۱۱) ایک شخص کا بھائی تین بچے اور بیوہ چھوڑ کر مر گیا متوفی کے بھائی نے بچوں کی ہمدردی کے لئے
ہ بھاوج کے ساتھ نکاح کرنا چاہا وہ رضامند نہ ہوئی اس کو مجبور کر کے نشان انگوٹھا نکاح نامہ پر لگایا گیا عورت نے
راہ یہ عمل کیا کوئی گواہ بوقت نکاح موجود نہ تھا بعد ازاں دو گواہوں کی شہادت نکاح نامہ پر ثبت ہوئی دو ڈھائی سال
کے بعد مرد کو اس نکاح کے متعلق تشویش ہوئی اور اس نے جواز نکاح سے انکار کر دیا لیکن عورت اب اس بات پر
بدر ہنا چاہتی ہے یہ امر احکام شریعت کا محتاج ہے اور سابقہ نکاح کے بارے میں جواز یا عدم جواز مطلب ہے؟
لجواب) جب تک دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول نہ ہو نکاح صحیح نہیں ہوتا اور جبراً نشان انگوٹھا لگوالینا
ازت نکاح کی نہیں ہے پس جب کہ عورت اس وقت نکاح پر راضی نہ تھی اور بوقت نکاح کوئی گواہ نہ تھا تو وہ
اح صحیح نہیں ہوا [1] اب جب کہ عورت راضی ہے تو دوبارہ اس سے باقاعدہ دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا
وے [2] اور پہلے جو فعل حرام کا ارتکاب ہوا اس سے توبہ کی جائے اور استغفار کیا جائے۔ فقط

پ کے رہتے ہوئے ماں نے نابالغہ لڑکی کی شادی کی
رباپ نے انکار کر دیا تو نکاح درست نہیں ہوا

سوال ۹۱۲) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی ماں کی اجازت سے ہوا لڑکی کا باپ انکار کرتا رہا حتی کہ مجلس نکاح
ں بھی شریک نہیں ہوا لڑکی اب بالغہ ہوئی اور اس نے کہا کہ میں اب بالغہ ہوئی اور شریعت کے قاعدہ سے میں اس
ص کے نکاح سے باہر ہوئی جس کے ساتھ میری ماں نے نکاح پڑھایا ہے اب میں اپنے باپ کی مرضی سے
ح کروں گی لڑکی کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں اور اس کا باپ اس کا دوسرا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟
لجواب) باپ کی موجودگی میں ماں کو ولایت اور اختیار نکاح کرنے کا نہ تھا اگر ماں نے بلا اجازت باپ کے نابالغہ
کاح کیا تو باپ کی اجازت پر موقوف تھا اگر باپ نے رد کر دیا اور انکار کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا [3] اس صورت میں
سرا نکاح لڑکی کا باپ کر سکتا ہے اور خیار بلوغ کی صورت اس وجہ سے نہیں چل سکتی کہ اس میں قاضی شرعی کی
رورت ہوتی ہے بدون قضاء قاضی نکاح فسخ نہیں ہوتا اور قاضی شرعی اس زمانہ میں نہیں ہے [4] اور اگر حکم کو
ں اختیار فسخ ہونا مان لیا جائے تو حکم بتراضی فریقین ہوتا ہے۔ هكذا في الدر المختار [5] فقط

) و منها الشهادة قال عامة العلماء انها شرط جواز النكاح هكذا في البدائع (عالمگیری كتاب النكاح باب الاول ج ۲
، ۲۵۰ ط.س. ج۳ص ۲۶۷) ظفیر (۲) ولا ينعقد نكاح المسلمين الا بحضور شاهدين حرين عاقلين بالغين الخ (هدايه
اب النكاح ج ۲ ص ۲۸٦ ط.س. ج۳ص ۳۰٦) ظفير
') فلو زوج الا بعد على حال قيام الا قرب توقف على اجازته (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص
۴۳ ط.س. ج۳ص ۸۱) ظفير (٤) لهما اى لصغير و صغيرة و ملحق بهما خيار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم
نكاح بعده الخ بشرط القضاء للفسخ (درمختار ط.س. ج۳ص ٦۹) و حاصله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير
ب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء (ردالمحتار باب الولى ج ۲
، ۴۲۱ ط.س. ج۳ص ۷۰) ظفير (۵) خیار بلوغ کی تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانویؒ ظفیر

بلا اجازت ولی فضولی نے جو نکاح کیا اور ولی نے انکار کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا

(سوال ۹۱۳) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی والدہ کے شوہر ثانی نے ایک لڑکے نابالغ کے ساتھ کر دیا لڑکی نابالغہ کے سوائے دو سوتیلے بھائیوں کے اور کوئی وارث نہیں ہے بوقت نکاح کے سوتیلے بھائیوں سے کسی نے اجازت نہیں لی بلکہ عرصہ کے بعد سوتیلے بھائیوں کو خبر ہوئی تو سوتیلے بھائی ناراض ہوئے کہ ہماری بلا اجازت کیوں نکاح کر دیا اور نکاح سے پہلے والدہ لڑکی نابالغہ کی مر چکی تھی اس صورت میں لڑکی دوسری جگہ بعد بالغہ ہونے کے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) والدہ کا شوہر ثانی اس نابالغہ کا ولی نہیں ہے بلکہ ولی عصبہ ہوتا ہے اور اگر ولی قریب کوئی موجود نہ تھا تو سوتیلے بھائی یعنی علاتی بھائی ولی ہیں بدون اس کی اجازت کے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا پس جب کہ علاتی بھائی نے بعد خبر پانے کے ناخوشی اس نکاح سے ظاہر کی تو وہ نکاح جو موقوف تھا باطل ہو گیا [1] لہذا اب اس لڑکی کو دوسری جگہ نکاح کرنا درست ہے۔ فقط

بیوہ کا جبریہ نکاح درست نہیں ہے

(سوال ۹۱۴) ایک شخص نے اپنی بیوہ بھاوج سے جبراً نکاح کیا جس وقت قاضی نے عورت سے ایجاب و قبول کرایا تو عورت نے قاضی کے ہر سوال پر اس طرح جواب دیا کہ یہ میرا بھائی ہے مگر رفتار زمانہ کے موافق قاضی اور شاہدوں نے اس جواب پر کوئی توجہ نہیں کی کچھ عرصہ بعد وہ عورت اپنے باپ کے گھر چلی آئی اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں ایسی حالت میں شوہر متوفی کے رشتہ کے چچا سے نکاح اس عورت کا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس بیوہ عورت نے نکاح کے بعد بھی اس نکاح سے انکار کیا اور وطی وغیرہ برضاء نہیں پائی گئی تو وہ نکاح باطل ہو گیا [2] اور شوہر کے رشتہ کے چچا سے نکاح اس کا درست ہے بلکہ شوہر کے حقیقی چچا سے بھی نکاح درست ہے لیکن جب تک شوہر اول کے نکاح کا بطلان محقق نہ ہو جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس وقت تک کسی دوسرے سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ فقط

بالغہ کا نکاح درست ہے یا نہیں جب کہ وہ سن کر رونے پیٹنے لگے یا معلوم ہو کہ شوہر کا نسب غلط ہے

(سوال ۹۱۵) زید نے بکر سے کہا کہ تم میری شادی اپنی لڑکی کے ساتھ کر دو بکر نے زید سے کہا کہ تمہارا حسب نسبت کیا ہے زید نے کہا کہ میں خاص قریشی ہوں بکر نے اپنی لڑکی کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا بکر نے گھر

---

(۱) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فان زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ . ط.س. ج۳ص۷۶) ظفیر

(۲) فلا تجبر البالغة علی النکاح لا نقطاع الولایة بالبلوغ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج۲ص ۴۱۰ . ط.س. ج۳ص۵۸) ظفیر

جاکر لڑکی سے کہا کہ میں نے تیرا نکاح زید کے ساتھ کردیا ہے تو وہ لڑکی جو بالغہ تھی رونے پیٹنے لگی جس کو باہر کے لوگوں نے سنا اور بعد تحقیق معلوم ہوا کہ وہ قریشی نہیں ہے بلکہ ترک ہے ایک گاؤں کا رہنے والا ہے اس صورت میں یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نکاح موافق تصریحات فقہا صحیح نہیں ہوا کہ اولاً بالغہ کی بے اجازت اس کا نکاح نہیں ہوتا اور سکوت اور رونے کو اگرچہ فقہاء نے اجازت پر محمول فرمایا ہے مگر یہ رونا پیٹنا جیسا کہ سوال میں درج ہے دلیل اجازت نہیں ہے بلکہ انکار کی دلیل ہے دوسرے شوہر نے اپنا نسب قریشی بتلایا اور اس پر بکر نے اپنی دختر کا نکاح اس سے کیا اور پھر ظاہر ہوا کہ شوہر کا نسب قریشی نہیں ہے تو اس صورت میں نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے قال فی الشامی کیف والبکاء بالصوت والویل قرینة علی الرد و عدم الرضاء الخ ص ۲۹۹ ط.س. ج۳ص ۵۹ وفی الدرالمحتار او تزوجته علی انه حراو سنی الخ فبان بخلافه او علی انه فلان ابن فلان فاذا هو لقیط اوابن زنا کان لها الخیار الخ[1] فقط

بالغہ کا کسی گناہ کی وجہ سے جبراً نکاح کردیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۱۶) محمودہ بیوہ ایک زمیندار عورت ہے اس کا کارندہ ایک کافر ہے اس سے محمودہ کا ناجائز تعلق ہے اسی وجہ سے محمودہ باوجود کوشش کے بھی کسی طرح نکاح ثانی پر تیار نہیں ہوتی ایسی حالت میں محمودہ کی والدہ محمودہ کا نکاح جبراً کر سکتی ہے یا نہیں' یا عدالت سے چارہ جوئی کر کے اس کافر کو محمودہ کے گھر آنے سے روک سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) محمودہ کا نکاح بدون اس کی اجازت و رضاء کے اس کی والدہ جبراً نہیں کر سکتی[2] البتہ اس میں کوشش کرنی چاہئے کہ اس کافر اجنبی سے تعلق ناجائز قطع کرایا جاوے اور پردہ کرایا جاوے اور جس طریق سے بھی موقع تہمت سے اس کو بچایا جاوے اس میں سعی کی جاوے۔ فقط

نابالغہ سمجھ کر باپ نے نکاح کیا مگر لڑکی بالغہ تھی' انکار کردیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۱۷) زید نے اپنی لڑکی کا عقد اس کو نابالغہ سمجھ کر ایسے لڑکے کے ساتھ کردیا کہ وہ لڑکی اپنے شوہر سے کسی طرح راضی نہیں اور شوہر کسی طرح طلاق دینے پر راضی نہیں ایسی حالت میں اگر محلّہ کی پنچوں کو جمع کیا جاوے جس میں ایک عالم بھی ہو اور ان سے تفریق کا حکم کرالیا جاوے یا اکثر جگہوں میں اسلامی قاضی مقرر کئے گئے ہیں وہ اگر تحقیق کر کے تفریق کا حکم دے دیں تو یہ تفریق معتبر ہوگی اور اس کا حکم طلاق کا ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) ان وجوہ سے تفریق نہیں ہو سکتی اور وہ تفریق شرعاً معتبر نہیں ہے اور طلاق نہیں ہے البتہ اگر زید

---

(۱) رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط.س. ج۳ص ۸۵ تحت قوله والکفاءة هی حق الولی لا حقها نیز دیکھئے الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره قبیل باب العدة ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج۳ص ۵۰۱' ظفیر مفتاحی
(۲) ولا تجبر البالغة البکر علی النکاح کا نقطاع الولایة بالبلوغ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج۲ ص ۲۹۰ ط.س. ج۳ص ۵۸) ظفیر

نے اپنی دختر کو نابالغہ سمجھ کر بدون اس سے اجازت لینے اور دریافت کرنے کے اس کا نکاح کر دیا تھا اور در حقیقت وہ بالغہ تھی اور اس نے اطلاع پانے پر فوراً انکار کر دیا تو وہ نکاح اول سے ہی باطل ہوا تفریق کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر اس نے اجازت لینے کے وقت یا اطلاع پانے کے وقت سکوت کیا تو نکاح ہو گیا اور وجوہ مذکورہ کی وجہ سے تفریق نہ ہو سکے گی بلکہ شوہر کی طرف سے طلاق دینے کی ضرورت ہے۔ فقط

نابالغہ لڑکی کے باپ کے ایجاب اور نابالغ کے باپ کے قبول سے نکاح ہو گیا

(سوال ۹۱۸) لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے نابالغ لڑکے سے کر دیا' لڑکے بالغ کے باپ نے ایجاب کیا' پھر لڑکے کا باپ لڑکے کو اجازت دیوے تب لڑکے کا حق ہو تا یا دوسری دفعہ اجازت دینے کی ضرورت نہیں ہوتی؟

(الجواب) دوسری دفعہ ایجاب دینے کی ضرورت نہیں ہے پس جب کہ دختر نابالغہ کے باپ نے ایجاب کے ساتھ تکلم کیا اور شوہر نابالغ کے باپ نے قبول کر لیا تو نکاح صحیح ہو گیا۔

لڑکی کا نکاح ماں نے کیا چچا نے رد کر دیا پھر اجازت دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۹) ایک عورت بیوہ نے اپنی دختر کا نکاح اپنی ولایت سے کر دیا لیکن لڑکی کے چچا زندہ ہیں وہ اس وقت موجود نہ تھے جب چچا کو خبر ہوئی تو انہوں نے شور و شر کے بعد بعوض کسی لالچ کے راضی ہو کر اسٹامپ پر تحریر کر دیا کہ ہم نے برضاء و رغبت خود اسی نکاح کو منظور کیا شرعاً یہ نکاح معتبر ہے یا غیر معتبر؟

(الجواب) اس صورت میں ولی شرعی نابالغہ کے نکاح کا چچا تھا والدہ ولی نہ تھی لیکن اگر چچا اتنا دور تھا کہ اس سے رائے و مشورہ لینا دشوار تھا اور اس کے انتظار میں فوات کفو کا اندیشہ تھا اور عند البعض تین دن کے سفر پر تو والدہ ولی ہو گئی تھی اور اس کا نکاح کیا ہوا صحیح ہو گیا اور بصورت دوری مذکور نہ ہونے کے والدہ کا کیا ہوا نکاح چچا کی اجازت و رضاء پر موقوف تھا[1] جب اول خبر نکاح کی سن کر چچا نے انکار کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا بعد کی رضامندی اور اجازت معتبر نہیں ہے پس وہ نکاح صحیح نہ ہو گا۔[2] فقط

غیر کفو میں چچا نے لڑکی کی جو شادی کی وہ صحیح نہیں ہوئی

(سوال ۹۲۰) میری طفولیت میں میرا باپ انتقال کر گیا چچا موجود ہے اور وہ تخمیناً پندرہ میل کے فاصلے پر ہے میری نابالغی کی حالت میں میری والدہ نے بغیر اطلاع میرے چچا کے ایک شخص غیر کفو کے ساتھ میری

(۱) الولی فی النکاح الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبة فالولایة للام الخ وللولی الابعد التزویج بغیبة الا قرب فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته مسافة القصر واختار الملتقی مالم ینتظر الکفوء الخاطب جوابه الخ (الدرالمختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج۳ص ۷۶-۸۱) ظفیر

(۲) جیسا کہ اس مسئلہ میں ہے ولو استاذنها فی معین فردت ثم زوجها منه فسکتت صح فی الاصح بخلاف مالو بلغها فردت ثم قالت رضیت لم یجز لبطلانه بالرد (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۳ ط.س. ج۳ص ۶۰)

شادی کر دی از روئے شریعت یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہوں یا نہیں ؟

الجواب) درمختار میں ہے وان کان المزوج غیر هما ای غیر الاب و ابیه الخ لا یصح النکاح من غیر کفو الخ [1] اس سے معلوم ہوا کہ غیر کفو میں جو نکاح نابالغہ کا سوائے باپ دادا کے دوسرا ولی کرے وہ صحیح نہیں ہے پس دوسرا نکاح درست ہے۔ فقط

بالغ لڑکا لڑکی نے ایجاب و قبول نہیں کیا بلکہ دونوں کے والدین نے کیا نکاح ہوا یا نہیں

سوال ۹۲۱) ایک لڑکی کا بطور منگنی ایجاب ہوا لڑکی لڑکا ہر دو بالغ تھے مگر بوقت ایجاب حاضر نہ تھے ان سے ایجاب نہیں ہوا بلکہ ہر دو کے والد نے آپس میں کیا علماء بھی موجود تھے عام مجلس تھی اب وہ لڑکی اس لڑکے سے بوجہ ولد الزنا ہونے کے نکاح کرنا نہیں چاہتی اور لڑکی خواندہ قرآن ہے آیا وہ طلاق سے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا کہ بغیر اس کے ہو سکتا ہے عرصہ سے وہ اس تردد میں رہتی ہے ایک عالم جو کہ موجود تھا وہ کہتا ہے کہ دوسری جگہ نہیں ہو سکتا اور دوسرا کہتا ہے کہ نکاح دوسری جگہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں واضح طور پر تحریر کیا جاوے ؟ فقط

الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد اور لازم نہیں ہوا کیوں کہ جب دونوں لڑکے اور لڑکی بالغ تھی اور دونوں یعنی لڑکے اور لڑکی بالغہ کی طرف سے ان کے باپ نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیا تو وہ نکاح اجازت پر لڑکے و لڑکی کے موقوف ہو گیا اور در صورت کفو میں کر دینے ولی کے لڑکی کی جانب سے سکوت اس کا رضاء کے لئے کافی نہیں تاوقتیکہ تصریح رضامندی کی نہ ہو اور جب کہ لڑکی رضامند نہیں ہے اور نکاح سے انکار کرتی ہے تو نکاح صحیح نہیں ہوا جیسا کہ شامی میں ہے واختلف فیما اذا زوجها غیر کفء فبلغها سکتت فقالا لا یکون رضا [2] الخ فقط واللہ تعالی اعلم فقط

لڑکی کا ماموں اس کے باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کر دے تو کیا حکم ہے

سوال ۹۲۲) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے ماموں نے باوجود اس کے والد اور دیگر قریبی رشتہ دار موجود ہونے کے ولی بن کر زید نابالغ سے کر دیا جب ہندہ کو کچھ سمجھ پیدا ہوئی تو اس نے اس نکاح سے انکار کر دیا اب جب وہ بالغہ ہوئی تو زید کو بلا کر کہا کہ میں چوں کہ تم سے راضی نہیں لہذا اپنا عقد توڑ دیا کیا ہندہ کا نکاح فسخ ہو گیا اور وہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو کیا عدت کرنا پڑے گی ؟

الجواب) باپ دادا وغیرہ عصبات کی موجودگی میں ماموں ولی نہیں ہے اگر ماموں کے عقد کو باپ نے جائز رکھا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا بعد بلوغ کے ہندہ کے اس کہہ دینے سے کہ میں نے عقد توڑ دیا نکاح فسخ نہیں ہوا اور دوسری جگہ ہندہ اپنا نکاح نہیں کر سکتی اور اگر ماموں کے عقد کی اجازت باپ وغیرہ اولیاء نے نہیں دی تھی اور

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ . ط.س. ج۳ص۶۷ . ظفیر

(۲) رد المحتار للشامی باب الولی ج ۲ ص . ط.س. ج۳ص۵۹ ' ظفیر

انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوا پس ایسی حالت میں کہ پہلا نکاح صحیح نہیں ہوا ہندہ اپنا نکاح بعد بلوغ کے دوسری جگہ کر سکتی ہے۔[۱] فقط

نہ عدت میں نکاح درست ہے اور نہ بالغہ کی رضامندی کے بغیر

(سوال ۹۲۳) ایک بیوہ بالغہ نے عدت کے اندر بخوشی اپنے دیور سے نکاح کر لیا ابھی عدت ختم نہیں ہوئی تھی کہ لڑکی کا باپ جبراً لڑکی کو لے گیا اور ایک غیر شخص سے جس کی عمر پچاس سال ہے بلا رضامندی اس لڑکی کے نکاح کر دیا اور عورت کے دیور مذکور نے دخل زوجیت کا دعویٰ کر دیا ہے اس وجہ سے عورت کے باپ نے عورت کو اس کے دیور کے یہاں جس سے اول نکاح ہوا تھا بھیج دیا اس صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) عدت میں جو نکاح دیور سے ہوا وہ شرعاً باطل اور لغو ہے اس کا اعتبار نہیں ہے[۲] اور باپ نے جو نکاح لڑکی کا دوسرے شخص پچاس سالہ سے کیا وہ بھی بلا رضامندی و اجازت لڑکی کے صحیح نہیں ہوا[۳] کیوں کہ اس صورت میں لڑکی کی اجازت صراحتہً یا دلالۃً ضروری ہے اور دلالۃً اجازت یہ بھی ہے کہ مہر یا نفقہ کا مطالبہ شوہر سے کرے یا اس کو وطی پر قدرت دے کما فی الدر المختار بل لا بدمن القول کالثیب البالغة الخ او ما هو فی معناه من فعل یدل علی الرضا کطلب مهر ها و نفقتها و تمکینها من الوطی[۴] الخ اور یہ رضا دلالۃً اس وقت معتبر ہو سکتی ہے کہ اس سے پہلے وہ لڑکی اس نکاح سے انکار نہ کر چکی ہو اور اگر انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا[۵] الغرض اگر لڑکی کی رضامندی قولاً یا دلالۃً نہیں پائی گئی تو دوسرا نکاح بھی باطل ہوا اس حالت میں دونوں میں سے کوئی نکاح بھی صحیح نہیں ہے اور کسی کے گھر بھی رخصت کرنا درست نہیں ہے اب جس سے لڑکی رضامند ہو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح ہونا چاہیئے۔

(تنبیہ) (بجواب سوال مکرر) بندہ کی مراد اس سے وہ نکاح ہے جو باپ نے کیا تھا پس اگر پہلے سے لڑکی کو خبر نہ تھی تو بعد نکاح کے جب اس کو خبر ہوئی اگر اس نے انکار کر دیا تو نکاح باطل ہوا۔ اور اگر انکار نہیں کیا اور پھر اس خاوند کے گھر رخصت ہو کر وطی وغیرہ بخوشی واقع ہوئی تو یہ بھی رضامندی سمجھی جاتی ہے لہذا نکاح صحیح ہو گیا اور جس سے عدت میں نکاح ہوا وہ بالکل باطل ہوا عدت میں نکاح صحیح نہیں ہوتا اس میں قرابت داری کا کچھ لحاظ اور خیال نہیں ہے۔[۶] فقط

---

(۱) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (درمختار) والظاهر ان سکوته هنا کذلک فلا یکون سکوته اجازة لنکاح الا بعد (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج۳ ص ۸۱) ظفیر

(۲) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته الخ لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب المحرمات ج ۲ ص ۴۸۲ و باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵؛ ط.س. ج۳ ص ۱۳۲)

(۳) ولا تجبر البالغة علی البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س ج۳ ص ۵۸) ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۳ و ج ۲ ص ۴۱۴ ط.س ج ۳ ص ۶۳) ظفیر

(۵) بخلاف مالو بلغها فردت ثم قالت رضیت لم یجز لبطلانه بالرد (ایضاً ج ۲ ص ۴۱۲ ط.س. ج۳ ص ۶۲) ظفیر

(۶) ولا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیره و کذا المعتدة کذا فی السراج الوهاج (عالمگیری مصری کتاب النکاح القسم السادس ج ۲ ص ۲۶۲ ط.س ج۳ ص ۹۰) ظفیر

دادا کے رہتے ہوئے چچا ولی نہیں ہو سکتا

(سوال ۹۲۴) زید فوت ہوا اس نے زوجہ اور باپ اور چچازاد بھائی اور نابالغ اولاد چھوڑی زید کی نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کے چچا نے کر دیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اور ولی نابالغان کا کون ہے؟

(الجواب) اس صورت میں زید کی اولاد نابالغہ کا ولی زید کا باپ ہے پس اگر وہ لڑکی جس کا نکاح کیا ہے نابالغہ ہے تو اس کے دادا کی اجازت سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے[1] چچا نے اگر دادا کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا۔[2]

باپ کا کیا ہوا نکاح درست ہے بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں

(سوال ۹۲۵) مسماۃ کریمن کا نکاح سات برس کی عمر میں اس کے باپ نے ایک شخص سے کر دیا تھا لیکن بعد دو سال کے اس کی ماں اپنی لڑکی کریمن کو لے کر بھاگ گئی اور بعد دو تین سال کے۔ جب اس کی عمر گیارہ برس کی ہوئی تو اس کی ماں نے اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا باپ مر چکا تھا پھر وہاں سے بھی نکل گئی اب زید اس سے عقد کرنا چاہتا ہے اور ہر دو خاوند میں سے کسی نے طلاق نہیں دی تو زید عقد کر سکتا ہے یا کیا حکم ہے؟

(الجواب) پہلا نکاح جو باپ نے کیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا وہ فسخ نہیں ہوا زید اگر اس عورت سے نکاح کرنا چاہے تو شوہر اول سے طلاق دلوائے اس وقت زید نکاح کر سکتا ہے۔[3] فقط

اجنبی اگر بالغہ لڑکی سے اجازت چاہے تو اس کا خاموش رہنا اجازت کے حکم میں نہیں ہے

(سوال ۹۲۶) ایک نا کتخدا بالغہ لڑکی سے ایک اجنبی شخص نے اجازت نکاح طلب کی وہ اجنبی نہ لڑکی کا محرم ہے اور نہ لڑکی اس کے سامنے آتی ہے اور لڑکی کے ولی یعنی لڑکی کے باپ کے چچازاد بھائی موجود ہیں لیکن ان کو کچھ اطلاع نہیں کی گئی اور یہ محض اس خیال سے کہ اگر ان کو اطلاع ہوئی تو معاملہ درہم برہم ہو جائے گا غرض خفیہ طور پر اس لڑکی سے اجازت نکاح طلب کی لڑکی نے کچھ جواب نہیں دیا بالکل ساکت رہی باہر آکر اس کا نکاح پڑھا دیا اور اس کے سکوت کو اجازت بتایا آیا صورت مذکور میں یہ سکوت اجازت ہو گا یا نہیں اور یہ نکاح جو بلا اجازت و بغیر اطلاع ولی محض اجنبی کے کہنے سے کر دیا گیا منعقد ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اگر نا کتخدا بالغہ سے اجازت لینے والا ولی قریب کے علاوہ کوئی اور اجنبی شخص ہے تو تاوقتیکہ وہ زبانی اجازت نہ دے اور بہ تکلم رضامندی کا اظہار نہ کرے تو از روئے شرع رضامندی نہیں ہو سکتی اجنبی کے دریافت کرنے کی صورت میں سکوت رضامندی کے قائم مقام نہیں ہو سکتا سکوت کا رضامندی پر دلالت کرنا صرف

---

(۱) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونة علی ابیها (درمختار. ط.س. ج۳ص ۷٦) ثم یقدم الاب ثم ابوه ثم الاخ الشقیق الخ(ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۷ ج ۲ ص ٤۲۸ .ط.س. ج۳ص ۷٦)(۲) فلو زوج الابعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۳۲ .ط.س. ج۳ص ۸۱) ظفیر

(۳) ویجوز نکاح الصغیر والصغیرة اذا زوجهما الولی بکرا کانت الصغیرة او ثیبا الخ فان زوجهما الاب والجد الخ فلا خیار لهما بعد البلوغ (هدایه باب فی الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۵ و ج۲ ص ۲۹٦ .ط.س. ج۳ص۳۱٦-۳۱۷) ظفیر

اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب اجازت لینے والا ولی قریب ہو چوں کہ صورت مذکورہ میں بالغہ مذکورہ نے زبانی اجازت نہیں دی اور رضامندی نہیں پائی گئی اور صحت نکاح کے لئے رضامندی اس کی ضروری تھی لہذا یہ نکاح منعقد نہیں ہوا ہدایہ میں ہے وان فعل هذا غير الولي يعني استامر غير الولي او ولي غيره اولى منه لم يكن رضا حتى يتكلم[1] اس صورت میں چوں کہ اجنبی نے نکاح کی اجازت مسماۃ سے طلب کی ہے تو مسماۃ کا زبانی اجازت دینا ضروری ہے خاموش رہنا کافی نہیں جب خاموش رہی نکاح نہیں ہوا فی الدر المختار فان استاذنها غير الا قرب كاجنبي او ولي بعيد فلا عبرة لسكوتها بل لا بدمن القول كالثيب البالغة[2]

الجواب الثانی سکوت بالغہ کا اس صورت میں اجازت اور رضا نہیں ہے اور اس سکوت کا اعتبار نہیں ہے فان استاذنها غير الاب كاجنبي او ولي بعيد فلا عبرة لسكوتها الخ الدر المختار[3] پس وہ نکاح موقوف رہے گا بالغہ کی اجازت پر اگر بعد نکاح اس نے صراحتاً اس نکاح کو جائز رکھا یا کوئی ایسا فعل کیا جو رضا پر دال ہو جیسے تمکین وطی طلب مہر و نفقہ و خلوت برضاء بالغہ تو وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا ورنہ ناجائز اور باطل ہوگا جیسا کہ درمختار میں ہے عبارت مذکورہ کے بعد یہ مذکور ہے بل لا بد من القول الخ او ما هو في معناه من فعل يدل على رضاء كطلب مهر ها و نفقتها او تمكينها من الوطئ و خلوته بها رضا ها[4] الخ وفي الشامي عن الظهيرية ولو خلا بها برضا ها هل يكون اجازة لا روايته لهذه المسئلة و عندى ان هذا اجازة وفي البزازية الظاهر انه اجازة[5] الخ (شامی ص ۴۱۳ ج۲) و في الدر المختار و نكاح عبد وامة بغير اذن السيد موقوف على الاجازة كنكاح الفضولي الخ وفي الشامي ايضاً واما الضحك فذكر في فتح القدير اولاً انه كالسكوت لا يكفي و مسلم ههنا ان يكفي الخ(رد المحتار باب الولي ج ۲) ظفیر

نابالغہ لڑکی کا ولی اس کا باپ ہے نانا اس کا نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۹۲۷) ایک شخص کی لڑکی ابتداء سے اپنے نانا کے زیر پرورش رہتی ہے باپ نے اول سے اس لڑکی سے تعلق قطع کر رکھا ہے کسی قسم کی خبر نہیں لیتا اس حالت میں اس لڑکی کا عقد اس کا نانا کر سکتا ہے یا نہیں اور علامات بلوغ کیا ہیں؟

(الجواب) جب کہ ابھی وہ لڑکی نابالغہ ہے بدون باپ کی رضامندی اور اجازت کے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا کیوں کہ ولی شرعی اس حالت میں باپ ہے[6] البتہ جب وہ لڑکی بالغہ ہو جاوے تو خود اس کی اجازت سے کفو میں اس کا

(۱) هدايه باب في الاولياء ج ۲ ص ۲۹۴ .ط.س. ج۳ص ۳۱۴' ظفیر
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۱۳ .ط.س.ج۳ص ۶۲ 'ظفیر
(۳) ايضاً ط.س.ج۳ص ۶۲.
(۴) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۱۳ .ط.س.ج۳ص ۶۲' ظفیر
(۵) رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۱۳ .ط.س.ج۳ص ۶۳' ظفیر
(۶) الولي في النكاح لا المال العصبة بنفسه الخ على ترتيب الارث والحجب الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۲۷ .ط.س. ج۳ص ۷۶) ظفیر

نکاح صحیح ہو جاوے گا اور بالغہ ہونا لڑکی کا حیض سے معلوم ہوگا اگر حیض نہ آوے تو پندرہ برس کی عمر ہونے پر شرعاً بالغہ ہو جاوے گی یعنی سولہویں برس کے شروع ہونے پر۔ (۱) ھکذا فی کتب الفقہ ' فقط

لا نکاح الا بولی کا مطلب

(سوال ۹۲۸) زینب بالغہ نے بغیر اذن ولی ابعد کے بموجودگی حقیقی دادی و عدم موجودگی ماں کے بحضور شاہدین عمر سے نکاح کر لیا اور ولی ابعد اور ماں اس نکاح سے راضی نہیں اگر یہ نکاح صحیح ہے تو حدیث لا نکاح الا بولی کا کیا مطلب ہے ؟ اور اس کا کیا جواب ہوگا ؟

(الجواب) بالغہ کا نکاح بلا اذن ولی کفو میں صحیح ہے اور غیر کفو میں صحیح نہیں علی المذہب المختار اور یہی محمل ہے حدیث لا نکاح الا بولی کا ان فقہا کے نزدیک جو غیر کفو میں نکاح کو صحیح نہیں کہتے اور جو صحیح موقوف علی اجازۃ الولی کہتے ہیں ان کے نزدیک محمول ہے نفی کمال پر اور مطلب یہ ہے کہ بدون ولی کی اجازت کے جو نکاح ہوگا وہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوے یعنی ولی اگر چاہے اس کو فسخ کر سکتا ہے اور شامی نے یہ بھی جواب دیا ہے کہ حدیث مذکور کے معارض ہے دوسری حدیث الا یم احق بنفسھا من ولیھا رواہ مسلم اور یہ قوی ہے اس حدیث لا نکاح الا بولی سے اس لئے راجح ہے اس پر۔ الحاصل صورت مذکورہ میں اگر نکاح زینب بالغہ نے کفو میں بموجودگی شاہدین کے کیا ہے تو منعقد ہو گیا۔ (۲) فقط

بغیر اجازت ولی نابالغہ کا نکاح درست نہیں

(سوال ۹۲۹) ہندہ کا نکاح بحالت نابالغی زید کے ساتھ ہوا اور کوئی ولی ہندہ کا بوقت نکاح موجود نہیں تھا آیا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نابالغہ کا نکاح بدون اجازت ولی کے نہیں ہوتا کذافی الدر المختار وھو ای الولی شرط صحتہ نکاح صغیر (۳) الخ فقط

صغیر اولاد کے ولی باپ ہیں

(سوال ۹۳۰) ہم اپنی اولاد پر خود قادر ہیں جہاں چاہیں شادی کریں یا شریعت کے محتاج ہیں ؟

(الجواب) اولاد کا اختیار اللہ تعالیٰ نے باپ کو دیا ہے جہاں وہ مصلحت دیکھے نکاح کر دے شرعاً اس کو کچھ روک

---

(۱) وبلوغ الجاریۃ بالحیض والا حتلام والحبل فان لم یوجد ذلک فحتی یتم لھا سبع عشرۃ سنۃ عند ابی حنیفۃ وقالا اذا تم للغلام والجاریۃ خمس عشرۃ سنۃ فقد بلغا وھو روایۃ عن ابی حنیفۃ (ھدایہ کتاب الحجر فصل فی حد البلوغ ج ۳ ص ۳۴۱ . ط.س. ج۳ ص ۳۵۷) ظفیر

(۲) فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ . ط.س. ج۳ ص ۵۵) ظفیر

(۳) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ . ط.س. ج۳ ص ۵۵ . ظفیر

نہیں ہے۔[1] فقط

دادا کا بھائی جو ولی ہے اگر لڑکی کی والدہ کو اختیار دے دے اور پھر خود ہی کر دے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۳۱) ایک لڑکی نابالغہ جس کا کوئی ولی اقرب سوائے برادر جد حقیقی کے اور والدہ کے اور کوئی نہیں ہے اور جد حقیقی کا بھائی اپنی پوتی کا اختیار عقد والدہ نابالغہ کو دیتا ہے اور تحریر بھی کر دیتا ہے کہ بلا رضامندی والدہ نابالغہ کے مجھے نکاح کا کچھ اختیار نہ ہوگا اس کے بعد بلا رضامندی والدہ کے نابالغہ کا نکاح کر دیتا ہے یہ عقد شرعاً جائز ہے یا اب والدہ ولی ہے؟

(الجواب) اس کہہ دینے اور لکھ دینے سے ولایت اور اختیار نکاح نابالغہ کا اخ الجد کے لئے جو ولی اقرب ہے ساقط نہیں ہوا البتہ اگر والدہ بوجہ اختیار دے دینے کے نکاح نابالغہ کا کر دیتی تو وہ بھی صحیح ہو جاتا لیکن اخ الجد کی ولایت اس سے سلب نہیں ہوئی پس جو نکاح اس نے اپنی ولایت سے کیا وہ صحیح ہے در مختار میں ہے والو لایة تنفیذ القول علی الغیر الخ شاء اوابی الخ وهو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون[2] الخ فقط

ولی نکاح چچا ہے ماموں نہیں اور مال کا ولی کوئی نہیں

(سوال ۹۳۲) مسماۃ کنیز و مریم یتیم ہیں اور ا[illegible] کے ورثاء میں ایک چچا علاتی ہے اور ایک ماموں حقیقی ہے ابتدا سے زیر ولایت چچا کے رہیں اس چچا نے جوان کا حصہ پدری ان کی جائیداد میں پہنچتا تھا ایک فرضی بیعنامہ ظاہر کر کے اس تمام جائیداد کو اپنے نام کر کے رقم کثیر میں رہن کر دی اب ماموں چاہتا ہے کہ وہ لڑکیاں چچا کی ولایت سے نکل کر میری ولایت میں آویں تاکہ ان کے حقوق تلف کردہ کو ثابت کرے اور قائم کرے ایسی حالت میں ولایت چچا نقصان پہنچانے والے کی منسوخ ہو کر ماموں کی طرف منتقل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولایت نکاح نابالغہ اس صورت میں چچا کو ہے کیوں کہ وہ عصبہ ہے ماموں کو ولایت نکاح بموجودگی چچا کے نہیں ہے اور نابالغہ کے مال کی ولایت اور اختیار نہ چچا کو ہے نہ ماموں کو پس چچا نے جب کہ نابالغہ کو نقصان پہنچایا تو اس کو نابالغہ کے مال میں تصرف کرنے سے روکنا چاہئے در مختار میں ہے الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ قوله لا المال فان الولی فیه الاب ووصیه والجد ووصیه الخ رد المحتار[3] ج۲ ص ۱۱ وولیه ابوه ثم وصیه الخ دون الام الخ(درمختار) قال الزیلعی واما ما عدا الا صل عن العصبة کالعم والاخ او غیر هم کالام الخ لا یصح اذنهم له لانهم لیس لهم ان یتصرفوا فی ماله الخ شامی[4] ج ۵

---

(۱) نابالغ ہے تو باپ کی صوابدید پر ہے اور بالغ ہے تو اولاد کی اجازت ضروری ہے بالغ اولاد پر شادی میں جبر کا اختیار نہیں ہے الولی شرط صحة نکاح صغیر الخ لا مکلفة فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی الخ ولا تجبر البالغة البکر علی النکاح (ایضاً ص ۴۰۷ ج۲. ط.س. ج۳ص ۵۵) ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷. ط.س. ج۳ص۵۵'
(۳) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷. ط.س. ج۳ص۷۶' ظفیر
(۴) رد المحتار کتاب الماذون مطلب فی تصرف الولی ومن له' الولایة علیه ج ۵ ص ۱۵۱ و ج ۵ ص ۱۵۲ ط.س. ج۶ص۱۷۴

ان عبارات سے واضح ہوا کہ چچا کو بچہ کے مال کی ولایت نہیں ہے البتہ نکاح کی ولایت ہے سو ولایت نکاح ماموں کی طرف بحالت موجودہ منتقل نہ ہوگی۔ فقط

بالغہ نکاح میں خود مختار ہے مگر کفائت کا لحاظ ضروری ہے

(سوال ۹۳۳) زید نے انتقال کیا بھائی ماں باپ بیوہ دختر چھوڑے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ماں باپ نے بھی انتقال کیا لڑکی خوشی ورضامندی اپنی و نیز اپنی ماں کی بکر سے جو اس کی برادری سے ہے عقد کرنا چاہتی ہے چچا حقیقی معترض ہے کہ بکر کفو نہیں ہے اور اپنے بیٹے سے عقد کرنا چاہتا ہے جو لڑکی اور اس کی والدہ کو چند وجوہ سے ناپسند ہے اس صورت میں کیا حکم ہے اور لڑکی کتنی عمر میں بالغہ سمجھی جاتی ہے اور کیا زید کا بھائی حق ولایت رکھتا ہے کفو کا اعتبار کسی وقت ساقط ہو سکتا ہے یا نہیں ہندوستان میں کون کس کا کفو ہو سکتا ہے کفو و غیر کفو کی تعریف کیا ہے؟

(الجواب) شرعاً پندرہ برس کی عمر میں لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے اور اگر اس سے پہلے کوئی علامت بلوغ کی مثل حیض وغیرہ کے پائی جاوے تو پہلے ہی بالغہ ہو جاوے گی اور چچا بیشک اس صورت میں ولی ہے لیکن ولی کو نابالغہ پر تو جبراً اختیار نکاح کا ہے بالغہ پر نہیں ہے[1] بالغہ خود اپنی مرضی سے کفو میں نکاح کر سکتی ہے غیر کفو میں نہیں کر سکتی غیر کفو میں بیشک ولی کو روکنے کا اختیار ہے اور کفو کا اعتبار کسی حال میں ساقط نہیں ہوتا اور کفو ہونا باعتبار نسب اور باعتبار دیانت و پرہیزگاری اور باعتبار تمول و عدم تمول اور باعتبار پیشہ کے معتبر ہے اور تفصیل ان سب امور کی کتب فقہ میں ہے یہاں اس کی تفصیل لکھنا دشوار ہے۔[2] فقط

لڑکی کی اجازت سے اس کا نکاح درست ہے

(سوال ۹۳٤) ملک بنگال میں اکثر یہ دستور ہے کہ ولی لڑکی بالغہ کو قبل عقد نکاح کے مع چند اقارب کے بارات کے ساتھ دولہا کے مکان میں رخصت کر دیتا ہے جب لڑکی دولہا کے گھر پہنچتی ہے تب تین شخص اس کے پاس جاتے ہیں اور ایک ان میں سے لڑکی سے پوچھتا ہے کہ تم بالوساطت میری وکالت کے بعوض مہر کذا و کذا اپنے نفس کو فلاں بن فلاں کی زوجیت میں دینا قبول کرتی ہو لڑکی کہتی ہے قبول تب یہ تینوں شخص مجلس دولہا میں آتے ہیں اور دولہا سے پوچھتے ہیں کہ فلاں بنت فلاں نے بعوض مہر کذا اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیدیا ہے تم نے اس کو قبول کر لیا ہے تب دولہا قبول کہتا ہے اس طرح نکاح درست ہوتا ہے یا نہیں اور نابالغہ کو خیار بلوغ باقی رہتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں بالغہ کا نکاح منعقد ہو جانا تو ظاہر ہے کیونکہ خود بالغہ سے اجازت لی گئی ہے اور در مختار میں ہے فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضی ولی الخ اور یہاں تو ولی کی رضامندی بھی ظاہر ہے اور نابالغہ

---

(۱) و ینعقد نکاح الحرة العاقلة البالغة وان لم یعقد علیها ولی بکرا کانت او ثیبا الخ ولا یجوز للولی اجبار البکر البالغة علی النکاح (هدایة باب فی الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۳ و ج ۲ ص ۲۹٤ ط.س. ج۲ ص۳۱۳) ظفیر

(۲) واذا زوجت المراة نفسها من غیر کفوء فللا ولیاء ان یفرقوا بینهما دفعا لضرر العار عن انفسهم (هدایة فصل فی الکفاءة ج۲ ص ۳۲۰ ط.س. ج۲ ص ۳۲۰)

کے نکاح کے لئے اگر ولی ان لوگوں کو جو نکاح خواں سے نکاح خوانی کو کہتے ہیں وکیل بنادیا جاتا ہے اور نابالغہ کو بعد بلوغ اختیار فسخ کا بشرائط باقی رہتا ہے[1] کما فی الدر المختار وان کان المزوج غیر هما ای غیر الاب و ابیه ولو الام اوالقاضی او وکیل الاب الخ لا یصح النکاح من غیر کفو الخ وان کان من کفو و بمهر المثل صح ولکن لهما ای لصغیر و صغیرة وملحق بهما خیار الفسخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء[2] الخ فقط

چچا کا کیا ہوا نکاح لڑکی بغیر قضائے قاضی فسخ نہیں کر سکتی

(سوال ۹۳۵) ایک شخص نے انتقال کیا لڑکی نابالغہ وزوجہ اور ایک اپنا بھائی چھوڑا متوفی کی زوجہ نے اس کے بھائی یعنی لڑکی نابالغہ کے تایا سے نکاح کر لیا اور لڑکی نابالغہ کے تایا نے لڑکی مذکورہ یعنی اپنی بھتیجی کا نکاح اپنے لڑکے سے کر لیا باہمی جھگڑوں کی وجہ سے لڑکی نے بالغہ ہوتے ہی اپنی والدہ کے ایماسے یا اپنی سمجھ سے نکاح سے انکار کر دیا اور شوہر نے بھی اپنے دوستوں سے یہ کہا کہ میرا کوئی تعلق اس عورت سے نہیں ایسی حالت میں لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس لڑکی کا ولی اس صورت میں اسکا تایا ہے اگر بحالت عدم بلوغ دختر کے اس کا نکاح اپنے لڑکے سے کیا تو وہ نکاح صحیح ہوا اور اس زمانہ میں قضاء شرعی نہ ہونے کی وجہ سے عورت کے انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوا[3] اور یہ کہنا شوہر کا کہ میرا کوئی تعلق اس عورت سے نہیں صریح طلاق نہیں ہوا بلکہ کنایہ ہے[4] اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے اگر وہ کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی تو اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی لہذا بدون طلاق اپنے شوہر کے اس عورت کا دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

مسلمان کسی غیر مسلم نابالغہ کا نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۹۳۶) ایک لڑکی برس ڈیڑھ برس کی تھی اس کے والدین مشرک تھے وہ مر گئے حاکم نے ایک مسلمان کے سپرد کر دیا اب وہ مسلمان اس کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار ولا ینفذ للملتقط علیه نکاح وبیع الخ و فی الشامی لا نه یعتمد الولایة من القرابة والملك والسلطنة ولا وجود لواحد منها نهر الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ مسلم اس لڑکی نابالغہ کا نکاح نہیں کر سکتی البتہ بعد بلوغ اس کی اجازت سے نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷. ط.س. ج۳ص۵۵' ظفیر
(۲) ایضاً ج ۲ ص ۴۱۹. ط.س. ج۳ص۶۷' ظفیر
(۳) ولهما الخ خیار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ اوا لعلم بالنکاح بعده الخ بشرط القضاء للفسخ (درمختار. ط.س. ج۳ص۶۹) حاصله انه اذا کان المزوج للصغیر والصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ اوالعلم به فان اختیار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹. ط.س. ج۳ص۷۰) ظفیر
(۴) کنایة مالم یوضع له' الخ فالکنایات تطلق بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال (درمختار) قوله قضاء قید به لا نه لا یقع دیانة بدون النیة (رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۶. ط.س. ج۳ص۲۹۶) ظفیر

بالغ کا ولی نے نکاح کردیا بالغ خاموش رہا پھر انکار کردیا

(سوال ۹۳۷) زید در مرض الموت خود عمرو پسر بالغ راہمراہ زینب نکاح ساخت۔ آنوقت عمر در مجلس نکاح حاضر نہ بود است اکنوں عمرو نکاح خود ہمراہ زینب منظور نمی دارد۔ آیا نکاح زینب باعمرو درست است یانہ ؟

(الجواب) اگر عمرو بعد اطلاع آں نکاح پدر رارد نہ کرد و صراحۃً ودلالۃً آں نکاح را جائز داشت نکاح منعقد شد وبعد ازاں انکار عمرو وبطلان نکاح صحیح نخواہد شد واگر عمرو بعد اطلاع نکاح مذکور رارد کرد نکاح مذکور باطل شد ؟

غیر کفو میں ماں کا کیا ہوا نکاح صحیح نہیں ہے

(سوال ۹۳۸) زید سفر میں ہے زید کی عورت مسماۃ ہندہ نے اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے نابالغ سے جو غیر کفو ہے کیوں کہ لڑکے کا باپ بھٹیارہ ہے بغیر رضامندی اپنے شوہر یعنی لڑکی کے والد کے کردیا ماں کی اجازت سے جو نکاح لڑکی نابالغہ کا غیر کفو میں ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں ماں کی اجازت سے جو نکاح نابالغہ کا غیر کفو میں ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔ هكذا في الدر المختار[1] فقط

باپ کے رہتے ہوئے دوسرا ولی نہیں ہوسکتا

(سوال ۹۳۹) زید کی دختر صالحہ کو جب کہ صالحہ کی ماں فوت ہوگئی تھی عمر نے پرورش کیا زید نے عمر کے حوالہ کردی تھی صالحہ کو عمر نے حالت نابالغی میں بکر کے ساتھ واسطے مناکحت منسوب کیا زید زندہ ہے کسی وجہ سے صالحہ کو بکر کے ساتھ منسوب کرنے میں رضامند نہیں اب عقد صالحہ نابالغہ کا باجازت عمر بکر کے ساتھ ہوسکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) صالحہ نابالغہ دختر زید کا ولی زید ہے عمر کی اجازت سے بلا اجازت زید کے صالحہ کا نکاح درست نہیں ہے۔ هكذا في عامة كتب الفقه[2] فقط

بھائی کے رہتے ہوئے سوتیلا باپ ولی نہیں ہے

(سوال ۹٤۰) ایک لڑکی نابالغہ کا سوتیلا باپ اور حقیقی ماں موجود ہے اور لڑکی کا حقیقی بڑا بھائی بالغ ایک روز کی مسافت پر ہے اگر سوتیلا باپ اور حقیقی ماں کسی شخص سے نابالغہ کا نکاح کردیں اور حقیقی بھائی کو عقد کے بعد خبر ہو اور وہ اجازت نہ دے اور راضی نہ ہو تو ایسی حالت میں نکاح درست ہوسکتا ہے یا نہیں ؟

---

(۱) ويفتى في غير الكفؤ بعدم جوازه اصلا وهو المختار للفتوى (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج۲ ص ٤۰۹. ط.س. ج۳ ص ٥٦ ظفير

(۲) الولى في النكاح لا المال العصبة بنفسه الخ على ترتيب الارث والحجب الخ فلو زوج الا بعد حال قيام الا قرب توقف على اجازته (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ٤۲۷ .ط.س. ج۳ ص ۷٦) ظفير

(الجواب) ایسی حالت میں ولی شرعی اس نابالغہ کا اس کا حقیقی بھائی ہے اگر اس نے اجازت نہ دی تو نکاح نہیں ہوا۔
کذافی الدرالمختار وغیرہ[1] فقط

غیر ولی کا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہے

(سوال ۹۴۱) ایک لڑکی نابالغہ یتیمہ جس کی ماں نے نکاح ثانی کرلیا ہے رشتہ کی نانی کی زیر پرورش رہی اس کا نکاح اس رشتہ کی نانی کی ولایت سے جب کہ وہ نابالغہ تھی کردیا گیا اب لڑکی جوان ہے اور اپنے شوہر سے بوجہ اس کی کم عمر ہونے کے متنفر ہے آیا وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں اور پہلا نکاح صحیح ہے یا کیا؟

(الجواب) وہ رشتہ کی نانی بموجودگی والدہ کے اس نابالغہ لڑکی کی ولی نہ تھی اس نے جو نکاح بحالت عدم بلوغ دختر کے کیا وہ ولی شرعی کی اجازت پر موقوف تھا اور ولی نکاح میں عصبات ہوتے ہیں علی ترتیب الارث والحجب، پھر اگر کوئی عصبہ نہ ہو والدہ ولی ہے نانی سے والدہ کا درجہ مقدم ہے اگر چہ والدہ نے دوسرا نکاح کرلیا ہو پس اگر اس نکاح کی اجازت ولی نے دے دی تھی تو وہ نکاح صحیح ہوگیا اور اب بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت اس کے نکاح سے علیحدگی کی نہیں ہے اور اگر ولی جائز نے اس نکاح کو پسند نہ کیا تھا اور انکار کردیا تھا تو وہ نکاح باطل ہوگیا اس صورت میں لڑکی دوسرا نکاح اپنے کفو میں کرسکتی ہے۔[2] فقط

بالغہ کا نکاح اس کے علم کے بغیر کردیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۴۲) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ بالغہ کا نکاح بکر سے کردیا مگر بوقت نکاح اس سے اجازت نہیں لی اور نہ اس کو اطلاع کی تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح موقوف رہا جس وقت لڑکی کو خبر نکاح کی پہنچی اگر وہ خاموش رہی اور انکار نہ کیا تو نکاح منعقد ہوگیا فی الدرالمختار فان استاذنها هو ای الولی وهو السنة اووکیله اورسوله اوزوجها ولیها واخبرها رسوله او فضولی عدل فسكتت عن رده مختارة الخ فهواذن الخ[3] فقط

صرف نابالغ کے ایجاب و قبول سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۹۴۳) (۱) نابالغ لڑکے اور لڑکی سے ایجاب و قبول کرانے سے نکاح صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

---

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷). ط.س. ج۳ص ۸۱. ظفیر۔

(۲) فلوزوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (درمختار. ط.س. ج۳ص ۸۱) فلا یکون لسکوته اجازة لنکاح الا بعد وان کان حاضرا فی المجلس العقد مالم یرض صریحا او دلالة (رد المحتار باب الولی ج ۲ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳). ط.س. ج۳ص ۸۱. ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ و ج ۲ ص ۴۱۱. ط.س. ج۳ص۵۸. ظفیر

اس صورت میں کیا حکم ہے

(۲) یہاں دستور ہے کہ نکاح خواں نابالغ کے باپ یا اور کسی ولی سے اجازت لیکر دو گواہوں کے ساتھ نابالغہ دولہن کے پاس آتے ہیں اور اس کلمہ کو پڑھا کر کہتے ہیں کہ تمہارا نکاح بعوض عـــہ۸ مہر کے فلاں کے لڑکے مسمی فلاں سے ہوتا ہے تم نے قبول کیا کہو ہاں قبول یا اسی طرح لڑکے سے کہلاتے ہیں غرض دونوں جانب قبولیت ہوتی ہے ایجاب کا پتہ نہیں کیا شرعاً یہ نکاح صحیح ہوجاتا ہے شرعاً جو طریقہ نکاح مسنون کا ہو تحریر فرمائیں؟

نابالغ کا ولی غیر سے ایجاب وقبول کرادے تو کیا حکم ہے؟

(۳) اگر ولی خطبہ پڑھنے یا صرف ایجاب وقبول کرنے پر قادر نہ ہو بوجہ شرم کے تو ایک غیر سے ایجاب وقبول کرانا کیسا ہے؟

(الجواب) (۱) نابالغوں کا ایجاب وقبول کو اگر ولی نے جائز رکھا تو نکاح صحیح ہو گیا۔

(۲) جب کہ نکاح خواں نے ولی کی اجازت سے ایسا کیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا اور ان دونوں طرف کے کلام میں سے پہلا ایجاب اور دوسرا قبول سمجھا جاوے گا اور اصل تو یہ ہے کہ نابالغ سے ایجاب وقبول کرانے کی ضرورت ہی نہیں ہے ان کا ولی یا جس کو ولی اجازت دے ایجاب وقبول کر لیوے۔

(۳) اس میں کچھ حرج نہیں۔

مجنونہ کا نکاح بغیر ولی درست نہیں ہے

(سوال ۹٤٤) ایک شخص نے ایک عورت مہری مدہوش سے نکاح کر لیا اس کی ذات کی خبر نہیں ہے مولوی صاحب نے بغیر تحقیق اس کی ذات وغیرہ کے اس کا نکاح پڑھا دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے وھو ای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر و مجنون[۱] الخ پس اگر وہ عورت مجنونہ ہے اس کو کسی وقت ہوش نہیں آتا تو نکاح اس کا بدون ولی کے یا حاکم مسلمان کے نہیں ہو سکتا اور اگر مجنونہ نہیں ہے تو خود اس کی اجازت ورضا سے نکاح ہو سکتا ہے۔[۲] فقط

نابالغ کا ایجاب وقبول باپ کی موجودگی میں اس کی رضاء سے ہوا تو نکاح صحیح ہے

(سوال ۹٤٥) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ جب کہ زید کی عمر پندرہ سال سے کسی قدر کم تھی ہوا، مجلس نکاح میں زید کا باپ موجود تھا مگر زید کے باپ کی ولایت سے نکاح نہیں ہوا زید نے خود ایجاب وقبول کیا کابین نامہ پر صرف زید کے باپ کے دستخط بطور گواہ کے ثبت ہیں یہ نکاح صحیح ہوا یا دوبارہ نکاح ہونا چاہئے؟

---

(۱) الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٠٧ . ط.س. ج۳ ص ٥٥ . ظفیر

(۲) فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی والا صل ان من تصرف فی ماله تصرف فی نفسه وما لا فلا" (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٠٧ و ج ۲ ص ٤٠٨ . ط.س. ج۳ ص ٥٥) ظفیر

(الجواب) جب کہ زید کا باپ اس مجلس میں موجود تھا اور اس کی رضاء واجازت سے زید نے قبول کیا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور مہر بھی جو کچھ لکھا گیا اور باپ نے اس پر دستخط کر دیئے صحیح ہوا دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

نابالغ کا نکاح والد کی موجودگی میں دوسرا شخص کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۹۴۶) نابالغ بچوں کا نکاح والدین کی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نابالغ بچہ کے نکاح کا ولی اول باپ ہے پھر دادا پھر بھائی وغیرہ' پس باپ کی موجودگی میں اگر کوئی دوسرا شخص نابالغ کا نکاح کرے تو وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف ہے اگر باپ اجازت دے گا تو نکاح ہو گا ورنہ نہیں۔[1] فقط

باپ کی اجازت سے نابالغ کا نکاح ہوا اور نابالغ نے قبول کیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۴۷) زید نے اپنی لڑکی نابالغہ کے نکاح پر اور عمرو نے اپنے لڑکے نابالغ کے نکاح پر راضی ہو کر نکاح خواں کو کہا کہ نکاح پڑھو نکاح خواں نے زید و عمرو کی موجودگی میں روبرو شاہدین نکاح کر دیا عمرو نے قبول نہیں کیا بلکہ لڑکے نے قبول کیا لہذا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ باپ اس نابالغ کا اس مجلس میں موجود تھا اور اس نے نابالغ کے قبول کو تسلیم رکھا تو وہ قبول باپ کی طرف سے منسوب ہو کر نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ صبی نابالغ ممیز کے اس قسم کے تصرفات جو متردد ہیں بین النفع والضرر ولی کے قبول پر موقوف رہتے ہیں اگر ولی جائز رکھے جائز ہوتے ہیں **وما تردد من العقود بين نفع و ضرر كالبيع والشراء توقف على الاذن الخ كتاب الماذون درمختار الخ**[2] اور نکاح بھی مثل بیع وشراء کے ہے۔ فقط

نابالغ کا ولی ایجاب وقبول کے بعد مر جائے تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۹۴۸) زید نے اپنے پسر نابالغ کے لئے ایک دختر نابالغہ عقد نکاح میں قبول کی زید کا پسر نابالغ ہی تھا کہ زید مر گیا اور ولایت وقبولیت نکاح کسی ولی دیگر کو نہیں دے گیا تو شرعاً کیا حکم ہے ؟

(الجواب) اگر زید نے اپنی حیات میں اپنے نابالغ پسر کا نکاح جو کہ نابالغہ لڑکی کے ولی کی ولایت سے ہوا تھا قبول کر لیا تھا اور ایجاب وقبول نکاح کا باقاعدہ شاہدین کے روبرو ہو گیا تھا تو وہ نکاح منعقد ہو گیا کیوں کہ نابالغوں کی طرف سے ان کا ولی ہی ایجاب وقبول کرتا ہے یعنی مر جانے کے بعد نکاح میں خلل نہیں ہوا' نکاح ہو چکا تھا۔

---

(۱) فلو زوج الا بعد حال قيام الا قرب توقف على اجازته (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ . ط.س. ج۳ص ۸۱) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الماذون ج ۵ ص ۱۵۰ . ط.س. ج۳ص ۱۷۳ . ظفیر

نابالغہ کے لئے باپ کی اجازت کافی ہے مجلس میں اس کی موجودگی ضروری نہیں

(سوال ۹۴۹) ایک نکاح میں یہ صورت تھی کہ لڑکی کا باپ بارات میں نہیں آیا اور نکاح لڑکے کے مکان پر ہوا قاضی لڑکی کے باپ سے اجازت لیکر آیا تب نکاح پڑھایا گیا تو یہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اگر دختر کا باپ اس نکاح ہونے کے بعد اس نکاح سے راضی رہا اور اجازت دے دی تو نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط

بالغہ کا نکاح باپ نے کر دیا مگر رخصتی کے وقت اس نے انکار کر دیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۵۰) زید کے پیر نے زید کو اس بات پر مجبور کیا کہ تم اپنی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے کر دو اولاً زید انکار کرتا رہا مگر پیر صاحب کے زیادہ دباؤ دینے پر ناچار و مجبور ہو کر راضی ہو گیا اور اپنی لڑکی بالغہ کا نکاح بکر کے بیٹے سے پڑھادیا لیکن اس کے بعد جب وہ لوگ رخصتی کرانے آئے تو زید نے رخصت نہیں کیا بلکہ دختر مذکور کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور نکاح اول کے وقت بھی نہ زید نے اپنی لڑکی سے نکاح کی اجازت لی نہ بعد میں اس کو طلاع دی اس صورت میں کون سا نکاح جائز ہے؟

(الجواب) اس صورت میں پہلا نکاح صحیح ہو گیا لقوله عليه الصلوة والسلام ثلث جد هن جدو هز لهن جد الحديث در مختار میں ہے کہ سکوت عاقلہ بالغہ کا بوقت استیذان ولی اجازت ہے اور اس طرح عاقلہ بالغہ کو جس قت اطلاع نکاح کرنے کی ہو اور وہ سکوت[1] کرے تو یہ بھی اجازت ہے پس دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا لان كاح منكوحة الغير باطل كذافى الدرالمختار والشامى قال الله تعالىٰ والمحصنات من النسآء[2] الاية (لیکن اگر بالغہ نے نکاح کی خبر سنتے ہی انکار کر دیا تو نکاح منعقد نہیں ہوا ظفیر)

جازت کے بعد بالغہ کا نکاح درست ہے

سوال ۹۵۱) زید نے اپنی لڑکی کے نکاح کی تاریخ مقرر کر دی اور لڑکی کو تنہائی میں بٹھادیا غرض لڑکی کو ہر لرح سے یہ علم ہو گیا کہ میرا نکاح فلاں شخص سے ہو گا نکاح کے وقت زید نے قاضی سے کہا کہ لڑکی کا نکاح پڑھادو لڑکی کو نکاح کا علم ہو گیا ہے اس صورت میں نکاح ہو گیا ہے یا نہیں؟

الجواب) باپ کے نکاح کرنے کی صورت میں لڑکی بالغہ کو نکاح کی اطلاع پر سکوت کرنا کافی ہے نکاح ہو جاتا ہے لیکن سنت یہ ہے کہ باپ اپنی دختر سے اجازت نکاح کی لے اور کہے کہ میں تیرا نکاح فلاں شخص سے کرتا ہوں ں پر سکوت کرنا اس کی رضاء و اجازت ہے نکاح ہو جاوے گا۔[3] فقط

---

۱) دیکھئے ردالمحتار ج ۲ ص ٤٨٤ ط.س. ج۳ص۵۹. ظفیر
۲) سورة النساء: ۲ ظفير
۳) ولا تجبر البالغة البكر على النكاح الخ فان استاذنها هو اى الولى وهو السنة الخ فسكتت عن رده مختارة او ضحكت ير مستهزئة الخ فهو اذن (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ص ٤٤١٠ و ج ۲ ص ٤١ ط.س. ج۳ص۵۸)

بالغہ کی اجازت سے ماموں نے اس کا نکاح کردیا تو وہ صحیح ہے

(سوال ۹۵۲) ایک لڑکی نے اپنے ماموں کے پاس پرورش پائی کیوں کہ اس کا باپ دس سال سے مفقود الخبر ہے اور ماموں نے لڑکی کے تائے کی موجودگی میں بعد بالغہ ہونے کے نکاح کردیا اور لڑکی نے بوقت اجازت لینے کے سکوت کیا تائے نے کسی وجہ سے اجازت نہ دی تو نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) وہ نکاح اگر لڑکی بالغہ ہونے پر لڑکی کی اجازت سے کیا گیا ہے تو صحیح ہوا لیکن سکوت لڑکی کا بمقابلہ غیر ولی کے اجازت نہیں ہے اگر اس کے بعد دلالت رضا مثل وطی وغیرہ نہیں پائی گئی تو نکاح نہیں ہوا۔(۱) فقط

چچانے بھتیجی کا نکاح کیا مگر بائیس سال کی عمر میں لڑکی نے دوسری شادی کرلی کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۵۳) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے چچا اور ماموں اور والدہ نے پڑھادیا ان کے سواء اور کوئی ولی نہ تھا بائیس سال کی عمر کے بعد لڑکی نے نکاح سے انکار کیا کہ میرا نکاح نہیں ہوا اور سرکار میں دعویٰ کرکے دوسرا نکاح پڑھالیا اور خاوند کے گھر چلی گئی بعد اتنی مدت کے دعویٰ لڑکی کا صحیح رہا یا نہیں اور دوسرے نکاح میں جو لوگ باوجود علم کے شامل تھے ان کے نکاح باقی رہے یا ٹوٹ گئے؟

(الجواب) جب کہ اور کوئی ولی اقرب نابالغہ کا مثل باپ دادا اور بھائی کے موجود نہ تھا تو چچا ولی تھا جو نکاح اس نے کیا وہ صحیح ہوگیا(۲) بائیس سال کی عمر میں لڑکی کا انکار اس نکاح سے معتبر نہیں ہے اور دوسرا نکاح صحیح نہیں ہے جو لوگ باوجود نکاح اول کے علم کے دوسرے نکاح میں شامل وشریک وساعی ہوئے وہ گناہ گار ہوئے توبہ کریں مگر ان کے نکاح نہیں ٹوٹے کیوں کہ نکاح مرتد و کافر ہونے سے ٹوٹتا ہے اور وہ کافر و مرتد نہیں ہوئے۔ فقط

نابالغی میں باپ نے جو نکاح لڑکی کا کیا وہ درست ہے دوسرا نکاح بعد بلوغ نہیں کرسکتی

(سوال ۹۵۴) ایک شخص نے اپنی لڑکی نابالغہ کا ایجاب و قبول اپنے بھتیجے کے لئے روبرو گواہان کے مجلس عام میں کیا یعنی شخص مذکور کے حقیقی بھائی نے قبول کیا اب جب کہ لڑکی بالغہ ہوئی تو اسکے باپ نے اس کا نکاح دوسری جگہ کردیا آیا نکاح اول بحال رہا یا فاسد ہوگیا اور نکاح ثانی کے لئے اور اس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر ایجاب و قبول اول بطریق نکاح و مجلس نکاح میں کیا گیا روبرو گواہوں کے تو وہ پہلا نکاح ہوگیا دوسرا نکاح اس کا باطل اور ناجائز ہوا اور وہ لڑکی پہلے شوہر کو ملنی چاہئے اور دوسرے شوہر سے علیحدہ رکھی جاوے اور شخص مذکور جس نے ایسا کیا اس فعل سے توبہ کرے یہی کفارہ اس گناہ کا ہے۔ فقط

---

(۱) فان استاذنها غير الا قرب كا جنبي اوولي بعيد فلا عبرة لسكوتها بل لا بدمن القول كالثيب البالغة الخ اوما هو معناه من فعل يدل على الرضاء كطلب مهرها و نفقتها و تمكينها من الوطي و دخوله بها برضا ها الخ (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۱۳ و ج ۲ ص ۴۱۴ ط.س. ج۳ص۶۲) ظفير

(۲) اقرب الاولياء الا بن ثم ابن الا بن وان سفل ثم الاب ثم الجد ابو الاب وان علا الخ ثم الاخ الخ ثم العم لاب وام (عالمگیری مصری الباب الرابع في الاولياء ج ۱ ص ۲۶۵ ط.س. ج۳ص۲۸۳) ظفير

ایک عورت نے کہا کہ میرا نکاح فلاں سے کردو قاضی نے کردیا کیا حکم ہے

(سوال ۹۵۵) مسماۃ سندر طوائف نے تین گواہوں کے روبرو اپنے نکاح کی اجازت دی کہ میرا نکاح رمضانی سے پڑھ دو تب قاضی نے نکاح پڑھا لیکن قاضی نے اپنے کان سے اجازت نہیں سنی تو یہ نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا۔[1] فقط

نابالغہ کی شادی اس کی مرضی کے بغیر ولی نے کردی تو وہ جائز ہے

(سوال ۹۵۶) ایک لڑکی عمر دس سالہ کا نکاح اس کے بھائی نے بلا رضامندی نابالغہ لڑکے چھ سالہ کے ساتھ کردیا اس وقت سے اب تک وہ لڑکی ناراض ہے اور وہ اپنے شوہر کے گھر نہیں جاتی اب اس لڑکی کی عمر پندرہ سال کی ہے اور لڑکے کی عمر دس سال کی ہے آیا اس لڑکی کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ پڑھا سکتے ہیں یا نہیں ؟ لڑکی مذکورہ کے تین بھائی ہیں ان میں سے دو بھائی پہلے بھی ناراض تھے اور اب بھی وہ ناراض ہیں ؟

(الجواب) اگر بھائیوں کے سوا اور کوئی ولی اقرب اس لڑکی نابالغہ کا نہ تھا تو جس بھائی نے نکاح اس کا اپنی ولایت سے کفو میں کردیا وہ صحیح ہو گیا[2] نابالغہ کی ناراضی شرع میں معتبر نہیں ہے[3] اور جب تک شوہر بالغ نہ ہو اس کی طلاق بھی واقع نہ ہوگی[4] اور بدون طلاق کے دوسرا نکاح اس لڑکی کا صحیح نہ ہوگا۔[5] فقط

صرف بالغہ کی اجازت سے نکاح درست ہے

(سوال ۹۵۷) زید نے اپنے بیٹے بکر و عمر کے مکان پر تین آدمی ہمراہ کر کے روانہ کیا انہوں نے عمر کے مکان پر پہنچ کر عمر کی عدم موجودگی میں اور بلا اجازت صریحی یا ضمنی عمر کے ' اس کے بیٹے شبیر حسن نابالغ اور اس کی زوجہ کو شامل کر کے عمر کی نابالغ لڑکی سے جس کی عمر پندرہ برس دو ماہ بارہ دن ہے نکاح کرلیا صحیح ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) پندرہ برس کی عمر میں لڑکی شرعاً بالغہ شمار ہوتی ہے[6] اور بالغہ کا نکاح خود اس بالغہ کی اجازت سے صحیح ہے اگر کفو میں نکاح ہو پس اگر لڑکی سے اس کی والدہ وغیرہ نے اجازت لیکر اس کا نکاح کیا روبرو شاہدین کے

---

(۱) قاضی کا سننا ضروری نہیں ہے لڑکی کی طرف سے کافی ہے۔ ظفیر

(۲) ولوزوجها الا قرب حيث هو جاز النكاح (و فيه قبله) ولو زوجها وليان مستويان قدم السابق (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج۳ص ۸۱)

(۳) وهي نوعان ولاية ندب على المكلفة وولاية اجبار على الصغيرة الخ وهو اى الولى شرط صحة نكاح صغير و مجنون الخ ايضاً ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س. ج۳ص ۵۵ ظفير

(۴) ولا يقع طلاق الصبى والمجنون والنائم لقوله عليه السلام كل طلاق جائز الا طلاق الصبى والمجنون ولان الاهلية بالعقل المميز وهما عديم العقل هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۵ ط.س. ج۳ص ۳۵۸ ظفير

(۵) واما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلاً (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ ط.س. ج۳ص ۱۳۲) ظفير

(۶) بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الخ والجارية بالاحتلام والحيض والحبل فان لم يوجد فيهما شئ حتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى لقصر اعمار اهل زماننا (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ط.س. ج۳ص ۱۵۳) ظفير

تو نکاح مذکور صحیح ہو گیا۔ [1] فقط

جذام والے خاندان کے لڑکے سے شادی درست ہے

(سوال ۹۵۸) ایک بالغہ لڑکی زید سے نکاح کرنے پر راضی ہے مگر زید کے خاندان میں جذام ہے تو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح کرنا درست ہے فی الحال کی حالت کا اعتبار ہے آئندہ کی خبر کس کو ہے ایسا وہم نہ کیا جاوے۔ فقط

لڑکی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۹) (۱) اگر لڑکی نے اجازت نکاح لفظوں میں نہ دی ہو اور صرف سکوت کیا تو یہ اجازت شمار ہو گی یا نہیں؟

دوسرا نکاح صحیح نہیں

(سوال ۹۶۰) (۲) اب لڑکی اپنی ماں یا کسی اور رشتہ دار کے کہنے سننے سے اگر دوسری جگہ نکاح کرلے تو یہ دوسرا نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟

باپ کے نکاح کر دینے پر لڑکی اپنی رضامندی ظاہر کردے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۶۱) (۳) لڑکی کے باپ کو عمر کے لڑکے سے نکاح کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہنا اور بعد میں لڑکی کا یہ کہنا کہ جو ہونا تھا سو ہو گیا موجب نکاح ہے یا نہیں؟

لڑکی غائب رہی تو کوئی حرج نہیں

(سوال ۹۶۲) (۴) دو دن لڑکی کے غائب رہنے اور اپنی ماں کے ساتھ کسی رشتہ دار کے یہاں رہنے سے نکاح میں کچھ خلل ہے یا نہیں؟

نکاح ہونے کے بعد فسخ نہیں کیا جا سکتا

(سوال ۹۶۳) (۵) باوجود صحت نکاح زید اپنی بیوی کے کہنے سننے یا لڑکی اپنی ماں کے کہنے سننے سے نکاح کو فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

---

(۱) فنفذ نکاح حرة مکلفة بلارضا ء ولی الخ(الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ .ط.س. ج۳ص ۵۵) ظفیر

رخصتی کا شوہر کو حق ہے

(سوال ۹۶۴) (۲) زید نے اپنی بیوی یا کسی اور کے کہنے سننے سے نکاح سے ناراضامند ہونے سے اور لڑکی کے زوج کے ساتھ نہ رخصت کرنے پر شرعی مطالبہ شوہر کو ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) سکوت لڑکی کا اس موقع پر کافی ہے اور اجازت سمجھی جاتی ہے کذافی الدرالمختار [1] (۲) دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ [2]

(۳) لڑکی کا یہ کہنا بھی اجازت نکاح ہے اور زید نے تو خود ناکح کو امر نکاح خوانی کا کیا ہے اس کی اجازت ظاہر ہے (۴) کچھ خلل نہیں آتا (۵) فسخ نہیں کر سکتے (۶) جب کہ معلوم ہوا کہ نکاح صحیح ہو گیا تو شوہر کو رخصت کرانے کا شرعاً حق ہے۔ فقط

نابالغ کا نکاح باپ کی اجازت سے ہوا مگر قبول صرف نابالغ نے کیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۶۵) زید اپنے بیٹے عمر کی بارات کی تیاری کر کے مع عمر خالد کے مکان پر گیا تمام لوگوں کو مجلس نکاح میں جمع کیا اور ملا کو یہ کہا کہ میرے بیٹے عمر کا نکاح خالد کی لڑکی سے کر دو ملا نے باجازت زید نکاح عمر کا کر دیا اور زید وقت ایجاب و قبول کے موجود تھا مگر قبول عمر نابالغ غیر عاقل نے کیا موجودگی اپنے باپ زید کے۔ کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح شرعاً صحیح ہے کیوں کہ باپ کی رضا واجازت دلالۃ معلوم ہے فی الدرالمختار و یثبت الاذن دلالة [3] و فیه ایضاً وما تردد من العقود بین نفع و ضرر کالبیع والشراء توقف علی الاذن الخ فان اذن لهما الولی فهما فی شراء و بیع کعبد ماذون فی کل احکامه [4] و فیه ولا یتزوج الا باذن الخ من کتاب الماذون [5] فقط

پوتی کا دادا نے نکاح کر دیا باپ نے خاموشی اختیار کی اور راضی رہا تو نکاح ہو گیا

(سوال ۹۶۶) زید کی لڑکی بوقت نکاح ۱۱ سالہ تھی زید کی عدم موجودگی میں زید کے باپ نے نکاح کر دیا تھا اور زید کو اطلاع دی کہ فلاں تاریخ نکاح ہے تم آکر شریک ہو زید نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس سفر خرچ نہیں ہے اور وہ شریک نہ ہو سکا بعد چند روز کے زید آیا مگر اس نے کوئی اعتراض نہ کیا کہ میری عدم موجودگی میں کیوں نکاح کر دیا پھر پردیس چلا گیا اس کے بعد پانچ چھ مرتبہ آیا مگر کسی سے اشارۃً یا کنایۃً نہیں کہا کہ میری مرضی سے نکاح نہیں

---

(۱) فان استاذنها هو ای الولی الخ فسکتت الخ فهو اذن (ایضاً ج ۲ ص ۴۱۰. ط.س. ج۳ص۵۸)
(۲) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته الخ لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب المحرمات ج ۲ ص ۴۸۳. ط.س.ج۳ص ۱۳۲) ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الماذون ج ۵ ص ۱۳۵. ط.س. ج۳ص۱۵۶. ظفیر
(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الماذون ج ۵ ص ۱۵۰ و ۱۵۱. ط.س. ج۳ص ۱۷۳. ظفیر
(۵) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۳ و ۴۱۴. ط.س ج ۳ ص ۶۲

ہوا اس عرصہ میں زید کے باپ نے چار مرتبہ لڑکی کو رخصت بھی کیا اب کسی وجہ سے زید کہتا ہے کہ نکاح ہماری مرضی سے نہیں ہوا نکاح فسخ کرانا چاہتا ہے لہذا یہ نکاح جائز رہا یا ناجائز؟

(الجواب) یہ نکاح جو دادا نے کیا صحیح ہو گیا اب فسخ نہیں ہو سکتا کہ باپ کی رضا دلالتہً پائی گئی ہے شامی میں ہے فللولی الاعتراضة مالم یرض صریحاً او دلالة[1] اس سے معلوم ہوا کہ دلالتہ رضاء مثل صریحی رضاء کے ہے اور در مختار میں ہے وللولی الا بعد التزویج بغیبة الا قرب الخ مسافة القصر واختار فی الملتقی مالم ینتظر الکفو الخاطب جوابه[2] الخ پس صورت موجودہ میں غالباً دونوں وجہ جواز نکاح کی قائم ہیں لہذا زید اب اس نکاح کو فسخ نہیں کرا سکتا۔ فقط

ماں نے بالغہ کا نکاح کر دیا اور وہ شوہر کے پاس رہی بھی نکاح ہوا یا نہیں؟

(سوال ۹۶۷) مسماۃ ہندہ جس کی عمر پندرہ یا سولہ سال کی ہے اس کا والد فوت ہو چکا ہے حقیقی تایا اور والدہ موجود ہیں بغیر اس کی رضامندی اور اس کے تایا سے بغیر دریافت کئے محض اس کی ماں کی اجازت سے زید کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا گیا تین ماہ سے اس کے نکاح میں ہے دو ماہ تک شوہر کے یہاں رہی لیکن اب شوہر کے گھر رہنے پر رضامند نہیں آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ اور اب علیحدگی کی کیا صورت ہے ہندہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

(الجواب) خلوت اور وطی اگر برضاء واقع ہو تو وہ بھی اجازت ہے کطلب مهرها و نفقتها و تمکینها من الوطی الخ درمختار[3] پس اگر ایسا ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا اور پندرہ سولہ سال کی عمر میں لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے اور مہر اگر موجل ہے تو اس کی وصولی کا وقت طلاق یا موت ہے فی الحال نہیں لے سکتی۔ فقط

باپ نے اپنی بالغہ لڑکی کو مار پیٹ کر اجازت لی اور نکاح کر دیا یہ درست ہے یا کیا؟

(سوال ۹۶۸) ایک عورت بیوہ کو اس کے والد نے کہا کہ فلاں شخص سے تمہارا نکاح کرتے ہیں اس نے انکار کیا مگر اس کے باپ اور بھائی دونوں نے اس بیوہ کو زدو کوب کر کے اجازت نکاح لے لی اور نکاح کر دیا اس صورت میں اس بیوہ کا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئولہ متذکرہ بالا میں نکاح ہو گیا کما فی الشامی اذا حقیقة الرضاء غیر مشروطة فی النکاح لصحته مع الاکراه والهزل[4] الخ شامی جلد ثانی فی الدر المختار وقد نظم فی النهر ما یصح مع الاکراه فقال طلاق و ایلاء ظهار و رجعة نکاح مع استیلاد عفو عن العمد[5] الخ فقط

---

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳. ط.س. ج۳ص ۸۱. ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ۴۳۳. ط.س. ج۳ص ۸۱.

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۴. ط.س. ج۳ص ۶۳. ظفیر

(۴) رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۳. ط.س. ج۳ص ۲۱. ظفیر

(۵) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی المسائل التی تصح مع الاکراه ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص ۲۳۶. ظفیر

باپ نے اپنی بالغہ لڑکی سے نکاح کے بعد پوچھا یہ نکاح منظور ہے یا نہیں وہ خاموش رہی کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۶۹) زید نے اپنی دختر بالغہ کا عقد خالد سے کر دیا نکاح سے ۷ منٹ کے بعد عمر نے جو لڑکی کا بھائی ہے یہ کہا کہ زینب دختر مذکور انکار کرتی ہے زید نے پھر زینب سے دریافت کیا کہ تو نکاح سے راضی ہے یا نہیں اس پر اس نے سکوت کیا اس صورت میں یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا کما فی الدر المختار فان استاذنها هو ای الولی او وکیله او رسوله او زوجها ولیها واخبرها رسوله او فضولی عدل فسکتت عن رده الخ فهو اذن [1] فقط

لڑکی نے جب بلوغ کا اقرار کیا تو اس کی اجازت سے شادی درست ہو گئی

(سوال ۹۷۰) ایک فرقہ نے پندرہ برس سے کم عمر کی کسی یتیمہ لڑکی کا ماں اور نانی سے مشورہ لیکر بوقت شب اقرار بلوغ وحیض کرا کے وکالۃً نکاح پڑھا دیا صبح کو لڑکی کا چچا نکاح کی خبر سن کر لڑکی کو چھین کر لے گیا اور اپنے بیٹے سے نکاح کر دیا اس صورت میں انکار کرنا لڑکی کا بعد اقرار کے معتبر ہو گا یا نہیں اور کون سا نکاح صحیح ہے؟

(الجواب) درمختار میں ہے کہ مراہقہ کا اقرار بالبلوغ معتبر ہے اور انکار بعد الاقرار معتبر نہیں فلا یقبل جحوده البلوغ بعد اقراره مع احتمال حاله درمختار وادنی مدته اثنتا عشرة سنةً ولها تسع سنین هو المختار کما فی الصفاع درمختار [2] لہذا نکاح اول صحیح ہو گیا دوسرا نکاح صحیح نہیں ہے۔ فقط

بڑا بھائی اگر بہن کا نکاح نہ کرے اور چھوٹا بالغ بھائی کر دے تو درست ہے

(سوال ۹۷۱) عمر خاں فوت ہوئے چار بیٹے اور چار بیٹیاں اور دو بیبیاں چھوڑیں ایک بیوی حاملہ چھوڑی جس کی عمر خاں کے بعد لڑکی پیدا ہوئی اب پہلی بیوی سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں اور بعد کی بیوی سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں پچھلی بیوی کے بڑے بیٹے مجید خاں نے بعد پندرہ سال کے جو لڑکی عمر کے بعد پیدا ہوئی تھی اپنے قبضہ میں لیکر اس کی جانب سے مقدمہ پہلی بیوی اور پچھلی بیوی کے جو وارث تھی مقدمہ لڑا کر تقریباً پچاس ہزار کی جائیداد حاصل کی اب لڑکی کی عمر ۲۵ یا ۳۰ سال ہے باوجود تقاضا کرنے کے مجید خاں برادر لڑکی اپنی نفع کی غرض سے شادی لڑکی کی نہیں کرتا ایسی صورت میں لڑکی کا دوسرا حقیقی بھائی جو مجید خاں سے چھوٹا ہے وہ لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں مجید خاں لڑکی سے بات بھی نہیں کرنے دیتا جو اس کا منشاء معلوم ہو ایسی حالت میں کیا کیا جاوے؟

(الجواب) مجید خاں کا دوسرا بھائی اگر جوان اور بالغ ہے تو وہ لڑکی کو اطلاع کر کے اس کا نکاح کر سکتا ہے مگر چوں کہ لڑکی بالغہ ہے اس لئے اس سے دریافت کرنا اور اس کی اجازت لینا ضروری ہے اور ساکت رہنا اس کا کافی ہے اور اجازت سمجھی جاتی ہے اگر نکاح ہونے کے بعد جس وقت خبر اس لڑکی کو پہنچے اور وہ انکار نہ کرے یعنی اپنی

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س. ج۳ ص ۵۸. ظفیر

(۲) الدر المختار کتاب الحجر فصل فی بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ و ۱۳۳ ط.س. ج۳ ص ۱۵۴

رضامندی ظاہر کر دیوے اور سکوت کرے تو وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا۔[۱] فقط

عورت کی اجازت سے گونگے سے نکاح درست ہے

(سوال ۹۷۲) ایک گونگے مرد سے ایک عورت کا نکاح کرنے لگے عورت اول تو رضامند نہ ہوئی بہت دیر جھگڑنے کے بعد عورت بولی کہ "اچھا کردو" نکاح پڑھادیا اب وہ نکاح ہولیا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ عورت بالغہ نے کہہ دیا کہ اچھا نکاح کردو گونگے سے اور نکاح کر دیا گیا یعنی ایجاب و قبول رو برو دو گواہوں کے ہو گیا وہ نکاح صحیح ہو گیا اور گونگے کا قبول کرنا اشارہ سے ہو سکتا ہے۔ فقط

بالغہ لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا لڑکی ناخوش ہے کیا حکم ہے ؟

(سوال ۹۷۳) سید محمد صاحب نے اپنی دختر بالغہ کا نکاح بغیر اجازت اس کے اور اس کی والدہ کے ایک شخص سے کر دیا لڑکی سخت ناخوش ہوئی اور ناخوش ہے یہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ اس سے نکاح ہوتا لڑکی کا نام یوسف زماں عرف "جیا" ہے نکاح اس کے باپ نے صرف جیا کے نام سے کیا ہے یہ نکاح جائز ہولیا نہیں ؟

(الجواب) لڑکی کے باپ کو اپنی زوجہ یعنی لڑکی کی والدہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب کہ لڑکی بالغہ ہو تو لڑکی کو اطلاع کرنا اور اجازت لینا ضروری ہے اطلاع ہونے پر اگر لڑکی نے سکوت کیا اور نکاح کو رد نہ کیا تو نکاح منعقد ہو گیا اگر دل میں لڑکی ناراض رہی لیکن اطلاع ہونے پر خاموش ہو گئی تو نکاح منعقد ہو گیا اور اگر انکار کرے تو نکاح باطل نہ ہو گا باپ نے اگر صرف جیا نام لیا تب بھی نکاح ہو گیا۔[۲] فقط

بیوہ بالغہ کے نکاح میں والدین کی حاضری ضروری نہیں

(سوال ۹۷۴) بیوہ ہندہ کے والدین موجود ہیں کیا ان کی غیر حاضری میں نکاح جائز ہے کیا بلا مرضی بیوہ کے اس کا نکاح جائز ہو سکتا ہے ؟

(الجواب) والدین کی حاضری بیوہ بالغہ کے نکاح کے لئے ضروری نہیں ہے لیکن بلا رضا بالغہ کے اس کا نکاح صحیح نہیں ہے۔[۳] فقط

---

(۱) لا تجبر البالغة البكر على النكاح لا نقطاع الولاية بالبلوغ فان استاذنها هو الخ او وكيله الخ فسكتت الخ فهو اذن الخ (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س. ج۳ص۵۸) ظفير

(۲) فان استاذنها هو اى الولى وهو السنة او وكيله او وسوله او زوجها وليها واخبر ها رسوله' او فضولى فسكتت عن رده مختارة الخ فهو اذن الخ ولو استاذنها فى معين فردت ثم زوجها منه فسكتت صح فى الاصح بخلاف مالو بلغها فردت ثم قالت رضيت لم يجز لبطلانه بالرد (الدرالمختار ع ى هامش رد المحتار ج ۲ ص ۴۱۰ باب الولى ط.س. ج۳ص۵۸) ظفير

(۳) ينعقد نكاح الحرة العاقلة البالغة برضائها وان لم يعقد عليها ولى بكرا كانت او ثيبا الخ ولا يجوز للولى اجبار البكر البالغة على النكاح (هداية باب فى لاولياء ج ۲ ص ۲۹۳ و ۲۹۴ ط.س. ج۳ص۳۱۳)

زبردستی کا نکاح جسکو عورت نے قبول نہیں کیا درست نہیں

(سوال ۹۷۵) ایک عورت بالغہ کو چند اشخاص نے زبردستی جبراً گھر سے نکال کر ایک شخص کے ساتھ نکاح کر دیا بحضور شاہدان آیا یہ نکاح صحیح ہے یا ناجائز اور اس عورت کا نکاح دوسرے شخص کے ساتھ بغیر فسخ کے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس بالغہ نے اجازت نکاح کی نہیں دی اور نہ بعد نکاح کے راضی ہوئی اور نہ اجازت دی تو وہ نکاح باطل ہو گیا قال فی الدرالمختار فان استاذنها غیر الا قرب کاجنبی الخ فلا عبرة لسکوتها بل لا بدمن القول کالثیب البالغة [1] الخ اور اگر مطلب اکراہ کا یہ ہے کہ جبراً و اکراہاً عورت سے ایجاب و قبول کے الفاظ روبرو شاہدین کے کہلائے تو اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا لانه یصح النکاح مع الاکراہ ای الایجاب او القول مکرهاً لحدیث ثلث جدهن جدوهزلهن جد الحدیث [2] فقط

بیوہ بالغہ خود مختار ہے دیور حق دار نہیں

(سوال ۹٦۷) زید کی لڑکی بیوہ ہو گئی تو اس کے شوہر کا چھوٹا بھائی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے لڑکی انکار کرتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی کا حقدار اس کا دیور ہے صحیح ہے یا نہیں اور لڑکی کا نکاح جبراً اس سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اب یہ لڑکی خود مختار ہے بعد عدت گزرنے کے جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے کسی کو روکنے کا حق نہیں اس کے خاوند کے چھوٹے بھائی کا حق اس پر نہیں لوگوں کا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ جبراً وہ نکاح میں لا سکتا ہے [3] فتاویٰ قاضی خاں میں ہے ولا یزوج البکر البالغة ابوها علی کره منها خلافاً للشافعی و فی الثیب لا یزوج بالا جماع فقط

بالغہ نکاح کر سکتی ہے جبراً نکاح حرام اور باطل ہے

(سوال ۹۷۷) زید نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا جو عاقلہ بالغہ حرہ عالمہ ہے اور ضروری شرائط مثل مہر وغیرہ ولی جائز والدین سے طے کئے مگر ایجاب و قبول کے وقت صرف دو گواہ موجود تھے عندالحنفیہ نکاح ہوا یا نہیں اگر ہوا اور والدین نے اپنی ناراضی ظاہر کر کے جبراً ہندہ کا نکاح بکر سے کر دیا حالانکہ ہندہ نے نہ خلع کرایا نہ زید نے طلاق دی بکر سے نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) حرہ عاقلہ بالغہ اپنے نکاح کی خود مختار ہے اگر وہ اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کفو میں کرے تو نکاح صحیح ہے اور کوئی ولی اس کو فسخ نہیں کر سکتا پس اس صورت میں جو نکاح باپ نے جبراً بکر سے کیا وہ باطل و حرام ہے

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۱۳ ط.س. ج۳ص ٦۲ ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۱۳ ط.س. ج۳ص ٦۳ ظفیر

(۳) ولا یجوز للولی اجبار البکر البالغة علی النکاح الخ لانها حرة فلا یکون الغیر علیها ولایة الاجبار (هدایة باب الاولیاء ج ۲ ص ۲۹٤ ط-س-ج ۳ ص ۳۱۳ -ظفیر

البتہ اگر وہ بالغہ اپنا نکاح غیر کفو میں بدون رضامندی ولی کے کرے تو بقول مفتی بہ وہ نکاح فاسد ہے۔ قال فی الدرالمختار هو ای الولی شرط صحة نكاح صغير الخ لا مكلفة فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضى ولى الخ وله الاعتراض فى غير الكفو الخ و يفتى فى غير الكفو بعدم جوازه اصلا وهو المختار للفتوىٰ لفساد الزمان الخ وفى الشامى قوله وهو المختار للفتوىٰ وقال شمس الائمة وهذا اقرب الى الاحتياط كذافى تصحيح العلامة[1] قاسم الخ ص ۲۹۷ ج ۲ فقط

بالغہ نے کفو سے جو نکاح خود کیا درست ہے باپ نے جو زبردستی کیا وہ جائز نہیں

(سوال ۹۷۸) ایک جوان لڑکی بالغہ نے اپنا نکاح اپنی قوم کے لڑکے سے خود دو گواہوں کے سامنے کرالیا کچھ عرصہ کے بعد اس کے والد کو خبر ہوئی اس نے بلا طلاق شوہر اول کے دوسرے شخص سے اس لڑکی کا نکاح کردیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں لڑکی کے باپ اور معلم نکاح خواں کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر عورت اور خاوند کے علاوہ دو گواہ مسلمان اور موجود تھے اور ان کے سامنے نکاح ہوا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا دوسرا نکاح جو باپ نے کیا بدون طلاق دینے شوہر اول کے صحیح نہیں ہوا[2] اور باپ اور معلم جس نے باوجود علم نکاح اول کے دوسرا نکاح پڑھا گناہ گار ہوئے توبہ کریں اور نکاح اس معلم وغیرہ کا نہیں ٹوٹا۔ فقط

بالغہ نے جب وارثوں کے نکاح کو رد کردیا تو صحیح نہیں ہوا

(سوال ۹۷۹) (۱) ایک لڑکی بالغہ کا نکاح بلا رضا لڑکی کے اس کی والدہ اور دیگر وارثوں نے کردیا جس وقت لڑکی کو خبر ملی تو وہ بہت روتی پیٹتی اپنے گھر پر آئی اور کہا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں ہے یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

اجازت کی گواہی اگر لوگ دیں تو..........!

(سوال ۹۸۰) (۲) قاضی نکاح خواں اور دس بیس آدمی گواہی دیتے ہیں کہ لڑکی نے اور اس کے وارثوں نے اجازت دی تب نکاح پڑھا ہے لڑکی کہتی ہے کہ ہم نے اجازت نہیں دی یہ کام زبردستی ہوا ہے قاضی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور نکاح اس کا رہا یا نہ اور شرکاء نکاح کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) (۱) وہ نکاح باطل ہو گیا۔[3]

(۲) اگر لڑکی کی اجازت دینے کے دو گواہ ثقہ و معتبر موجود ہوں تو اجازت لڑکی کی ثابت ہو گی اور انکار

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷، ۴۰۸، ط.س. ج۳ص۵۵. ظفیر

(۲) ولا يجوز للولى اجبار البكر البالغة على النكاح الخ لانها حرة فلا يكون للغير ولا ية الاجبار (هدايه باب الاولياء ج ۲ ص ۲۹۴، ط.س. ج۳ص۳۱۴) ظفیر

(۳) لا يجوز نكاح احد على بالغة صحيحة العقل من اب او سلطان بغير اذنها بكرا كانت او ثيبا فان فعل ذلك فالنكاح موقوف على اجازتها فان اجازته جازوان ردته بطل (عالمگیری مصطفائی باب رابع فی الاولیاء ج ۲ ص ۱۳ ط ماجدية ج۱ ص ۲۸۷) ظفیر

اس کا معتبر نہیں ہے نکاح ہو گیا۔ فقط

بالغہ کے ولی ماموں اور خالہ نہیں ہیں

(سوال ۹۸۱) ایک لڑکی جس کی عمر پندرہ سال ہے اور اس کی چھوٹی ہمشیرہ کی عمر سات سال ہے ان کے والدین فوت ہو چکے ہیں والدین کے قریب تر رشتہ دار نہ ہونے کی وجہ سے ماموں و خالہ لڑکیوں مذکورہ کو اپنے ہمراہ لے آئے بڑی لڑکی کی منگنی ایک شخص سے کر دی بعد میں ایک شخص مبلغ تین سو روپے دینے والا ملا ماموں و خالہ نے پہلے منسوب شدہ شخص کو انکار کر دیا اور زیادہ رقم دینے والا شخص سے نکاح کرنا چاہا چنانچہ یہ خبر لڑکی بالغہ کو پہنچی اس نے ماموں و خالہ سے علیحدہ ہو کر پہلے شخص سے عقد شرعی کر لیا کیا لڑکی ایسا کر سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کے ولی ماموں و خالہ ہیں یا بڑی ہمشیرہ ولی ہے؟

(الجواب) جب کہ وہ بڑی لڑکی بالغہ ہے تو اس نے اپنی رضامندی سے جو نکاح اپنا کفو میں کیا ہے وہ صحیح ہو گیا[1] ماموں وخالہ کو کچھ اختیار اور ولایت اس پر نہیں ہے اور چھوٹی لڑکی کے ولی اس کی بڑی بہن ہے ماموں و خالہ اس کے بھی ولی نہیں ہیں۔[2] فقط

دس برس کی لڑکی جب کہے کہ حیض آتا ہے تو مانا جائے گا اس کا نکاح اس کی مرضی سے ہو گا

(سوال ۹۸۲) دس برس کی لڑکی کا نکاح اس کے دادا نے کرادیا جب اس کو خبر ملی تو انکار ظاہر کیا کہ میں بالغ ہوں مجھ کو حیض آتا ہے کیا ایسے انکار سے نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں اور اس کے بلوغ کو ثابت کرنے کے لئے اس کا قول معتبر ہے یا اور شہادت کی ضرورت ہے؟

(الجواب) درمختار میں ہے وادنی مدته له اثنتی عشرة سنةً ولها تسع سنين الخ فان راهقا بان بلغا هذا السن فقالا بلغنا صدقا ان لم يكذبهما الظاهر الخ[3] اس عبارت سے معلوم ہوا کہ قول لڑکی مراہقہ کا دربارہ بلوغ معتبر ہے اگر قرائن سے اس کا کذب ظاہر نہ ہو (اور جب اس نے نکاح سے انکار کر دیا تو وہ صحیح نہیں۔

باپ بھی بالغہ لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۹۸۳) ہندہ بالغہ اور مادر ہندہ یہ چاہتی ہیں کہ ہندہ کا نکاح غیر جگہ ہو اور پدر ہندہ راضی نہیں ہو تا اگر ہندہ بوجہ انزاع کے دوسری بستی میں چلی جاوے تو ایسی حالت میں ہندہ کی عدم موجودگی میں باپ اس کا نکاح

---

(۱) نفذ نكاح حرة مكلفة بلا ولی (عالمگیری مصطفائی باب الاولياء ج ۲ ص ۱۳ ط.س.ج۳ص ۲۸۷) ظفیر

(۲) الولی فی انکاح العصبة بنفسه بلا توسط التی علی ترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبة فالولاية للام الخ ثم للاخت لاب الخ ثم لذوی الارحام العمات ثم الاخوال ثم الخالات (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الاولياء ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۳۰ ط.س.ج۳ص ۷۶) ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲، ۱۳۳ ط.س.ج۳ص ۱۵۴

(۴) ينعقد نكاح الحرة العاقلة برضاء ها وان لم يعقد عليها ولي بكراً كانت اوثيباً (هدايه باب الاولياء ج۲ ص ۲۹۳ ط.س.ج۳ص ۳۱۳) ظفیر

کر سکتا ہے اور جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) بالغہ کا نکاح خود اس کی اجازت سے ہو سکتا ہے جب کہ وہ کفو میں نکاح کرے اور اس کا باپ بلا اس کی اجازت کے اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔ [۱] فقط

بالغ لڑکا لڑکی جو ہم کفو ہیں بغیر مرضی والدین نکاح کر سکتے ہیں؟

(سوال ۹۸۴) ایک لڑکے ۲۴ سالہ کا رشتہ ایک لڑکی ۷ اسالہ سے ہوا کچھ عرصہ کے بعد بغیر مرضی لڑکے کی شادی دوسری جگہ کر دی چند وجوہات سے بوقت نکاح لڑکا انکار نہ کر سکا لیکن پہلی لڑکی سے اس کو محبت رہی اور لڑکے سے فعل ناجائز ہوا اور عشق میں کمی نہیں یہ دونوں عثمانی ہیں اگر دونوں کا خون کر دیا جائے تو بے جا حرکت تو نہیں ہے اگر شادی کی جاوے تو کس کس کی منشاء ہونی چاہئیے۔ فقط
(الجواب) مارڈالنا ان کو جائز نہیں اور نکاح دوسرا اس لڑکے کا لڑکی مذکورہ سے صحیح ہو سکتا ہے، نکاح کر دیا جاوے اور جب کہ لڑکی سترہ برس کی ہے تو وہ بالغہ ہے اس کی رضامندی سے اس کا نکاح شوہر مذکور سے ہو سکتا ہے اور چونکہ دونوں لڑکا و لڑکی ہم قوم و ہم کفو ہیں تو اگر لڑکی کے والدین وغیرہ کی اجازت نہ ہو تب بھی نکاح ہو سکتا ہے [۲] اور اگر والدین راضی ہوں تو بہت اچھا ہے۔ فقط

زبردستی بالغہ سے اقرار کرا لیا جائے تو نکاح ہو جائے گا

(سوال ۹۸۵) اگر لڑکی بالغ ہے اور اس کی مرضی نہیں ہے اگر کسی طرح اقرار کرا لیا جائے تو نکاح ہو جاوے گا یا نہیں؟
(الجواب) نکاح ہو جاتا ہے اور عورت کو اختیار فسخ نکاح نہیں ہے اور شوہر کے گھر نہ جانے سے بھی نکاح نہیں ٹوٹتا قال علیه الصلوة والسلام ثلث جدهن جد وهزلهن جد النکاح والطلاق والعتاق الحدیث [۳] او کما قال فقط

باپ کی عدم موجودگی میں نابالغہ کا نکاح اگر دادا کر دے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۸۶) ایک شخص نے اپنی پوتی نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے یعنی لڑکے کے باپ کی عدم موجودگی میں کر دیا ہے یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟
(الجواب) صغیرہ کا باپ جب کہ موجود نہ ہو اتنی دور ہو کہ اس کے انتظار میں کفو خاطب کے فوت ہونے کا خوف ہو یعنی وہ انتظار نہ کر سکتا ہو تو دادا ولی صغیرہ کا ہے اس کا کیا ہوا نکاح صحیح ہے۔ [۴] فقط

(۱، ۲) اذ حقیقة الرضا غیر مشروطة فی النکاح لصحته مع الاکراه والهزل (الی قوله) لو اکرهت علی ان تزوجته بالف و مهر مثلها عشر الاف زوجها اولیاء ها مکرهین فالنکاح جائز الخ (رد المحتار ص ۳۷۳ ج ۲ کتاب النکاح. ط.س. ج۳ص ۲۱) ظفیر (۳) والولی الا بعد التزویج بغیبة الاقرب مسافة القصر و فی الملتقی مالم ینتظر الکفو الخاطب جوابه (درمختار) فلو کان الغائب اباها ولها جد و عم فالو لا یة للجد (ردالمحتار باب الولی ج ٤ ص ٤٣٢. ط.س. ج۳ص ۸۱)

ولی ابعد نے نکاح کر دیا ولی اقرب نے انکار کر دیا پھر کچھ دنوں بعد میں اجازت دی کیا حکم ہے؟

سوال ۹۸۷) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی ماں اور حقیقی دادا کے بھائی نے لڑکی کے چچا حقیقی کی پوشیدگی سے جو شہر ہی میں تھا اور اس نکاح سے لاعلم تھا کر دیا بعد کو جب لڑکی کے چچا کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو اس نے نامنظوری کا اظہار کیا لیکن کچھ دنوں کے بعد راضی ہو گیا تو یہ نکاح صحیح ہو لیا نہیں؟

الجواب) اس صورت میں جب کہ باپ دادا حقیقی موجود نہ تھا تو چچا ولی نابالغہ کا ہے والدہ اور دادا کا بھائی ولی نہیں ہے پس جب کہ چچا نے نکاح کی خبر سن کر انکار کر دیا وہ نکاح فسخ ہو گیا بعد میں راضی ہونے سے پھر وہ فسخ شدہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔[1] فقط

ولی اقرب بہت دور ہو اور کفو رشتہ کے فوت کا اندیشہ ہو تو ولی ابعد نکاح کر سکتا ہے

سوال ۹۸۸) مسماۃ رمضانو نابالغہ کا باپ مولا بخش پردیس تھا اس کی والدہ نے اس کا نکاح کر دیا تو یہ نکاح صحیح ہو لیا نہیں رمضانو بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب) ولی اقرب رمضانو کا اس صورت میں اس کا باپ مولا بخش ہے اور بصورت موجود نہ ہونے ولی اقرب عصبات کی والدہ بھی ولی نکاح نابالغہ کی ہو سکتی ہے پس اگر مولا بخش بہت دور تھا اور اس سے اجازت منگانے میں کفو حاضر کے فوت ہونے کا اندیشہ تھا تو والدہ کی اجازت سے نکاح نابالغہ کا صحیح ہے اور اس حالت میں کہ نکاح نابالغہ کا باپ و دادا کے سوا کوئی دوسرا ولی کرے لڑکی کو بعد بلوغ کے فسخ نکاح کا اختیار ہوتا ہے لیکن اس فسخ کے لئے قضاء قاضی شرعی شرط ہے جو کہ اس زمانہ میں مفقود ہے لہذا حکم کیا جاوے گا کہ والدہ کا کیا ہوا نکاح جو کہ بغیوبۃ معتبرہ والد ہوا صحیح ہے اور بلا قضاء قاضی کے وہ فسخ نہیں ہو سکتا۔[2] فقط

باپ مفقود الخبر ہو تو چچا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور چچا کے اس نکاح کو باپ توڑ سکتا ہے یا نہیں

سوال ۹۸۹) اگر پدر نابالغہ مفقود الخبر باشد و برادران پدر موجود ولایت نکاح نابالغہ بآن برادران پدر ہست یا نہ؟ نکاحیکہ اوشان بہ غیوبۃ پدر کنند اگر پدرش واپس آید آں نکاح را فسخ کردن می تواند یا نہ؟

الجواب) ہرگاہ پدر مفقود باشد برادران را ولایت نکاح نابالغہ ہست و نکاحیکہ اوشان کردند پدر بعد واپس آمدن را فسخ نمی تواند کرد۔[3] فقط

---

۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰ ط.س.ج۳ص۸۱) بخلاف مالو بلغها فردت ثم قالت رضیت لم یجز لبطلانه بالرد (ایضاً ج ۲ ص ۴۱۲ ط.س.ج۳ص۶۰) ظفیر (۲) لهما خیار الفسخ بالبلوغ او العلم بالنکاح بعده الخ بشرط القضاء للفسخ (درمختار ط.س.ج۳ص۶۹) حاصله انه اذا کان المزوج للصغیر والصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج۳ص۷۰) ظفیر (۳) للولی الا بعد التزویج بغیبة الا قرب الخ ولا یبطل تزویجه السابق بعود الا قرب لحصوله بولایه تامة (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۴ ط.س.ج۳ص۸۳) ظفیر

نابالغہ کا نکاح باپ لالچ کی وجہ سے غیر کفو میں کر دے تو جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۹۹۰) اگر باپ اپنی نابالغہ کا نکاح کسی غیر کفو سے بغیر رضامندی برادری ورشتہ داران طمع نفس کی وجہ سے کر دے تو وہ نکاح صحیح ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ولی نابالغہ لڑکی کا اس صورت میں اس کا باپ ہے اور اگر باپ غیر کفو میں بھی اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح کر دیوے تو صحیح ہے لیکن یہ شرط ہے کہ باپ معروف بہ سوء الاختیار نہ ہو یعنی بد خواہی سے لڑکی کا نقصان نہ کرے۔ هكذا في الدر المختار[1] فقط

نابالغہ کا باپ دباؤ میں آکر نکاح کر دے تو یہ درست ہوگا یا نہیں ؟

(سوال ۹۹۱) ایک شخص اپنے لڑکے کی رشتہ کی گفتگو ایک شخص سے کر رہا تھا اس کی زوجہ اور عزیز واقارب ناراض تھے ایک دن جنگل میں چار آدمی اکٹھے ہوئے اور لڑکے کو ساتھ لائے اور دختر والے کو بلا کر دباؤ دیکر نکاح کرالیا نکاح ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ نابالغہ لڑکی کے باپ نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح ہو گیا اگر چہ باپ نے دوسرے لوگوں کے دباؤ سے نکاح کیا ہو پس اب وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔[2] فقط

نابالغ لڑکی کا نکاح جو ولیوں کے ذریعہ ہو ادرست ہے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں

(سوال ۹۹۲) نابالغ لڑکا جسکی عمر چھ سال کی ہے اور نابالغہ لڑکی کی عمر پانچ سال کی ہے ان کا نکاح پڑھایا گیا لیکن لڑکا و لڑکی کلمہ نہیں پڑھ سکتے اور لفظ "قبول" اچھی طرح نہیں کہہ سکتے ہیں اس صورت میں بعد بلوغ نکاح ثانی کی ضرورت ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ وہ دونوں بچے مسلمان کی اولاد ہیں تو بوقت نکاح ان کو کلمہ پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ان کا ایجاب و قبول معتبر ہے بلکہ ان کے اولیاء کے ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہو جائے گا اور بعد بلوغ نکاح ثانی کی ضرورت نہیں ہوگی[3] اور اگر اس وقت دونوں کے ولیوں نے ایجاب و قبول نہیں کیا صرف بچوں سے کہلا دیا تو اب تجدید نکاح ضروری ہے" فقط (جب خود ولیوں نے کہلوایا تو یہ دلیل ہے کہ انہوں نے اپنی رضا کے بعد ایسا کیا یا ان کے حکم سے کیا یا اجازت سے اور ولی کا اس قدر کہنا ایجاب و قبول میں کافی ہے اس لئے ہمارے ملک میں رواج یہ

---

(۱) ولزم النكاح ولو بغبن فاحش او زوجها بغير كفو ان كان الولي ابا اوجدا الم يعرف منهما سوء الاختيار مجانة او فسقا ان عرف لا (درمختار) و في شرح المجمع حتى لو عرف من الاب سوء الاختيار لسفهه او لطعمه لا يجوز عقده اجماعاً (رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ٤٧٨ .ط.س.ج۳ص٦٦) ظفير

(۲) فان زوجهما الاب اوالجد يعني الصغير والصغيرة فلا خيار لهما بعد بلوغهما لانهما كاملا الرائي وافر الشفقة (هدايه كتاب النكاح باب في الاولياء ج ۲ ص ۲۹٦ .ط.س.ج۳ص۳۱۷) ظفير

(۳) وللولي النكاح الصغير والصغيرة جبراً ولو ثيبا ولزم النكاح ولو بغبن فاحش (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ٤١٧ .ط.س.ج۳ص٦٥) ظفير

ہے کہ بچی کے والد قاضی سے کہتے ہیں میری لڑکی کا ان کے اس لڑکے سے نکاح کر دیجئے لڑکے کا باپ بچے سے کہتا ہے بیٹا کہہ میں نے قبول کیا اور وہ خود مجمع کے سامنے کہتا ہے' واللہ اعلم ظفیر)

نابالغہ کا نکاح بلا مرضی ولی درست نہیں' ہاں بالغہ اپنی مرضی سے کر سکتی ہے

(سوال ۹۹۳) ایک لڑکی کی عمر تیرہ یا چودہ سال ہے اس کا باپ دادا تا حیات ہیں دادا و تایا نے مشورہ کر کے لڑکی کا نکاح خفیہ کر دیا اور پہلے لڑکی کے باپ نے دوسری جگہ نسبت کر دی تھی آیا بلا اجازت باپ کے یہ نکاح صحیح ہو سکتا ہے؟

(الجواب) اگر لڑکی بالغہ ہے مثلاً اس کو حیض آگیا ہے تو خود لڑکی کی اجازت و رضاء سے اس کا دادا یا تایا وغیرہ نکاح اسکا کر سکتے ہیں اور نکاح صحیح ہے اور اگر لڑکی نابالغہ ہے جیسا کہ اس کی عمر سے ظاہر ہے تو بدون اس کے باپ کی اجازت کے دادا اور تایا نکاح بموجودگی باپ کے نہیں کر سکتے اور وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر وہ جائز رکھے تو صحیح ہوگا اور اگر انکار کرے تو باطل ہوگا [1] اور لڑکی کے بالغہ ہونے کی علامت اول تو حیض وغیرہ علامات کا ظاہر ہونا ہے اگر کوئی ایسا علامت موجود نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر میں بالغہ شمار ہوتی ہے۔ فقط

تایازاد بھائی ولی ہے اس کے رہتے ہوئے نانی ولی نہیں

(سوال ۹۹٤) کیا نابالغاں کی نانی جو نہ صرف نانی بلکہ وصی اور قائم مقام وصی نابالغان کے پدر متوفی کی ہے یعنی وصیت کر مرا تھا کہ نانی نابالغان کی پرورش کرے گی اور کہا تھا کہ ان کی ولی بعد مرنے میرے کے تم ولی ہو اس صورت میں ایسی نانی جو بمنزلہ قائم مقام کی ہے اس کے مقابلہ میں نابالغاں کے تایازاد بھائی کو نابالغان کے ولی ہونے میں ترجیح ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں تایازاد برادر ولی نابالغاں کا ہے نانی ولی نہیں ہے اگرچہ وہ وصی ہو۔ [2] فقط

لڑکی کا باپ ایک شخص سے نکاح پسند نہیں کرتا باپ کی ماں اصرار کرتی ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۹۵) زید کی ماں زید کی لڑکی کا نکاح خالد کے ساتھ کرنا چاہتی ہے جس کو زید قرین مصلحت نہیں سمجھتا اگر زید اپنی ماں کے کہنے پر عمل نہ کرے تو گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ولی نکاح دختر کا زید ہے شریعت میں زید کو ولایت نکاح دختر خود حاصل ہے پس اگر زید اپنی دختر کا نکاح خالد سے کرنے میں مصلحت نہیں سمجھتا اور دختر کے حق میں یہ امر اس کو بہتر معلوم نہیں

---

(۱) فلو زوج الابعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (درمختار. ط.س. ج۳ص ۸۱) فلا یکون سکوتها اجازة لنکاح الا بعد و ان کان حاضرا فی مجلس العقد مالم یرض صریحا او دلالة (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۳۲ و ج ۲ ص ٤۳۳. ط.س. ج۳ص ۸۱) ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه علی ترتیب الارث والحجب (درمختار) ثم یقدم الاب ثم ابوه ثم الاخ الشقیق ثم الاب الخ ثم ابن الاخ الشقیق ثم لاب ثم العم الشقیق ثم الاب ثم ابنه (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۷ و ج ۲ ص ٤۲۸. ط.س. ج۳ص ۷٦) ظفیر

ہوتا تو مصلحت دختر کو مقدم سمجھیں اور نکاح نہ کریں اور اپنی والدہ کی رائے کے خلاف کرنے میں اس پر اس وجہ سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا اور زید اس وجہ سے اپنی والدہ کا نافرمان نہ ہوگا۔ فقط

منگنی کے بعد لڑکی بالغ ہوئی اور وہاں شادی سے انکار کرتی ہے کیا حکم ہے

(سوال ۹۹۶) ایک شخص نے اپنی دختر کی منگنی اور وعدہ دوسرے شخص سے کیا تھا اب لڑکی جوان ہو کر اس وعدہ اور منگنی کو نامنظور کرتی ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) لڑکی کے جوان اور بالغ ہونے پر بدون رضامندی لڑکی کے اس کا نکاح جائز نہ ہوگا پس جب کہ لڑکی اس شخص سے نکاح ہونے پر راضی نہیں ہے جس سے اس کے باپ نے وعدہ کیا تھا اور منگنی کی تھی تو باپ کو چاہیے کہ وہاں نکاح نہ کرے اور اگر وہ بلا رضامندی لڑکی کے ایسا کرے گا تو وہ نکاح نہ ہوگا۔ [1] فقط

باپ نابالغہ کا نکاح جہاں بھی کردے صحیح ہے

(سوال ۹۹۷) زید نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس سے ایک چھوٹی لڑکی تھی زید کو چونکہ اپنی بیوی اور لڑکی سے ایک گونہ عداوت ہے اس نے فوراً لڑکی کی شادی لڑکی کی غیبت میں خفیہ طور پر کردی ایسی صورت میں زید اپنی لڑکی کا نکاح بغیر رضا والدہ کے کر سکتا ہے اور وہ نکاح صحیح ہے جب کہ زید کی نیت بد ہو اور طمع نفسانی سے روپیہ وغیرہ بھی لے لیا ہو تو زید لڑکی کا ولی رہ سکتا ہے اور اس کا کیا ہوا نکاح جائز ہے کیا زید لڑکی کا نکاح ایسی جگہ کر سکتا ہے جہاں لڑکی کا دینی ودنیاوی نقصان متصور ہو اور وہ نکاح باقی رہ سکتا ہے؟

(الجواب) جب کہ وہ لڑکی نابالغہ ہے تو ولایت نکاح نابالغہ کی اس صورت میں اس کے باپ کو ہے باپ بدون رضامندی والدہ وغیرہ کے نابالغہ کا نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا اور نیت کا حال چوں کہ معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے اس پر مدار ولایت وعدم ولایت کا نہیں ہو سکتا شریعت میں باپ لڑکی کا خیر خواہ ہی سمجھا جاتا ہے اس لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر باپ اپنی نابالغہ دختر کا نکاح غیر کفو میں بھی کردے اور مہر مثل سے مہر میں کمی کردے تو پھر بھی نکاح صحیح ہے۔ [2] فقط

ماں یا بھائی غیر کفو میں نکاح کردے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۹۹۸) ایک لڑکی کا نکاح اس کی والدہ اور بھائیوں نے غیر کفو میں کر دیا اگر باپ دادا کے سوا کوئی لڑکی کا

---

(۱) ولا تجبر البالغة البكر على النكاح لا نقطاع الولاية بالبلوغ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س. ج۳ ص ۵۸) ظفیر

(۲) وللولي انكاح الصغير والصغيرة جبراً ولو ثيبا ولزم النكاح ولو بغبن فاحش بنقص مهر و زيادة مهره او زوجها بغير كفؤ ان كان الولي الخ ابا او جدا لو لم يعرف منهما سوء الاختيار مجانة و فسقا (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۱۷ ط.س. ج۳ ص ۶۶) ظفیر

نکاح غیر کفو میں کردے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں اس صورت میں نکاح ہو لیا نہیں ؟
(الجواب) درمختار میں ہے وان كان المزوج غير هما اى غير الاب او ابيه ولو الام اوالقاضى او وكيل الاب الخ لا يصح النكاح من غير كفوء او بغبن فاحش اصلاً [1] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ بھائیوں اور والدہ نے جو نکاح اس لڑکی کا غیر کفو میں کیا وہ صحیح نہیں ہوا فقط

ولی چچازاد بھائی اگر اپنے ساتھ نکاح کرلے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۹۹) ایک نابالغ لڑکی جس کے والدین اور کوئی وارث اس کے چچا کے پسر کے سوا نہیں جس نے اس کو پرورش کیا ہے لڑکی کی نابالغی کی حالت میں اس چچا کے بیٹے نے اپنی ولایت سے اس لڑکی کے ساتھ اپنا نکاح کیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟
(الجواب) جب کہ ولی اقرب اس نابالغہ کا وہی چچا کا بیٹا ہے تو اپنے سے نکاح کرلینا اس کا صحیح ہے كذافى كتب الفقه [2] (ولا بن العم ان يزوج بنت عمه الصغيرة من نفسه فيكون اصيلا من جانب وليا من اخر (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب النكاح ج ۲ ص ٤٩٤) ظفیر

نابالغ نکاح کا ولی نہیں ہو سکتا اسکا کیا ہوا نکاح درست نہیں

(سوال ۱۰۰۰) ایک یتیم نابالغ لڑکی کے دو چچا حقیقی سفر میں تھے اس کے تیسرے چچا مرحوم کے لڑکے نابالغ نے اپنی چچازاد بہن کا نکاح غیر خاندان میں کردیا نکاح سے پہلے جب ان کو خبر ہوئی تھی تو بذریعہ خط کے انکار کر چکے تھے اور اب بھی اس نکاح کو منظور نہیں کرتے آیا نابالغ بموجودگی چچا کے ولی ہو سکتا ہے یا نہیں ؟
(الجواب) نابالغ کسی حال میں ولی نہیں ہو سکتا لہذا نکاح مذکورہ صحیح نہیں ہوا [3] ولی اس نابالغہ کا اس صورت میں اس کا ہر ایک چچا ہے بموجودگی چچا کے چچا کا بیٹا ولی نہیں ہے۔ فقط

بھائی ولی ہے اس کی اجازت کے بغیر چچا ولی نہیں ہو سکتا

(سوال ۱۰۰۱) زید نے اپنے حقیقی چچا کو اپنی دو ہمشیرگان کے نکاح کی اجازت دی چچا نے ان کے نکاح کے بعد دوسری دو ہمشیرگان زید کا نکاح بلا اجازت زید کے اپنے لڑکوں سے کرلیا تو ان دونوں کا نکاح درست ہوا کہ نہیں ؟

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ٤١٩ .ط.س.ج۳ص٦٧. ظفير
(۲) الولى فى النكاح العصبة بنفسه على ترتيب الارث والحجب فيقدم ابن المجنونة على ابيها لا نه يحجبه حجب نقصان (درمختار) ثم يقدم الاب ثم ابوه ثم الاخ الخ ثم العم الشقيق ثم ابنه الخ كل هولاء لهم اجبار الصغيرين (رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ٤٢٨ .ط.س.ج۳ص٧٦) ظفير
(۳) بشرط حرية و تكليف (درمختار) واحترز بالحرية عن العبد الخ و بالتكليف عن الصغير الخ علل الزيلعى عدم الولاية لمن ذكر بانهم ولا ولاية لهم عليانفسهم فاولى ان لا يكون لهم ولاية على غير هم لان الولاية على الغير فرع الولاية على النفس (رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ٤٢٨ .ط.س.ج۳ص٧٧) ظفير

(الجواب) نکاح ہر دو ہمشیرہ اخیرہ زید کا زید کی اجازت و رضا پر موقوف ہے اگر زید ان کے نکاح کو جائز رکھے گا تو نکاح صحیح ہوگا اور اگر انکار کر دے گا تو باطل ہو جاوے گا۔[۱] فقط

عصبات نہ ہوں تو ولایت نکاح ماں کو ہے

(سوال ۱۰۰۲) ایک شخص نے ربیبہ نابالغہ کا ناح بولایت خود کسی سے کر دیا ماں اس لڑکی کی اس نکاح کو فسخ کرانا چاہتی ہے اس کا دعویٰ شرعاً قابل قبول ہے یا نہیں؟

(الجواب) عصبات کے بعد ولایت نکاح نابالغہ کی ماں کو ہے[۲] پس اگر شوہر والدہ نے بلا اجازت والدہ کے نابالغہ کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح والدہ کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے انکار کر دیا تو نکاح مذکور فسخ ہو گیا۔[۳] فقط

چچیرا دادایا اس کی اولاد ولی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۰۳) چچیرا دادایا اس کی اولاد ولی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ ان سے اقرب عصبہ نہ ہو تو وہ ولی ہو سکتے ہیں۔[۴] فقط

پرورش سے حق ولایت حاصل نہیں ہوتا باپ ولی ہے پھوپھا پھوپھی نہیں ہیں

(سوال ۱۰۰٤) ایک شخص کی عورت انتقال کر گئی ڈھائی برس کی لڑکی چھوڑی اس لڑکی کو اس شخص کی بہن لے گئی اور پرورش کی جب لڑکی کی عمر ساڑھے گیارہ برس کی ہو گئی تب بلا اجازت لڑکی کے باپ کے لڑکی کی پھوپھی اور پھوپھا نے اسکا نکاح کر دیا باپ اور بھائی کی وہاں مرضی نکاح کرنے کی نہیں ہے؟

(الجواب) پھوپھی اور پھوپھا کو اختیار اس نابالغہ کے نکاح کا نہیں ہے پس جو نکاح انہوں نے کیا وہ باپ کی اجازت پر موقوف ہے اگر باپ اجازت دے گا تو نکاح صحیح ہوگا اور اگر باپ انکار کر دے گا تو نکاح باطل ہو جائے گا اور باپ کی موجودگی میں بھائی کو بھی اختیار نکاح کا نہیں ہے۔[۵] فقط

---

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب تو قف علی اجازته (درمختار) فلا یکون سکوته اجازة لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحا او دلالة (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۳۲ ط.س. ج۳ص ۸۱)

(۲) فان لم یکن عصبة فالولایة للام (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۹) ط،س.ج ۳ ص۷٦

(۳) و نکاح عبد وامة بغیر اذن السید موقوف علی الاجازة کنکاح الفضولی سیجئ فی البیوع توقف عقوده کلها ان لها مجیز حالة العقد والا تبطل (درمختار) الفضولی من یتصرف بغیره بغیر ولایة ولا وکالة او لنفسه و لیس اهلا (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ٤٤۹ ط.س. ج۳ص۹۷) ظفیر

(٤) الولی فی النکاح العصبة بنفسه علی ترتیب الارث والحجب الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۷ ط.س. ج۳ص۷٦) ظفیر

(٥) الولی فی النکاح العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونة علی ابیها (درمختار) ثم یقدم الاب ثم ابوه الخ فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۲۷ و ج ۲ ص ٤۳۲ ط.س. ج۳ص۷٦ و ۸۱) ظفیر

موں کو عصبات وذوی الفروض کے بعد ولایت حاصل ہوتی ہے

سوال ۱۰۰۵) ایک نابالغ لڑکے ولڑکی کا نکاح لڑکی کے ماموں کی ولایت سے ہوا اور ایجاب وقبول کرایا' جائز وایا نہیں؟

الجواب) نابالغوں کا نکاح اگر ان کا ولی شرعی جس کو ولایت نکاح حاصل ہے کرے تو وہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے راگر نابالغوں کی زبان سے ہی ولی ایجاب وقبول کرادے اور ولی اس نکاح کو جائز رکھے تو وہ نکاح بھی صحیح ہے لیکن ضح ہو کہ ماموں حقیقی کی ولایت عصبات اور ذوی الفروض کی ولایت سے مؤخر ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے۔[1] فقط

پ کے مرنے کے بعد نکاح کے باب میں اس کی وصیت کا اعتبار نہیں

سوال ۱۰۰۶) ایک شخص نے وصیت کی کہ میری لڑکی کا ناطہ میری برادری میں نہ کیا جاوے باہر غیر قوم ل کردیا جاوے اب اس لڑکی کا وارث اس کا چچا ہے اس کو اس لڑکی کا ناطہ کہاں کرنا چاہئے؟

لجواب) اس وصیت کا اعتبار نہیں ہے اولیاء کو اختیار ہے کہ ہم قوم میں جہاں بہتر سمجھیں نکاح کردیں متوفی ا وصیت کا بالکل خیال نہ کیا جاوے کیوں کہ یہ وصیت غیر معتبر ہے۔[2] فقط

پ نہیں تو دادا اولی ہے پھر اور عصبہ' عصبہ کے بعد ماں

سوال ۱۰۰۷) رحیم اللہ نے اپنی بھاوج بیوہ سے نکاح کیا اور اس عورت کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی نابالغہ ہے لڑکی کی والدہ نے اجازت نکاح کی دی لڑکی کے دادا نے ولی بننے سے انکار کردیا اس صورت میں والدہ کا کیا ہوا کاح صحیح ہے یا نہیں؟

لجواب) اس صورت میں اگر لڑکی نابالغہ ہے تو ولی اس کے نکاح کا اس کا دادا ہے اگر دادا کفو میں نکاح کرنے سے کار کرے اور مانع ہو اور کوئی دوسرا عصبہ بھی موجود نہ ہو تو ماں کو اختیار اور ولایت نکاح نابالغہ کی ہے[3] اس کا کیا وا نکاح درست ہے اگر دادا مانع نکاح سے نہیں ہے تو بدون دادا کے اجازت کے وہ نکاح صحیح نہیں ہوگا اور اگر لڑکی غہ ہے تو خود لڑکی کی اجازت سے اس کا نکاح صحیح ہے۔ فقط

کاح میں ولی شرط ہے یا نہیں؟

سوال ۱۰۰۸) (ا) نکاح میں ولی شرط ہے یا نہیں؟

---

۱) الولی فی النکاح العصبة بنفسه الخ ثم لذوی الارحام العمات ثم الاخوال ثم الخالات ثم بنات الاعمام لدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٣٠ ط.س. ج۳ص۷٦' ظفیر

۲) لیس للوصی من حیث هو وصی ان یزوج الیتیم مطلقاً وان اوصی الیه الاب بذلك علی المذهب (الدرالمختار لی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٣١ ط.س. ج۳ص۷۹) ظفیر

۳) ثم یقدم الاب ثم ابوه ثم الاخ الشقیق الخ فان لم یکن عصبة فالو لایة للام(الدرالمختار علی هامش رد المحتار ب الولی ج ۲ ص ٤١٨ ط.س. ج۳ص۷٦) ظفیر

ہبہ کا حکم صرف نبی کے لئے ہے یا کسی اور کے لئے بھی ؟

(۲) اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی کے لئے ہبہ کرے' بے مہر و بے نکاح تو آپ عورت پر تصرف کر سکتے ہیں یا نہیں ؟ یہ حکم صرف نبی کے لئے ہے یا امت کے لئے بھی ؟

(الجواب) (۱) نابالغہ کے لئے ولی شرط ہے اور بالغہ کے لئے ولی ہونا سنت اور مستحب ہے [۱] اور لانکاح الا بولی اس صورت میں محمول ہے کمال نکاح پر۔

(۲) یہ حکم خاص ہے آنحضرت ﷺ کے لئے۔

چچا بھائی کے رہتے ہوئے باپ کا چچازاد بھائی ولی نہیں ہو سکتا

(سوال ۱۰۰۹) نابالغان کے حقیقی تایا کے پسر بعمر ۲۳ سال کے مقابلہ میں نابالغان کے ولی ہونے میں ان کے چچا بعید یعنی ان کے باپ کا چچازاد بھائی ترجیح دیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نابالغان کا ولی اس صورت میں تایا کا پسر ہے باپ کا چچازاد بھائی ولی نہیں ہے۔[۲] فقط

وکیل نے لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۱۰) اگر ہندہ نابالغہ کے پدر نے زید کو وکیل بنایا اور زید نے بلا اجازت ہندہ کے نکاح اس کا پڑھا یا بعد میں ہندہ کو جس وقت اطلاع نکاح ہوئی اس نے سکوت کیا تو یہ سکوت اس کا موجب صحت نکاح ہے یا نہیں ؟ اور یہ سکوت اجازت ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر ہندہ بالغہ کے پدر نے زید کو وکیل بنایا اور زید نے بلا اجازت دیئے ہندہ کے نکاح اس کا پڑھ دیا بعد میں ہندہ کو جس وقت اطلاع نکاح کی ہوئی اس نے سکوت کیا تو یہ سکوت اس کا موجب صحت نکاح ہے اور سکوت اس کا اجازت ہے۔ زوجها وليها واخبر ها رسوله او فضولى عدل فسكتت عن رده مختارة او ضحكت غير مستهزئة او تبسمت او بكت بلا صوت الى قوله فهو اذن (درمختار على هوامش الشامى)[۳] فقط

چچا' ماموں' ماں موجود ہیں چچا شرکت عقد سے انکار کرتا ہے کیا کیا جائے ؟

(سوال ۱۰۱۱) ایک لڑکی بارہ تیرہ سال کی ہے اس کا باپ انتقال کر گیا لڑکی کا ماموں اور چچا اور ماں موجود ہے لیکن

---

(۱) وهي هنا نوعان ولاية ندب على المكلفة اى البالغة العاقلة ولو بكرا وولاية اجبار على الصغيرة ولو ثيبا وهى اى الولى شرط صحة نكاح صغير و مجنون و رقيق لا مكلفة (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س. ج۳ص۵۵) (۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س ج ۳ ص۵۹
(۳) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج۳ص۸۲. ظفير

چچااس کے عقد میں شریک ہونے سے انکار کرتا ہے اس حالت میں کس کی ولایت سے نکاح ہو سکتا ہے ؟
(الجواب) اگر چچاکفو میں مہر مثل کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کرتا ہے اور کوئی دوسرا ولی عصبہ بھی موجود نہ ہو تو والدہ کو ولایت نکاح بالغہ کی حاصل ہے در مختار میں ہے ویثبت للا بعد الخ التزویج بعضل الا قرب ای بامتناعه عن التزویج اجماعاً [1] الخ درمختار فقط

نابالغہ کے نکاح کا اختیار باپ کو ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۱۲) پدر رااختیار نکاح دختر نابالغہ خود ہست یانہ ؟ ونکاح حضرت صدیقہؓ بعمر چند سال شدہ ؟
(الجواب) پدر رااختیار نکاح دختر نابالغہ خود ہست ونکاح حضرت صدیقہؓ بعمر ہفت سال شدہ است کذافی حدیث رواہ مسلم (عن عروۃ عن عائشۃؓ قالت ان النبی ﷺ تزوجها و هی بنت سبع سنین و زفت الیه وهی بنت تسع سنین الحدیث مسلم جلداول ص ٤٥٦) فقط

ولی عصبہ چچیرے چچا کی رضا کے خلاف ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۰۱۳) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی والدہ نے بموجودگی اس کے چچیرے چچا اور نابالغ بھائی کے اور بدون رضامندی ان دونوں کے کردیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور دوسرا نکاح لڑکی کا درست ہے یا نہیں ؟
(الجواب) اس صورت میں نابالغہ کے نکاح کا ولی رشتہ کا چچا ہے بھائی بسبب نابالغ ہونے کے ولی نہیں ہے پس بدون رضامندی چچیرے چچا کے نکاح نابالغہ کا نہیں ہوا اگر اس نے ماں کے نکاح کئے ہوئے کو باطل کردیا تھا اور انکار کردیا تھا تو دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے۔[2] فقط

بلا اجازت جو نکاح ہوا وہ موقوف ہے

(سوال ۱۰۱٤) زید کا سوتیلا لڑکا اپنے نکاح کے موقع پر راضی نہیں ہے باہر کسی شہر میں نوکری پر ہے زید چالیس پچاس آدمیوں کا جرگہ لیکر بکر کے گھر جاتا ہے تاکہ اپنے سوتیلے بیٹے کا عقد بکر کی لڑکی سے کرے حسب معمول نکاح پڑھا گیا اور زید نے اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف سے جو حاضر نہیں تھا قبول کیا لیکن جب لڑکی کی رضامندی حاصل کرنے کی نوبت آئی تو بکر نے یہ کہہ دیا کہ لڑکی نابالغہ ہے اس پر لڑکی سے اجازت حاصل نہیں کی گئی حالانکہ لڑکی اس وقت عاقلہ بالغہ تھی ایسی صورت میں نکاح ہولیا نہیں ؟
(الجواب) لڑکے کو جسوقت یہ اطلاع اور خبر پہنچے گی کہ میرے سوتیلے باپ نے میرا نکاح فلاں لڑکی سے کردیا ہے تو اگر اس وقت وہ نکاح مذکور کو جائز رکھے بشرطیکہ وہ لڑکا بالغ ہو تو وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا کما ہو حکم نکاح

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٣٣ .ط.س.ج۳ص ۸۲. ظفیر
(۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٣٢ .ط.س.ج۳ص ۸۱) ظفیر

الفضولی۔ اس طرح لڑکی کو اگرچہ وہ بالغہ ہے اور (قبل نکاح اس سے اجازت نہ لی گئی) جس وقت خبر نکاح کی پہنچے گی کہ میرے باپ نے میرا نکاح فلاں لڑکے سے کر دیا ہے اور وہ سکوت کرے گی تو نکاح ہو جاوے گا الغرض نکاح مذکور موقوف ہے لڑکے اور لڑکی کی اجازت پر، مگر لڑکی کا سکوت بھی اس صورت میں اجازت شمار ہوتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے اوزوجها وليها واخبرها رسوله' اوفضولی عدل فسكتت عن رده مختارة الخ فهو اذن الخ [1] فقط

رضامندی سے جو نکاح ہوا درست ہے، بعد کا انکار معتبر نہیں

(سوال ۱۰۱۵) تین گواہوں نے جوان بیوہ عورت کی رضامندی حاصل کر کے نکاح خواں سے کہا کہ وہ عورت یہ اقرار کرتی ہے کہ بعوض دو سو روپیہ مہر کے میرا نکاح کر دو اس پر نکاح خواں نے نکاح کر دیا شرعاً یہ نکاح ہوا یا نہیں دو گھنٹہ بعد آپس کی رضامندی سے عورت انکار کرتی ہے؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا كذافی الدرالمختار فقط (بعد کا انکار قابل اعتبار نہیں جب کہ گواہ موجود ہیں ظفیر)

کتنی عمر میں عورت خود مختار ہوتی ہے

(سوال ۱۰۱۶) (۱) عورت کس عمر کو پہنچ کر اپنے نفس کا اختیار رکھتی ہے (۲) عورت کے بالغہ ہونے کی کوئی عمر مقرر ہے یا ایک بار حیض آنا بلوغ کے لئے کافی ہے۔

(الجواب) (۱) پندرہ برس کی عمر جس وقت پوری ہو جائے اس وقت عورت بالغہ شرعاً شمار ہوتی ہے اور اگر اس سے پہلے حیض آجاوے تو اسی وقت بالغہ ہو جاوے گی۔ [2]

(۲) غرض یہ ہے کہ اگر حیض وغیرہ کوئی علامت بلوغ پائی جاوے تو اس وقت بالغہ ہو جاوے گی اور اگر حیض وغیرہ نہ آوے تو پندرہ برس پورے ہونے پر بالغہ شمار ہوتی ہے۔ كذافی الدرالمختار [3] فقط

بالغ کی شادی اس کی خواہش کے مطابق ہونی چاہئیے
والدین کی مرضی کے خلاف کرنے میں کوئی گناہ نہیں

(سوال ۱۰۱۷) والدین لڑکے بالغ کی شادی کرنا چاہتے ہیں مگر جہاں والدین شادی کرتے ہیں لڑکا اس کے خلاف دوسری جگہ خواہش مند ہے والدین کو وہاں کرنا چاہئیے یا نہیں اگر لڑکا والدین کے خلاف شادی کرے گا تو گناہ گار ہے یا نہیں؟

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ و ج ۲ ص ۴۱۱ . ط. س. ج۳ ص ۵۹ . ظفیر
(۲) بلوغ الغلام بالا حتلام الخ والجارية بالا حتلام والحيض الخ فان لم يوجد فيهما شئ فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى (الدرالمختار ج ۲ ص ۱۹۹ 'كتاب الحجر . ط. س. ج۳ ص ۱۵۳) ظفير
(۳) ايضاً ' ظفير

(الجواب) جہاں لڑکا خواہش مند ہے والدین کو وہاں ہی نکاح کرنا چاہیئے کیوں کہ ایسا نہ ہو کہ خلاف کرنے میں زوجین میں موافقت نہ ہو اور لڑکے کو حتی الوسع والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے لیکن اپنی خواہش اور رضا کی موافق خلاف والدین کی مرضی کے اگر نکاح کرے گا تو گناہ گار نہیں ہے[1] بعد نکاح کے والدین کو جس طرح ہو راضی کرلیوے۔ فقط

بالغہ خود مختار ہے یوں ضابطہ کا ولی باپ ہے 'نانا' ماموں نہیں

(سوال ۱۰۱۸) ایک لڑکی کو اس کے باپ نے لڑکی کے نانا و ماموں کو دے دیا تھا کہ تم اس کی پرورش کرو اور تم ہی اس کی شادی بیاہ کرنا اب وہ لڑکی جوان ہوگئی ہے اب نکاح میں جھگڑا پیش آرہا ہے نانا ماموں تو چاہتے ہیں کہ اور جگہ کریں اور باپ چاہتا ہے کہ کہیں اور کرے اب یہ فرمایئے کہ ولی کون ہے اور کون نکاح کرسکتا ہے؟

(الجواب) ولی اس لڑکی کا اس کا باپ ہے مگر جب کہ لڑکی بالغہ ہے تو بلا اجازت اس کے اس کا باپ بھی نکاح نہیں کرسکتا لیکن چوں کہ باپ ولی شرعی ہے[2] اس وجہ سے اس کی اجازت لینے پر لڑکی کا چپ رہنا رضا اور اجازت سمجھی جاوے گی بخلاف نانا اور ماموں کے کہ اگر یہ اجازت لڑکی سے نکاح کی لیویں تو جب تک لڑکی صراحتاً زبان سے اجازت نہ دے نکاح نہ ہوگا۔[3] فقط

ولی ابعد نے نکاح کیا اور ولی اقرب نے رد کردیا تو نکاح نہیں ہوا

(سوال ۱۰۱۹) ایک عورت حنفیہ جس کی عمر بیس سال کی ہے اس کا نکاح اول بحالت نابالغی عمر تقریباً آٹھ سال میں بولایت پھوپھی و دیگر رشتہ داران باجبر واکراہ ہوا تھا چونکہ اس کے والدین بھی اس نکاح سے ناراض اور علیحدہ تھے اس وقت تک وہ عورت خاوند اول کے گھر آباد نہیں ہوئی تھی اور نہ اس سے خلوت کی بدستور اول نکاح سے ناراض ہے مگر اب اس کے والدین فوت ہوچکے ہیں اور وہ اب نکاح ثانی کی خواہش مند ہے تو کیا شرعاً وہ نکاح اول کو فسخ سمجھ کر اپنا نکاح ثانی کرسکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) باپ دادا کی موجودگی میں دور کے رشتہ داروں پھوپھی وغیرہ کو اختیار نابالغہ کے نکاح کا نہیں ہے اگر پھوپھی وغیرہ نے نکاح کردیا تو باپ دادا و غیرہ ولی اقرب کی رضاء و اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر ولی اقرب

---

(۱) فانكحوا ما طاب لكم من النساء (النساء)

(۲) الولي في النكاح العصبة بنفسه بلا توسط انثى على ترتيب الارث فحجب (درمختار) وابن الا بن كالا بن ثم يقدم الاب ثم ابوه الخ (رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۲۸ ط.س.ج۳ص۷۶) ظفير

(۳) فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضا ولي الخ فان استاذنها هو اى الولي وهو السنة او وكيله او رسوله او زوجها وليها واخبرها رسوله او فضولي عدل فسكتت عن رده مختارة الخ فهو اذن الخ فان استاذنها غير الاقرب كا جنبي اوولي بعيدفلا عبرة لسكوتها بل لا بدمن القول كالثيب البالغة (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س.ج۳ص۵۵) الولي في النكاح العصبة بنفسه الخ على ترتيب الارث والحجب (ايضاً ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س.ج۳ص۷۶) ظفير

راضی ہو تو نکاح قائم رہے گا ورنہ باطل ہو جاوے گا پس اگر باپ وغیرہ نے اپنی حیات میں اس نکاح کو فسخ کر دیا تھا تو اس لڑکی کو دوسرا نکاح کرنا بلا طلاق شوہر درست ہے اور اگر فسخ نہ کیا تھا اور بعد بلوغ لڑکی اس نکاح سے راضی نہ ہوئی تب بھی وہ نکاح فسخ ہو گیا دوسرا نکاح لڑکی کو کرنا درست ہے۔[1] فقط

بالغہ نے ابن فلاں سے اجازت دی بعد میں معلوم ہوا وہ فلاں کا لڑکا نہیں ہے کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۰۱۰) زید نے اپنی لڑکی ہندہ سے اجازت لیکر عمر کے لڑکے بکر سے عقد کر دیابعد کو معلوم ہوا کہ بکر عمر کا لڑکا نہیں ہے کسی غیر ذات کا ہے جو عمر کی منکوحہ لے کر آئی تھی اب ہندہ بکر کے گھر جانے سے انکاری ہے کہتی ہے کہ مجھے دھوکہ دیا گیا میں نے عمر کے حقیقی لڑکے سے نکاح کی اجازت دی ہے اس صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر ہندہ سے یہ کہہ کر اجازت لی تھی کہ میں تیرا نکاح بکر بن عمر سے کرتا ہوں اور اس پر اس نے اجازت دی یا سکوت کیا اور در حقیقت بکر بیٹا عمر کا نہیں ہے تو بکر سے جو نکاح باپ نے کیا وہ ہندہ کی اجازت پر موقوف رہا اگر بعد اطلاع کے ہندہ نے سکوت کیا تو نکاح منعقد ہو گیا اور اگر رد کر دیا تو باطل ہو گیا۔[2] فقط

ولی پر ضروری نہیں کہ وہ دوسرے کی بات مانے

(سوال ۱۰۲۱) زید کی برادری نے زید کے نام اقرار نامہ لکھ دیا ہے کہ یہ برادری کے سرپنچ اور قاضی ہیں بغیر ان کی رضامندی کے دوسرا نکاح نہیں پڑھا جا سکتا مگر بکر لڑکی کا ولی ہو کر زید کو نکاح نہیں پڑھانے دیتا بکر کی اس حرکت سے برادری میں تفرقہ اور فساد ہوتا ہے شرعاً اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

(الجواب) بکر جس لڑکی کا ولی ہے وہ اس کا نکاح خود کر سکتا ہے کسی نکاح خواں کو اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن تفرقہ ڈالنا بھی برادری میں اچھا نہیں ہے بکر کو ایسی بات نہ کرنی چاہئیے جس سے تفرقہ برادری میں لازم آوے فقط (مگر زید کو بھی لازم ہے کہ ولی کی بات مانے اس کے اختیار میں خواہ مخواہ دخل نہ دے ظفیر)

صورت مسئولہ میں بھائی کی نامنظوری سے نابالغہ کا نکاح باطل ہو جائے گا

(سوال ۱۰۲۲) زید نے ایک بیوی سلیمہ ایک لڑکی عقیلہ نابالغہ کا ایک لڑکا فہیم بالغ چھوڑا سلیمہ نے عقیلہ کا نکاح بلا مشورہ فہیم کے اس کی عدم موجودگی میں کر دیا اغواءً۔ اور حال یہ ہے کہ وہ مفاد و مضار سے واقف نہ تھی اب فہیم کہتا ہے کہ فسخ نکاح میں میں مختار ہوں اور اب سلیمہ بھی مضرات سے فہیم سے متفق ہے کیا فہیم فسخ نکاح کا مختار ہے ؟

---

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲) ط.س.ج۳ص۸۱ظفیر (۲) بخلاف مالو باشر العقد من غیره من اصیل او ولی او وکیل او فضولی اخر فانه یتوقف اتفاقا (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۲.ط.س.ج۳ص۶۰) ظفیر

(الجواب) ولی عقیلہ نابالغہ کے نکاح کا اس صورت میں فہیم ہے [1] اور اگر فہیم موجود نہ ہو کہیں دور ہو اور کوئی عصبہ دوسرا ابھی موجود نہ ہو تو ولی نکاح کی ماں ہے [2] پس اگر فہیم نے باوجود موجود ہونے اپنی ماں کے کئے ہوئے نکاح کو جائز نہیں کہا تو وہ نکاح جو کہ فہیم کی رضاء پر موقوف تھا باطل و فسخ ہو گیا [3] اور اگر فہیم دور تھا اور ماں نے اپنی ولایت سے نکاح کر دیا تو وہ صحیح ہے اور فہیم کو فسخ نکاح کا اختیار نہیں ثم یقدم الاب ثم ابوہ ثم الاخ الشقیق الخ فان لم یکن عصبة فالولایة للام (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۸) فقط

دو برابر کے ولیوں میں جس نے پہلے نکاح کر دیا وہ جائز ہے اور دوسرا باطل

(سوال ۱۰۲۳) مسماۃ نعمت جس کی عمر ۱۳ سال ۷ ماہ کی تھی اس کے برادر چچازاد کلاں نے اس کا نکاح اپنی ولایت سے اپنے منجھلے برادر زادہ سے کر دیا اسی رات کو اس کے برادر چچازاد خورد نے مسماۃ کا نکاح ایک دوسرے شخص میتا سے کر دیا کون سا نکاح صحیح ہوا اور کون سا باطل ہوا اب عمر مسماۃ کی ۱۶ سال اور چند ماہ کی ہے وہ اس نکاح سے بیزار ہے تو مسماۃ کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولو زوجها ولیان مستویان قدم السابق فان لم ید راو وقعا معاً بطلا الخ [4] پس معلوم ہوا کہ جب کہ ہر دو برادر چچازاد کے سوا اور کوئی ولی اقرب اس لڑکی کا نہ تھا اور یہ دونوں برادران چچازاد ولی بدرجہ مساوی ہیں تو جس کا نکاح پہلے ہوا وہ صحیح ہوا اور پچھلا باطل ہوا لہذا برادر چچازاد کلاں نے جو نکاح کچھ پہلے کیا وہ صحیح ہوا اور برادر چچازاد اور خورد نے جو نکاح کچھ پیچھے کیا وہ ناجائز و باطل ہوا اب باقی رہا خیار فسخ بلوغ سو اس میں قضاء قاضی شرط ہے بدون قضاء قاضی کے نکاح فسخ نہ ہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ نابالغہ بفور بلوغ عدم رضاء اپنی ظاہر کر دے۔ [5] فقط

سولہ سالہ لڑکی خود اپنا نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۱۰۲۴) حرمت خاں عرصہ دس سال کا ہوا انتقال کر گیا ایک بیوی اور ایک چھ سالہ لڑکی چھوڑی' ان دونوں کی پرورش لڑکی موجودہ کے ماموں نے کی آٹھ ماہ ہوئے لڑکی موجودہ کی ماں کا بھی انتقال ہو گیا اس نے یہ وصیت کی تھی کہ میری لڑکی کا نکاح صدیق پسر مولا بخش کے ساتھ کر دیا جائے اب لڑکی کی عمر سولہ سال کی ہے

---

(۱) الولی فی النکاح لا المال العصبة بنفسه الخ بلا توسط انثی علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونة علی ابیها (درمختار) ثم یقدم الاب ثم ابوه ثم الاخ الشقیق (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۲۸ ط.س.ج۳ص۷۶) (۲) فان لم یکن عصبته فالولایة للام (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ ط.س.ج۳ص۷۸) ظفیر (۳) وللولی الا بعد التزویج بغیبة الا قرب فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س.ج۳ص۸۱) ظفیر

(۴) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س.ج۳ص۸۱ ظفیر

(۵) وان کان المزوج غیر هما ای غیر الاب و ابیه الخ وان کان من کفوء و بمهر المثل صح ولکن لهما ای لصغیر و صغیرة و ملحق بهما خیار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ الخ بشرط القضاء للفسخ الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۱ ص ۴۱۹ ط.س.ج۳ص۶۷) ظفیر

ماموں کہتا ہے کہ لڑکی کا نکاح جس جگہ میرا دل چاہے گا کروں گا اور لڑکی کا تایازاد بھائی کہتا ہے کہ میں لڑکی کی والدہ کی وصیت کے مطابق کروں گا جب کہ لڑکی کی عمر سولہ سال ہے تو ولی نکاح کون ہے؟

(الجواب) ولی شرعی اس صورت میں لڑکی کا تایازاد بھائی ہے لیکن جب کہ لڑکی سولہ برس کی ہے تو شرعاً وہ بالغہ ہے اس کی اجازت اور اذن سے اس کا ماموں بھی کفو میں نکاح کر سکتا ہے اور وہ وصیت والدہ کی دربارہ نکاح معتبر نہیں ہے لڑکی کو اختیار ہے جہاں وہ راضی ہو کفو میں اپنا نکاح خود کرالے۔

عورت کی خرید و فروخت حرام ہے اور اس کا ولی اس کا باپ ہے

(سوال ۱۰۲۵) ایک شخص نے اپنی عورت مبلغ اڑھائی سو روپے میں فروخت کی، اور جس نے مول لی اس تحریر اسٹامپ پر کرالی، بعد دو تین ماہ کے اس نے ایک اور شخص کو مبلغ اڑھائی سو روپے میں فروخت کردی اور اسٹامپ پر تحریر کرادی۔

مگر ہر دو کی تحریر میں لفظ تین طلاق کا موجود ہے اب اس عورت نے دوسرے مشتری کے یہاں سے نکل کر نکاح کر لیا ہے اس لئے کہ دوسرے مشتری سے نکاح نہیں ہوا تھا اس عورت کے پاس دس گیارہ سال کی لڑکی ہے جس وقت پہلے مشتری نے عورت لی تھی لڑکی کی بابت یہ وعدہ کیا تھا کہ میں لڑکی کو خوراک وغیرہ دوں گا ورنہ بعد سال کے میرا دعویٰ نہیں ہے، لڑکی کے باپ کو پانچ سال قید ہو گئی ہے، لڑکی کا چچا موجود ہے آیا یہ عورت لڑکی مذکور کا نکاح کر سکتی ہے؟

(الجواب) ولی اس لڑکی نابالغہ کے نکاح کا اس صورت میں اس کا باپ ہے اور باپ کے بعد چچا ولی ہے، والدہ کو بدون اجازت ولی کے اختیار نکاح نابالغہ کا نہیں ہے، اور باپ کے اس کہنے سے اس کی ولایت ساقط نہیں ہوئی۔

اور یہ خرید و فروخت عورت کی حرام اور باطل ہے البتہ باپ کے غائب ہونے کی صورت میں اور اس سے رائے و مشورہ نہ لے سکنے کی صورت میں اس کا بھائی یعنی نابالغہ کا چچا ولی ہو جائے گا، کما فی کتب الفقہ وللولی الا بعد انکاح الصغیر والصغیرۃ بغیبۃ الاقرب[1] الخ فقط

باپ جب صحیح الحواس نہ ہو تو لڑکی کا ولی کون ہے

(سوال ۱۰۲۶) زید بوقت شادی صحیح الحواس تھا کچھ عرصہ کے بعد مخبوط الحواس ہو گیا اور دختر خورد سالہ اور زوجہ کو گھر سے نکال دیا طلاق نہیں دی، کیا زید کی رضامندی اس کی دختر نابالغہ کے عقد میں ضروری ہے؟

(الجواب) اگر زید صحیح الحواس ہو تو اس کی اجازت و رضامندی اس کی دختر نابالغہ کے نکاح کے جواز کے لئے ضروری ہے، اور اگر زید صحیح الحواس نہیں دیوانہ یا مخبوط الحواس ہے تو اس کی اجازت و رضا کی ضرورت نہیں ہے[2]

---

(۱) وللولی الا بعد التزویج بغیبۃ الا قرب (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج۳ص ۸۱) (۲) ولا ولایۃ لعبد ولا صغیر ولا مجنوناً لانه لا ولایۃ لهم علی انفسهم فا ولی ان لا یثبت علی غیر هم (هدایه باب الاولیاء ص ۲۸۷، ج۲ ط.س. ج۳ص۳۱۸)

اور رضاوعدم رضابرابر ہے' چچا تایاوغیرہ جواولیاء باپ داداکے بعد کے ہیں نکاح نابالغہ کاکرسکتے ہیں۔

دوبرابر کے ولیوں میں سے ایک نے اپنے پوتے سے نکاح کردیا اوردوسرے نے اپنے بیٹے سے کون سا صحیح ہوا؟

(سوال ۱۰۲۷) دوبرابر کے ولی میں سے ایک چچانے نابالغہ کی شادی اپنے پوتے سے کردی' اوردوسرے نے اپنے بیٹے سے' اس میں کون سانکاح درست ہوا؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار ولو زوجها وليان مستويان قدم السابق [1] الخ پس جواب صورت مسئولہ میں یہ ہے کہ ہر دو چچاولی نکاح صغیرہ کے مساوی درجہ میں ہیں' جونساان میں سے پہلے نکاح کردیوے گا وہی صحیح ونافذ ہوجاتا ہے قانون مقرر کردہ کے خلاف کرنے سے بھی نکاح شرعاً ہوجاتا ہے اور پھر حاکم کے توڑنے سے نہیں ٹوٹ سکتاالحاصل پہلانکاح قائم رہااوردوسرا باطل ہے۔ فقط

ولدالحرام کی ولی ماں ہے

(سوال ۱۰۲۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس لڑکی نابالغہ کے نکاح کے بارے میں جوایک ناجائز تعلق سے پیدا ہوئی ہے جب کہ اس کی والدہ کانکاح کسی سے نہ تھانابالغہ کی والدہ کی اجازت سے ایک لڑکے نابالغ کے ساتھ اس کانکاح ہواتھاچندماہ بعد نابالغ لڑکے کے والد نے اپنا خرچہ وغیرہ لیکر دوسرے کے سپرد کردیاہے اور بحیثیت ولی طلاق نامہ لکھ دیاہے توجس کی سپردگی میں لڑکی ہے وہ شخص اپنے یااپنے کسی رشتہ دار کے ساتھ اس کانکاح کرسکتاہے یانہیں؟

(الجواب) ولدالحرام کانسب والدہ سے ثابت ہوتا ہے باپ اس کا کوئی نہیں ہوتا پس ولایت نکاح اس دختر کی جوبے نکاح کے ہوئی اس کی والدہ کو ہے اس کی والدہ نے جونکاح اس کا کیاوہ صحیح ہوگیا [2] شوہر نابالغ کے ولی کو اختیار طلاق دینے کانہیں ہے' پس وہ طلاق جوولی کی طرف سے ہوئی صحیح نہیں ہوئی' اورنہ نابالغ شوہر کی طلاق واقع ہوتی ہے' کما فی الدرالمختار لا يقع طلاق المولى على امراة عبده الخ والمجنون الخ والصبي [3] پس جب تک شوہر اول بالغ ہونے کے بعد طلاق نہ دے طلاق واقع نہ ہوگی۔

حکومت کامقرر کردہ ولی نکاح کاولی نہیں ہے بلکہ مال کاہے

(سوال ۱۰۲۹) ایک یتیمہ نابالغہ کاولی اس کاچچازادبھائی تھااور جائیدادنابالغہ پر قابض تھااور سالہاسال سے اس کی کل آمدنی اپنے مصرف میں لاتاتھانابالغہ کوایک پیسہ بھی نہ دیتاتھااس کی بددیانتی کی وجہ سے حاکم وقت نے نابالغہ

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ص ۴۳۲ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۸۱. ظفير

(۲) فان لم يكن عصبة فالولاية للام؛ الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۲۹. ط.س. ج۳ص۷۸)

(۳) الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵و ج ۲ ص ۵۸۶. ط.س. ج۳ص ۲۴۲.

کے ماموں کو ولی مقرر کیا اور نابالغہ کے چچازاد بھائی نے مرنے سے سات روز قبل نابالغہ کا عقد اپنے پوتے سے کرالیا' یہ عقد درست ہے یا نہیں؟ باوجود حاکم کے دوسرا ولی مقرر کرنے کے ولی سابق کو اختیار نکاح کا رہتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغہ مذکور کا نکاح جو اس کے چچازاد بھائی نے اپنی ولایت سے اپنے پوتے کے ساتھ کیا وہ صحیح ہے اور ولایت نکاح نابالغہ کی اس کے چچازاد بھائی ہی کو ہے ماموں کو نہیں ہے "(۱) البتہ اس کے مال میں تصرف کا اختیار چچازاد بھائی کو نہیں ہے مال میں تصرف کا اختیار ماموں کو ہے جس کو حاکم نے مقرر کیا' یا کسی اور امانت دار کے متعلق کیا جاوے۔ فقط

باپ اور بہن ہو تو ولی باپ ہے مگر باپ کفو میں نہ کرے تو بہن کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۳۰) زید کی ہمشیرہ ہندہ نے زید کی نابالغہ لڑکی مسماۃ زاہدہ کو پرورش کیا اور اپنا جانشین قرار دیا ہے اب ہندہ یہ چاہتی ہے کہ زاہدہ کی شادی برادری میں کر دے لیکن اس معاملہ میں زید کی زوجہ دوسری حسد کی وجہ سے زید کو ورغلاتی ہے' چنانچہ زید خلل انداز اور مانع ہے' اس صورت میں ہندہ زاہدہ کا نکاح کر سکتی ہے۔ نہیں؟

(الجواب) ولی نابالغہ کا نکاح کا اس صورت میں اس کا باپ ہے بدون باپ کی اجازت کے نکاح نابالغہ کا نہیں ہو سکتا' لیکن فقہ کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اگر ولی اقرب کفو میں نہ کرے تو ولی ابعد کو اختیار نکاح کا ہو جاتا ہے' بناءً علیہ ہندہ اس کا نکاح کر سکتی ہے۔(۲) فقط

غیر کفو میں ایک ولی نے نکاح کی اجازت دی اور ایک نے مخالفت کی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۳۱) زید نے اپنی دختر مسماۃ مریم کا نکاح مسمی بشیر سے کر دیا جو کہ اس کا قریبی رشتہ دار تھا اور اپنی دوسری دختر زینب کا نکاح مسمی خالد سے کر دیا جو کہ دوسری قوم سے تھا اب اس کے بعد زینب کے فرزند مسمی بکر نے اپنی خالہ مریم کی دختر کریمہ سے اس کے اولیاء کے بغیر اجازت کے نکاح کر لیا اور کریمہ کا والد پہلے فوت ہو چکا تھا' اس کے بھائیوں میں سے ایک حقیقی برادر اس نکاح سے راضی تھا باقی سب حقیقی بھائی اور سب اہل قرابت کو یہ نکاح نامنظور تھا بوجہ اس بات کے کہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا تھا تو بکر کا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اقول و بالله التوفيق . مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ بالغہ کا نکاح بدون اس کے ولی کی اجازت کے صحیح نہیں ہے لیکن اگر بالغہ اپنا نکاح غیر کفو میں کرے تو ولی کو فسخ کرانے کا اختیار ہے اور قول مختار یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح صحیح ہی نہیں ہوتا یعنی جب کہ ولی راضی نہ ہو' لیکن اگر اولیاء میں سے ایک ولی بھی راضی ہو گیا تو وہ نکاح صحیح ہے پھر فسخ نہیں ہو سکتا' درمختار میں ہے فنفذ نکاح حرة مكلفة بلا رضاء ولی الخ وله' الاعتراض فی

---

(۱) الولی فی النکاح العصبة بنفسه علی ترتیب الارث والحجب الخ (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ .ط.س. ج۳ص۷۶)(۲) و یثبت للا بعد من الاولیاء النسب لو لم یزوج الا قرب زوج القاضی عند فوت الکفو التزویج لعضل الا قرب ای بامتناعه عن التزویج(درمختار) ای من کفوء بمهر المثل (رد المحتار باب الولی ص ۴۳۲ و ۴۳۴ ج ۲ .ط.س ج۳ص۸۲)

غیر الکفوء الخ وفی غیر الکفوء بعدم جوازہ اصلاً وھوالمختار للفتویٰ و بناءً علی الاول وھو ظاھر الروایۃ فرضا البعض من الاولیاء کالکل [1] الخ پس روایت اخیرہ درمختار سے واضح ہوگیا کہ صورت مسئول عنہا میں نکاح صحیح ہوگیا کیوں کہ بعد تسلیم اس امر کے کہ نکاح غیر کفو میں ہوا ہوا یک ولی کا راضی ہونا بھی صحت نکاح کے لئے کافی ہے۔ فقط

بارہ تیرہ سال کا لڑکا اور نو دس سال کی لڑکی اپنے آپ کو بالغ بتائے تو مانا جائے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۳۲) اگر لڑکا جس کی عمر ۱۲، ۱۳ سال کے درمیان ہو اور لڑکی جس کی عمر نو دس سال کے درمیان ہو بالغ ہونا اپنا ظاہر کریں اور صاحب شعور ہونا ان کا بخوبی ثابت ہو تو شرعاً ان کا بیان قابل تسلیم ہے یا نہیں یعنی وہ بالغ متصور ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) بارہ تیرہ برس کی عمر میں لڑکا اگر بالغ ہونا اپنا بیان کرے اور بہ ظاہر حال اس کا بیان صحیح معلوم ہوتا ہو یعنی اتنی عمر میں لڑکوں کو احتلام ہوتا ہو تو قول اس کا معتبر ہے اور وہ بالغ شمار ہوگا۔

اور لڑکی کے لئے نو دس برس کی عمر میں یہی حکم ہے یعنی قول اسکا دربارہ بلوغ معتبر ہے اور پندرہ برس کی عمر میں تو لا محالہ بلوغ کا حکم شرعاً دے دیا جاوے گا فی الدر المختار وادنی مدتہ لہ اثنتا عشرۃ سنۃ ولھا تسع سنین ھو المختار کما فی احکام الصغار فان راھقا بان بلغا ھذا السن فقالا بلغنا صدقا ان لم یکذبھما الظھار الخ وھو ان یکون بحال یحتلم مثلہ والا لا یقبل قولہ [2] الخ فقط

حیض آنے کے بعد لڑکی بالغہ مانی جائے گی اور وہ اپنے نکاح کی مالک ہوگی

(سوال ۱۰۳۳) لڑکی حائضہ ہونے پر بالغ مانی جائے گی یا نہیں اگر وہ بالغ مانی جائے گی تو کیا وہ کفو میں شادی کرنے کی مجاز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بالغہ مانی جاوے گی اور کفو میں اس کو نکاح کرنا اپنے اختیار سے درست ہے۔ [3] فقط

فاحشہ ماں کو حق حضانت نہیں اور اس کے نکاح کا حق چچا کو ہے

(سوال ۱۰۳۴) ولایت حسین تین بھائی تھے منجملہ ان کے لائق حسین و قدرت حسین فوت ہوگئے مسماۃ رحمانی بیگم بیوہ قدرت حسین حاملہ تھی اس کے ایک لڑکی مصطفائی خانم پیدا ہوئی اور مسماۃ مذکورہ نے عدالت دیوانی میں ایک دعویٰ اپنے حق کا دائر کیا جس میں وہ کامیاب ہوگئی اور بموجب حکم نامہ ڈگری حاصل کی اب چار پانچ سال سے مسماۃ مذکور فاحشہ ہوگئی اور اپنی دختر کو رقص کی تعلیم دلواتی ہے اکثر متقی لوگ میرے اوپر طعنہ زن

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ج ۲ ص ۴۰۹. ط.س. ج۳ ص۵۶. ظفیر
(۲) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲، ج ۵ ص ۱۳۳. ط.س. ج۳ ص۱۵۴ (۳) بلوغ الغلام بالاحتلام الخ والجاریۃ بالاحتلام والحیض والحبل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲، ج۵. ط.س. ج۳ ص۱۵۳) ظفیر

ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دختر مذکورہ کو اپنے قبضہ میں لیکر اس کام سے محفوظ رکھو' میرے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) ان لوگوں کا یہ کہنا صحیح ہے ولایت حسین جو دختر کا ولی ہے اس کو چاہئیے کہ اپنی برادر زادی کو اپنی ولایت واختیار میں لیکر ایسے افعال قبیحہ سے روکے اور حسب مصلحت اچھے موقع پر اس کا نکاح کر دے"[1] اس کی ماں کو کچھ ولایت واختیار دختر مذکورہ پر شرعاً حاصل نہیں ہے' اس کا حق حضانت بھی بسبب اس کے فاحشہ ہونے کے ساقط ہو گیا۔[2] فقط واللہ اعلم

لڑکی کا باپ لڑکے سے روپیہ لے لے تو ولی رہتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۳۵) لڑکی اور لڑکے کا نکاح نابالغی کی حالت میں والدین نے کر دیا اور لڑکی کے والد نے لڑکے کے باپ سے پچاس سو روپے یا کچھ کم وبیش طمع نفسانی سے لے لئے' ایسی حالت میں یہ دختر کا ولی رہایا نہیں اور نکاح جائز ہو یا نہیں' بغیر طلاق لڑکی بعد بلوغ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغی کی حالت میں جو نکاح ان کے والد نے کیا صحیح ہے اور لڑکی کے باپ نے جو روپیہ شوہر کے والد سے لیا یہ رشوت ہے اور حرام ہے واپس کرنا چاہئیے' مگر اس لینے کی وجہ سے ولایت باطل نہیں ہوئی' اب بدون طلاق کے عورت کا نکاح ثانی نہیں ہو سکتا اور نہ اس صورت میں لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہے۔[3] فقط

حضرت علیؓ سے روپے لئے گئے تھے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۳۶) آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے حضرت فاطمہؓ کے نکاح پر جہیز وغیرہ کے واسطے روپیہ لیا یا نہیں؟ یہ روایت کیسی ہے؟

(الجواب) حضرت علیؓ سے آنحضرت ﷺ کا روپیہ لینا جہیز وغیرہ کے واسطے ثابت نہیں بالکل غلط اور بے اصل ہے کوئی روایت اس قسم کی نہیں' اگر ایسا ہوتا تو فقہاء کرامؒ اس کو حرام کیسے کہتے۔ فقط

نابالغہ نے بچپن کے نکاح سے انکار کر دیا' دوسرا نکاح کر لیا' اس نکاح اور نسب کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۳۷) ہندہ کے باپ کا انتقال ہو گیا تھا' ہندہ کے ایک چچا نے دوسرے چچا کے لڑکے سے ہندہ کا صغر سنی میں نکاح کر دیا' ہندہ بلوغ کے بعد اپنے شوہر کے گھر نہ گئی پھر انکار کر دیا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں' بعد

---

(۱) الولی فی النکاح العصبة بنفسه علی ترتیب الا رث والحجب الخ فان لم یکن عصبة فالو لاینه للام(الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ و ج۲ ص ۴۲۹ ط.س.ج۳ص۷۶)

(۲) تثبت (الحضاة) للام النسبیة ولو کتابیة او مجوسیة او بعد الفرقة الا ان تکون مرتدة فحتی تسلم او فاجرة فجوراً یضیع الولد به کزنا و غناء و سرقة و نیاحة(درمختار) و یشترط فی الحضانة ان تکون حرة بالغة عاقلة امینة قادرة الخ (رد المحتار باب الحضانة ج ۲ ص ۸۷۱ ' ۸۷۲ ط.س ج۳ص۵۵۵) ظفیر

(۳) اخذ اهل المراة شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳ ط.س.ج۳ص۱۵۶)

ں اس نے دوسرے شخص سے نکاح کرلیا جس کو یہ سب واقعہ معلوم تھا ہندہ کے اس دوسرے شوہر سے ایک
کی پیدا ہوئی اب اس لڑکی کا نسب کس سے ثابت ہوگا اور لڑکی کس کی وارث ہوگی اور اس کا وارث کون ہوگا اور
رہ کس کے نکاح میں سمجھی جائے گی شوہر کون تسلیم کیا جائے گا دونوں نکاح میں کون سا صحیح ہوا؟
جواب) ہندہ کا نکاح اول جو بولایت عم ہوا شرعاً صحیح ہے اور ہندہ کا انکار اگر بلوغ سے کچھ عرصہ بعد ہو جیسا
سوال سے ظاہر ہے تو وہ معتبر نہیں اور اس انکار سے نکاح سابق میں کچھ خلل نہیں آیا جیسا کہ درمختا ب الولی
ص۴۲۰ میں ہے وان کان المزوج غیرهما ای غیر الاب والجد (الی ان قال) وان کان من کفوء و
مهر المثل صح ولکن لهما ای لصغیر و صغیرة و ملحق بهما خیار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ
العلم بالنکاح بعده لقصور الشفقة (الی قوله) بشرط القضاء للفسخ فیتوارثان الخ قال الشامی
له للفسخ ای هذا الشرط انما هو للفسخ لا لثبوت الاختیار وحاصله انه اذا کان المزوج للصغیر
لصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ اوالعلم به فان اختیار الفسخ لا یثبت الفسخ الا
سرط القضاء فلذا فرع علیه بقوله فیتوارثان فیه ای فی هذا النکاح قبل ثبوت فسخه (شامی ج ۲
ص ۴۲۰، ۴۲۱)

چوں کہ ہندہ مذکورہ نے بلوغ کے فوراً بعد انکار نہیں کیا اور نہ نکاح فسخ کرایا لہذا اس کا خیار بکر جو اس کو
صل تھا باطل ہو گیا قال فی الدرالمختار وبطل خیار البکر بالسکوت لو مختارة عالمة اصل النکاح
ی ان قال) ولا یمتد الی اخر المجلس [1] اگر ہندہ کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا تو بھی اس کا خیار بکر سکوت وقت
غ سے ساقط ہو گیا قال فی الدرالمختار وان جهلت به الخ للتفرغها للعلم الخ [2] پس دوسرا نکاح جو
سرے شخص نے باوجود نکاح اول کا علم ہونے کے کیا شرعاً باطل ہے اور کالعدم ہے اور اس دوسرے شخص نے
ح باطل کر کے جو وطی ہندہ سے کی وہ زنا ہے اور اس سے جو لڑکی پیدا ہوئی اس کا نسب اس شخص سے جو کہ زانی
ہ ثابت نہیں ہے بلکہ اس کا نسب ہندہ کے شوہر اول سے ثابت ہے کیونکہ نکاح باقی رہنے کی وجہ سے اس کا
اش قائم ہے اور حدیث شریف میں ہے الولد للفراش وللعاهر الحجر قال الشامی فی البحر لو تزوج
مراة الغیر عالماً بذلك ودخل بها لا تجب العدة علیها حتی لا یحرم علی الزوج وطوءها و به یفتی
ه زنا والمزنی بها لا تحرم علی زوجها [3] وفیه ایضاً من باب العدة اما نکاح منکوحة الغیر و
مدته فالدخول فیه لا یوجب العدة ان علم انها للغیر لانه لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا
وفی الدرالمختار فی فصل ثبوت النسب و قد اکتفوا بقیام الفراش لا دخول کمتزوج المغربی
شرقیة بینهما بسنة فولدت لستة اشهر منذ تزوجها لتصوره کرامةً اواستخدا ماً فتح [5] وفی

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س. ج۳ص ۷۳
(۲) ایضاً ص ۴۲۶ ج۲. ط.س. ج۳ص ۷۵ ظفیر
(۳) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲ و ص ۴۰۳ ج ۲ ۵۰۲.
(۴) رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج۲.
(۵) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی ثبوت النسب ص۸۶۷ ج۲. ط.س. ج۳ص ۵۵۰

الشامی فی شرح قول الدرالمختار ' الفراش علی اربع مراتب و قوی وھو فراش المنکوحة و معتدة الرجعی فانه فیه لا ینتفی الا باللعان [1] الخ

عبارات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ نکاح منکوحۃ الغیر سے باطل اور کالعدم ہے اور وطی کرنا اس سے زنا ہے اور زنا سے نسب کا ثابت نہ ہونا متفق علیہ ہے۔ کما مر فی الحدیث۔

پس معلوم ہوا کہ ہندہ اسی شخص کی بیوی ہے جس سے اس کا پہلا نکاح ہوا اور اس کی وارث ہوگی اور وہی اس کا وارث ہوگا لڑکی کا نسب بھی اسی شخص سے ثابت ہوگا جس کی ہندہ بیوی ہے' دوسرا نکاح ہندہ کا جس شخص سے ہوا نہ ہندہ اس کی زوجہ ہے نہ اس سے وراثت کا کوئی تعلق بربنائے زوجیت ہوا' اور نہ لڑکی کا اس سے نسب ثابت نہ وراثت کا اس سے کوئی تعلق۔ فقط

ماں نابالغہ لڑکی کا نکاح کردے اور باپ اجازت نہ دے تو نکاح نہیں ہوا

(سوال ۱۰۳۸) ایک لڑکی نو سالہ کا نکاح اس کی والدہ نے بلا اجازت ورضامندی اس کے باپ کے کردیا تھا اب وہ لڑکی بالغہ جوان ہے اس کا شوہر اس کو نان نفقہ نہیں دیتا بلکہ ایک خط میں لکھتا ہے کہ میں نے اس کو دل سے طلاق دے دی ہے اور تحریری طلاق نامہ اس کو کچھ مدت خوار کرکے دوں گا مگر وہ خط گم ہوگیا ہے لیکن ایک اور خط موجود ہے جس میں چند الفاظ طلاق کنایہ کے موجود ہیں مثلاً (۱) وہ میری عورت نہیں (۲) اس کو کہو میرے گھر سے چلی جا جدھر مرضی ہو میں بالکل خرچ نہ دوں گا (۳) چند سال خراب کرکے تحریری طلاق دوں گا وغیرہ وغیرہ۔

کیا عورت مذکورہ کو نکاح مذکورہ کالعدم سمجھ کر نکاح ثانی کی اجازت ہے؟

(نقل خط جو زوج نے بھیجا ہے)

جناب والا اکرم میاں پیر محمد از جانب عبدالقیوم

خط آپ کا پہنچا حال معلوم ہوا' دل کو خوشی ہوئی اور مجھ کو آپ اپنے دل کی بات ظاہر کریں کیا بات ہے اگر آپ کے ساتھ سلوک سے رہے گی تب میری عورت ہے ورنہ کوئی نہیں آپ جس طرح کہیں وہی بات کروں گی لیکن چند سال خراب کرکے 'اگر میری والدہ کو برا سمجھے گی میری سخت دشمن ہے۔

جواب از جائے دیگر

صورت مذکورہ بالا میں عورت مذکورہ کو شرع محمدی کی رو سے نکاح ثانی کی اجازت ہے کیونکہ ماں ولی ابعد ہے اور باپ ولی اقرب' اور ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ولی ابعد نابالغہ کا نکاح نہیں کرسکتا وللولی نکاح الصغیر والصغیرة والولی العصبة بترتیب لا رث (الیٰ ان قال) وان لم تکن عصبة فالولایة للام (کنز الدقائق باب الولیاء صفحه ۹۸) [2] اور باب الکنایات میں ہے کہ جو شخص طلاق کے ذکر کے وقت اور عورت کے سوال کرنے کے وقت اپنے خاوند سے طلاق کا اور غضب کی حالت میں اگر مرد اپنی بیوی کو کہے کہ تو

(۱) رد المحتار فصل فی ثبوت النسب ص ۸۶۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۵۵۰. ظفیر
(۲) دیکھیئے البحر الرائق باب اولیاء ج ۳ ص ۱۲۶. ط.س. ج۳ ص ۱۱۸.

چلی جا جدھر تیری مرضی ہو یا تو میری عورت نہیں ہے اور مانند اس کے تو عورت پر طلاق بائن پڑ جاتی ہے جس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

پس اگر بالفرض والتقدیر پہلے نکاح کو صحیح بھی مانا جاوے تو اس خط اور دوسرے خط کے الفاظ سے نکاح فسخ ہو گیا اور شریعت محمدیہ کی رو سے عورت مذکور کو نکاح ثانی کی اجازت ہو گی۔

درمختار باب العنین میں ہے کہ لیکن قہستانی میں ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک اگر زوج کو جنون یا جذام یا برص ہو تو عورت کو فرقت کا اختیار ہے اور اسی طرح ہر عیب زوج سے کہ عورت بدون ضرر کے اس کے پاس نہ ٹھہر سکے تو عورت کو اختیار ہے جدائی کا۔ [1] (صفحہ ۲۱۳ جلد ثانی)

(الجواب) (از حضرت مفتی صاحبؒ) اقول و بالله التوفیق .بیشک یہ صحیح ہے کہ ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ولی ابعد کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں ہے اور اگر ولی ابعد ایسا کرے تو وہ نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر وہ اجازت دے گا تو نکاح صحیح ہو گا ورنہ باطل ہو جائے گا۔

درمختار میں ہے :فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته [2] الخ

اور شامی میں ہے: فلایکون سکوتهااجازةً لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صراحة او دلالة تامل الخ (ص ۳۱۵ جلد ثانی شامی) [3]

اور جواب کا جزو ثانی جو کنایات سے بحالت غصہ و مذاکرہ طلاق طلاق بائنہ واقع ہونے کے متعلق ہے اس میں یہ تفصیل ہے کہ دوسرے خط کے مطابق جو کہ موجود ہے "کہ والدہ سے پوچھو تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر آپ کے ساتھ سلوک سے رہے گی تب میری عورت ہے ورنہ نہیں" اس میں اس کی عورت نہ رہنے کو والدہ کے ساتھ سلوک سے نہ رہنے پر معلق کیا ہے ایسی حالت میں اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو اور شرط پائی جائے تو طلاق رجعی واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں اور شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دلالت حال کافی نہیں ہے نیت شوہر کی ضرورت ہے وقید بالنیة لانه لا یقع بدونها اتفاقاً لکونه من الکنایات واشار الیٰ انه لا یقوم مقامها دلالة الحال لان ذلك فیما یصلح جواباً فقط وهو الفاظ لیس هذا منها و اشار قوله طلاق الیٰ ان الواقع بهذه الکنایة رجعی [4] الخ (ص ۴۵۳ قبیل باب طلاق غیر المدخول بها)

اور نیز شامی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عیوب شوہر مثل جنون و برص وغیرہ میں مفتی بہ قول شیخین ہے امام محمدؒ کا مذہب مفتی بہ نہیں ہے چنانچہ شامی میں ہے وقد تکفل فی الفتح بردما استدل به

---

۱) ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الاخر ولو فاحشا کجذام و جنون و برص و رتق و قرن و خالف الائمة الثلاثة فی خمسة لو بالزوج(درمختار) والظاهر ان اصلها و خالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقا و محمد فی الثلثة الاول بالزوج(رد المحتار باب العنین ص ۸۲۲' ج۲ .ط.س.ج۳ص۵۰۱' ظفیر

۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ .ط.س.ج۳ص ۸۱.

۳) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص۴۳۲' ط.س ج ۳ ص۸۲

۴) دیکھئے رد المحتار باب الصریح ص ۶۲۳ .ط.س.ج۳ص۲۸۳ قبیل باب طلاق غیر المدخول بها

الائمة الثلاثة و محمد بما لا مزید علیه[1] الخ (ص ۵۹۷ ج ۲ شامی)

الحاصل صرف وجہ اول ایسی ہے کہ اس کی وجہ سے حکم بطلان نکاح مذکور کا کیا جا سکتا ہے اور اجازہ نکاح ثانی کی اس عورت کو ہو سکتی ہے وہ یہ کہ والدہ نے جو نکاح دختر نابالغہ کا کیا اور باپ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور انکار کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔

جعلی اجازت نامہ ولی کی طرف سے بنوا کر نکاح پڑھایا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۳۹) سترہ سال ہوئے کہ زید نے اپنے پسر خالد کا رشتہ عمر کی دختر ہندہ سے پیغام دیا' چونکہ زید رذیل قوم کا تھا اس لئے عمر نے اس درخواست اور پیغام کو ترشی کے ساتھ رد کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد عمر برہما چلا گیا' اس کے پیچھے عمر کی طرف سے ایک جعلی خط بنایا گیا کہ عمر اپنی لڑکی ہندہ کو خوشی زید کے پسر خالد کے نکاح میں دیتا ہے اور نکاح پڑھوا دیا جائے۔

غرضیکہ ہندہ نو سالہ کا نکاح خالد سے کر دیا گیا جب عمر کو اس نکاح کی اطلاع ہوئی تو وہ بہت ناراض ہوا اور یہ لکھا کہ میں ہرگز اس امر کی اجازت نہیں دیتا اور لڑکی کو مت بھیجو۔

یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں؟ کچھ عرصہ کے بعد یعنی بالغہ ہونے کے چند سال بعد ہندہ نے باسط سے نکاح کر لیا' یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) خلاصہ جواب یہ ہے کہ چونکہ عمر اس نکاح سے راضی نہیں تھا اور اس کی طرف سے جعلی خط بنایا اور جس وقت عمر کو اطلاع ہوئی اس نے انکار کر دیا'[2] لہٰذا وہ نکاح جو خالد سے کیا گیا باطل ہے لہٰذا ہندہ کا نکاح باسط سے کیا گیا وہ صحیح ہے خالد کو دعویٰ زوجیت اس پر نہیں پہنچتا اور چونکہ اس صورت میں خالد سے ہندہ کا نکاح صحیح نہیں ہوا لہٰذا اس کے بعد دیگر سوالات کے جواب کی ضرورت نہیں ہے جو کہ نکاح سابق کے صحیح ہونے پر متفرع ہیں۔ فقط

تیرہ سالہ لڑکی نے پہلے بلوغ کا دعویٰ نہیں کیا بعد میں کرتی ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۴۰) ہندہ جس کی عمر اس کی والدہ تیرہ سال بتلاتی ہے اور اس کا باپ زندہ نہیں ہے حقیقی موجود ہے ماں بلا رضاء موجودگی چچا کے نکاح ہندہ کا خفیہ کر دیتی ہے اور ہندہ بوقت نکاح باوجود کہنے والدہ کے یہ لڑکی نابالغہ ہے دعویٰ بلوغ کا نہیں کرتی چچا نکاح سے مطلع ہو کر ناراض ہوا اور انکار کر دیا' بعد انقضاء چھ ماہ تعلیم تلقین سے ہندہ دعویٰ کرتی ہے کہ میں بوقت نکاح بالغہ تھی یہ دعویٰ ہندہ کا صحیح ہو گیا یا نہیں یا نکاح کے وقت

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العنین وغیرہ' ظفیر

(۲) ونكاح عبد وامة بغير اذن السيدموقوف على الاجازة كنكاح الفضولى سيجى فى البيوع توقف عقوده كلها لها المجيز حالة العقدوالا تبطل (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة مطلب فى الوكيل والفضولى ص ۴۴۹) ط.س. ج۳ص۹۷۔

دعویٰ کرنا چاہئیے تھا؟

(الجواب) تیرہ برس کی عمر میں بلوغ ممکن ہے اور یہ عمر مراہقت کی ہے اور در مختار میں ہے کہ مراہق اگر دعویٰ بلوغ کا کرے اور ظاہر حال اس کا مکذب نہ ہو تو قول اس کا معتبر ہے وادنی مدته له اثنا عشر سنة ولها تسع سنين الخ فان راهقا بان بلغا هذا السن فقالا بلغنا صدقا ان لم يكذبهما الظاهر الخ وهو ان يكون بحال يحتلم مثله والا لا يقبل قوله شرح وهبانيه درمختار [1] پس معلوم ہوا کہ لڑکی کا دعویٰ بلوغ کا صحیح ہے اور اس دعویٰ کی صحت کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ نکاح کے وقت دعویٰ بلوغ کا کرے بلکہ بعد میں دعویٰ بلوغ کا صحیح ہے کیونکہ دعویٰ کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے کہ کوئی شخص مخالف اور منکر ہو۔ فقط

چودہ سالہ لڑکی کا نکاح باپ اس کی موجودگی کے بغیر کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۴۱) ایک لڑکی چودہ سال کے اندر میں اپنی بہن کے پاس ہے اور اس کا باپ بریلی میں رہتا ہے تو وہ بغیر موجودگی لڑکی کے اپنی اجازت سے اس کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) چودہ برس کی عمر میں لڑکی کے بالغ ہونے کا حکم نہیں دیا جاتا اگر حیض وغیرہ نہ ہو اور نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کا باپ بدون موجود ہونے لڑکی کے کر سکتا ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہو اور اس کا نکاح دور بیٹھے بدون اطلاع کرنے لڑکی کے کر دے اور جس وقت لڑکی کو خبر ہو وہ سکوت کرے تب بھی باپ کا کیا ہوا نکاح صحیح ہے الغرض دونوں صورتوں میں باپ اپنی دختر کا نکاح دور بیٹھے کر سکتا ہے اور سکوت اس کا (بالغہ کا) اذن شمار ہوتا ہے۔[2] فقط

چچازاد بھائی نے بھی نکاح کیا اور سوتیلے چچازاد بھائی نے بھی، کون سا نافذ ہوگا؟

(سوال ۱۰۴۲) دو لڑکیاں ایک بالغہ دوسری نابالغہ اپنے سوتیلے چچازاد بھائی کی ولایت میں ہے اور ایک لڑکا جوان لڑکیوں کا حقیقی چچازاد بھائی ہے وہ کچھ ماہ زائد چودہ سال کی عمر کا ہے، اب اس سوتیلے بھائی نے ان میں سے ایک دختر بالغہ کا نکاح اپنے ساتھ کر لیا اور دوسری نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے سے کہ جو دوسری بیوی سے ہے اپنی ولایت سے پڑھوانا چاہتا ہے اور لڑکیوں کا حقیقی چچازاد بھائی کہتا ہے کہ میں بالغ ہوں اور میری ولایت سے میرا نکاح اس لڑکی سے پڑھا دیا جائے تو اس صورت میں نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ حقیقی چچازاد بھائی جو کہ مراہق ہے یعنی قریب البلوغ ہے، دعویٰ اپنے بالغ ہونے کا کرتا ہے اور قرائن سے اس کا صدق ظاہر ہے تو قول اس کا دربارہ بلوغ شرعاً معتبر ہوتا ہے كما قال في الدر المختار فان راهقا بان بلغا هذا السن فقالا بلغنا صدقا ان لم يكذبهما الظاهر الخ فيعد اثنتى عشر سنة بشرط شرط اخر لصحة اقراره بالبلوغ وهو ان يكون بحال يحتلم مثله والا لا يقبل الخ درمختار [3] پس

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب الحجر فصل في بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵ و ص ۱۳۳ ج ۵ ط.س. ج۳ ص ۱۵۴. ظفیر (۲) اوزوجها وليها واخبرها رسوله او فضولى عدل فسكت عن رده مختارة الخ فهو اذن الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۱۰ و ج ۲ ص ۱۱ ط.س. ج۳ ص ۵۹ ظفیر

(۳) ايضاً كتاب الحجر فصل في بلوغ الغلام الدرالمختار على هامش رد المحتار ج ۵ ص ۱۳۲ و ۱۳۳ ط.س. ج۳ ص ۱۵۴

چونکہ حقیقی چچازاد بھائی بالغ کی ولایت مقدم ہے علاتی چچازاد بھائی سے لہذا جو نکاح حقیقی چچازاد بھائی نے کیا وہ صحیح ہے اور بعد میں جو نکاح علاتی چچازاد بھائی نے کیا وہ باطل ہے، پہلے جو یہاں سے جواز نکاح اس صورت میں لکھا گیا ہے وہ اس بناء پر تھا کہ سوال میں حقیقی چچازاد بھائی کو نابالغ ظاہر کیا گیا تھا، لہذا اس صورت میں کہ وہ بالغ ہو وہ جواب صحیح نہیں ہے اور یہ جواب جواب لکھا گیا ہے صحیح ہے۔ فقط

نابالغہ کا نکاح طوائف کے یہاں کر دیا گیا حکم کیا کرے

(سوال ۱۰۴۳) ایک شخص نے اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح کچھ روپیہ لیکر ایک طوائف کے یہاں کر دیا وہ خود بھی گروہ طوائف سے تھا اب فوت ہو گیا ہے، لڑکی اس وقت سوتیلی والدہ اور سوتیلے والد کے قبضہ میں ہے وہ گروہ طوائف سے نہیں ہے اور سسرال جانا نہیں چاہتی اس لئے اس نے تنسیخ نکاح کا دعویٰ عدالت میں کیا ہے مجسٹریٹ صاحب کے ایماء سے ہر دو فریق نے اس دعویٰ میں مجھ پر حصر کیا ہے کہ جو فیصلہ میں کروں مجھ کو منظور ہوگا میں اس میں کیا فیصلہ کروں؟

(الجواب) لڑکی بعد بالغہ ہونے کے اس نکاح کو فسخ کرا سکتی ہے لہذا آپ بوجہ حکم مسلم فریقین ہونے کے ان میں تفریق کرا دیں در مختار میں ہے ولزم النکاح الخ ان کان الولی اباً او جداً لم یعرف منهما سوء الاختیار وا ن عرف لا یصح النکاح اتفاقاً انتهی[1] ملخصاً و فی الشامی ثم اعلم ان مامر عن النوازل من ان النکاح باطل معناه سیبطل کما فی الذخیرة لان المسئلة مفروضة فیما اذا لم ترض البنت بعد ما کبرت کما صرح به فی الخانیة والذخیرة وغیرهما[2] فقط

ولی کی اجازت کے بغیر نابالغہ کا نکاح ماموں کر دے اور خلوت بھی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۴۴) لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کا ماموں بلا اجازت علاتی بھائی اور باپ کے چچا کے کر دیوے تو احناف کے نزدیک وہ نکاح درست ہو گیا نہیں اگر درست نہیں ہوا تو اس سے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں کیوں کہ لڑکی اس کے مکان پر گئی اور خلوۃ صحیحہ بھی ہو چکی ہے، اور مہر لازم ہو گیا نہیں اور عورت پر عدت ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) احناف کا مذہب یہ ہے کہ ولی اقرب کی موجودگی میں اگر ولی ابعد نابالغہ کا نکاح کر دے تو وہ نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اور ولی اقرب اس صورت میں علاتی بھائی ہے پس اگر اس نے نکاح کی خبر سن کر اس نکاح کو جائز رکھا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا ہے اور اس نے اس کو رد کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا ہے[3] پس بصورت اجازت بدوں اس کی طلاق کے وہ نکاح فسخ نہ ہوگا اور طلاق کے بعد عدت لازم ہو گی اور مہر لازم ہے اور اگر

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۱۷ ج ۲ و ۴۱۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص۶۶. ظفیر
(۲) رد المحتار باب الولی جلد ۲ ص ۴۱۸ و جلد ۲ ص ۴۱۹. ط.س. ج۳ص۶۷ ظفیر
(۳) فلو زوج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازته(الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج۲ ص ۴۳۲. ط.س. ج۳ص۸۱) ظفیر

اس نے باطل کر دیا تھا اور انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا اس صورت میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے مگر بوجہ موطوءۂ بالشبہ کے تحت میں آنے کے عدت لازم ہوگی اور مہر مثل دینا ہوگا۔ در مختار وغیرہ۔ فقط

بالغہ کہتی ہے کہ جبراً نکاح ہوا میں نے سن کر انکار کر دیا

(سوال ۱۰۴۵) خلاصہ سوال یہ کہ زید مدعی ہے کہ میرا نکاح ہندہ بالغہ کے ساتھ باجازت پدر ہندہ ہوا تھا اور ہندہ رخصت ہو کر میرے مکان پر آئی اور چند بار خلوت بھی ہوئی ہندہ مدعا علیہ زید مدعی کے ساتھ اپنی رضامندی واجازت سے اس نکاح کا بحلف انکار کرتی ہے اور وطیٔ سے بھی بحلف انکار کرتی ہے کہ کبھی اپنے ساتھ وطیٔ ودواعی جماع پر زید کو قدرت نہیں دی اور یہ بھی بیان کرتی ہے کہ جس وقت مجھ کو نکاح کی اطلاع ہوئی میں نے اس سے انکار اور اظہار نارضامندی کر دیا تھا اور بعض قرابت دار ہندہ کے اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں تو زید کا ہندہ کے ساتھ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) حاصل جواب یہ ہے کہ در مختار میں ہے **ولا تجبر البکر البالغة علی النکاح لا نقطاع الولایة بالبلوغ**[1] **الخ** پس اس صورت میں جب کہ ہندہ نے بوقت استیذان ونیز بعد نکاح کے اس سے انکار کر دیا اور اظہار نارضامندی کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا بخلاف **مالو بلغها فردت ثم قالت رضیت لم یجز لبطلانه بالرد الخ درمختار**[2] پس جب کہ رد کے بعد اگر وہ اپنی رضاء کا بھی اظہار کرے تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوتا تو جس صورت میں بالغہ اول سے آخر تک انکار ہی کرتی رہے تو نکاح اس کا کسی طرح صحیح نہیں ہوا اور چوں کہ موافق اقرار بالغہ [illegible] نہیں ہوئی تو مہر بھی لازم نہ ہوا لڑکی کو دوسرے شخص سے اپنی رضامندی کے کفو میں نکاح کرنا درست ہے۔

نومسلمہ کب نکاح کرے

(سوال ۱۰۴۶) (۱) جب عورت مسلمان ہو کر مرد کافر سے جدا ہو جاوے تو دوسرے شخص سے کس وقت نکاح کر سکتی ہے؟

عورت کہتی ہے دل سے اجازت نہیں دی

(۲) ایک مرد نے ایک عورت سے جبراً نکاح کیا مگر عورت نے دل سے اجازت نہیں دی یہ نکاح ہوا یا نہیں عورت اب سب سے یہی کہتی ہے کہ میں نے دل سے اجازت نہیں دی اگر شوہر کلمات کفر کہے تو شرعاً کیا حکم ہوگا؟

(الجواب) تین حیض آنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔[3] فقط

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰. ط.س. ج۳ ص ۵۸. ظفیر

(۲) ایضاً ج ۲ ص ۴۱۲. ط.س. ج۳ ص ۶۰ ظفیر

(۳) ولو اسلم احد هما ای احد المجوسین اوامرأ الکتابی فی دار الحرب الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثه اشهر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶. ط.س. ج۳ ص ۱۹۱) ظفیر

(۲) اگر کوئی بالغہ عورت زبان سے اپنے نکاح کی اجازت دیدے اگرچہ دل سے راضی نہ ہو اور ناخوشی کے ساتھ زبان سے اجازت دے دے تو نکاح ہو جاتا ہے اور جس عورت کا شوہر کلمات کفر کہے تو اس کی عورت اس کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا ضروری ہے۔ فقط

شیعہ بالغہ لڑکی سنی ہو کر خود نکاح کر لے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۴۷) ایک بالغہ شیعہ لڑکی نے برضا و رغبت خود بلا اجازت والدین ایک سنی افغانی سے چار گواہ اور ایک وکیل کی موجودگی میں معرفت قاضی کے نکاح کیا منکوحہ کے والدین بوجہ شیعہ ہونے کے اپنی لڑکی کا نکاح شوہر سے فسخ کرانا چاہتے ہیں حالانکہ قبل نکاح لڑکی نے روبرو گواہان اقرار کیا ہے کہ میں سنت جماعت حنفی مذہب اختیار کر چکی ہوں اور وکیل نکاح ہونے کا تو اقرار ہے اور میں وکیل بھی بنا مگر لڑکی کے ایجاب و قبول کی آواز میرے کانوں میں نہیں پہنچی اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟

(الجواب) درمختار میں ہے فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضاء ولی [1] الخ وھکذا فی العالمگیریہ وغیرہ پس صورت مسئولہ میں جب کہ وہ لڑکی بالغہ ہے اور سنی ہو چکی ہے جیسا کہ شہادت سے ثابت ہے اور ایجاب و قبول بھی شہادت سے ثابت ہے لہذا اس کا نکاح سنی المذہب سے صحیح ہو گیا ہے والدین دختر جو کہ شیعہ ہیں اور اپنے مذہب پر قائم ہیں نکاح مذکورہ فسخ نہیں کر سکتے۔ فقط

بد چلن ولی، ولی باقی رہتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۴۸) اگر دختر کا ولی بد چلن ہو اور خبر گیراں نہ ہو تو اس کی ولایت کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) کوئی ولی اگر بد چلن ہو یا خبر گیراں خورد و نوش کا نہ ہو تو بوجہ ترک کرنے اپنے فرض منصبی کے وہ عاصی و فاسق ہے لیکن ولایت اس کی مطلقاً اس سے سلب نہیں ہوتی اور خاص صورت میں اس کی ولایت بھی سلب ہو جاتی ہے بہر حال بالغہ لڑکی پر ولایت اجبار کسی ولی کو نہیں ہے۔ فقط

دادا نے گو خبر نہ لی ہو مگر باپ کے بعد ولی نکاح وہی ہے

(سوال ۱۰۴۹) زید فوت ہو گیا اس کی دختر کی پرورش والدہ نے کی دادا چچا نے مطلق خبر گیری نہ کی اب والدہ اپنی مرضی سے کفو میں نکاح کرنا چاہتی ہے دادا چچا وہاں اذن دینے سے انکاری ہیں بلکہ قاضی شہر کو کہتے ہیں کہ ہماری بلا اجازت نکاح نہ پڑھایا جاوے ایسی صورت میں والدہ کی اجازت سے نکاح ہو جاتا ہے یا دادا و چچا کی اجازت ضروری ہے؟

(الجواب) اگر وہ نابالغہ ہے تو باپ کے نہ ہونے کی صورت میں ولی اس کے نکاح کا اس کا دادا ہے اور دادا کے بعد چچا ولی ہے ان کی موجودگی میں والدہ کو اختیار نابالغہ کے نکاح کا نہیں ہے اگرچہ پرورش والدہ نے کی ہے پس جب

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷. ط.س. ج۳ ص ۵۵ ظفیر

کہ ولی اس نابالغہ کے نکاح کے دادا اور چچا ہیں تو اگر وہ قاضی نکاح خواں کو نکاح خوانی سے روک دیں تو وہ حق بجانب ہیں قاضی کو اس حالت میں بدون ان کی اجازت کے نکاح پڑھنا جائز نہیں ہے اور وہ نکاح نہ ہوگا۔[۱] فقط

نابالغہ بیوہ کا نکاح ساس نے کردیا مگر ماں نے رد کردیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۵۰) ایک لڑکی ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کی ساس نے کردیا لڑکی کی والدہ اپنی لڑکی کو لے آئی اور بعد بالغہ ہونے کے اس کی اجازت سے اس کا نکاح دوسری جگہ کردیا تو یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) نابالغہ کے نکاح کی صحت کے لئے ولی شرط ہے[۲] پس لڑکی کی ساس نے جو نکاح اس کا کیا تھا وہ لڑکی کی ماں کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے اجازت نہیں دی تو یہ نکاح باطل ہوگیا اب لڑکی کی رضا سے اس کی ماں نے جو نکاح کیا ہے وہ صحیح ہے۔ فقط

قاضی کو جب معلوم ہو کہ لڑکی راضی نہیں تو وہ کیا کرے؟

(سوال ۱۰۵۱) اگر قاضی کو معلوم ہو جائے کہ جہاں لڑکی بالغہ کے اولیاء نکاح کرنا چاہتے ہیں لڑکی وہاں نکاح کرنے پر رضامند نہیں ہے تو اسکو کیا کرنا چاہیئے؟

(الجواب) اس صورت میں قاضی کو احتیاط کرنی چاہیئے اور ولی دختر سے صاف کہہ دے کہ بدون اجازت بالغہ کے ان کا نکاح صحیح نہیں ہوتا تاہم اس کا خیال رکھو البتہ سکوت بالغہ کا ولی کے نکاح کردینے پر اگرچہ وہ اس پر راضی نہ ہو جواز نکاح کے لئے کافی ہے[۳] وتفصیله فی کتب الفقه . فقط

ولی اور وکیل کی اجازت چاہتے وقت لڑکی کی کون کون سی ادا اجازت ہے

(سوال ۱/۱۰۵۲) ولی کے لئے مثل (اب وجد) بنت باکرہ بالغہ سے وقت اجازت نکاح برائے اجازت یہ امور کافی ہیں ضحک' بکاء' بلا صوت وغیرہا یا تکلم ضروری ہے (۲) ولی اگر وکیل بنا ہے طلب اجازت بالنکاح میں تو اس وکیل من الولی کے لئے بھی وہ امور کافی ہوں گے جو ولی کے لئے کافی تھے یا اس وکیل کے لئے تکلم ہی ضروری ہوگا (۳) وکیل من الولی اگر اجنبی غیر محرم ہے تو اس کے واسطے درصورت کفایت ان امور کے جو ولی کے لئے کافی

---

(۱) الولی فی النکاح العصبة بنفسه علی ترتیب الارث والحجب فان لم تکن عصبة فالو لایة للام (درمختار) ثم یقدم الاب ثم ابوه ثم الاخ الشقیق الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ وج ۲ ۴۲۸ .ط.س. ج۳ص ۷۶)

(۲) وهو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷) .ط.س. ج۳ص ۵۵ ظفیر

(۳) أو زوجها ولیها واخبر ها رسوله او فضولی عدل فسکتت عن رده مختارة الخ فهو اذن (درمختار) قوله عن رده قید به اذ لیس المراد مطلق السکوت لا نها لو بلغها الخبر فتکلمت باجنبی فهو سکوت هنا فیکون اجازة فلو قالت الحمد لله اخترت نفسی او قالت هو دباغ لا اریده فهذا کلام واحد فهو رد قوله مختارة اما لو اخذها عطاس او سعال حین اخبرت فلما ذهب قالت لا ارضی اواخذ فمها ثم ترك فقالت ذلك صح ردها لان سکوتها کان عن اضطرار (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ وج ۲ ص ۴۱۱ .ط.س. ج۳ص ۵۹) ظفیر

ہیں ان کا خود مشاہدہ کرنا ضروری ہے یا ایک عورت کا اسکے متعلق خبر دینا کافی ہوگا؟

(الجواب) (۱'۲'۳) بکر بالغہ کا سکوت اور ضحک اور بکاء بلا صوت اذن ہے جب کہ اجازت چاہنے والا ولی ہو یا اس کا وکیل یا قاصد اور اگرچہ وکیل اجنبی غیر محرم ہو جب کہ اس کو یہ امور بذریعہ خبر معلوم ہو جاویں اگر بذریعہ عورت معتبر کے ہوں لیکن اسی حالت میں بصورت انکار بالغہ ایک عورت یا ایک مرد کا بیان کافی نہ ہوگا قال فی الدرالمختار فان استاذنها هو ای الولی الخ او وكيله او رسوله او زوجها وليها واخبرها رسوله او فضولی عدل فسكتت او ضحكت او بكت بلا صوت [1] الخ انتهىٰ ملخصاً فقط

زبان سے جب ولی نے کہہ دیا تو دل کا اعتبار نہیں

(سوال ۱۰۵۳) مختار فاطمہ لڑکی بعمر دس سالہ کا نکاح اس کی ماں نے بہ وکالت عزیز احمد جو لڑکی کا چچا دوری سلسلہ سے ہوتا ہے اپنے ایک عزیز مسمی لائق علی سے کر دیا اب یہ کہا جاتا ہے کہ لڑکی کا نکاح ماں کی ولایت اور اجازت سے جو ہوا یہ جائز نہیں ہے بلکہ عزیز احمد کی ولایت واجازت سے ہونا چاہئیے تھا عزیز احمد کا یہ خیال عرصہ سے تھا کہ لڑکی مذکورہ کا نکاح میرے لڑکے کے ساتھ ہو اسی وجہ سے عزیز احمد یہ مشہور کر رہے ہیں کہ نکاح میری اجازت سے نہیں ہوا اور میں نے یہ وکالت دل سے نہیں کی تھی بلکہ بظاہر مروتاً کر دی ہے پس ایسی حالت میں یہ نکاح جائز طور پر ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ نکاح مذکورہ بوکالت عزیز احمد کے ہوا ہے جو کہ ولی نابالغہ کا ہے تو یہ نکاح منعقد اور صحیح ہو گیا عزیز احمد کا کوئی عذر اب مسموع نہ ہوگا۔ فقط

دادا بڑھاپے کی وجہ سے ذی رائے نہیں رہا تو چچا ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۵٤) ایک لڑکی جس کی عمر دس سال کی ہے اس کا باپ انتقال کر گیا ہے دادا موجود ہے اور چچا حقیقی موجود ہے اور دادا کی یہ حالت ہے جیسا کہ کوئی دیوانہ ہوتا ہے اور اپنے اولاد کے نفع ونقصان کو نہیں سمجھتا اب لڑکی کا حقیقی چچا یہ چاہتا ہے کہ میں اپنی ولایت سے لڑکی کا عقد کر دوں تو شرعاً یہ نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں دادا کی ولایت ساقط ہے چچا کی ولایت سے نکاح نابالغہ کا صحیح ہے' در مختار باب الولی میں ہے هو البالغ العاقل الخ ولو فاسقا على المذهب مالم متهتكا [2] الخ و فيه لزم ولو بغبن فاحش او بغير كفوء ان كان الولى المزوج اباً او جداً مالم يعرف منهما سوء الاختيار وان عرف لا يصح [3] فقط

نشہ خوار باپ نے نابالغہ کا نکاح غیر کفو اور کم مہر میں کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۵۵) ایک شخص چنڈو باز نشہ خوار محض اپنی نفسانی طمع کے لئے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے خاندان کے کم

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤١٠. ط.س. ج۳ص ٥٨' ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٠٦. ط.س. ج۳ص ٥٤. ظفیر (۳) ایضاً ج ۲ ص ٤١٧'. ط.س. ج۳ص ٦٦. ظفیر

درجہ کے لوگوں میں ایک ایسے صغیر السن لڑکے سے کردیا جس کے بالغ ہونے میں ۷۔۸ سال کا عرصہ ہے اور لڑکی اس وقت بالغ ہے اور مہر بہت کم مقرر کیا گیا ہے اس صورت میں ایسے باپ کا کیا ہوا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اقول و باللہ التوفیق۔ تحقیق صاحب فتح القدیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک باپ پہلے سے معروف بسوء الاختیار نہ ہو تو وہ نکاح جو اس نے قبل از معروف ہونے کے کیا صحیح ہے جیسا کہ عبارت عالم یعرف منهما سوء الاختیار وان عرف لا یصح سے ظاہر ہوتا ہے اور مہر کا حال یہ کہ بعض اقوام میں مہر اس درجہ کثیر رائج ہے کہ کوئی عاقل اس کو پسند نہیں کر سکتا اور مغالاۃ مہر سے نہی صراحۃً موجود ہے تو اگر باپ نے موافق طریق سنت کی فرض کیجئے کہ اپنی دختر کا مہر مقرر کردیا اور نابالغ شوہر سے نکاح کرنا مصلحت آئندہ دختر کی موافق سمجھا تو اس کو سئی الاختیار نہ کہا جاوے گا اور اس وصف کے ساتھ معروف ہونا اس کا تو اس سے کسی طرح محقق نہ ہوگا البتہ اگر بحالت نشہ اس نے یہ نکاح کیا ہے تو صحیح نہ ہوگا۔ کما فی الدر المختار و کذا لو کان سکران الخ وفی الشامی وهذا مفقود فی السکران وسیئ الاختیار[1] اذا خالف الخ فقط

مرزائی باپ نابالغہ کا ولی نہیں ہو سکتا

(سوال ۱۰۵۶) ایک کنواری لڑکی عاقلہ بالغہ کے جس کے (والدین اور دادا اور دیگر رشتہ دار موجود ہیں) اپنے دادا کو ولی بنا کر اپنا نکاح برادری کے ایک لڑکے سے احکام شرعی کے مطابق کرلیا ہے لڑکی کا باپ کچھ عرصہ سے مرزائی ہو گیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں لڑکی کسی مرزائی کو دوں گا قادیان والوں نے حکم دیا ہے کہ اگر لڑکا مرزائی مذہب اختیار کرے تب لڑکی دی جا سکتی ہے اس صورت میں جو نکاح لڑکی کا دادا کی ولایت سے ہوا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں اول تو لڑکی خود بالغہ عاقلہ ہے تو خود اس کی اجازت سے اس کا نکاح کفو میں صحیح ہے کسی ولی کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وهو ای الولی شرط صحته نکاح صغیر الخ لا مکلفة فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضی ولی الخ[2] اور ثانیاً یہ کہ اگر ولی کے ذریعہ سے ہی نکاح اس کا کیا جاوے جیسا کہ سنت ہے تو ولی اس کا اس صورت میں اس کا دادا ہے باپ بوجہ مرزائی ہو جانے کے ولی نہیں رہا ولایت اس کی باطل ہوگئی[3] پس دادا نے جو نکاح اس بالغہ کا اس کی اجازت سے کیا وہ صحیح ہو گیا باپ کو اس نکاح کو توڑنے کا اختیار اور دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے اور مرزائی لڑکے سے نکاح صحیح نہیں ہوگا الحاصل جو نکاح بولایت دادا ہو گیا وہ صحیح ہے 'قادیان والوں کا حکم باطل ہے۔ فقط

---

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س. ج۳ ص ۶۷ وکذا (ای لا یصح النکاح) لو کان سکران فزوجها من فاسق او شریر او فقیر اوذی حرفة دنیئة(الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۸. ط.س. ج۳ ص ۶۷) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷. ط.س. ج۳ ص ۵۵. ظفیر

(۳) مرزائی مرتد کافر ہوتا ہے اس لئے وہ ولی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ولی کے لئے اسلام کی شرط ضروری ہے بشروط حریة و تکلیف و اسلام فی حق مسلمة تريد التزوج وولد مسلم لعدم الولاية(درمختار) یعنی ان الکافر لایلی علی المسلمة وولده المسلم لقوله تعالیٰ "ولن یجعل الله للکافرین علی المؤمنین سبیلا(رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۸ ؛ ۴۲۹. ط.س. ج۳ ص ۷۷. ظفیر

عصبہ کسی بھی پشت کا ہو اس کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں

(سوال ۱۰۵۷) اگر کسی نابالغہ کا کوئی عصبہ پانچویں پشت کا موجود ہو تو والدہ کا کیا ہوا نکاح جائز ہوگا یا نہیں اور وہ نابالغہ بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ نابالغہ کا کوئی عصبہ کسی پشت کا موجود ہو تو والدہ کو ولایت نکاح نہیں ہے پس اگر ایسی حالت میں والدہ نابالغہ کا نکاح کرے گی تو وہ نکاح اس عصبہ کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر وہ اجازت دے گا تو وہ نکاح صحیح ہوگا اور اگر وہ انکار کر دے گا تو وہ نکاح باطل ہوگا[1] اور اگر ولی عصبہ اس نکاح کو جائز رکھے تو نابالغہ کو بعد بالغ ہونے کے اختیار ہوگا کہ اس نکاح کو فسخ کرادے مگر بذریعہ قاضی و حاکم کے فسخ کرا سکتی ہے خود فسخ نہیں کر سکتی۔[2] کذافی الشامی فقط

پہلا نکاح صحیح ہے اور تعلیق کالعدم ہے

(سوال ۱۰۵۸) زید کے والد نے زید کے روبرو اس کی دختر کا نکاح گواہوں کی موجودگی میں عمر کے بیٹے سے کر دیا زید ساکت صامت رہا اب سہ ماہ کے بعد غصہ کی حالت میں ناراض ہو کر کہہ دیا کہ اگر میں عمر کے لڑکے کو ناطہ دوں تو مجھ پر میری عورت بہ سہ طلاق حرام ہے اب اگر کوئی شخص خواندہ معتمد علیہ زید کو تسلی دیوے کہ تیری لڑکی کا شرعی نکاح عمر کے لڑکے سے ہو چکا ہے یہ تمہاری تعلیق لغو ہے تم کو بغرض تشہیر دوبارہ جدید نکاح کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے زید نے اس پر اعتماد کر کے دوبارہ نکاح اپنی لڑکی کا عمر کے لڑکے سے کر دیا کیا زید کی منکوحہ زید پر حرام ہو جائے گی۔؟

(الجواب) **فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته الخ درمختار**[3] **قال فی الشامی فلا یکون سکوته اجازة لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحا اودلالة شامی**[4] ص ۳۱۵ ج ۲ پس اگر زید نے صراحۃً یا دلالۃً اپنی رضا کا اظہار کر دیا مثلاً اپنی دختر کو اس کے شوہر کے گھر خوشی بھیج دیا یا مہر طلب کیا وغیرہ تو نکاح زید کے باپ کا کیا ہوا صحیح ہو گیا اور دوبارہ زید کا نکاح کرنا لغو اور فضول اور کالعدم ہے لہذا اس کی زوجہ اس پر بہ سہ طلاق حرام نہ ہوگی بعدم تحقق الشرط اور اگر زید نے محض سکوت کیا تھا اور اجازت صراحۃً نہ دی تھی اور نہ دلالۃً اظہار رضا کیا تھا تو نکاح سابق منعقد نہ ہوا تھا پس زید نے جو نکاح کیا وہ صحیح ہو گیا اور شرط سہ طلاق پائی گئی لہذا اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی۔ فقط

---

(۱) الولی فی النکاح العصبة بنفسه علی ترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبة فالو لایة للام الخ فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج۲ ص ۴۲۷، ۴۳۲ . ط.س. ج۳ ص ۷۶ ظفیر

(۲) ولهما ای لصغیر و صغیرة خیار الفسخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء للفسخ ایضاً ج ۲ ص ۴۲۰. ط.س. ج۳ ص ۶۹. ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ . ط.س. ج۳ ص ۸۱ ظفیر

(۴) رد المحتار باب الولی جلد ۲ ص ۴۳۳ . ط.س. ج۳ ص ۸۱ ظفیر

باپ نے نشہ کی حالت میں لڑکی نابالغہ کا نکاح کیا، ہوا یا نہیں؟

(سوال ۱۰۵۹) ایک عورت کا نکاح صغر سنی میں ہوا تھا لڑکی کا والد اس روز نشہ میں تھا تو یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں بعد بلوغ لڑکی خاوند کے یہاں نہیں رہی مقدمہ عدالت میں چلا لڑکی کے باپ نے یہ ثابت کیا کہ نکاح نہیں ہوا تھا مگر ہوا ضرور تھا عدالت نے نکاح کو فسخ کر دیا خاوند نے طلاق نہیں دی اب عورت نے نکاح ثانی کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ اس نکاح میں شریک ہوئے ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ نکاح ضرور ہوا تھا اور باپ جو نکاح کرنے والا تھا وہ نشہ میں تھا لیکن نکاح کفو میں ہوا اور مہر مثل کے ساتھ ہوا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اس صورت میں بدوں طلاق دینے شوہر اول کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہو گا جیسا کہ شامی میں ہے و مقتضی التعلیل ان التسکران او المعروف بسؤ الاختیار ولو زوجها من کفوء بمهر المثل صح لعدم الضرر المحض الخ ص ۳۰۵ ج ۲ شامی[1]

پس جو فتویٰ دوسرے فریق نے عدم جواز نکاح ثانی بدوں طلاق دینے شوہر اول اور بدوں گزرنے عدت کے دیا اور یہ نکاح اول بسبب کفوء میں ہونے کے صحیح ہو گیا یہ فتویٰ صحیح ہے اور موافق ہے روایات کتب فقہ کے اور جو لوگ نکاح ثانی میں شریک ہوئے ان کا نکاح نہیں ٹوٹا لیکن اگر باوجود علم اس امر کے کہ اس عورت کو شوہر اول نے طلاق نہیں دی شریک نکاح ثانی ہوئے تو گناہ گار ہوئے توبہ کریں۔ فقط

دادی کا لگایا ہوا رشتہ لڑکی کو پسند نہیں ہے؟

(سوال ۱۰۶۰) ایک نابالغہ لڑکی کو اس کی دادی نے اپنے ہم قوم لڑکے کو دینے کا اقرار کیا اب دادی مر گئی ہے اور لڑکی کا باپ زندہ ہے اس نے لڑکی کے ماموں کو وکیل نکاح کا بنادیا ہے اور لڑکی جوان ہے اور دادی کے کئے ہوئے رشتہ کو قبول نہیں کرتی اور دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ لڑکی بالغہ ہو کر دادی کے رشتہ کو یعنی خطبہ منگنی کو منظور نہیں کرتی تو وہاں نکاح کرنا جائز نہیں ہے جہاں لڑکی کی مرضی ہے کفو میں نکاح کرے اور پہلے جو منگنی ہوئی تھی وہ نکاح نہیں ہوا بلکہ وہ بظاہر وعدہ نکاح تھا اور دادی کو بموجودگی باپ کے نابالغہ کے نکاح کی ولایت بھی نہیں ہے۔ ھکذا فی کتب الفقه

باپ نے نکاح کر دیا پھر لڑکی نے بالغ ہونے کا دعویٰ کیا اور نکاح کر لیا کون سا نکاح جائز ہو گا؟

(سوال ۱۰۶۱) زید نے اپنی لڑکی ہندہ کو خالد کے لڑکے بکر سے منسوب کر رکھا تھا اور لڑکی اپنی نانی کے پاس رہتی تھی زید سخت بیمار ہوا اس لئے اپنی لڑکی ہندہ کا عقد عمر کے بیٹے ولید سے بولایت خود کر دیا اور لڑکی کو بھی خبر بھیج دی کہ ہندہ کا عقد عمرو کے لڑکے ولید سے کر دیا بولایت خود، نانی نے چند وجہوں سے ناخوش ہو کر عقد اسی لڑکے بکر بالغ سے کر دیا جس سے باپ نے پہلے سے نسبت کر رکھی تھی اور باپ کو خبر کر دی کہ لڑکی نے اپنا عقد آپ ہی بکر مذکور سے کر لیا اور بوجہ بالغہ ہونے کے اس کو کسی کی ولایت کی ضرورت نہیں پڑی اس وقت لڑکی کا سن

---

(۱) ایضاً ج ۲ ص ۹ ۱ ٤ ط.س. ج۳ص ٦٧ ' ظفیر

قریب گیارہ برس کے تھا بعد چندروز کے بکر ہندہ کو رخصت کراکر اپنے گھر لایا اور اڑھائی تین برس کے بعد انتقال کیا جب لڑکی ہندہ کے دوسری عقد کی تیاری اور تجویز ہوئی تو نہ معلوم لڑکی نے کس مصلحت سے بیان کیا کہ نانی نے جو ہمارا عقد بکر کے ساتھ کیا تھا اس وقت میں بالغ نہ تھی لوگوں کے بھکانے سے میں نے اپنے کو بالغ قرار دے دیا تھا بالغ تو میں بعد نکاح بکر کے ہوئی ہوں آیا ایسی حالت میں باپ نے جو ولید سے نکاح کیا تھا وہ صحیح سمجھا جاوے یا نانی کے عقد کو اگر نکاح ولید سے صحیح ہو گیا تھا تو اب دوسری جگہ نکاح کے لئے ولید کی طلاق کی ضرورت ہے یا فسخ نکاح کی کیوں کہ ولید اس کو اب اپنے نکاح رکھنا نہیں چاہتا اور ولید اس وقت مراہق ہے ؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہندہ بوقت نکاح کے جو کہ اس کے باپ نے ولید سے کیا نابالغہ تھی تو باپ کا کیا ہوا نکاح صحیح ہو گیا اور وہ فسخ نہیں ہو سکتا اور اگر درحقیقت ہندہ بالغہ تھی اور باپ نے جو نکاح اس کا ولید سے کیا اس کو سن کر وہ خاموش رہی تب بھی ولید سے نکاح اس کا صحیح ہو گیا البتہ اگر اس کو باپ کے نکاح کر دینے کی خبر نہ ہوئی یا خبر ہوتے پر اس نے انکار کر دیا اور اسی حالت میں اپنی رضامندی سے بکر سے نکاح کیا تو بکر سے نکاح صحیح ہو گیا بعد انتقال بکر کے دوسرا نکاح جہاں وہ راضی ہو ہو سکتا ہے اور واضح ہو کہ اگر ہندہ بوقت نکاح از بکر مراہقہ تھی اور اس نے اقرار اپنے بالغ ہونے کا کر لیا تھا تو وہ بالغہ سمجھی جاوے گی پھر انکار کرنا اس کا بلوغ سے معتبر نہ ہوگا تو اس حالت میں جب کہ اس نے باپ کے نکاح کو پسند نہ کیا تھا اور انکار کر دیا تھا یا خبر سے پہلے بکر سے نکاح باجازت خود کر لیا تھا تو بکر سے نکاح صحیح تھا ولید کی طلاق کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ نکاح ہوا ہی نہیں تھا اور نہ کسی قاضی وغیرہ سے فسخ کرانے کی ضرورت ہے اور نہ طلاق مراہق کا مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت ہے اور نابالغ اگرچہ مراہق ہو طلاق اس کی واقع نہیں ہوتی۔ کذافی عامتہ کتب الفقہ اب اگر ولید سے نکاح کرنا مناسب و مصلحت ہو کیا جاوے ورنہ کسی دوسرے شخص سے دوبارہ نکاح ہندہ کا کر دیا جاوے درمختار میں ہے فان راهقا بان بلغا هذا السن فقالا بلغنا صدقا ان لم یکذبهما الظاهر [1] الخ فقط

نابالغہ کا نکاح جس ولی نے پہلے کیا وہ درست اور بعد والا باطل ہے

(سوال ۱۰۶۲) ایک لڑکی نابالغہ کے دو ولی مساوی ہیں اور اس لڑکی سے دو شخصوں نے نکاح کا دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اپنی سند ایک ایک ولی کی طرف سے پہنچائی اور اولیاء نے بھی اقرار کیا اور درحقیقت جس شخص کا نکاح بعد میں ہوا تھا اس نے کسی طرح سے عدالت میں اپنے نکاح کو پہلے ہونا ثابت کر دیا اور لڑکی بھی بعد بلوغ اس کے ساتھ رضامند ہے تو اب وہ لڑکی زوج اول کو ملنی چاہئے یا زوج ثانی کو؟

(الجواب) درمختار میں ہے ولو زوجها ولیان مستویان قدم السابق [2] الخ پس جس ولی نے پہلے نکاح کیا وہ صحیح ہوا اور وہ لڑکی زوجہ شوہر اول کی ہے اسی کو ملنی چاہئے اور جس نے بعد میں نکاح کیا وہ باطل ہے جب تک شوہر اول بالغ ہو کر طلاق نہ دیوے اس وقت تک دوسرے شخص سے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط (غلط طور پر پہل ثابت کرنے سے حکم نہیں بدلتا ظفیر)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحجر فصل فی بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ط.س. ج۳ ص ۱۵٤
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤۳۲ ط.س. ج۳ ص ۸۱ ظفیر

فصل دوم
مسائل واحکام فسخ نکاح

بہار کے امیر شریعت اور قاضی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

سوال ۱۰۶۳) امیر شریعت اوراس کے قضاۃ کو جو بہار میں مقرر ہیں حق فسخ نکاح وغیرہا حاصل ہے یا نہیں؟

الجواب) امیر شریعت مذکور اوراس کے قضاۃ کو حق فسخ نکاح وغیرہا حاصل ہے جیسا کہ شامی کی اس عبارت سے واضح ہے ویصیر القاضی قاضیاً بتراضی المسلمین الخ[1] فقط

اسلامی ریاست کا قاضی اور ہندوستانی عالم نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

سوال ۱۰۶۴) (۱) ریاست اسلامیہ کا قاضی خیاربلوغ میں فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے یا نہیں (۲) اور کوئی عالم بموجب روایۃ فتاویٰ تنقیح حامدیہ لان فتویٰ الفقه للجاهل بمنزلة حکم القاضی الخ ہر حکومت گورنمنٹ خیاربلوغ میں فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب) خیاربلوغ وغیرہ میں قاضی ریاست اسلامیہ فسخ نکاح کا حکم کر سکتا ہے قاضی ریاست اسلامیہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اوراسی قاضی سے فسخ کرانا چاہئے کیونکہ بے شبہ یہی امر حق ہے۔[2]

(۲) اور روایۃ فتاویٰ تنقیح حامدیہ کو اس پر محمول کرنا چاہئے کہ اگر اس عالم کو فریقین حکم تسلیم کرلیں تو اس کا حکم نافذ ہو جائے گا۔[3] فقط

---

۱) رد المحتار کتاب القضا مطلب فی حکم تولیة القضاة فی بلاد تغلب علیها الکفار ج ۴ ص ۴۲۱. ط.س. ج۵ص۳۶۹ فیجب علیهم ان یلتمسوا والیا مسلما منهم الخ آگے یہ بھی ہے وفی الفتح واذا لم یکن سلطان ولا من یجوز التقلد منه کما هو فی بعض بلاد المسلمین غلب علیهم الکفار یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد منهم یجعلونه والیاً فیولی قاضیا وهو الذی یقضی بینهم (ایضاً). ط.س. ج۵ص۳۶۹ ظفیر

۲) مسلمانی ریاست اپنے داخلی معاملات میں آزاد ہوتی ہے اوراس کا مقرر کردہ قاضی قاضی شرعی کے حکم میں ہوتا تھا ظفیر و یجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر ولو کافراً (درمختار) فی التتارخانیه الا سلام لیس بشرط فیه ای فی السلطان الذی یقلد و بلاد الاسلام التی فی ایدی الکفرة لا شك انها بلاد الاسلام و بلاد الحرب لا نهم لم یظهروا فیها حکم الکفر القضاة مسلمون والملوك الذین یطیعو نهم عن ضرورة مسلمون الخ (ردالمحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۴۲۱. ط.س. ج۵ص۳۶۹) ظفیر

۳) تولیة الخصمین حاکما بینهما الخ وشرطه من جهة المحکم بالفتح صلاحیة للقضاء کما مر (درمختار) ای فی الباب السابق قوله والحکم کالقاضی (رد المحتار باب التحکیم ج ۴ ص ۴۸۳. ط.س. ج۵ص۴۲۸. ظفیر

مسلمان حاکم قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۰٦٥) حاکم جو گورنمنٹ کی طرف سے ہے اگر وہ مسلمان ہو تو قائم مقام قاضی کے ہو سکتا ہے یا نہیں اور نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) حاکم جو کہ گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہ ہے اگر وہ مسلمان ہے تو قائم مقام قاضی ہو جاتا ہے کما صرح به فى الدرالمختار و تجوز تقلد القضاة من السلطان العادل والجائر ولو كافراً و ذكره مسكين وغيره الا اذا كان يمنعه من القضاء بالحق الخ [1] فقط

موجودہ دور میں قاضی کا کام حاکم زمانہ سے لینا کیسا ہے ؟

(سوال ۱۰٦٦) اگر زمانہ موجودہ میں کسی مسئلہ کے لئے قاضی کی ضرورت ہو تو کیا کیا جائے یعنی فسخ نکاح وغیرہ میں کیا حاکم زمانہ موجودہ یا کوئی عالم قاضی ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) فقہاء کے لکھنے کے موافق حکم مسلم فریقین قائم مقام قاضی ہو سکتا ہے اور حاکم عدالت جو کہ مسلمان ذی اختیار ہو جیسے جج وغیرہ انکو بھی حکم قضاۃ کا اس بارے میں دیا گیا ہے کہ ان کا فیصلہ معتبر ہو۔[2] فقط

مسلمان جج کے یہاں جھوٹا دعوی کر کے نکاح فسخ کرایا تو اس کا اعتبار نہیں ہے

(سوال ۱۰٦٧) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا عام مجمع میں زید پردیس چلا گیا عورت نے مسلمان جج کے یہاں درخواست دی کہ میرا نکاح زید سے نہیں ہے اس پر جج نے نکاح فسخ کر دیا یہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوا اور وہ عورت بدستور زید کے نکاح میں ہے بدون طلاق دیئے زید کے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔[3] فقط

مسلم حاکم کے ذریعہ فسخ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۰٦٨)يتيمة عمها فى الكفر فلما بلغت مبلغ النساء قالت على الفورانى غير راضية بنكاح العم و فسختها بمحضر اختين لها فرفعت تلك الحادثة فى اجلاس حاكم الوقت المسلم (جج صاحب) و برهنت بشاهدين كاذبين احياءً لحقها و برهن العم انها اظهرت انكار التفسيخ بعد ستة اشهر تقريباً من وقت البلوغ فحكم ذلك الحاكم بفسخ النكاح تعويلاً على انكارها هل

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب القضاة مطلب للسلطان ان يقضى بين الخصمين ج ٤ ص ٤٢٧ ط.س. ج٥ص٦٣٨' ظفير

(۲) تولية الخصمين حاكما يحكم بينهما وركنه لفظ الدال عليه مع قبول الآخر من جهة الحكم صلاحية للقضاء كما مر (درمختار) والحكم كالقاضى (رد المحتار باب التحكيم ج ٤ ص ٤٨٢ ط.س. ج٥ص٤٣٨. ظفير

(۳) ایک ثابت شدہ نکاح جھوٹا دعویٰ اور فیصلہ سے ختم نہیں ہوتا ہے' اس کا نکاح جب ہو چکا ہے تو یہ دعویٰ دائر کرنا کہ نکاح نہیں ہوا ہے کذب بیانی ہے ظفیر ۱۲

بعد ذلك الحكم قضاءً شرعياً ام لا بد للفسخ الشرعي من نصب قاض يحكم بالقسط. بينوا توجروا

(الجواب) حكم الحاكم بفسخ النكاح في هذه الصورة صحيح نافذ والروايات الفقهية منقولة في جواب مولانا قطب الدين فعندنا ذلك الجواب وما كتب مولانا محمد اشرف على مسلم صحيح حق. فقط

عالم کو حکم بنا کر قضائے قاضی کی شرط پوری کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۶۹) خیار بلوغ میں جب قضاء قاضی شرط ہے اور اس زمانہ میں قاضی موجود نہیں تو کیا کرنا چاہئے آیا احد الفریقین کسی عالم کو اپنا حکم بنالیں تو کام چل سکے گا یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ قاضی شرعی موجود نہ ہو تو حکم مسلم فریقین فسخ نکاح کر سکتا ہے مگر حکم کے لئے دونوں فریقین کا تسلیم کر لینا ضروری ہے۔[1] فقط

لڑکی خیار بلوغ میں بذریعہ مسلمان حاکم نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۷۰) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح غیر اب وجد نے کیا تھا تو لڑکی بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اگر حاکم مسلمان حکم فسخ نکاح کا کرے تو صحیح ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ نابالغہ لڑکی جس کا نکاح باپ دادا کے سوا دوسرے ولی نے کیا اس کو بعد بلوغ خیار فسخ نکاح کا ہے لیکن اس فسخ کے لئے قضاء قاضی یعنی حکم حاکم شرعی مسلم ضروری ہے کافر کے حکم سے نکاح مذکور فسخ نہ ہو گا اور جو حاکم کفار کا مقرر کردہ ہے اس کا حکم بھی اس بارے میں کافی ہے نکاح فسخ ہو جاوے گا۔[2] فقط

اس زمانہ میں جب کہ مسلمان حاکم نہیں ہے قضائے قاضی کی شرط کیسے پوری کی جائے

(سوال ۱۰۷۱) صغیر و صغیرہ کا نکاح انکے ولی نے کیا تھا صغیر کا نکاح بولایت باپ اور صغیرہ کا نکاح تایا کی ولایت سے ہوا تھا لڑکی بالغ ہو گئی ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور حین البلوغ عدم رضاء ظاہر کر دی ہے شرح وقایہ میں ہے وفي غيرهما فسخ الصغير ان خين بلغا الخ و شرط القضاء بفسخ من بلغا[3] اگر لڑکی کی طرف سے فسخ ہو سکتا ہے تو قضائے قاضی آج کل کیسے ممکن ہے کیا جمعیۃ العلماء یا خلافت کمیٹی یا عدالت فسخ

---

(۱) هو تولية الخصمين حاكما: يحلم بينهما وركنه لفظ الدال عليه مع قبول الآخر ذلك الخ وشرطه من جهة المحكم بالكسر العقل لاالحرية والاسلام ومن جهة المحكم، لفتح صلاحية للقضاء كما مر (درمختار) اى فى قوله والحكم كالقاضى (رد المحتار باب التحكيم ج ٤ ص ٤٨٢ ط.س.ج٥ص٤٢٨' واما الحكم فشرطه اهلية القضاء ويقضى فيما سوى الحدود والقصاص (ايضاً ج ٤ ص ٤١٣ . ط.س.ج٥ص٣٥٤) ظفير (٢) ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر ولو كافراً (درمختار) فى التارخانية الاسلام ليس بشرط فيه اى فى السلطان الذى يقلد(ردالمحتار كتاب القضاء ج ٤ ص ٤٢٧ .ط.س.ج٥ص٣٦٨) ظفير (٣) دیکھئے شرح وقایہ

کر سکتے ہیں؟

(الجواب) اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے جیسا کہ شرح وقایہ کی عبارت منقولہ اور دیگر کتب فقہ کی عبارات اس پر دال ہیں اور بصورت نہ ہونے قاضی کے حکم فسخ نہیں کر سکتا ہے اور اگر خلافت اور جمعیۃ العلماء کی طرف سے محکمہ قضاء مقرر ہو جائے اور قاضی مقرر کر لیا جاوے تو اس کا حکم بھی نافذ ہو سکتا ہے اور فسخ کر سکتا ہے۔[1] فقط

فسخ نکاح بذریعہ عدالت حکومت یا قومی پنچایت

(سوال ۱۰۷۲) درصورت فسخ نکاح خیار بلوغ قضائے قاضی شرط ہے مگر ہندوستان میں قضائے قاضی میسر نہیں ہے لہذا ضرورتاً حاکم وقت کا حکم دربارہ فسخ نکاح معتبر ہوگا یا نہیں یا قومی عدالتوں میں کسی مسلمان عالم پنچ کا حکم اس بارے میں شرعاً درست ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) حاکم وقت کافر کا حکم اور قضاء دربارہ فسخ نکاح معتبر نہیں ہے[2] اور قومی عدالتوں میں جس کو قاضی مقرر کر دیا گیا ہے اس کا حکم صحیح ہے[3] فقط (اسی طرح مسلمان حاکم کے ذریعہ بھی فسخ ہو سکتا ہے جیسا کہ پہلے گزرا ظفیر)

افسر کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۷۳) اس علاقہ میں گرواور قاضی افسر نکاح خواں مقرر ہیں کہ وہ نکاح خوانوں کے رجسٹر کی پڑتال کریں اور کوئی نکاح ناجائز نہ ہو آیا جو نکاح ناجائز ہو تو اس کو فسخ کر کے دوسرا نکاح باختیار خود پڑھا سکتے ہیں یا نہیں، جو نکاح بلا شہود یا عدت میں ہوا اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ لوگ محض انتظام کے لئے ہیں ان کو شرعاً کوئی اختیار متعلق قضاء کے نہیں ہیں فسخ نکاح وغیرہ جس میں قضا شرط ہے اس میں ان کا فسخ معتبر نہیں ہے البتہ جو نکاح بلا شہود یا عدت میں ہوا وہ چونکہ باطل و ناجائز ہوا اس لئے ایسی صورت میں ولی دوسرا نکاح کر سکتا ہے یا یہ لوگ باجازت ولی دوسرا نکاح کر دیویں۔ فقط

انگریزی عدالت کا فیصلہ قضائے قاضی کے حکم میں نہیں ہے

(سوال ۱۰۷٤) خاوند نے عورت کو خلاف کرنے پر مارا عورت والدین کے یہاں چلی گئی والدین نے

---

(۱) ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین (رد المحتار کتاب القضا ج ٤ ص ٤٢٧ .ط.س. ج٥ص ٣٦٩) ظفیر

(۲) واهله اهل الشهادة ای ادائها علی المسلمین (درمختار) الضمیر فی اهله راجع الی القضاء بمعنی من یصح منه الخ حاصله ان شروط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ الخ شروط بصحة تولیة ولصحة حکم بعدها و مقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح (رد المحتار کتاب القضاء ج ٤ ص ٤١٤ .ط.س. ج٥ص ٣٥٤) ظفیر

(۳) و یصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین (رد المحتار کتاب القضاء ج ٤ ص ٤٢٧ .ط.س. ج٥ص ٣٦٩) ظفیر

مقدمہ کیا جھوٹے گواہ پیش کر کے سرکار سے طلاق کا حکم لے لیا مگر خاوند نے طلاق نہیں دی تو وہ عورت اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) عورت مذکورہ کو شرعاً دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے اور سرکار کے کسی ملازم کا حکم قضائے قاضی نہیں کہا جا سکتا اس لئے اگر سرکاری جج کافر ہیں تو وہ دارالاسلام میں بھی قاضی نہیں ہو سکتا ہے اور اگر بعض اقوال کے موافق ہو بھی جاوے تو بھی اس کا حکم اہل اسلام پر نافذ نہیں کما فی الشامی و مقتضاہ ان تقلید الکافر لا یصح و ان اسلم [1] وفیہ ایضاً عن البحر وبہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاء ہ علی المسلم حال کفرہ [2] اور اگر سرکاری جج مسلمان بھی ہو تو بھی وہ قاضی شرعی نہیں فی الدرالمختار تحت قولہ ولو کافرا الخ اذا کان یمنعہ عن القضاء بالحق فیحرم الخ [3] پس ثابت ہوا کہ عورت مذکورہ دوسری جگہ پر نکاح کرے گی تو زانیہ کے حکم میں ہوگی۔ فقط

فسخ نکاح کے سلسلہ میں سوال اور علماء کے اختلاف کا کیا حل ہے؟

(سوال ۱۰۷۵/۱) مولوی عبدالحئیؒ صاحب نے مجموعۃ الفتاویٰ میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر نابالغہ کا نکاح غیر اب وجد نے کیا ہو تو اس دیار میں اس کی کوئی صورت فسخ نہیں ہے البتہ اگر قضاۃ دارالاسلام سے مثل بھوپال و حجاز وغیرہ سے طلب فسخ کرلیں تو فسخ ہو جائے گا اور نیز مولانا اشرف علی صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی حاکم مسلم کے پاس مرافعہ کرلیں بذریعہ کسی مولوی کے۔ وہ حاکم ہے فسخ کر سکتا ہے اگرچہ انگریز کی طرف سے ان دونوں صاحبوں کا لکھنا صحیح ہے یا کیا؟

نابالغ کا وکیل بنانا

(سوال ۱۰۷۵/۲) زید نابالغ نے عمر سے کہا کہ تم ہمارے چچا بکر کے پاس خطبہ کے واسطے جاؤ کہ وہ اپنی لڑکی سے میرا نکاح کردے پس زید نابالغ اور عمر دونوں زید کے چچا کے پاس خطبہ کے واسطے گئے عمر نے بکر سے کہا کہ زید تمہارا بھتیجہ ہے تم ضرور اپنی فلاں لڑکی کا نکاح اس سے کردو بکر نے کہا ہم نے دیا ہم نے دیا زید نابالغ نے کہا ہم نے قبول کیا زید نے جو الفاظ عمر سے کہے ہیں ان الفاظ سے عمر اس کا وکیل ہو جائے گا یا نہیں نابالغ اگر کسی کو وکیل بالنکاح بناوے تو صحیح ہے یا نہیں اور زید نابالغ کا قبول کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) اس باب میں جو کچھ مولانا عبدالحئیؒ صاحب مرحوم اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سلمہ نے لکھا ہے دونوں صحیح ہیں اگر حاکم مسلمان جیسے جج وغیرہ جو مسلمان ہوں اگرچہ کفار کی طرف سے مقرر ہوں ان کی تفریق بھی معتبر ہے اور بلاد اسلام میں جاکر تفریق و فیصلہ کرایا جائے یہ بھی صحیح ہے کتب فقہ میں یہ تصریح

---

(۱) رد المحتار کتاب القضاء ج ٤ ص ٤١٤ ط.س. ج٥ ص ٣٥٤ ظفیر
(۲) ایضاً ج ٤ ص ٤١٤ ط.س. ج٥ ص ٣٥٤
(۳) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب القضاء ج ٤ ص ٤٢٧ ط.س. ج٥ ص ٣٦٨ . ظفیر

ہے کہ جو قضاۃ کفار کی طرف سے مقرر ہوں وہ فیصلہ بھی کر سکتے ہیں[1]

(۲) نابالغ کا وکیل بنانا صحیح نہیں ہے پس اس صورت میں اگر چچا ولی اقرب ہے تو اپنی ولایت سے وہ نکاح صغیر کا کر سکتا ہے اور قبول نابالغ کا بالاستقلال صحیح نہیں ہے لیکن اگر ولی اس کے قبول کو جائز رکھے تو وہ قبول معتبر ہے جب کہ نابالغ ممیز ہو۔[2] فقط

بھائی کے کیئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کرنے کے لئے جج کے یہاں دعویٰ درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۰۷۶) ہندہ صغیرہ کا نکاح اس کے بھائی نے بکر سے کر دیا بوقت بلوغ ہندہ نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے جس کے لئے قضائے قاضی شرط ہے جب کہ قاضی ہمارے ملک میں زیر حکومت انگریزوں کی ہے قاضی ہے یا نہیں اور مولیان بھی حکم قاضی میں ہوتے ہیں یا نہ اور فریقین حکم بھی نہیں بناتے تو کیا ہندہ جج صاحب کے یہاں دعویٰ فسخ نکاح کا کر کے نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ایسی صورت میں شرعاً حسب تصریح فقہاء نکاح فسخ نہ ہوگا لان من شرائطه القضاء و لا یکون الکافر قاضیاً البتہ اگر حاکم مسلم ایسا فیصلہ کرے تو معتبر ہوگا۔[2] فقط

نکاح فسخ کرنے کا حق مندرجہ ذیل لوگوں کو حاصل ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱/۱۰۷۷) نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کے چچا نے ایک لڑکے کے ساتھ کر دیا لڑکی ہمیشہ اس نکاح کا انکار کرتی رہی جس وقت بالغ ہوئی حیض اس کو آیا اس وقت اس نے اس نکاح کو جائز نہیں رکھا چار مرد گواہ اس امر کے اس نے بنائے کہ میرا نکاح میرے چچا نے پڑھایا ہے فلاں کے ساتھ وہ مجھے منظور نہیں اس صورت میں یہ نکاح فسخ تو ہوں گے لیکن فسخ کرنے کا اختیار لڑکی کو نہیں ہے قاضی اس میں شرط ہے اس زمانہ میں حاکم مسلمان نہیں ہے اور نہ حاکم کی طرف سے جو اس امر میں فسخ کر دے کہیں مقرر ہے اب اس امر میں کیا کیا جاوے ؟

(۲) گاؤں کا پٹواری قاضی کا کام دے سکتا ہے یا نہیں ؟ مثلاً ہذا گاؤں کا معتبر عالم اس امر میں قائم مقام قاضی کے ہو سکتا ہے ؟ ریاست اسلام مثلاً گجرات میں بحین ہے وہاں حاکم زیر حکومت انگریز مسلمان اس کی طرف سے جو قاضی مسلمان ہے وہ اس امر میں فیصلہ دے سکتا ہے یا نہیں ؟ یا خود نواب صاحب اس امر میں فیصلہ کر سکتے ہیں یا نہیں یا مثل بھوپال حیدر آباد رامپور ٹونک وہاں کے قاضی اس امر میں فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں ؟ اس صورت میں اگر لڑکی مع گواہ کے ایسے قاضی ریاست کے پاس جاوے اور لڑکا یا لڑکے کا ولی وہاں حاضر نہ ہو

---

(۱) ویجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر ، لو کافراً (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب القضاء ج ٤ ص ٤٢٧ . ط.س. ج٥ص٣٦٨) ظفیر

(۲) وبه علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاء ه علی المسلم حال کفره الخ (رد المحتار کتاب القضاء ج ٤ ص ٤١٤ . ط.س. ج٥ص٣٥٤) ظفیر

کیونکہ دوسری ریاست ہے بالجبراس کو حاضر نہیں کرسکتے تو فقط لڑکی اپنا نکاح فسخ کراسکتی ہے یا نہیں؟ غرض اس امر میں سہولت کے ساتھ نکاح فسخ ہو سکے ایسی صورت تحریر فرمائیں لڑکا ابھی چھوٹا ہے اور لڑکی بالغ ہوگئی ہے اس لئے مفصل تحریر فرمائیں اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیں؟

(الجواب) گاؤں کا مسلمان پٹواری یا معتبر عالم نکاح فسخ نہیں کرسکتا مگر جب کہ وہ حکم ہو فریقین کی طرف سے ریاست اسلامیہ کا حاکم و قاضی فسخ کرسکتا ہے مگر حاضر ہونا شوہر بالغ یا نابالغ کے ولی ووصی کا ضروری ہے وفیه ایماء الی ان الزوج لو کان غائبا لم یفرق بینهما مالم یحضر للزوم القضاء علی الغائب[1] شامی ولو بلغت وهو صغیر فرق بحضرة ابیه او وصیه بشرط القضاء درمختار.[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

باپ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ نہیں کرسکتی

(سوال ۱۰۷۸) ایک شخص حنفی نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کردیا نابالغہ ہفتہ عشرہ میں شوہر کے مکان پر واپس آگئی جب بالغ ہوئی تو اپنے والد سے کہہ دیا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ حنفیہ میں تصریح ہے کہ باپ نے جو نکاح اپنی دختر نابالغہ کا کردیا ہو اس کو وہ لڑکی بالغہ ہونے کے بعد فسخ نہیں کرسکتی[3] لہذا بدوں طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت حالت موجودہ نہیں ہے۔ کذافی الدر المختار فقط

باپ نے نابالغ لڑکی کا جو نکاح کیا وہ درست ہے فسخ نہیں ہوسکتا

(سوال ۱۰۷۹) دو نابالغ بچوں کا نکاح ان کے والدین کی اجازت سے پڑھایا گیا اب چونکہ لڑکے کے وارثان والدین فوت ہوگئے اور وہ سقیم الحال ہوگیا اس لئے وارثان لڑکی اس کا نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں جب ان سے اس مسئلہ کے اندر زور دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ نکاح نہیں ہوا چونکہ دونوں نابالغ تھے آیا نکاح ثانی ہوسکتا ہے یا نہیں نیز نکاح ثانی پڑھانے والا کس جرم کا مرتکب ہے؟

(الجواب) نابالغوں کا نکاح ان کے باپ دادا وغیرہ اگر کریں صحیح ہوتا ہے[4] اور باپ دادا کے نکاح کو نابالغی بچی بعد بلوغ کے بھی فسخ نہیں کرسکتی پس نکاح ثانی اس کا درست نہیں ہے اگر کردیا تو باطل ہے[5] اور جان بوجھ کر

---

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٢١. ط.س. ج۳ص ۷۰.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٢١. ط.س. ج۳ص ٦٩ ظفیر

(۳) لو فعل الاب او الجد عند عدم الاب لا یکون للصغیر والصغیرة حق الفسخ بعد البلوغ و ان فعل غیر هما فلهما ان یفسخا بعد البلوغ (ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٢٠. ط.س. ج۳ص٦٨)

(٤) وللولی النکاح الصغیر والصغیرة جبرا ولو ثیبا(الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤١٧. ط.س. ج۳ص٦٥)(٥) لو فعل الاب او الجد عند عدم الاب لا یکون للصغیر والصغیرة حق الفسخ بعد البلوغ (ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٢٧. ط.س. ج۳ص٦٨) ظفیر

ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ توبہ کرے۔ فقط

حکم کو فسخ کا اختیار ہے جب کہ شوہر موجود ہو

(سوال ۱۰۸۰) ہندہ صغیر نابالغہ کا نکاح اس کے بھائی بکر نے زید کے ساتھ کر دیا جب ہندہ کو اول حیض تو ہندہ نے گواہوں کے روبرو نکاح کو فسخ کر دیا اور خالد سے نکاح ثانی کر لیا کیا فسخ نکاح ہندہ کا جب کہ قاضی ہمارے ملک میں موجود نہیں ہو سکتا ہے اور حکم بھی نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا کیا اور زوج اول ہندہ کا حاکم کے روبرو نہیں آتا نہ ہندہ زوج اول کو قبول کرتی ہے اور اس وقت کے مولیان قاضی کے قائم مقام ہو سکتے ہیں یا نہیں اور جب کہ زوج اول حاضر نہیں ہوتا تو اس صورت میں فسخ نکاح کا حکم ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار ولکن لهما ای لصغیر و صغیرة الخ خیار الفسخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء للفسخ (قوله بشرط القضاء) لان فی اصله ضعفاً فیتوقف علیه کالرجوع فی الهبة و فیه ایماء الی ان الزوج لو کان غائباً لم یفرق بینهما مالم یحضر للزوم القضاء علی الغائب الخ شامی[1] ص ۳۰۷، ج ۲

اس عبارت سے جملہ امور مستفسرہ کا جواب حاصل ہو گیا کہ اس فسخ نکاح کے لئے قضائے قاضی شرط ہے اور بصورت نہ ہونے قاضی کے حکم مسلم فریقین بھی شوہر کی موجودگی میں فسخ کر سکتا ہے اور مولیان موجودین قائم مقام قاضی کے نہیں اور نہ بدوں تسلیم فریقین حکم مقرر ہو سکتا ہے اور نہ اس کا حکم نافذ ہو سکتا ہے اور شوہر کے غائب ہونے کی صورت میں بھی حکم فسخ نکاح کا نہیں ہو سکتا الحاصل صورت مسئولہ میں یہ نکاح فسخ نہیں ہوا اور دوسرا نکاح باطل ہے۔

عورت کا فسخ نکاح کے لئے مرتد ہونا بے سود ہے

(سوال ۱۰۸۱) زینب نومسلمہ بطیب خاطر زید کے نکاح میں آئی چھ سات سال بعد زید کسی غرض سے دوسرے مقام کو چلا گیا جب واپس آیا تو اپنی منکوحہ مسماۃ کو اپنے مکان پر نہ پایا معلوم ہوا کہ اپنے عزیزوں میں ہے زید کے بلانے پر مسماۃ نہیں آئی زید نے عدالت سے چارہ جوئی کی جواب دعویٰ میں زینب نے بیان کیا کہ میں اپنے عزیزوں میں چلی گئی ہوں میں نے خنزیر کھایا ہے اور پوجا کی ہے کیا اس بیان سے وہ مرتد ہو گئی اور نکاح فسخ ہو گیا یا کیا؟

(الجواب) اس حالت میں فتویٰ اس پر ہے کہ بعد تسلیم ارتداد زوجہ اس عورت کو بجبر شوہر اول کو واپس کر دیا جائے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کی جاوے اور مشائخ بلخ کا فتویٰ اس پر ہے کہ زوجہ اگر حیلہ کر کے مرتدہ ہو شوہر اول کے نکاح سے خارج نہیں ہوتی بجبر اس کو مسلمان کیا جاوے اور نکاح شوہر اول کا قائم ہے در مختار میں

---

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ و ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س. ج۳ص ۷۰. ظفیر

ہے وتجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجر الها بمهر یسیر کدینار و علیه الفتویٰ ولو الجیبة وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً و تیسیراً [۱] (ترجمہ) اور مجبور کی جاوے گی عورت اسلام پر اور شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنے پر ازراہ توبیخ وزجر کے تھوڑے سے مہر پر جیسے ایک دینار مثلاً اور اسی پر فتویٰ ہے اور مشائخ بلخ نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ ایسی حالت میں زوجہ کے مرتدہ ہونے سے شوہر اول کا نکاح فسخ نہ ہوگا زجراً اور دشواری سے بچنے کے لئے۔

قبل بلوغ مباشرت کے باوجود خیار بلوغ حاصل ہے

(سوال ۱۰۸۲) ہندہ کا عقد نکاح ہمراہ زید بعد وفات پدر ہندہ اس کی ماں نے بایام نابالغی ہندہ کر دیا تھا اور مجامعت نابالغی جب کہ ہندہ کے آثار بلوغ نمایاں نہیں ہوئے تھے اگر زید جبراً یا بہ رضامندی ہندہ مباشرت کی تو کیا ہندہ بعد بلوغ نکاح مذکور کو فسخ کر سکتی ہے اور مباشرت مذکور اس کے اختیار خیار بلوغ کے مانع ہے یا نہیں؟

(الجواب) دخول و مباشرت قبل بلوغ مقطع خیار فسخ نہیں ہے بلوغ کے بعد ہندہ کو اختیار ہے کہ بفور بلوغ اپنی عدم رضامندی ظاہر کر دے اور فسخ نکاح کی طالب ہو مگر اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے در مختار میں ہے وخیار الصغیر والثیب اذابلغا لا یبطل بالسکوت بلاصریح رضا رد المحتار [۲] معروف بشامی میں ہے قوله والثیب شمل مالو کانت ثیباً فی الاصل او کانت بکراً ثم دخل بهاثم بلغت (قوله دفع مهر) حمله فی الفتح علی ماذا کان قبل الدخول اما لو دخل بها قبل باوغه ینبغی ان لا یکون دفع المهر بعد بلوغه رضا [۳] وفیه ایضاً قبیله و حاصله انه اذا کان المزوج للصغیر والصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء [۴] فقط

دھوکہ دیکر غیر کفو والا شادی کرلے تو بعد میں وہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۸۳) ہندوستان میں بہت سے ایسے شرفاء ہیں جن کے یہاں کفو کا اعتبار ہوتا ہے اگر کوئی غیر شخص دھوکہ دیکر اپنے آپ کو کفو ظاہر کر کے کسی کی لڑکی سے شادی کرلے اور در حقیقت وہ اس کا کفو نہ ہو تو ایسا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسی صورت میں اختیار فسخ کا رہتا ہے در مختار میں ہے لو تزوجته علی انه حرا وسنی الخ فبان بخلافه او علی انه فلان بن فلان فاذاهو لقیط او ابن زنا کان لها الخیار [۵] الخ وفی الشامی لو

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰. ط.س. ج۳ص ۱۹۴. ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷. ط.س. ج۳ص ۷۵. ظفیر
(۳) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷. ط.س. ج۳ص ۷۵.
(۴) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱. ط.س. ج۳ص ۷۰ ظفیر
(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱.

انتسب الزوج لها نسباً غير نسبه فان ظهر دونه وهو ليس بكفوء فحق الفسخ ثابت للكل الخ [1]

چچا کا کیا ہوا نکاح بعد بلوغ فوراً فسخ کا اختیار ہے مگر قضائے قاضی شرط ہے

(سوال ۱۰۸٤) ہندہ نابالغہ کا نکاح ہندہ کے چچا نے زید کے ساتھ پڑھا دیا تھا ہندہ جس وقت بالغ ہوئی اس نے چند آدمیوں کے روبرو فوراً نکاح سے اپنی ناراضی ظاہر کی کہ یہ نکاح مجھ کو منظور نہیں ہے کیا نکاح ہندہ کے نامنظور کرنے سے فسخ ہو گیا یا فسخ نہیں ہوا؟

(الجواب) کتب فقہ در مختار و شامی میں ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ کو بعد بالغہ ہونے کے فوراً اختیار ہے کہ اپنا نکاح فسخ کرا دے لیکن بدوں حکم قاضی شرعی کے وہ نکاح فسخ نہ ہوگا چنانچہ در مختار میں ہے بشرط القضاء [2] للفسخ اور شامی میں ہے فان اختار الفسخ فلا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء [3] الخ پس اس زمانہ میں چونکہ قاضی شرعی نہیں ہے اس لئے نکاح مذکور فسخ نہ ہوگا کیوں کہ ہندہ خود اپنا نکاح فسخ نہیں کر سکتی اور دوسرا نکاح بدون طلاق دیئے شوہر کے نہیں کر سکتی۔ فقط

ایک غیر شخص نے نکاح کر دیا اب بالغ ہونے کے بعد وہ فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۸۵) ہندہ کے والدین اور دادا بھائی نے انتقال کیا ہندہ کے دادا کے ہم زلف نے جو غیر شخص ہے آٹھ سال کی عمر میں ہندہ کا نکاح زید سے کر دیا ہندہ نے بالغ ہوتے ہی چند گواہوں کے روبرو اس نکاح کو فسخ کر دیا تو یہ نکاح فسخ ہوا اور ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح مذکور فسخ ہو گیا ہندہ کو اختیار ہے کہ دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لیوے [4] فقط (یہ دراصل فضولی کا کیا ہوا نکاح تھا وہ لڑکی کی بعد بلوغ منظوری پر موقوف تھا۔ اس نے اسے نامنظور کر دیا لہٰذا وہ ختم ہو گیا اس لئے یہاں قضائے قاضی کی بحث نہیں چھیڑی گئی ظفیر)

نابالغ لڑکے سے بالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۸٦) ایک لڑکے نابالغ کا نکاح ایک لڑکی بالغہ سے ہوا اب لڑکی نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

---

(۱) رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س ج۳ص ۵۰۱.

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ٤۲۰ ط.س ج۳ص ۷۰ ظفير

(۳) ردالمحتار باب الولي ج ۲ ص ٤۲۱ ط.س ج۳ص ۷۰ ظفير

(٤) ونكاح عبد وامة بغير اذن السيد موقوف على اجازة كنكاح الفضولي توقف عقوده كلها ان لها مجيز حالة العقد والا تبطل (درمختار) قال في البحر الفضولي من يتصرف لغيره بغير ولاية ولا وكالة (رد المحتار باب الكفارة ج ۲ ص ٤٤۹ ط.س ج۳ص۹۷) ظفير

(الجواب) جب کہ لڑکی بالغہ تھی اور اس کی اجازت سے نکاح ہوا تھا تو یہ نکاح شرعاً صحیح اور منعقد ہو گیا اب اگر لڑکی علیحدگی چاہتی ہے تو جس وقت لڑکا بالغ ہو جاوے اس سے طلاق لے لی جاوے یا خلع کر لیا جاوے یعنی لڑکی مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے بدون طلاق دینے شوہر کے یا خلع کرنے کے کوئی صورت علیحدگی کی اور جواز نکاح ثانی کی لڑکی کے لئے نہیں ہے [1] جب تک لڑکا بالغ ہو کر طلاق نہ دیدے اس وقت تک کوئی صورت فسخ نکاح اور کوئی جواز نکاح ثانی کا لڑکی کے لئے نہیں ہے۔

باپ جب دیوانہ تھا تو چچا ولی تھا اس کا کیا ہوا نکاح درست ہے باپ کو رد کرنے کا اور لڑکی کو بلا قضاء قاضی فسخ کا اختیار نہیں

(سوال ۱۰۸۷) زید دیوانہ ہو گیا اور اس کی ایک لڑکی صغیرہ ہندہ کا نکاح زید کے بھائی یعنی ہندہ کے چچا بکر نے کر دیا اور اب لڑکی کا باپ اچھا ہو گیا اور اپنی لڑکی کے نکاح سے انکار کرتا ہے اور چار پانچ ماہ سے ہندہ بھی بالغ ہے وہ بالغ ہوتے ہی اس نکاح سے انکار کرتی ہے یہ نکاح صحیح ہو لیا نہیں اور اب ہندہ یا زید اس کو فسخ کر سکتے ہیں اور ہندہ کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ نکاح جو ہندہ صغیرہ کا اس کے چچا بکر نے بحالت مذکورہ کیا وہ صحیح ہو گیا اور ہندہ کو بالغہ ہونے پر اگرچہ اختیار نکاح کے فسخ کرنے کا ہے لیکن قضائے قاضی اس فسخ کے لئے ضروری ہے اور اس زمانہ میں قاضی نہیں ہے لہذا بدون قضائے قاضی کے وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا [2] اور ہندہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور زید کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ کذافی کتب الفقہ [3] فقط

نکاح قبول کر لینے اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد نکاح فسخ نہیں ہو گا

(سوال ۱۰۸۸) ایک لڑکی نابالغہ یتیمہ کا نکاح اس کے سوتیلے باپ نے ایک شخص کے ساتھ کر دیا تھا لڑکی بعد بلوغ کے دو سال تک اپنے خاوند کے ساتھ رہی اور بعد دو سال کے نکاح سے انکاری ہے تو اس صورت میں اب لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں ظاہر یہی ہے کہ یہ نکاح نافذ ہے اور اب بعد اجازت بالغہ یہ نکاح فسخ نہ ہو گا۔ [4]

---

(۱) اس میں خیار بلوغ کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ بلوغ کے بعد ہی لڑکی کی اجازت سے نکاح ہوا ہے بالغہ کو خیار فسخ حاصل نہیں ہوتا ہے یہ حق نابالغہ کے لئے ہے لهما ای لصغیر و صغیرة و ملحق بهما خیار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم بالنکاح بعده (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ .ط.س. ج۳ ص ۶۹)

(۲) فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ .ط.س. ج۳ ص ۷۰) ظفیر

(۳) وللولی الا بعد التزویج بغیبة الا قرب فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (درمختار) حال قیام الاقرب ای حضوره و هو من الولایة اما لو کان صغیرا او مجنونا جاز نکاح الا بعد (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ .ط.س. ج۳ ص ۸۱) ظفیر

(۴) و خیار الصغیر والثیب اذا بلغالا یبطل بالسکوت بلا صریح رضاء او دلالة علیه کقبلة ولمس و دفع مهر (درمختار) ومن الرضا دلالة فی جانبها تمکینه فی الوطء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ .ط.س. ج۳ ص ۷۵) ظفیر

چچا کے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کر کے دوسرا نکاح کر لیا کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۰۸۹) عائشہ صغیرہ کا نکاح اس کے چچا نے کر دیا جب کہ عائشہ نابالغہ کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا بعد چند سال کے جب عائشہ کو حیض آیا اور بالغہ ہوئی تو فوراً اسی وقت اس نے اپنے نکاح سے انکار کیا اور دو معتبر شخص کے سامنے اپنے نکاح کو فسخ کیا بعد چند سال کے عائشہ نے اپنا نکاح اپنے کفو میں کر لیا اب ایک شخص نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ عائشہ کا نکاح اول کسی صورت میں فسخ نہیں ہو سکتا اور جو بعد میں دوسرا نکاح کیا وہ فاسد ہے اور جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا ہے آیا عائشہ کا اول نکاح فسخ ہو کر دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور جس مولوی نے یہ مسئلہ بتلایا کہ نکاح اول فسخ نہیں ہوا صحیح ہے یا نہ ؟

(الجواب) قال في الدرالمختار وا ن كان المزوج غير هما اى غير الاب و ابيه الى ان قال ان كان من كفوء و بمهر المثل صح ولكن لهما خيار الفسخ بالبلوغ بشرط القضاء للفسخ قال في رد المحتار المعروف بالشامي قوله للفسخ اى هذا الشرط انما هو للفسخ لا لثبوت الاختيار وحاصله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ اوالعلم به فان اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء فلذا فرع عليه بقوله فيتوارثان فيه اى في هذا النكاح قبل ثبوت فسخه الخ شامي[1] ج ۲ ص ۳۰۷

پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں بوجہ نہ ہونے قضاء قاضی کے نکاح اول فسخ نہ ہوا اور دوسرا نکاح جو قبل از فسخ نکاح اول ہوا باطل و حرام ہے پس جس عالم نے یہ مسئلہ بتلایا کہ نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا وہ فتویٰ صحیح ہے اور مطابق ہے کتب معتبرہ حنفیہ کے اور جب کہ نکاح ثانی باطل ہوا تو جو تفریعات نکاح باطل پر ہوں گی وہ ظاہر ہیں اور واضح ہو کہ کسی عالم ایک یا زیادہ کا یہ کہہ دینا کہ نکاح فسخ ہو گیا قضاء نہیں ہے اور نہ قضائے قاضی کے قائم مقام ہے البتہ اگر کسی دونوں فریق یعنی زوجین پنچ حکم بنا دیتے کہ جو کچھ وہ فیصلہ کرے گا ہم کو تسلیم ہے تو البتہ حکم اس حکم کا قائم مقام قضائے قاضی کے ہوتا۔ واذ ليس فليس فقط

ماں کا کیا ہوا نکاح تھا بالغ ہوتے ہی فسخ کر دیا کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۹۰) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کی ماں نے اپنی برادری میں بمہر مثل کر دیا کیوں کہ لڑکی کے باپ دادا انتقال کر چکے تھے لڑکی نے حیض جاری ہوتے ہی کہہ دیا کہ میں نکاح رکھنا نہیں چاہتی تو کیا نکاح فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے ؟

(الجواب) ایسی صورت میں فسخ نکاح کے لئے قضائے قاضی شرط ہے اور قاضی چونکہ اس زمانہ میں موجود نہیں ہے اس لئے بدون طلاق دیئے شوہر بالغ کے کوئی صورت فسخ نکاح کی اور جواز نکاح ثانی کی نہیں ہے فقط (یوں اس کو خیار بلوغ حاصل ہے۔ [2]ظفیر)

---

(۱) رد المحتار باب الولي ص ۴۱۹ ج ۲ و ص ۴۲۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص۶۷-۷۰. ظفير (۲) حاصلله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ اوالعلم به فان اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولي ج ۲ ص ۴۲۱. ط.س. ج۳ص ۷۰) اب صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کے قضاۃ کے ذریعہ بہت آسانی سے یہ صورت نکل سکتی ہے ظفیر

ماں نے نکاح کیا لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغ علیحدگی کی کیا صورت ہے ؟

(سوال ۱۰۹۱) ایک لڑکی جس کا والد فوت ہو گیا اس وقت لڑکی کی عمر تخمیناً چھ یا سات سال کی تھی اس کی والدہ نے اس کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا تھا جس کی عمر دو یا تین سال کی تھی اب لڑکی اٹھارہ سال کی اور لڑکا تیرہ سال کا ہے لیکن دونوں میں اس قدر منافرت ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتے لڑکی کی علیحدگی کی کوئی صورت بتلائی جائے ؟

(الجواب) اگر ماں اس وقت ولی تھی اور کوئی عصبہ نابالغہ کا موجود نہ تھا تو والدہ نے جو نکاح نابالغہ کا کیا وہ صحیح ہو گیا اب صورت علیحدگی کی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ لڑکا جب بالغ ہو جاوے یا پندرہ برس کا ہو جاوے وہ طلاق دے دیوے۔ فقط

دادا نے نکاح کیا اور لڑکی شوہر کے پاس رہی بھی اب وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۰۹۲) زید کا بیٹا مر گیا اس نے ایک لڑکی چھوڑی اور بیوہ چھوڑی زید نے اپنی پوتی کا نکاح اپنے نواسہ سے بغیر رضامندی لڑکی کی والدہ کے کر دیا کچھ دنوں تو لڑکی اپنے شوہر کے یہاں رہی مگر بیوہ کے خاوند نے اس لڑکی کو سکھلا دیا کہ تو کہہ دے کہ میں نے نکاح نہیں پڑھوایا اور میں راضی نہیں ہوں۔ چنانچہ لڑکی برابر انکار کرتی ہے کہ میں چونکہ اب بالغ ہوں میرا نکاح نہیں پڑھایا گیا اور دادا نے نابالغی میں جو پڑھوایا اس پر میں رضامند نہیں ہوں آیا شرعاً زید کا کیا ہوا نکاح ٹوٹ گیا یا بدستور رہا کیا لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے ایک مولوی کے فتوے پر زید کی پوتی نے دوسرا نکاح کر لیا ہے ؟

(الجواب) دادا نے جو نکاح اپنی پوتی نابالغہ کا کیا تھا وہ فسخ نہیں ہو سکتا دوسرا نکاح جو لڑکی نے کر لیا وہ شرعاً باطل اور غیر صحیح لہذا وہ لڑکی شرعاً شوہر سابق کو ملنی چاہئیے هكذا فى كتب الفقه الحنفية كالدر المختار [1] والشامی والعالمگیریه والهدایه وغیره فقط

خیار بلوغ و فسخ نکاح

(سوال ۱۰۹۳) ہندہ مراہقہ یا بالغہ کا نکاح اس کے ولیوں نے زید سے کر دیا جب وہ رخصت ہو کر زید کے گھر گئی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زید سے راضی نہیں اور اس نے صراحۃً بھی یہ کہہ دیا کہ میں زید سے راضی نہیں ہوں اور نہ میں اس کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہوں بعد ازیں زید کے ولیوں نے ہندہ کے ولیوں کو بلا کر ہندہ کو ان کے سپرد کر دیا چند مہینہ کے بعد ہندہ کے ولیوں نے آکر یہ کہا کہ ہندہ کہتی ہے کہ اب میں زید سے راضی ہوں اور اس کے یہاں جاؤں گی لیکن اب زید کے ولی انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ زوجہ مہر معاف کر دے اور زید طلاق دے دے اس صورت میں کیا حکم ہے ؟ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں ؟ اگر صحیح ہے تو ان ایام کا نفقہ جب سے

---

(۱) ولو فعل الاب او الجد عند عدم الاب لا يكون للصغير والصغيرة حق الفسخ بعد البلوغ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ ط.س ج ۳ ص ۶۸)

زید کے یہاں آنے کا اقرار کیا زید پر واجب ہے یا نہیں؟
(الجواب) ہندہ اگر بالغہ تھی تو اگر موافق رواج کے اس کے استیذان کے بعد اس کے ولیوں نے اس کا نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا اور ہندہ کو اس صورت میں فسخ نکاح کا کچھ اختیار نہیں اور اگر ہندہ بوقت نکاح نابالغہ تھی اور نکاح اس کا باپ دادا کے سوا دوسرے ولی نے کیا ہے تو اس صورت میں اگر ہندہ کو بفور بلوغ نکاح فسخ کرانے کا اختیار تھا مگر چونکہ شرائط فسخ نکاح نہیں پائے گئے لہذا وہ نکاح صحیح رہا اب جب کہ زوجین میں توافق ہے اور ہندہ زید کے پاس رہنے میں راضی ہے اور زید بھی راضی ہے اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر آمادہ ہے تو زید کے اولیا کو ان میں مفارقت کرانا نہ چاہئے کہ یہ امر عند الشرع مذموم ہے اور نفقہ ہندہ کا اس صورت میں زید کے ذمہ واجب ہے۔ فتجب للزوجة بنكاح صحيح على زوجها الخ ولو هي في بيت ابيها اذا لم يطالبها الزوج بالنقلة به يفتى وكذا اذا طالبها ولم تمنع اوامتنعت للمهر [1] درمختار، قوله ولو هي في بيت ابيها تعميم لقوله فتجب للزوجة و هذا ظاهر الرواية فتجب النفقة من حين العقد الصحيح وان لم تنتقل الى منزل الزوج اذا لم يطالبها الخ شامی [2] ج ۳ ص ٦٦٤ فقط

خیار بلوغ پر عورت گواہ بنادے تو تاخیر مضر نہیں

(سوال ١٠٩٤/١) صغیرہ منکوحہ بغیر الاب والجد نے خیار البلوغ میں شہادت قائم کر دی ہو اور بعد شہادت ساکت رہنا قاضی موجود ہونے تک یا فتویٰ منگانا قبل خلوۃ صحیحہ یہ موجب رضاء مانع فسخ ہے یا نہیں؟ اور فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے یا نہیں؟

خیار بلوغ کے لئے قضائے قاضی

(۲) اگر ناکح غائب ہو تو قاضی کیوں کر نکاح فسخ کرے گا اگر اس میں قضائے قاضی شرط ہے؟

خیار بلوغ

(۳) خیار بلوغ کے بعد عورت کو جب نکاح کا علم ہو جاوے اور وہ مہر کی مقدار میں مخاصمہ کرے تو پھر بھی عورت کو خیار فسخ ہے یا نہیں؟
(الجواب) (۱) قضائے قاضی فسخ کے لئے شرط ہے اگر بفور بلوغ منکوحہ مذکورہ نے فسخ نکاح پر شہادت قائم کر دی تو پھر ساکت رہنا وجود حضور قاضی تک خیار فسخ کو باطل نہیں کرتا۔
(۲) اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے کما فی الدر المختار، بشرط القضاء الخ اور اگر زوج غائب ہو تو اس کے حاضر ہونے تک قاضی فسخ کا حکم نہ کرے گا قال فی الشامی . و فيه ايماء الى ان

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ٨٨٦ ط.س. ج۳ص ٥٧٢ ظفیر
(۲) رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ٨٨٩ ط.س. ج۳ص ٥٧٥ ظفیر

الزوج لو کان غائبا لم یفرق بینهما مالم یحضر للزوم القضاء علی الغائب[1]۔ مہر

(۳) علم اصل نکاح کے بعد سکوت منکوحہ صغیرہ بعد بلوغ مبطل خیار ہے پس منازعت کرنا مہر میں اور فسخ نہ کرنا نکاح کو بفور بلوغ مسقط خیار ہے کما مر عن الدرالمختار و بطل خیار البکر بالسکوت لو مختارۃ عالمۃ اصل النکاح[2] فقط

بلوغ کے وقت سکوت سے خیار بلوغ باطل ہو جاتا ہے

(سوال ۱۰۹۵) صغیرہ منکوحہ بغیر الاب والجد کا بعد بلوغ چھ ماہ تک ساکت رہ کر یہ کہنا کہ مجھ کو نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار ہے صحیح ہے یانہ؟ اور اس کو اس صورت میں اختیار فسخ نکاح ہے یا نہیں؟ اور قاضی بھی اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یانہ؟

(الجواب) درمختار میں ہے وبطل خیار البکر بالسکوت الخ ولا یمتد الی اخر المجلس الخ وفی الشامی قوله و بطل خیار البکر ای سن بلغت وھی بکر الخ[3] پس معلوم ہوا کہ بعد بلوغ چھ ماہ تک ساکت رہ کر منکوحہ مذکورہ کو خیار فسخ نہیں ہے اور کوئی قاضی اس کو فسخ نہیں کر سکتا۔ فقط

فسخ نکاح میں زوجین کا موجود رہنا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۹۶) فسخ نکاح خیار بلوغ میں قضاء قاضی یا حکم محکم کی ضرورت ہے یا نہیں اور زوجین کا حاضر رہنا وقت قاضی کی قضاء کے ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) قضائے قاضی یا حکم محکم کی ضرورت اور حضور زوجین یاولی یاوصی نابالغ میں شرط ہے ولو بلغت وھو صغیر فرق بحضرۃ ابیه او وصیه بشرط القضاء للفسخ[4] الخ' الدرالمختار فقط

ماں نے نکاح کر دیا تھا لڑکی اسے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں جب کہ وہ ماں پر الزام بھی لگاتی ہے

(سوال ۱۰۹۷) ایک عورت بیوہ نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا بعد میں عورت بیوہ مذکورہ کا انتقال ہو گیا دختر نابالغہ سن بلوغ کو پہنچ کر دو سال کامل اپنے شوہر کے گھر رہی۔ اب یہ عذر کرتی ہے کہ میرا نکاح جو والدہ نے بحالت نابالغی کر دیا تھا وہ فسخ کر دیا جاوے اور مساۃ مذکورہ یہ بھی کہتی ہے کہ میرے شوہر کا ناجائز تعلق میری والدہ کے ساتھ تھا اس لئے میرا نکاح اس کے ساتھ حرام ہے دختر کا یہ قول معتبر ہے یا

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج۳ص ۷۰

(۲) دیکھئے رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س.ج۳ص ۷۳

(۳) ایضاً ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س.ج۳ص ۷۳ ظفیر

(۴) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ و ج ۲ ص ۴۲۱ و فیه ایماء الی ان الزوج لو کان غائباً لم یفرق بینهما مالم یحضر للزوم القضاء علی الغائب (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج۳ص ۷۰) ظفیر

نہیں اور حرمت ثابت ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) نابالغ کے نکاح کی ولایت اور اختیار دراصل عصبات کو ہے اول باپ پھر دادا پھر بھائی۔ اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو چچا تایا ولی ہیں الی آخر الترتیب اگر عصبات ذکور میں سے کوئی نہ ہو تو اس وقت والدہ کو اختیار نابالغ وار نابالغہ کے نکاح کا ہے پس اگر باوجود موجود ہونے ولی عصبہ کے والدہ نے نکاح کیا تو وہ نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔ اگر ولی نے اس کو جائز رکھا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ البتہ اگر کوئی ولی عصبہ نہ ہو تو پھر والدہ کا نکاح کیا ہوا صحیح ہے[1] لہذا صورت مسئولہ میں اگر باوجود ولی عصبہ کی موجودگی کے والدہ نے خود نکاح کر دیا اور ولی نے اس کو جائز رکھا تو جائز ہوا اور نہ باطل ہوا[2] اور اگر ولی عصبہ نہ ہونے کی صورت میں والدہ نے نکاح کیا تو وہ صحیح ہے اب فسخ نہیں ہو سکتا[3] اور مسماۃ مذکور کا یہ قول کہ اس کے شوہر کا ناجائز تعلق اس کی والدہ سے تھا اس لئے نکاح ناجائز ہوا صحیح اور معتبر نہیں ہو سکتا اور محض اس کے کہنے سے حرمت ثابت نہ ہوگی۔[4] فقط

باپ دادا کے سوا کسی نے نابالغہ کا نکاح کیا تو وہ بعد بلوغ فسخ کر سکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے

(سوال ۱۰۹۸) یہ مقدمہ زیر دفعہ ۹۴ ازدواج ناجائز من جانب مستغیث عدالت راجپورہ میں دائر ہوا تھا مجسٹریٹ صاحب راجپورہ نے اس استغاثہ کو اس بناء پر خارج کر دیا ہے کہ مسماۃ کا نکاح جب عبدالکریم نابالغ سے ہوا تھا تو وہ نابالغ تھی اور اس کا نکاح ولی کی ولایت سے نہیں ہوا تھا اس لئے مسماۃ کو اختیار تھا کہ بالغ ہوتے ہی وہ اپنے پہلے نکاح کو فسخ کرے اور دوسرے شخص سے نکاح کرلے مسمی عبدالکریم مستغیث کا جب نکاح ہوا تھا اس وقت اس کی عمر تقریباً سات سال کی تھی اور مسماۃ مریم کی عمر تقریباً نو سال کی تھی اور اب بوقت نکاح ثانی مسماۃ مریم سولہ سال کی تھی اور اس وقت تقریباً ۱۸ سال کی عمر ہے وکیل مستغیث کی اس نسبت یہ بحث ہے کہ بیشک ایسا نکاح جو ولی کی ولایت میں نہ ہوا ہو بالغ ہونے پر عورت ایسا نکاح منسوخ کر سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بالغ ہونے پر عورت کے لئے یہ ضروری ہے کہ حسب قاعدہ حاکم عدالت یا قاضی سے وہ اجازت نکاح حاصل کرے اور جب تک بحکم عدالت نکاح منسوخ نہ ہو نکاح قائم رہتا ہے عورت حسب مرضی خود بخود نکاح شرعی کو منسوخ نہیں کر سکتی وکیل نے دفعہ ۵۰ قانون شرع محمدی فیصلہ کلکتہ جلد ۱۹ ص ۹ پیش کر کے یہ بحث

---

(۱) فان لم یکن عصبة فالو لایة للام (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹. ط.س. ج۳ ص ۴۸) ظفیر

(۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲. ط.س. ج۳ ص ۸۱) ظفیر

(۳) لھما ای لصغیر وصغیرة و ملحق بھما خیار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ اوالعلم بالنکاح بعده لقصور الشفقة الخ بشرط القضاء للفسخ (ایضاً ج ۲ ص ۴۲۰ و ج ۲ ص ۴۲۱. ط.س. ج۳ ص ۶۹) ظفیر

(۴) تزوج بکرا فوجد ھا ثیبا وقالت ابوك فضنی ان صدقھا بانت بلامھر والا لا (ایضاً فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۳. ط.س. ج۳ ص ۳۲) ظفیر

کی ہے کہ صورت متذکرہ میں عورت کو بالغ ہوتے ہی فسخ نکاح کا اختیار ہو جاتا ہے عدالت سے ایسا حکم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور قانون شرع محمدی کی رو سے جب کسی نابالغ بچہ کی شادی سوائے باپ اور دادا کے کوئی اور شخص کرائے تو بالغ ہونے کے وقت لڑکا اور لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ اس نکاح کو قائم رکھیں یا نہ رکھیں اور ثبوت میں حوالہ ردالمحتار جلد ۲ ص ۵۰۰ مطبوعہ مصر اور شرائع الاسلام ص ۳۰۹ کا دیا گیا ہے اور اس امر کے متعلق کہ فسخ نکاح کے لئے حکم عدالت ضروری ہے حوالہ فتاویٰ عالمگیری کا دیا گیا ہے اور درج کیا گیا ہے کہ کتاب ردالمحتار کے ص ۵۰۲ جلد ۲ پر یہ تشریح کی گئی ہے کہ ایسے فعل کے انفساخ کے لئے جس کے کرنے کے فریقین مجاز ہیں کسی عدالتی حکم کی ضرورت نہیں ہے البتہ تصفیہ متنازعہ کے لئے ایک عدالتی شہادت کی ضرورت ہے واقعات وحالات مقدمہ یہ ہیں غور طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسا نکاح جو بوقت نابالغی باپ دادا کے علاوہ کسی اور شخص کی اجازت سے ہوا ہو وہ اور حقیقی چچا اس کا نکاح کرنے والا ہو تو متعاقدین میں سے ایسے شخص کے بالغ ہو جانے پر وہ فسخ ہو سکتا ہے یا کہ نہیں اور ایسے انفساخ کے لئے عدالت یا کسی شرعی شخص کی اجازت ضروری ہے یا نہیں اور عورت کو مجاز ہے کہ بلا اجازت عدالت یا شرعی فتویٰ کے انفساخ بموجودگی شوہر اول نکاح ثانی کرے پس مقدمہ ہذا میں حسب الحکم جناب جج صاحبان مکلّف خدمت ہوں کہ جناب واقعات مقدمہ اور امور تنقیح طلب عدالت ہذا پر غور فرما کر بروئے مستند کتب شرعی مذہب اہل سنت والجماعت جواب بحوالہ مفصل عنایت فرمادیں؟

(الجواب) جس صورت میں کہ نابالغہ کا نکاح سوائے باپ دادا کے دوسرا ولی کرے تو نابالغہ کو بعد بالغہ ہونے کے یہ اختیار ہے کہ اپنے نکاح سابق سے انکار کر دیوے اور اس کو بذریعہ قاضی کے فسخ کرالے کیونکہ بدوں قضاء قاضی شرعی کے وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا جیسا کہ ردالمحتار المعروف بالشامی میں صراحۃً یہ مذکور ہے کہ بدوں قضاء قاضی کے وہ نکاح فسخ نہ ہوگا عبارت اس کی یہ ہے فی الدرالمختار قوله يشرط القضاء للفسخ الخ قوله للفسخ ای هذا الشرط ای هو للفسخ لا لثبوت الاختيار و حاصله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ اوالعلم به فان اختار الفسخ فلا يثبت الا بشرط القضاء[1] الخ ص ۳۰۷ جلد ثانی شامی باب الولی

پس یہ عبارت صریح ہے اس بارے میں کہ لڑکی کو بعد بلوغ کے اختیار نکاح کے فسخ کرانے کا ہے لیکن وہ خود فسخ نہیں کر سکتی بلکہ قاضی شرعی فسخ کرے گا اور بلا قضائے قاضی کے وہ نکاح فسخ نہ ہوگا اور لڑکی کو یہ درست نہ ہوگا کہ بدون فسخ کرنے قاضی کے اور بدوں گزرنے عدت کے وہ نکاح ثانی کر سکے۔ فقط

جب بلوغ کے بعد بھی شوہر کے ساتھ رہی تو اب اس کو حق فسخ حاصل نہیں ہے

(سوال ۱۰۹۹) مسماۃ زیتون کی عمر جب چودہ برس کی ہوئی تو اس کے ولی اقرب چچا نے اس کا نکاح ابراہیم

---

(۱) دیکھیے رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٢١ .ط.س. ج۳ ص ۷۰. ظفیر

سے کردیا اسی روز سے مسماۃ مذکورہ اپنے شوہر کے ساتھ خلوت میں رہنے لگی نکاح کے چار پانچ ماہ بعد حائضہ ہوئی اور اس کے بعد بھی چار پانچ ماہ تک شوہر کے ساتھ رہی بعد ازاں باہم کچھ ناچاقی ہوگئی اور شوہر اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے لگا اب مسماۃ مذکورہ دعویٰ کرتی ہے کہ جب میرا نکاح ہوا تو میں نابالغہ تھی اب مجھے یہ نکاح منظور نہیں اس صورت میں نکاح فسخ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اب وہ نکاح فسخ نہیں ہوسکتا یعنی صورت موجودہ میں عورت کو خیار فسخ نکاح باقی نہیں رہا قال فی الدرالمختار ولا یمتد الی اخر المجلس (درمختار) ای مجلس بلوغھا او علمھا بالنکاح الخ ای فلو سکتت ولو قلیلا بطل خیارھا الخ شامی[1]

باپ نے چچازاد بھائی کے ذریعہ اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح کیا تو کیا اس کو خیار بلوغ حاصل ہے

(سوال ۱۱۰۰) زید نے اپنی دختر کا عقد اپنی بیماری میں اپنے چچازاد بھائی کو ولی قرار دیکر اور بکر نے اپنے لڑکے کی طرف سے ولی بن کر پڑھوالیا تو لڑکی کو بوقت بلوغ حق فسخ ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں لڑکی کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے یہ شرط ہے کہ جس وقت لڑکی بالغہ ہو اسی وقت یہ کہہ دے کہ میں نکاح کو فسخ کرانا چاہتی ہوں اور قاضی شرعی نکاح فسخ کرسکتا ہے بدون قاضی کے نکاح فسخ نہ ہوگا کما فی الدرالمختار و شرط للکل القضاء و فیہ ایضاً وان کان المزوج غیرھما ای غیر الاب و ابیہ ولو الام اوالقاضی اووکیل الاب الخ لھما خیار الفسخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء الخ[2] فقط

نابالغ و نابالغہ کے ولیوں نے ایجاب و قبول کیا تو کیا بعد بلوغ وہ فسخ ہوسکتا ہے

(سوال ۱۱۰۱) زید نے اپنے نابالغ لڑکے کی منگنی عمر کی نابالغہ دختر سے کردی لڑکے لڑکی کے باپ نے ایجاب و قبول کیا اور نکاح بھی پڑھایا گیا اب دونوں بالغ ہوگئے ہیں تو وہ نکاح جائز ہے یا اب پھر نکاح پڑھانے کی ضرورت ہے اگر اب لڑکا یا لڑکی مع رضامندی والدین اس نکاح سے انکار کریں تو قابل پذیرائی ہے یا نہیں اگر نہیں تو علیحدگی کی کیا صورت ہے؟

(الجواب) اگر باقاعدہ نکاح پڑھایا گیا اور ایجاب و قبول نکاح کا ہوگیا تو انعقاد نکاح میں کچھ شبہ نہیں رہا اب فسخ نہیں ہوسکتا اور والد کے کئے ہوئے نکاح کو لڑکی بعد بلوغ کے فسخ نہیں کرسکتی اور اگر ایجاب و قبول حسب قاعدہ نکاح نہ ہوا تھا محض منگنی تھی اور لفظ نکاح کے ساتھ ایجاب و قبول نہ ہوا تھا بلکہ محض ایسا ہوا کہ لڑکی کے ولی نے کہا کہ میں نے لڑکی تمہیں دے دی اور لڑکے کے ولی نے کہا کہ میں نے لے لی یا مجھے منظور ہے تو یہ وعدہ نکاح ہے نکاح اس سے مجلس منگنی میں منعقد نہیں ہوتا اس صورت میں نکاح دوبارہ ہونا چاہئیے لیکن اگر زوجین میں

---

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س. ج۳ ص ۷۴. ظفیر

(۲) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س. ج۳ ص ۶۷. ظفیر

سے کوئی اس تعلق کو پسند نہ کرے تو وہ نکاح سے انکار کر سکتا ہے۔

بغیر قضائے قاضی صرف انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوتا

(سوال ۱۱۰۲) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے ولی عصبہ نے کر دیا بعد بلوغ یعنی حیض آنے پر ہندہ نے اس نکاح سے انکار کر دیا بعد انکار کے ہندہ کے ماموں نے اس کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا یہ دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟ اگر نکاح اول ہی قائم ہے تو قاضی اور جو لوگ دوسرے نکاح میں شریک ہوئے ان کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) نکاح اول جو نابالغہ کے ولی جائز نے کیا وہ صحیح ہو گیا بعد بلوغ ہندہ کے محض ہندہ کے انکار کر دینے سے بدون قضائے قاضی منسوخ اور فسخ نہیں ہوا[1] پس دوسرا نکاح جو ہندہ کے ماموں نے کیا وہ ناجائز ہوا[2] باوجود علم کے جو لوگ شریک نکاح ثانی ہوئے اور جس نے نکاح پڑھایا وہ گناہ گار ہوئے توبہ کریں اور اعلان کر دیں کہ دوسرا نکاح نہیں ہوا۔ فقط

والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۰۳) ہندہ نابالغہ کا نکاح والدہ کی ولایت سے ہوا تھا اب ہندہ کی عمر پندرہ سال ہے اور ہنوز ہندہ اپنے والدین کے گھر مقیم ہے اس صورت میں ہندہ والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اور بعد بلوغ ہندہ کو اختیار فسخ نکاح ہے یا نہیں اور ولی ہندہ کا کون ہے؟

(الجواب) والدہ کی ولایت نکاح نابالغہ میں عصبات سے موخر ہے پس اگر کوئی ولی عصبہ نابالغہ کا موجود نہ تھا مثل چچا وغیرہ کے تو والدہ کا کیا ہوا نکاح صحیح ہو گیا ہندہ کو بعد بلوغ خیار فسخ نکاح حاصل تھا مگر اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے اور یہ خیار بعد بلوغ ہوتا ہے اگر بفور بلوغ اس نے اس نکاح سے انکار نہیں اور اس کو رد نہیں کیا اور قاضی سے فسخ نہیں کرایا تو پھر فسخ نہیں ہو سکتا در مختار میں ہے ولا یمتد الی اخر المجلس الخ ای مجلس بلوغها الخ شامی[3] وفی الدر المختار ایضاً بشرط القضاء الخ[4] فقط

ولد الزنا نابالغہ لڑکی کا نکاح ماں نے کر دیا تو کیا اس کو بعد بلوغ فسخ کا اختیار ہے

(سوال ۱۱۰۴) ایک لڑکی سکندر کا نکاح اس کی نابالغی میں اس کی ماں ولی عصبہ نے کیا اور سکندر ولد الزنا ہے اس نے بالغ ہوتے ہی ولی عصبہ کا نکاح کیا ہوا فسخ کیا یہ فسخ کرنا صحیح ہے یا نہ؟

---

(۱) هل اعطيتنيها ان كان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد(درمختار) اى لا نشاء عقده لا نه يفهم منه التحقيق فى الحال فاذا قال الاخر اعطيتكها او فعلت لزم و ليس للاول ان يقبل(رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۴۰۳ .ط.س. ج۳ص۱۲) ظفير (۲) بشرط القضاء للفسخ(درمختار) حاصله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب و الجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء(رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۲۱ .ط.س. ج۳ص ۷۰) ظفير (۳) رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۲۵ .ط.س. ج۳ص ۷۴

(۴) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۲۱ .ط.س. ج۳ص ۷۰. ظفير

(الجواب) سکندر کی والدہ نے اگر نکاح سکندر رند کو ولد الزنا کا کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور بعد بلوغ سکندر کو فسخ کا اختیار ہے لیکن یہ فسخ بدوں قاضی کے فسخ کرنے کے صحیح نہ ہوگا کما فی الدرالمختار وغیرہ ولکن لھما خیار الفسخ بالبلوغ بشرط القضاء اور شامی میں ہے وحاصلہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلھما الخیار بالبلوغ اوالعلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء الخ ج ۲ شامی[1]

الغرض جب کہ اس فسخ کے لئے قاضی شرعی کا فسخ کرنا شرط ہے تو اس زمانہ میں فسخ کی کوئی صورت نہیں ہے لہذا بدون طلاق دینے شوہر کے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ فقط

چچا نے نکاح کیا بالغ ہونے کے بعد لڑکی نے ناراضی ظاہر کی کیا کیا جائے

(سوال ۱۱۰۵) ایک نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کے عم حقیقی نے ایک نابالغ لڑکے سے کر دیا جب لڑکی بالغ ہوئی تو اس نے اپنی ناراضی ظاہر کرنے کے لئے اپنے چچا کو نوٹس دے دیا کہ مجھ کو آپ کا کیا ہوا نکاح قبول و منظور نہیں ہے اس کے بعد تقریباً تین سال تک سکوت کرکے اب عدالت مجاز سے فسخ نکاح کے واسطے چارہ جوئی کرتی ہے اس صورت میں نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا؟

(الجواب) اگر بفور بلوغ اس نے فسخ نکاح کا اظہار کر دیا تو پھر تاخیر سے اس کا حق فسخ ساقط نہیں ہوتا وینبغی ان تقول فی فور البلوغ اخترت نفسی و نقضت النکاح فبعدہ لا یبطل حقھا بالتاخیر حتی یوجد التمکین الخ شامی[2] ص ۳۰۹ ج ۲ فقط

شیعہ نے دھوکہ دیکر نکاح کیا تو وہ فسخ ہوگا

(سوال ۱۱۰۶) زید نو وارد شیعۃ المذہب نے خالد سنی المذہب کو یہ یقین حلفاً دلا کر خالد کی دختر نابالغہ ہندہ سے عقد کیا کہ وہ سنی ہے بعد عقد کے زید سے افعال شیعہ تعزیہ داری وغیرہ ظاہر ہوئے اس صورت میں دختر خالد ہندہ کو فسخ نکاح کا اختیار ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے لو تزوجتہ علی انہ حر او سنی الخ فبان بخلافہ الخ کان لھا الخیار[3] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ اس صورت میں عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔

چچا کے نکاح کرنے سے خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے مگر تاخیر کرنے سے وہ باطل ہو جاتا ہے

(سوال ۱۱۰۷) ایک شخص نے مرنے سے قبل اپنے بھائیوں کو بلا کر یہ وصیت کی کہ میری فلاں لڑکی کا

---

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س. ج۳ ص۶۹. ظفیر
(۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س. ج۳ ص۷۳. ظفیر
(۳) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ ص ۵۰۱ ظفیر

میرے بھتیجہ سے نکاح کر دینا بھائیوں نے حسب وصیت نکاح کر دیا بوقت نکاح وہ لڑکی نابالغہ تھی اب وہ اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں یا وصی جو وکیل میت ہے اور وکیل کا نکاح کیا ہوا ہے موکل کا نکاح سمجھا جاوے گا اور لڑکی کو اس اعتبار سے حق فسخ نہ ہوگا اور بلوغ سے کچھ دیر بعد فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس وصیت کا شرعاً اعتبار نہیں ہے اور نہ حیثیت وصی ہونے کے وصی کو نکاح یتیمہ کا اختیار ہوتا ہے بلکہ میت کے بھائیوں نے جو نکاح یتیمہ نابالغہ کا کیا ہے وہ حیثیت ولی ہونے کے صحیح ہوا ہے نہ نیابۃً عن المیت کما قال فی الدر المختار ولیس للوص من حیث هو وصی ان یزوج الیتیم مطلقاً وان اوصی الیه الاب بذلك علی المذهب نعم لو کان قریباً او حاکماً یملکه بالولایته [1] الخ اور وکالت بعد موت موکل کی باطل ہو جاتی ہے لہذا برادران میت بعد اس کے مرنے کے وکیل نہ رہے پس یہ نکاح برادران میت کا بوجہ ان کی ولایت کے ہوا نہ بوجہ وکالت کے اور اس میں نابالغہ کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا ہوتا ہے اور تاخیر کرنے سے خیار باطل ہو جاتا ہے ولا یمتد الی اخر المجلس لانه کالشفعة درمختار [2] اور نیز اس صورت میں فسخ نکاح کے لئے قضاء قاضی شرط ہے یعنی اگر نابالغہ نے بفور بلوغ اس نکاح کو نامنظور کیا اور فسخ کرانا چاہا تو بدوں قضاء قاضی کے فسخ نہ ہوگا کما فی الشامی و حاصله انه اذا کان المزوج للصغیر والصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ اوالعلم به فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء [3] الخ ص ۳۰۷ جلد ثانی شامی فقط

بلوغ میں سن ہجری کا اعتبار

(سوال ۱۱۰۸) مسماۃ اقبال بیگم نے اپنی رضامندی سے اپنا نکاح مرزا عظیم کے ہمراہ کیا جب کہ مسماۃ کی عمر بحساب سن عیسوی ۳ دن کم پندرہ برس کی تھی اور بحساب سنہ ہجری کچھ ماہ آگے پندرہ سال کی تو اس حالت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟ اور بلا طلاق یہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) شرعاً پندرہ سال پورے ہونے سے عورت بالغہ شمار ہوتی ہے [4] پس صورت مذکورہ میں نکاح مسماۃ کا مرزا عظیم بیگ سے صحیح ہو گیا بشرطیکہ مرزا عظیم کفو مسماۃ اقبال بیگم کا ہو، پس بدوں طلاق دینے شوہر کے نکاح فسخ نہ ہوگا۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۳۱ ج ۲ ط.س.ج۳ص ۷۹

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س.ج۳ص ۷۴

(۳) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج۳ص ۷۰ ظفیر

(۴) اجل سنة قمریة بالا هلة علی المذهب (درمختار) وجهه ان الثابت عن الصحابة کعمر وغیره اسم السنة واهل الشرع انما یتعارفون الاشهر والسنین بالا هلة فاذا اطلقوا السنة انصرف الی ذلك (رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۱۸ ط.س.ج۳ص ۴۹۷) ظفیر

نابالغہ کے باپ کے ماموں نے شادی کردی تو یہ نکاح فسخ ہو گیا نہیں ؟

(سوال ۱۱۰۹) ایک لڑکی کی شادی اس کے باپ کے ماموں نے اپنی ولایت سے بحالت کم سنی و نابالغی (جب کہ لڑکی کا باپ شریک شادی تھا مگر نکاح اس کی ولایت سے نہیں ہوا) کی چونکہ لڑکا بد اطواری کرتا ہے لہذا لڑکی شوہر کے گھر جانے سے انکار کرتی ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ سن بلوغ کو پہنچ کر نکاح سے انکار کردے آیا لڑکی کو بالغہ ہو کر نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نابالغہ کے باپ کی موجودگی میں ماموں کو قطعاً ولایت نکاح نابالغہ کی نہیں ہے البتہ اگر باپ اس کو اجازت دیدے تو ماموں نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح باپ کا کیا ہوا سمجھا جاتا ہے اور باپ کے نکاح کئے ہوئے کو لڑکی بعد بالغ ہونے کے فسخ نہیں کر سکتی کما فی الدرالمختار ولزم النکاح ولو بغبن فاحش الخ اوبغیر کفو ان کان الولی المزوج بنفسه بغبن ابا او جداً الخ وان کان المزوج غیر هما ای غیر الاب و ابیه ولو الام اوالقاضی او وکیل الاب الخ لکن فی النهر "بحثاً لو عین لوکیله القدر صح الخ " (درمختار) وکذا لو عین له رجلاً غیر کفو کما بحثه العلامة المقدسی الخ شامی [1] اس بحث سے معلوم ہوا کہ اگر باپ نے شوہر کو متعین کر کے وکیل سے کہہ دیا کہ اس سے نکاح کردو تو وہ نکاح بھی فسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

نابالغہ کے چچازاد بھائی نے بحیثیت ولی نکاح کردیا تو اس کے فسخ کا طریقہ کیا ہے

(سوال ۱۱۱۰) عبدالرحمٰن خاں نے اپنی وفات پر ایک زوجہ سکینہ ایک دختر نابالغہ مسماۃ ظریفہ ایک بھتیجہ فیض اللہ خان وارث چھوڑے ہیں فیض اللہ خاں نے ظریفہ کا نکاح اپنے لڑکے نصر اللہ خان سے بلا رضامندی سکینہ کے کردیا تھوڑے دنوں کے بعد سکینہ نے نکاح ثانی کرلیا اس کے بعد فیض اللہ خاں نے دعویٰ استقرار حق کا سب ججی سہارن پور میں اس امر کا کیا کہ میں نے ظریفہ نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے نصر اللہ خاں سے کردیا کسی دوسری جگہ ظریفہ نابالغہ کا نکاح نہ کیا جاوے عدالت نے یہ حکم دیا کہ یہ نکاح بوجہ طمع جائیداد کے ہوا ہے اس واسطے کہ لڑکا لڑکی سے بہت چھوٹا معلوم ہوتا ہے اس واسطے ظریفہ نابالغہ کو اختیار ہے کہ بعد بلوغ اس نکاح کو عدالت سے منسوخ کرا کر دوسرا نکاح کرلے چنانچہ اس نے اول حیض آتے ہی اپنے پہلے نکاح کو نامنظور کردیا تھا اور عدالت سب ججی سہارنپور سے بھی منسوخ کرالیا تھا لیکن سب جج صاحب مسلمان نہیں تھے اس کے بعد ظریفہ نے خود اپنا نکاح دوسرے شخص سے کرلیا تھا یہ دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں ولایت نکاح مسماۃ ظریفہ نابالغہ کی اس کے تایازاد بھائی مسمی فیض اللہ خاں کو حاصل تھی کیوں کہ وہ عصبہ ہے اور ولایت نکاح عصبات کو ہوتی ہے ' در مختار میں ہے الولی فی النکاح العصبة بنفسه الخ [2] بناءً علیہ جو نکاح ظریفہ نابالغہ کا اس کے تایازاد برادر فیض اللہ خاں نے اپنے لڑکے نصر اللہ خاں

---

(۱) دیکھئے ردالمحتاروالدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۸'۴۱۹ . ط.س.ج۳ ص۶۷-۶۸. ظفیر (۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ .ط.س.ج۳ص۷۶. ظفیر

کے ساتھ کیا تھا وہ شرعاً صحیح اور منعقد ہو گیا تھا اور مسماۃ کو بعد بلوغ اختیار فسخ کا حاصل تھا لیکن قضاء قاضی شرعی اس فسخ کے لئے شرط ہے بدون حکم قاضی کے یہ نکاح فسخ نہ ہوگا۔ اور حکم حاکم غیر مسلم کا اس بارے میں شرعاً معتبر نہیں ہے[1] اس لئے صورت مسئولہ میں نکاح ظریفہ کا جو نصر اللہ خاں کے ساتھ ہوا تھا فسخ نہیں ہوا اور دوسرا نکاح مسماۃ ظریفہ کا صحیح نہیں ہوا لہٰذا نصر اللہ خاں سے طلاق لیکر اور عدت گزار کر دوسرا نکاح کرنا چاہئے اگر سب جج صاحب شوہر کو حکم دیکر طلاق دلادیں تو بھی طلاق واقع ہو جاوے گی یا کسی مسلمان ریاست سے جو بااختیار ہو نکاح فسخ کرایا جاوے شامی میں ہے اذا کان المزوج للصغیر والصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ اوالعلم به فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء انتهیٰ[2] اور جامع الفصولین میں ہے اواختاراحدهما الفرقة ورد النکاح بخیار البلوغ لم یکن رداً ولا یبطل العقد مالم یبطل بحکم به القاضی[3] الخ مجموعۃ الفتاویٰ جلد دوم در فسخ نکاح بخیار بلوغ میں استفتاء بعینہ اسی قسم کا نقل فرمایا ہے۔ فقط

بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۱۱) ایک یتیمہ نابالغہ آٹھ سالہ کا نکاح بولایت ماں اور بھائی کے ایک لڑکے نابالغ سے کر دیا گیا اب لڑکا بالغ ہے اور لڑکی تیرہ سالہ قریب البلوغ ہے مگر حیض نہیں آیا اور لڑکے کی بد چلنی کی وجہ سے شوہر کے یہاں جانا نہیں چاہتی تو کیا ایسی صورت میں یہ لڑکی اپنا نکاح جو بولایت ماں اور بھائی ہوا ہے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اور لڑکے نے دعویٰ کر دیا ہے کہ میری عورت پر مجھ کو قبضہ دلایا جاوے۔ جب کہ لڑکی اور ولی دونوں شوہر سے ناراض ہیں تو لڑکے کو لڑکی پر قبضہ دلایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں وہ لڑکی قبل البلوغ اپنا نکاح فسخ نہیں کرا سکتی اور بالغہ ہونا اس کا بعمر تمامی پندرہ سال ہے یا حیض وغیرہ علامات بلوغ سے ہے اور یہ بھی فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ قضاء قاضی اس فسخ کے لئے شرط ہے در مختار میں ہے وان کان المزوج غیر هما ای غیر الاب وابیه الخ لهما خیار الفسخ بالبلوغ الی ان قال بشرط القضاء الخ[4] اور بحالت موجودہ جب کہ لڑکی کی عمر تیرہ سال کی ہے اور وہ قریب البلوغ ہے اور طاقت جماع رکھتی ہے تو شوہر کے سپرد کی جا سکتی ہے شامی میں ہے وقد صرحوا عنه بان الزوجة اذا کانت صغیرة لا تطیق الوطی لا تسلم الی الزوج حتی تطیقه والصحیح انه غیر مقدر بالسن بل یفوض الی القاضی بالنظر الیها من سمن او هزال[5] الخ ص ۳۹۹ جلد ثانی باب القسم و فی باب المهر من الدر المختار وللزوج المطالبة بتسلیمها ان تحملت الرجل الخ[1] فقط

---

(۱) و به علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاء ه علی المسلم حال کفره رد المحتار کتاب القضاء ج ٤ ص ٤١٤ .ط.س. ج٥ص٣٥٤ .(٢) رد المحتار باب الولی ج ٢ ص ٤٢١ .ط.س. ج٣ص٢٧
(٣) رد المحتار باب القسم ج ٢ ص ٥٤٩ .ط.س. ج٣ص٦٧ . ظفیر
(٤) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ٢ ص ٤١٩ .ط.س. ج٣ص٦٧ . ظفیر
(٥) رد المحتار باب القسم ج ٢ ص ٥٤٩ .ط.س. ج٣ص٢٠٤ . ظفیر

باپ نے اپنی شادی کی لالچ میں نابالغہ لڑکی کی شادی کردی وہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۱۲) ایک شخص عورت پر عاشق ہو گیا اور اس سے نکاح کرنا چاہا عورت کے باپ نے عاشق کو کہا کہ تم اپنی دختر کا نکاح پہلے میرے لڑکے سے کردو پھر میں تم سے بیاہ کردوں گا چنانچہ اس نے اپنی دختر صغیرہ کا نکاح اس کے لڑکے سے کردیا بعد کو آپس میں نااتفاقی ہو گئی تو دختر مذکورہ بعد بلوغ اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں چوں کہ باپ نے عشق کی وجہ سے دختر صغیرہ کا نکاح کردیا تو سوء اختیار ثابت ہوا یا نہیں۔ در مختار میں ہے وان عرف من الاب والجد سوء الاختیار مجانۃً و فسقاً لایصح النکاح اتفاقاً الخ فقط

(الجواب) اس صورت میں باپ کا نکاح کیا ہوا صحیح ہو گیا اور صغیرہ کو بعد بلوغ اختیار فسخ نکاح کا بھی نہیں ہے اور اس عبارت منقولہ درمختار میں شامی نے یہ بحث کی ہے کہ صاحب فتح القدیر نے فرمایا ہے کہ عدم صحت نکاح بصورت معروف ہونے باپ کے ہے ساتھ سوء الاختیار کے اور یہ امر اول نکاح صغیرہ خود میں صادق نہ آوے گا۔ والحاصل ان المانع هو كون الاب مشهوراً بسوء الاختيار قبل العقد فاذا لم يكن مشهوراً بذلك ثم زوج بنته من فاسق صح (الى ان قال) فلو زوج بنتاً اخرى من فاسق لم يصح الثانى لانه كان مشهوراً بسوء الاختيار قبله بخلاف العقد الاول لعدم وجود المانع قبله الخ [۲]

فرقت کے لئے عورت عیسائی ہو جائے تو بھی فسخ نہیں ہوتا

(سوال ۱۱۱۳) ایک عورت اس غرض سے عیسائی ہوئی ہے کہ نکاح فسخ ہو جاوے ایسی صورت میں نکاح فسخ ہو جاوے گا یا نہیں؟

(الجواب) قال فى الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ ثم قال و تجبر على الاسلام و على تجديد النكاح زجراً لها بمهر يسير كدينار و عليه الفتوىٰ الخ وافتى مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً الخ [۳] پس معلوم ہوا کہ مشائخ بلخ کا فتویٰ بصورت مسئولہ عدم فرقت کا ہے۔

(سوال ۱۱۱۴) زینت زوجہ بکر نکاح فسخ کرانے کی وجہ سے فریب کیا کہ مذہب نصرانی قبول کیا اور پھر مسلمان ہو گئی اور نکاح خالد سے کرلیا، یہ حیلہ جائز ہے یا نہیں اور بکر مستحق نکاح کا اس سے ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فى الدر المختار و تجبر على الاسلام و علىٰ تجديد النكاح وفى الشامى وتمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها ولا يخفى ان محله ما اذا طلب ذلك اما لو سكت او تركه صريحاً فانها لا تجبر و تزوج من غيره لانه ترك حقه الخ بحر و نہر اس سے معلوم ہوا کہ شوہر اول اگر نکاح کرنا چاہے بجبر نکاح کر سکتا ہے۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر مطلب لا بى الصغيرة المطالبة بالمهر ج ۲ ص ۵۰۸. ط.س. ج۳ص۱۶۱. ظفير (۲) رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۱۸. ط.س. ج۳ص۶۷. ظفير
(۳) ديكهئے رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۴۰. ط.س. ج۳ص۱۹۳. ظفير

فصل سوم ۔ نکاح بذریعہ فضولی اور وکیل

فضولی نے نکاح کردیا اور عورت نے قبول کرلیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۱۱۵) ایک شخص نے مجمع میں یہ کہا کہ تم گواہ رہو میں نے فلاں عورت غائب کا اس مرد حاضر سے نکاح کردیا اور یہ شخص نکاح کرنے والا اس عورت کا ولی شرعی نہیں ہے لیکن جب عورت کو خبر پہنچی تو اس نے اس نکاح کو قبول کرلیا تو کیا یہ نکاح جائز و مکمل ہوجائے گا اور اگر مہر کی تعداد بیان نہ کی ہو تو کس قدر مہر واجب ہوگا؟

(الجواب) جب کہ شوہر نے اس نکاح کو قبول کرلیا تھا اور پھر جس وقت عورت کو خبر پہنچی تو اس نے بھی اس نکاح فضولی کو قبول کرلیا تو یہ نکاح صحیح ہوگیا۔ کذافی الدرالمختار [1] فقط

بلا اجازت ولی غیر نے نکاح کردیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۱۶) ایک مسماۃ کے والدین اور دادا اور بھائی فوت ہوگئے اور اس کے دادا کے ہم زلف نے جو غیر شخص ہے مسماۃ مذکورہ آٹھ سالہ کا نکاح کردیا مسماۃ نے بالغ ہوتے ہی اسی وقت روبرو گواہان شرعی کے اس نکاح کو فسخ کردیا تو شرعاً یہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) مسماۃ کے دادا کا ہم زلف ظاہر ہے کہ ولی اس نابالغہ کا نہیں ہے بلکہ اجنبی اور فضولی ہے لہٰذا وہ موقوف ہے کسی ولی کی اجازت پر اور اگر ولی کوئی نہیں ہے تو وہ نکاح باطل ہے یا خود نابالغہ کی اجازت پر بعد بلوغ کے موقوف تھا اور جب مسماۃ مذکورہ نے بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کردیا اور اس سے انکار کردیا تو وہ باطل ہوگیا درمختار میں ہے ونکاح عبد وامة بغیر اذن السید موقوف علی الاجازة کنکاح الفضولی سیجئ فی البیوع توقف عقوده کلها ان لها مجیز حالة العقد والا تبطل [2] الخ و تفصیله فی الشامی [3] فقط

عورت کے ساتھ مرد خود گواہوں کے سامنے نکاح کرے اور فضولی قبول کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۱۷) اگر زید ہندہ کے ساتھ اس طرح پر نکاح کرے کہ بلا اجازت واطلاع ہندہ کے عمرو بکر

---

(۱) ونکاح عبد وامة بغیر اذن السید موقوف علی الاجازة کنکاح الفضولی سیجئ فی البیوع توقف عقوده کلها ان لهامجیز حالة العقد والا تبطل (درمختار) قوله کنکاح الفضولی ای الذی باشره مع اخر اصیل او ولی وکیل الخ قال فی البحر الفضولی من یتصرف لغیره بغیر ولایته اووکالته (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۹ .ط.س. ج۳ص۹۷) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۹ .ط.س. ج۳ص۹۷. ظفیر

(۳) دیکھئے شامی باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۹ .ط.س. ج۳ص۹۷. ظفیر

سے کہے کہ تم دونوں گواہ رہو میں نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا اور خالد دوسرا فضولی فی المجلس کہے کہ میں نے ہندہ کی طرف سے قبول کیا تو یہ ظاہر ہے کہ دوسرے فضولی کا قبول بالاتفاق غائب کے اجازت پر موقوف ہوتا ہے پس دریافت طلب یہ بات ہے کہ اگر اس قول مفتی بہ کے بموجب کہ جس چیز میں جد وہزل برابر ہے اس میں لفظ کے معنی کی حقیقت بلکہ مضمون کا بھی علم شرط نہیں اس صورت میں ہندہ غائبہ من المجلس سے کسی دوسرے وقت میں عربی زبان میں مثلاً یہ کہلایا جائے رضيت بالتزويج الذي قبله عني خالد تو یہ شرعاً اجازت ہو جائے گی اور نکاح مذکور منعقد ہو جائے گا یا نہ ؟

(الجواب) وکیل بنانے یا فضولی کے عقد کی اجازت دینے کے لئے رضاء مؤکلہ مجیزہ کی ضرور ہے اور رضاء کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اس کو سمجھے ورنہ بلا علم رضا بالعقد الموقوف کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ (۱) فقط

فضولی کے نکاح کی خبر پر لڑکا خاموش رہا جب لڑکی کی دوسری شادی ہو گئی تو کہتا ہے کہ نکاح ہو چکا ہے

(سوال ۱۱۱۸) امیر خاں ملازم فوجی کے نکاح کی قبولیت ایک فضولی نے کی اور امیر خاں کو بذریعہ خط کے خبر کر دی کہ میں نے تمہارا نکاح فلاں عورت کے ساتھ کر دیا ہے امیر خاں نے اس عقد کی منظوری و عدم منظوری کا کوئی جواب نہیں دیا یعنی ساکت رہا اس حالت سکوت میں فضولی کا انتقال ہو گیا اور والدہ دختر نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا اب امیر خاں باوجود عدم قبولیت نکاح فضولی مدعی نکاح ہے کیا یہ عورت امیر خاں کی منکوحہ کہی جائے گی یا زوج ثانی کی زوجہ متصور ہو گی ؟

(الجواب) اس صورت میں اگر امیر خاں اب بھی نکاح فضولی کو قبول کر لے تو نکاح اس کا صحیح و نافذ ہو گا اور دوسرا نکاح باطل و حرام ہے در مختار میں ہے ولو اجاز من له الاجازة نكاح فضولي بعد موته صح لان الشرط قيام المعقود له واحد العاقدين لنفسه الخ قوله واحد العاقدين ' هو العاقد لنفسه كما في البحر اى سواء كان اصيلاً او ولياً او وكيلاً فانه عاقد لنفسه بمعنى انه غير فضولي تامل وانظر مالو كان فضولياً بان كان كل من العاقدين فضوليين والظاهران الشرط قيام المعقود لهما (۲) فقط

صورت ذیل میں نکاح درست نہیں ہوا

(سوال ۱۱۱۹) زید نے ایک معاملہ میں یہ قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کام کروں تو میں جو نکاح کروں یا جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق مغلظ ہے اب اگر زید اپنا نکاح بذریعہ وکیل فضولی بصورت ذیل کرے کہ زید اپنے کسی خاص محبّ سے یہ کہے کہ جب میرے نکاح ہونے کا وقت قریب آ جائے اور ہندہ

---

(۱) والعبرة في العقود للمعاني دون الالفاظ

(۲) رد المحتار باب الكفاءة مطلب في الوكيل والفضولي في النكاح ج ۲ ص ۴۵۱ . ط.س. ج۳ ص ۹۵ .

منسوبہ کی جانب سے اذن آجائے مجھ سے ایجاب و قبول کرانے سے قبل تم دو گواہوں کے سامنے یہ کہنا کہ میں نے زید کی جانب سے ہندہ کو بعوض اس قدر مہر نکاح میں قبول کیا۔ اس کے بعد ناکح ہندہ کا نکاح زید سے پڑھادے اور یہ کہے کہ ہندہ تمہارے نکاح میں دی گئی اور زید زبان سے کہے کہ میں نے قبول کی تو اس صورت میں نکاح ہو جائے گا یا نہیں اور زید نے شخص مذکور کو اپنا وکیل نہیں بنایا۔

(الجواب) اس طریق سے نکاح صحیح نہیں ہوتا کیوں کہ ایک شخص فضولی جو ولی اور وکیل جانبین کا نہ ہو وہ متولی ایجاب و قبول طرفین کا نہیں ہو سکتا در مختار میں ہے ویتولی طرفی النکاح واحد با یجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان کان ولیاً او وکیلاً من الجانبین اواصیلاً من جانب وو کیلاً او ولیاً من اخر اوولیاً من جانب و کیلاً من اخر کزوجت بنتی من موکلی لیس ذلک الواحد بفضولی ولو من جانب الخ (۱)

پس صورت مذکورہ میں بذریعہ فضولی زید کا نکاح موافق طریق مذکور کے سبب عدم حنث ہو سکتا تھا بشرطیکہ عورت کی طرف سے ایجاب کرنے والا دوسرا شخص ہو خواہ اس کا ولی ہو یا وکیل یا فضولی قال فی رد المحتار کنکاح الفضولی ای الذی باشرہ مع اخر اصیل او ولی او وکیل او فضولی اما لو تولی طرفی العقد وھو فضولی من الجانبین اواحد ھما فانہ لا یتقوف الخ ای بل یبطل (۲) وفی کتاب الایمان منہ حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجار بالقول حنث وبالفعل و منہ الکتابۃ خلافا لابن سماعہ لا یحنث بہ یفتی خانیۃ قولہ و منہ الکتابۃ ای من الفعل مالوا اجاز بالکتابۃ (۳) الخ شامی

صورت مذکورہ میں نکاح فضولی درست نہیں

(سوال ۱۱۲۰) زید نے ہندہ کے ساتھ اس طرح پر نکاح کیا کہ بلا اطلاع و اجازت ہندہ کے خالد اور ولید دو شخصوں سے ہندہ کو ان کو اچھی طرح بتلا کر کہا کہ میں نے تم دونوں کے سامنے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا اس کے بعد یہ عبارت قبلت تزویج من ارسل ھذا القرطاس الی نفسی من نفسہ لکھ کر ایک لڑکے کے ہاتھ ہندہ کے پاس بھیج دی اور اس لڑکے سے کہہ دیا کہ ہندہ سے کہہ دینا کہ یہ ایک دعا ہے زید نے لکھ کر بھیجی ہے اس کو تین مرتبہ پڑھو تو اس کا فائدہ بعد میں بتایا جائے گا پس اس لڑکے نے ایسا ہی کیا اور وہ عبارت تین مرتبہ ہندہ سے کہلوادی مگر ہندہ کو اس کا گمان بھی نہیں کہ اس کی کہہ لینے سے نکاح ہو جائے گا ہاں یہ یقیناً جانتی ہے کہ کاغذ زید ہی کا بھیجا ہوا ہے پس تو ظاہر ہے کہ فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف ہوتا

(۱) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی وکیل والفضولی فی النکاح ج ۲ ص ٤٤٩. ط.س. ج۳ص۹٦. (۲) رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ج ۲ ص ٤٤٩. ط.س. ج۳ص۹۷ (۳) دیکھئے رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل وغیر ذلک مطلب لا یتزوج فزوجہ فضولی ج ۳ ص ۱۸۸، ۱۸۹. ط.س. ج۳ص۸٤٦. ظفیر

ہے اور علی مافی الدر المختار وغیرہ یہ بھی مفتی بہ ہے کہ جس میں جد وہزل برابر ہو اس میں لفظ کے معنی کی حقیقت یا اس کے مضمون کا علم شرط نہیں پس دریافت طلب یہ امر ہے کہ بطور مذکور شرعاً ہندہ کی اجازت ہوئی یا نہیں بر تقدیر ثانی کیا اجازت کا بھی کم از کم دو گواہوں کے سامنے ہونا شرط ہے اس وجہ سے نہیں ہوئے یا اور کسی وجہ سے غرضیکہ جس وجہ سے نہیں ہوئے اس وجہ کو مفصل ومدلل ارقام فرمادیں اور اجر جزیل اللہ تعالیٰ سے پاویں؟

(الجواب) درمختار میں ہے ولا یتوقف الا یجاب علی قبول غائب عن المجلس فی سائر العقود من نکاح و بیع وغیر هما بل یبطل ولا تلحقه الا جازة اتفاقا الخ ثم قال ویتولی طرفی النکاح واحد الخ لیس ذلك الواحد بفضولی ولومن جانب وان تکلم بکلامین علی الواجح لان قبوله غیر معتبر شرعاً کما تقرران الایجاب لا یتقوف علی قبول غائب [1] الخ وفی رد المحتار قوله لما تقرر حاصله ان الا یجاب لما صدر من الفضولی و لیس له قابل فی المجلس ولو فضولیاً اخر صدر باطلاً غیر متوقف علی قبول الغائب الخ فلا یفید قبول العاقد بعده [2] الخ ص ۳۲۶ وفیه ایضاً قوله ولو من جانب ای سواء کان فضولیاً من جانب واحد اومن جانبین الخ او کان فضولیاً من احد هما وکان من الاخر اصیلاً او وکیلاً او ولیاً ففی هذه الاربع لا یتوقف بل یبطل الخ [3] .... پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح فضولی کا موقوف اجازت پر نہیں رہا بلکہ باطل ہو گیا علاوہ بریں ایجاب قبول کا دو گواہوں کو معاً سننا ضروری ہے کما فی الدرالمختار و شرط حضور شاهدین حرین الخ مکلفین سامعین قولهما معاً [4] الخ الغرض صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ فقط

فضولی نے نکاح کیا اور ولی نے اجازت نہیں دی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۱) زید کی لڑکی زینب نابالغہ کا نکاح خالد فضولی نے کردیا ولید کے ساتھ زید نے اپنے محلّہ کے آدمیوں کو جمع کر کے یہ کہا کہ میری لڑکی زینب کا عقد میرے بھتیجے نذیر سے کردو ان حضرات نے زید سے کہا کہ اگر تو اجازت عقد کی دوسری جگہ دے آیا ہے تو نکاح وہاں ہو گیا زید نے حلفیہ بیان کیا کہ میں نے اجازت نہیں دی تب نکاح زینب کا نذیر کے ساتھ باجازت زید کردیا۔ اس صورت میں کون سا عقد صحیح ہوا؟

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ج ۲ ص ٤٤٧ و ج ۲ ص ٤٤٨. ط.س. ج۳ص۹٦. ظفیر
(۲) رد المحتار باب و مطلب ایضاً ج ۲ ص ٤٤٦. ط.س. ج۳ص۹٦ ظفیر
(۳) رد المحتار باب ایضاً ج ۲ ص ٤٤٨. ط.س. ج۳ص۹۷ ظفیر
(٤) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۳ ظفیر

(الجواب) اس صورت میں خالد فضولی کا کیا ہوا نکاح زید کی اجازت پر موقوف تھا پس جبکہ زید نے اس نکاح کو جائز نہیں رکھا تو وہ باطل ہو گیا [1] اور خود زید نے اپنی ولایت سے جو نکاح زینب کا نذیر سے کرادیا یہی نکاح جو نذیر سے ہوا صحیح ہوا خالد کا کیا ہوا نکاح صحیح نہ ہوا۔ فقط

بذریعہ خط وکیل بنایا اور وکیل نے اپنے ساتھ شادی کردی ۔کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۱۲۲) ہندہ ایک بارہ برس کی لڑکی ہے اور اس کا ولی بجز اس کی ماں کے کوئی دوسرا نہیں ہے اور وہ زید کے گھر رہتی ہے جو کہ بہت دور کا عزیز ہے زید نے اس کی ماں کو بذریعہ ڈاک خط بھیجا اگر تم اجازت دو تو میں جہاں مناسب سمجھوں ہندہ کا نکاح کردوں ہندہ نے بذریعہ کارڈ اس کی اجازت دے دی زید نے اس کا نکاح خود اپنے ساتھ بموجودگی ایک مرد اور دو عورت کے کرلیا ایک زید کی بہن اور ایک زوجہ اولی ہے کیا ایسا نکاح جائز ہے ؟

(الجواب) ناجائز ہے ۔[2] فقط

کسی نے عورت کو وکیل بنایا اس نے اپنے شوہر کے ساتھ اس کی شادی کردی

(سوال ۱۱۲۳) فاطمہ نے ایک عورت زینب سے کہا کہ میں تم کو اپنی لڑکی کی شادی کا وکالتہً اختیار دیتی ہوں کہ تم اپنی پسند سے جہاں چاہو اس کی شادی کردو زینب نے بموجودگی دو مرد کے اس لڑکی کا نکاح خود اپنے شوہر خالد کے ساتھ کردیا در آں حالیکہ اس لڑکی کو وکالت اور نکاح کی خبر نہیں ہے بعد کو معلوم ہوا اور وہ یہ سن کر خاموش ہو گئی لڑکی بالغ نہیں قریب بہ بلوغ ہے تو کیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اور کیا جواز و عدم جواز لڑکی کی اطلاع غیر اطلاع کو بھی صورت مذکورہ میں دخل ہے یا نہیں یعنی کن کن صورتوں میں جائز ہو سکتا ہے اور کن کن صورتوں میں نہیں ؟

(الجواب) اول اس میں یہ بحث ہے کہ والدہ کی ولایت نابالغہ کے نکاح کے لئے عصبات سے موخر ہے اصل ولی نابالغہ کے نکاح کا عصبہ ہے علی ترتیب الارث والحجب یعنی مثلاً باپ ولی مقدم ہے اس کے بعد دادا وان علا پھر بھائی پھر چچا تایا الخ پس اگر عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو ولایت نکاح نابالغہ کی ماں کو ہے پس ماں نے اگر اپنی ولایت شرعیہ کے حاصل ہونے کے وقت مثلاً زینب کو وکیل اپنی نابالغہ دختر کا بنادیا اور اختیار دے دیا کہ جہاں چاہے میری دختر کا نکاح کردے تو اگر زینب نے بموجودگی شاہدین اپنے شوہر سے نکاح

---

(۱) ونکاح عبد وامة بغير اذن السيد موقوف على الاجازة كنكاح الفضولى توقف عقوده كلها ان لها مجيز حالة العقد والا تبطل (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۴۹ ط.س.ج ۳ ص۹۲)

(۲) وكلته ان يتصرف فى امرها او قالت له زوج نفسى ممن شئت لم يصح تزويجها من نفسه (الدرالمختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۴۵۱ ط.س.ج ۳ ص۹۹) ظفير

کردیا تو وہ صحیح ہے بشرطیکہ اس کا شوہر کفو ہو اس منکوحہ کا۔[1] فقط

ولی اگر دوسرے کو وکیل بنادے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۴) بھائی کی موجودگی میں اور کسی رشتہ دار مثلاً ماموں وغیرہ کو دلہن کا مقرر وارث بن کر منکوحہ ہونے کے لئے وکالت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی جائز اگر کسی دوسرے رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کو وکیل بنادیوے تو جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔[2] فقط

ایک عورت نے ایک مرد سے کہا کہ تم اپنے ساتھ میرا نکاح کرلو اس نے گواہ کے سامنے کرلیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۵) اگر ہندہ اس امر کی تحریر بذریعہ ڈاک زید کے پاس بھیج دے کہ تم اپنا نکاح میرے ساتھ کرلو اور زید اس تحریر کے موافق اپنا نکاح بطریقہ شرع شریف قاضی و وکیل و شاہد کے روبرو نکاح پڑھ لے تو وہ نکاح شرعاً جائز ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس طرح نکاح صحیح ہے مگر شامی میں منقول ہے کہ زید کو مجلس نکاح میں روبرو شاہدین عورت کی تحریر کو سنانا چاہئے اور یہ کہنا چاہئے کہ فلاں عورت بنت فلاں نے مجھ کو اپنے نکاح کا وکیل بنادیا ہے لہٰذا میں اپنا نکاح اس سے کرتا ہوں تم اس کے گواہ رہو پس اگر اس طریق پہ کیا جاوے تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔[3] فقط

بالغ اپنے نکاح کا باپ کو وکیل بنادے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۶) ایک شخص بالغ سفر میں ہے اس کا والد مکان پر اس کی طرف سے وکیل بن کر ایجاب و قبول کرتا ہے اس شخص نے جو سفر میں ہے بذریعہ خط اپنے والد کو لکھ کر بھیجا کہ تم میری جانب سے ایجاب و قبول کی اجازت ہے اس طرح نکاح جائز ہے یا نہیں یا پھر نکاح و ایجاب و قبول کی ضرورت ہے؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہے وکیل نکاح اپنے مؤکل کی طرف سے ایجاب و قبول کرسکتا ہے

---

(۱) فان لم یکن عصبة فالو لایة للام (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۷۹) امرہ بتزویج امراة فزوجه جاز (درمختار) لان الوکالة نوع من الولایة کنفاذ تصرفه علی الموکل (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۶ ط.س.ج ۳ ص ۹۶. ظفیر

(۲) لان الوکالة نوع من الولایة کنفاذ تصرفه علي الموکل (رد المحتار مطلب فی الوکیل والفضولی ج ۲ ص ۴۴۶) ط.س. ج ۳ ص ۹۶ ظفیر.

(۳) ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب و صورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود و قراته علیهم وقالت زوجت نفسی منه رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲' ظفیر

قال فی الدرالمختار کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منك و یقول الاخر تزوجت الخ وفی الشامی قوله کزوجت نفسی الخ' اشار علی عدم الفرق بین ان یکون الموجب اصیلاً او ولیاً او وکیلاً الخ و مثل بنتی ا بنی و مثل مؤکلتی موکلی الخ شامی[1] پس دوبارہ اس شخص کو جو سفر میں ہے ایجاب وقبول کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

عورت نے پانچ ہزار مہر پر نکاح کی اجازت دی لیکن وکیل نے کم کردیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۷) زید وہندہ دونوں بالغ ہیں ان کا نکاح ہوا ہندہ نے اپنا مہر پانچ ہزار روپیہ سکہ رائج تعین کر کے وکیل کو ہدایت کی لیکن وکیل بھول گیا یا کسی اور وجہ سے اس نے قاضی کے سامنے ہندہ کی رضامندی شرع محمدی مہر پر ظاہر کی یعنی دو دینار سرخ اور ۳۲ ٹکہ' چنانچہ اس تعین مہر سے نکاح ہو گیا فریقین کے ملنے پر اختلاف مہر کا حال معلوم ہوا ہندہ اس سے کم پر رضامند نہیں ہے اور زید اس بڑی رقم کو منظور نہیں کرتا کیا نکاح ہو گیا زید نے ہندہ کو چھوا بھی نہیں ہے صرف صورت دیکھی ہے کیا کوئی تعداد مہر کی واجب ہوئی؟

(الجواب) یہ نکاح موقوف ہے اگر زید اس مقدار پر راضی ہو جو منکوحہ کہتی ہے تو نکاح نافذ ہوگا اور اگر راضی نہ ہو تو باطل ہوگا کما فی النکاح الفضولی' در مختار میں زیادتی کی طرف خلاف کرنے کی مثال موجود ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس کا حکم بھی ایسا ہی ہے کیونکہ بصورت خلاف وکیل کو اختیار باقی نہیں رہتا پس وہ بحکم فضولی ہوگا قال فی الدرالمختار وکله بان یزوجه فلانة هکذا فزاد الوکیل فی المهر لم ینفذ الخ فقط[2] فقط

عورت وکیل بنادے اور وکیل دو گواہوں کے سامنے خود نکاح کرلے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۸) ایک عورت بیوہ نے بوجہ اندیشہ فساد خفیہ نکاح اس طرح کیا کہ جس شخص سے نکاح کیا اس کو اس عورت نے یہ کہا کہ میں نے تجھ کو اجازت دی میرا نکاح اپنے ساتھ کرلو دو گواہوں کے سامنے پانچ روپیہ مہر پر چونکہ گواہ اس موقع پر نہیں آسکتے تھے نہ عورت، کسی دوسرے موقعہ پر جاسکتی تھی اس لئے اس شخص نے علیحدہ مسجد میں دو آدمیوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ فلاں عورت نے مجھے اجازت دی ہے کہ تم میرا نکاح اپنے ساتھ کرلو اس لئے میں تم دونوں گواہوں کے سامنے اس عورت کو پانچ روپیہ مہر پر قبول و منظور کرلیا اور تم دونوں کے سامنے نکاح اس عورت کا اپنے ساتھ کرلیا شرعاً نکاح درست ہوا یا نہیں؟

(الجواب) یہ نکاح منعقد ہو گیا۔[3] فقط

---

(۱) ردالمحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۶۱' ط-س ج ۳ ص۹ ظفیر

(۲) الدارلمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۹' ط-س-ج ۳ ص۲۶

(۳) لان الوکالته نوع من الولایته لنفاذ تصرفه علی المؤکل (رد المحتار مطلب فی الوکیل ج۲ ص ٤٤٦) ط-س-ج ۳ ص۹۶

مندرجہ ذیل طریقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۱۲۹) یہاں نکاح کا یہ طریق ہے کہ پہلے نسبت ہوتی ہے جس میں تمام امور طے ہو جاتے ہیں حتی کہ وقت نکاح سے چند گھنٹہ پہلے قاضی صاحب کو ولی کی طرف سے اس کی اطلاع دی جاتی ہے کہ فلاں کا نکاح فلانہ کے ساتھ اتنے مہر میں ہوگا فلاں فلاں وکیل و گواہ ہوں گے پھر ولی یا اس کی اجازت سے تین قریبی رشتہ دار لڑکی کے پاس اجازت نکاح کی لینے جاتے ہیں لڑکی سکوت وغیرہ سے اجازت دے دیتی ہے پھر قاضی صاحب وکیل سے اجازت لیکر خطبہ وغیرہ پڑھ کر ایجاب و قبول نکاح کا کرا دیتا ہے تو اس صورت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں اور اس صورت میں درمیان ائمہ کے کچھ اختلاف تو نہیں ہے بعض دفعہ زوج حنفی اور زوجہ شافعی ہوتی ہے اس سے نکاح میں کچھ فرق تو نہ ہوگا ؟

(الجواب) اس صورت میں موافق تفصیل سوال کے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور جب کہ ولی یا اس کے وکیل نے قاضی نکاح خواں کو اجازت نکاح کرنے کی اور ایجاب و قبول کرنے کی دے دی تو قاضی اس کا وکیل ہو گیا اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے یہاں ان بلاد میں بھی قریب قریب اسی صورت سے ایجاب و قبول ہوتا ہے کہ ولی یا اس کا وکیل قاضی نکاح خواں کو اجازت نکاح خوانی کی دیتا ہے اور وہ خطبہ وغیرہ پڑھ کر ایجاب و قبول کراتا ہے اور اس میں حنفی و شافعی ہونے سے کچھ اختلاف نہیں ہوتا سب کے نزدیک باتفاق اس طرح ایجاب و قبول صحیح ہے اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ کذافی الدر المختار وغیرہ من کتب الفقه [1] فقط

---

(۱) لان الوکالة نوع من الولایة لنفاذ تصرفه علی المؤکل (رد المحتار مطلب فی الوکیل ج ۲ ص ٤٤٦ ط.س.ج ۳ ص۹۶ ظفیر)

فصل چہارم

متفرق مسائل واحکام فسخ

کیارشتہ داروں کے علاوہ غیروں میں شادی پسندیدہ نہیں ہے ؟

(سوال ۱۱۳۰) زید اپنی پھوپھی زاد بہن یا چچازاد بہن سے نکاح کرنا پسند نہیں کرتا بعض مصالح کی وجہ سے کیا حدیث کی رو سے غیر خاندان میں شادی کرنا پسندیدہ ہو سکتا ہے ؟

(الجواب) شریعت میں اس بارے میں توسیع ہے جہاں مناسب سمجھے شادی رشتہ کرے خواہ غیروں میں یا رشتہ داروں میں شریعت میں نہ یہ ضروری ہے کہ رشتہ داروں میں نکاح شادی کرے اور نہ یہ ضروری ہے کہ غیروں میں ہی کرے جہاں اپنی مصلحت مقتضی ہو وہاں کرے۔[1] فقط

بلوغ کا حکم پندرہ برس پر ہوتا ہے اور مراہق کا بارہ سال میں !

(سوال ۱۱۳۱) لڑکا کتنے سال کا بالغ ہو جاتا ہے جس سے پردہ کرنا ضروری ہے عورت کو فتویٰ کس عمر کے لڑکے پر دیا گیا ہے اور مراہق کے برس کا ہو جاتا ہے ؟

(الجواب) اگر اور کوئی علامت بلوغ کی نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر بلوغ کا حکم دیا گیا ہے اور بارہ برس کی عمر کا لڑکا مراہق ہو جاتا ہے اور بالغ سے پردہ کرنا ضروری ہے۔[2] فقط

لڑکی کے ولی کو وعدہ کے باوجود مصلحت کے پیش نظر دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے ؟

(سوال ۱۱۳۲) احمد کا رشتہ یوسف کی لڑکی سے ہو کر تاریخ نکاح مقرر ہو گئی اور لڑکی والوں کی فرمائش کے موافق کپڑا زیور وغیرہ تیار کرا کر دیا یا غرض کل سامان تیار ہو چکا اور چار روز میں نکاح ہونے کو تھا کہ اسماعیل نے یوسف کی اسی لڑکی سے پیغام بھیجا کہ احمد سے نہ کرو وہ غریب ہے ہم بیس ہزار کا زیور دیتے ہیں ہمارے ساتھ نکاح کر دو غرض احمد کا زیور کپڑے وغیرہ واپس کر کے اسماعیل نے اپنا نکاح اس سے کر لیا یہ فعل اسماعیل کا جائز ہے یا حرام لڑکی والوں نے احمد کا پیغام توڑ کر اسماعیل سے زیادہ پیسے کے لالچ میں نکاح کر دیا ان کے لئے کیا حکم ہے

---

(۱) قال الله تعالیٰ فانكحوا ما طاب لكم من النساء (سورة النساء (۱) الكفاءة معتبرة في ابتداء لنكاح للزومه اولصحته من جانبه اى الرجل لان الشريفة تابى ان تكون فراشا لدنئ ولذالا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرش فلا تغيظه دناءة الفراش وهذا عند الكل فى الصحيح (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ۴۳۵ .ط.س.ج۳ص ۸۴)

(۲) لا بد فى كل منهما من سن المراهقه واقله للانثى تسع وللذكر اثنا عشر لان ذلك اقل مدة يمكن فيها البلوغ كماصرحوا به فى باب بلوغ الغلام (رد المحتار فصل فى المحرمات ج ۲ ص ۳۸۷.ط.س.ج۳ص ۳۹) ظفير

فاسق فاجر ہیں یا کیا؟

(الجواب) اولیاء دختر کو مصلحت دختر کی رعایت کرنا مقدم ہے اور خلاف وعدہ کرنا اگر چہ بے وجہ ممنوع ہے لیکن بہتری دختر کی اگر دوسری جگہ کرنے میں ہو تو اولیاء دختر کو اس کی اجازت ہے بلکہ ضروری ہے کہ مصلحت دختر کی رعایت کی جاوے البتہ اسماعیل کو نہ چاہئے تھا کہ یوسف کی دختر سے خطبہ اپنا نکاح کا بھیجتا کیونکہ حدیث شریف میں ہے ولا یخطب علی خطبة اخیه[1] فقط

مرد نکاح کا دعویٰ کرتا ہے عورت منکر ہے کیا کیا جائے ؟

(سوال ۱۱۳۳) زید دعویٰ کرتا ہے کہ میرا نکاح ہندہ سے باجازت ہندہ ہو گیا تھا لیکن ہندہ انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میں نے ہرگز اجازت نہیں دی مجھے اس نے بجبر اپنے یہاں روک رکھا ہے شاہدین کا بیان ہے کہ ہم نے ہندہ سے تو اجازت کا کوئی لفظ نہیں سنا البتہ زید کو جب کہ وہ بروقت نکاح ہندہ کے پاس سے آیا یہ کہتے سنا کہ ہندہ میرے ساتھ نکاح کر لینے کے لئے راضی ہے اور اجازت دیتی ہے چنانچہ اس بناء پر قاضی نے نکاح پڑھا دیا تو کیا یہ نکاح درست ہے ؟

(الجواب) اس صورت میں جب تک دو گواہ عادل ایجاب و قبول کے سننے والے موجود نہ ہوں نکاح ثابت نہ ہوگا اور زید کے اس کہنے سے کہ ہندہ نکاح کرنے پر راضی ہے اجازت و رضاء ہندہ ثابت نہیں ہوتی اور نکاح صحیح نہیں ہوا اور یہ کہ نکاح کے گواہ نہیں ہیں۔ کذافی عامة کتب الفقه[2] فقط

شوہر کہتا ہے نکاح ہوا' عورت انکار کرتی ہے گواہ فاسق ہیں کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۱۳٤) زید قوم کنچن نے ثالث پر عدالت دیوانی میں دخل زوجیت کا دعویٰ دائر کیا ہے کہ میری عورت منکوحہ ہے اور ثالث نے اغوا کیا ہے اور اب وہ میرے خلاف ثالث ہی کی طرف دار ہے ثالث کہتا ہے کہ یہ ایک طوائف تھی مجھ سے ملاقات ہوئی اور میرے گھر آگئی عورت بھی اس کے بیان کی تائید کرتی ہے عدالت نے یہ مقدمہ پنچایت میں بھیج کر دریافت کیا کہ عورت منکوحہ زید ہے یا نہیں ؟ پنچایت نے زید سے گواہ طلب کئے زید نے گواہ قوم کے کنچن پیش کئے پنچوں نے جو فیصلہ کیا اس کا خلاصہ یہ ہے "چونکہ گواہ عادل نہیں اس لئے نکاح زید کا ثابت نہیں ہے اور عورت بھی منکر ہے" اس صورت میں فیصلہ پنچایت کا صحیح ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ایسے گواہوں کی موجودگی بوقت ایجاب و قبول سے جن کا ذکر سوال میں ہے یعنی کنچن وغیرہ تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن بصورت انکار زوجہ از نکاح مثلاً ایسے فاسق گواہوں سے عند الحاکم والقاضی نکاح ثابت نہیں ہوتا پس فیصلہ پنچوں کا صحیح ہے فاسق گواہوں سے نکاح کا ثبوت نہ ہوگا اس لئے مناسب ہے کہ بوقت

---

(۱) مشکوٰة باب اعلان النکاح والخطبة عن البخاری و مسلم ص ۲۷۱' ظفیر

(۲) وشرط اسماع کل من العاقدین لفظ الاخر یتحقق رضا هما و شرط حضور شاهدین حرین او حر و حرتین مکلفین سامعین قولهما معا الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۳ .ط.س. ج۳ص ۲۱) ظفیر

انعقاد نکاح دو مرد عادل پرہیزگار موجود ہوا کریں جو ایجاب و قبول کو سنیں تاکہ بوقت ضرورت ان کی شہادت سے نکاح ثابت ہو جاوے یا اگر فساق ہی موجود ہوں تو ان سے توبہ کرالی جاوے کہ بعد توبہ کے وہ بھی عادل ثقہ ہو جاتے ہیں اگرچہ پہلے زنا وغیرہ افعال محرمہ کے مرتکب ہوں۔[1] فقط

عورت ومرد نکاح کا انکار کریں اور تیسرا شخص دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۳۵) مسمی امان خان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مسماۃ صاحبزادی نے حکیم محمد شریف سے نکاح کیا ہے اور ہر دو یعنی مسماۃ صاحبزادی و حکیم محمد شریف اس نکاح سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان انعقاد نکاح نہیں ہوا امان خان اثبات نکاح کے دو گواہ بھی پیش کرتا ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ امان خان جو ایک ثالث شخص ہے جس نے دعویٰ نکاح کا ان کے باہم ہونے کا کر رکھا ہے باوجود مسماۃ صاحبزادی و حکیم محمد شریف کے انکار کے ثالث شخص کی شہادت پیش کرنے سے نکاح منعقد ہو جائے گا اور باوجود انکار نکاح ان ہر دو کے یہ شہادت قابل التفات ہے؟

(الجواب) بدوں دعویٰ کے نکاح میں شہادت مسموع نہ ہوگی اور نکاح ثابت نہ ہوگا کیونکہ حقوق عباد میں بلا دعویٰ کے شہادت مسموع نہیں ہوتی کما فی الشامی فی بیان شرائط الشہادۃ و تقدم الدعوی فیما کان من حقوق العباد[2] الخ ص ۳۷۰ ج ٤ اور وہ امور جن میں دعویٰ شرط نہیں ہے ان میں نکاح داخل نہیں ہے ۔ کما صرح بہ فی الشامی (لہذا یہ نکاح ثابت نہیں ہوا ظفیر)

تحریری طلاق کے بعد عورت دوسرے کے ساتھ رہی اور دعویٰ نکاح کا کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۳۶) ہندہ ایک آوارہ عورت ہے اس کا پہلا نکاح ایک معمولی شخص سے ہوا تھا اس نے بعض وجہ سے ہندہ کو تحریری طلاق فارغ خطی لکھ کر اس سے کنارہ کشی اختیار کرلی یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں بصورت وقوع طلاق اندرون میعاد عدت ہندہ نے زید کے ساتھ جو ایک دولت مند آدمی تھا رہنا شروع کیا کچھ دنوں بعد زید نے لاولد انتقال کیا زید کے انتقال کے بعد ہندہ نے بطمع جائیداد متروکہ زید اپنے آپ کو زوجہ منکوحہ زید کی ہونے کا دعویٰ و اعلان کیا اور بیان کیا کہ میرا نکاح زید سے بالکل خفیہ طور پر ہوا تھا اس طرح پر کہ سوائے قاضی ناکح و وکیل و دو گواہان خالد و بکر عام طور پر وقوع نکاح نامعلوم ہے لیکن ثبوت نکاح کے لئے اول تو وکیل مطلق کو پیش نہیں کیا ہے اور دو گواہان خالد و بکر مسلمہ ہندہ و ناکح کو وقوع و تسلیم نکاح سے قطعاً انکار ہے صرف ناکح قاضی

---

(۱) وشرط حضور شاہدین حرین مکلفین سامعین قولہما معا علی الاصح الخ او فاسقین الخ وان لم یثبت النکاح بہما (درمختار) اعلم ان النکاح لہ حکمان حکم الانعقاد و حکم الاظہار فالاول ماذکرہ والثانی انما یکون عند التجاحد فلا یقبل فی الاظہار الاشہادۃ من تقبل شہادتہ فی سائر الاحکام (رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۵ و ج ۲ ص ۳۷٦ ط.س. ج۳ ص ۲۱) ظفیر

(۲) رد المحتار کتاب الشہادات ج ٤ ص ۵۱۳ ط.س. ج۳ ص ۷٦۲. ظفیر

ہندہ کے موافق نکاح تسلیم کرتا ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح زید سے شرعاً ثابت ہوگا یا نہیں اور قاضی شرعاً کیا فیصلہ کرے گا۔؟

(الجواب) ہندہ پر شوہر اول کی طرف سے طلاق واقع ہوگئی کیونکہ تحریری طلاق اور فارغ خطی سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے کما حققه في الدرالمختار و رد المحتار [1] باقی ہندہ کا دعویٰ زید سے نکاح کرنے کا وہ بدون دو گواہان عادل کے جن کی شہادت شرعاً مقبول ہو ثابت نہ ہوگا کما في الدرالمختار قوله و لو فاسقين الخ اعلم ان النكاح له حكمان حكم الانعقاد و حكم الاظهار فالاول ماذكره والثاني انما يكون عند التجاحد فلا يقبل في الاظهار الاشهادة من تقبل شهادته في سائر الاحكام كما في شرح الطحاوي فلذا انعقد بحضور الفاسقين والا عمين والمحدو دين في قذف وان لم يتوبا وابني العاقدين وان لم يقبل اداء هم عند القاضي .[2] الخ

اس عبارت سے اور نیز عبارت درمختار سے واضح ہوا کہ نکاح دو گواہوں کے ایجاب و قبول سننے سے منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ گواہ فاسق اور غیر مقبول الشہادۃ ہوں لیکن اگر باقی ورثاء اس نکاح کا اقرار نہ کریں تو ثبوت عندالقاضی بحق کافۃ الناس بدون دو معتبر گواہوں کی گواہی کے نہ ہوگا۔ فقط

مرد نکاح کا دعویٰ کرے عورت انکار کرے تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۱۳۷) ایک عورت ایک شخص کے پاس عرصہ چھ سال سے رہتی تھی اب وہ عورت اس کے پاس سے نکل گئی شخص مذکور نے بذریعہ عدالت اس کو گرفتار کرادیا عورت کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس دوستانہ طریقہ سے رہتی تھی اب رہنا نہیں چاہتی شخص مذکور کا بیان ہے کہ میرا نکاح اس کے ساتھ دہلی میں ہوا ہے اور ایک فقیر نے نکاح پڑھایا تھا اب وہ فقیر مر گیا کسی قسم کی دستاویز وغیرہ بھی نہیں ہے شرعاً کیا حکم ہے ؟

(الجواب) اگر مرد کے پاس دو گواہ عادل نکاح کے نہیں اور عورت نکاح سے انکار کرتی ہے تو دعویٰ مرد کا شرعاً ثابت نہ ہوگا۔ کذافي كتب الفقه [3] فقط

عورت شوہر کے عنین ہونے کا دعویٰ کرے اور مرد انکار کرے کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۱۳۸) اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرے کہ میرا خاوند عنین ہے اور شوہر انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس سے وطی کی ہے تو ملاحظہ عورت کا کیا جائے گا یا مرد کا اگر ملاحظہ کرنے والا غیر مسلم ہو تو اس کی

---

(۱) كتب الطلاق ان مستبينا على نحو لوح وقع ان نوى وقيل مطلقاً ولو على نحو الماء فلا مطلقا ولو كتب على وجه الرسالة والخطاب كان يكتب يا فلانة اذا اتاك كتابي هذا فانت طالق طلقت بوصول الكتاب (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق مطلب في الطلاق بالكتابة ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶) ظفير

(۲) رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۷۶ .ط.س. ج۳ص۲۳. ظفير

(۳) ونصابها لغيرها من الحقوق الخ كنكاح و طلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ۵۱۵ .ط.س. ج۵ص۴۶۵) ظفير

شہادت معتبر ہے یا نہیں اور ایک شخص کی شہادت معتبر ہے یا نہیں اگر مرد کا عنین ہونا ثابت ہو جاوے تو اس کو مہلت دی جاوے گی یا نہیں اور مہلت دی جاوے گی تو کس وقت سے ؟

(الجواب) درمختار میں ہے ولو ادعی الوطی وانکرته فان قالت امرأة ثقة و اثنتان احوط الخ هی بکر الخ خیرت فی مجلسها وان قالت هی ثیب او کانت ثیبا صدق بحلفه [1] الخ و فیه قبیله ' و یوجل من وقت الخصومة [2] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ ملاحظہ عورت کا کیا جائے گا اور غیر مسلم کا اعتبار نہیں ہے اور ایک عورت مسلمہ ثقہ کا قول معتبر ہے اور شوہر کے عنین ہونے کے ثبوت پر شوہر کو مہلت ایک سال کی دی جائے گی اور مہلت وقت خصومت سے دی جاوے گی۔ فقط

کلکٹر سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرنے سے منکوحہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۱۳۹) عبدالستار کا نکاح سکینہ بی بی سے ہوا تقریباً سات برس ہوئے سکینہ کا باپ محمد صدیق سکینہ کو عبدالستار کے گھر سے لطائف الحیل سے اپنے گھر لے گیا بعد چند روز کے عبدالستار نے رخصتی کو کہا مگر والدین نے رخصت نہ کیا مجبوراً عبدالستار نے دعویٰ رخصتی دائر کر دیا دوران مقدمہ میں محمد صدیق نے یہ کارروائی کی کہ ایک جھوٹا دعویٰ اس مضمون کا کلکٹر صاحب کے یہاں دائر کیا کہ عبدالستار نان و نفقہ سے خبر گیری سکینہ کی نہیں کرتا سکینہ کو اجازت عقد ثانی کی دی جائے کلکٹر نے اجازت دے دی محمد صدیق نے اس کا دوسرا نکاح کر دیا صورت مذکورہ میں نکاح ثانی سکینہ کا جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں سکینہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح ثانی اس کا درست نہیں ہوا اور مرتکب فعل مذکور کا عاصی و ظالم و فاسق ہے مسئلہ یہ ہے کہ اگر واقعی بھی شوہر نان و نفقہ اپنی زوجہ کو نہ دے تو اس وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی جیسا کہ درمختار میں ہے ولا یفرق بینهما بعجزه عنها الخ ولا بعدم ایفاء حقها الخ [3] پس جب کہ واقعی نفقہ نہ دینے سے تفریق نہیں ہو سکتی تو جھوٹا دعویٰ کر کے کیسے تفریق ہو سکتی ہے۔ فقط

خلاف شریعت انگریزی عدالت کا فیصلہ نکاح کے باب میں معتبر نہیں

(سوال ۱۱۴۰) لطیف نے دعویٰ حقوق ازواج دائر عدالت دیوانی کیا جس کے اوپر گواہ اثبات نکاح کے دے دیئے اور لطیف نے روبرو منصف صاحب کے یہ بیان کیا کہ امیر مدعا علیہ نمبر ۳ قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر حلفیہ بیان دے دیوے کہ اس کی بہن مسماۃ فتح خاتون کی شادی مظفر کے ساتھ نہیں ہوئی تو میرا دعویٰ خارج کیا

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۰. ط.س. ج۳ ص ۴۹۹. ظفیر

(۲) لو وجدته عنینا الخ اجل سنة الخ و یوجل من وقت الخصومة (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۱۸' ۸۱۹. ط.س. ج۳ ص ۳۹۶) (۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقة اوالغیبة. ط.س. ج۳ ص ۵۹۰. ظفیر

جاوے منصف صاحب نے اس کے حلف اٹھانے پر امیر مدعا علیہ نمبر ۳ دعویٰ مدعی لطیف کا خارج کر دیا یہ جائز ہے یا نہ اور فتح خاتون کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں ؟

(**الجواب**) مسئلہ شریعت کا یہ ہے **البینة علی المدعی والیمین علی من انکر** [1] پس مدعی مسمی لطیف نے اگر دو گواہ عادل و ثقہ ثبوت نکاح کے پیش کر دیئے ہیں تو حاکم کو حکم انعقاد نکاح کا دینا چاہیئے تھا اور اگر وہ ہر دو گواہ عادل و ثقہ نہیں ہیں یا ان کی شہادت میں سقم ہے تو مدعا علیہا یعنی مسماۃ فتح خاتون کے انکار حلفیہ پر مدعی کا دعویٰ خارج ہو سکتا ہے اور اگر مسماۃ نابالغہ ہے تو ولی کا حلف کافی ہے پس بصورت بالغہ ہونے مسماۃ مذکورہ کے خود اس کے حلف کی ضروری ہے اس کے بھائی کے حلف سے مدعی کا دعویٰ شرعاً خارج نہ ہوگا اور نکاح ثانی مسماۃ کا صحیح نہ ہوگا۔ فقط

منگنی کا دعویٰ کیا کیا حکم ہے ؟

(**سوال ۱۱٤۱**) زید دعویٰ کرتا ہے کہ عمر نے اپنی ہمشیرہ ہندہ کی نسبت میری ساتھ کر دی عمر کہتا ہے کہ میں نے نسبت نہیں کی زید غلط دعویٰ کرتا ہے شرعاً نسبت مانی جائے گی یا نہیں ؟

(**الجواب**) زید کے پاس اگر اپنے دعویٰ کے موافق دو گواہ شرعی موجود نہیں ہیں تو قول عمر کا معتبر ہے اور بعد ثبوت منگنی کے بھی عمر اگر مصلحت نہ سمجھے اس سے نکاح کرنے کی اور لڑکی کے لئے وہ موقع اچھا نہ ہو تو اس سے نکاح کر دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ [2] فقط

---

(۱) مشکوٰۃ شریف باب الاقضیة والشهادات ص ۳۲٦ ' ظفیر

(۲) عن النبی ﷺ قال اذا وعد الرجل اخاه ومن نیته ان یفیٔ له فلم یف ای بعذر) فلا اثم علیه رواه ابوداؤد (مشکوٰۃ باب الوعد ص ٤١٦) ظفیر

چھٹا باب

مسائل واحکام کفاءت

فاسق سے نکاح بلااجازت ولی درست ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۴۲) ایک طوائف ایک شخص سے نکاح کرنے کو مستعد ہوئی اس کے باپ نے یہ کہا کہ یہ شخص علانیتہً افعال فسق میں مبتلا ہے لہذا میں اس سے نکاح کرنے پر مستعد نہیں کسی صالح شخص سے نکاح کرلے بعد ازاں اس شخص نے گناہوں سے تائب ہو کر اس عورت سے بلااذن اس کے والد کے نکاح کر لیا ہے اگر پہلی حالت میں یعنی بلا تائب ہونے کے نکاح ہو جاتا تو صحیح ہوتا یا نہیں اور اب جو پچھلی صورت میں نکاح ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں اور ولی اگر راضی نہ ہو تو کیا حکم ہے عبارت درمختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وھو المختار للفتویٰ الخ [1] کا کیا مطلب ہے؟

(الجواب) اگر عدم کفاءت اس بناء پر ہے کہ وہ شخص افعال فسق میں مبتلا تھا تو بعد تائب ہونے کے نکاح کی صحت میں کلام نہیں [2] اگرچہ ولی راضی نہ ہو البتہ پہلی صورت میں بلا رضا ولی کے نکاح صحیح نہ ہوگا کما ھو مفاد عبارۃ درالمختار [3] فقط

کم درجہ کی عورت کا نکاح سید سے بلااجازت ولی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۴۳) ایک طوائف اپنے والدین کی رضامندی اور تعلیم سے ناچنے گانے اور زناکاری میں مبتلا تھی بامداد سرکاران سے جدا ہو کر ایک آشناء قدیم ملازم ریلوے سے کہ اپنے آپ کو سید ظاہر کرتا ہے نکاح کرنا چاہتی تھی اور والدین کا ابتداء سے یہ اصرار تھا کہ اس شخص سے نکاح نہ کرے پردیسی فاسق ہے ہماری برادری کا ایک صالح شخص ہے اس سے یا کسی اور باشندہ شہر نیک آدمی سے نکاح کرلے وہ عورت کسی دوسرے سے رضامند نہیں تھی ناچار اس مرد سے مسلمانوں کی جماعت کثیر نے توبہ کرا کر اس عورت سے نکاح کرا دیا یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا بسبب عدم کفاءت وعدم رضاء والدین منعقد نہیں ہوا؟

(الجواب) جب کہ زوج شریف ہے اور عورت دنیہ ہے تو عدم کفاءت کی وجہ سے بطلان نکاح کا حکم نہ کیا جاوے گا اس لئے کہ کفاءت میں جانب زوج کا اعتبار ہے کہ وہ عورت سے کم درجہ کا نہ ہو اگرچہ عورت کمتر

---

(۱) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ و ج ۲ ص ۴۰۹ . ط.س. ج۳ص۵۶. ظفیر

(۲) قال رسول اللہ ﷺ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ مشکوۃ باب الاستغفار والتوبۃ ص ۲۰۶' ظفیر

(۳) و تعتبر فی العرب والعجم دیانۃ ای تقویٰ فلیس فاسق کفواً لصالحۃ او فاسقۃ بنت صالح معلنا کان اولا (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۴۰ . ط.س. ج۳ص۸۸) ظفیر

ہو[1] اور زوجین جب کہ دونوں تائب ہو گئے تو اس حیثیت سے کفاءت بھی ثابت ہو گئی بہر حال نکاح مذکور صحیح ہے في الدرا لمختار الکفاء ۃ معتبرۃ الخ من جانبه الخ لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرش فلا تغیظه دناء ۃ الفراش وھذا عند الکل فی الصحیح وفی الشامی قوله من جانبه ای یعتبر ان یکون الرجل مکا فیاً لها فی الاوصاف الآتیة بان لا یکون دونها فیها ولا تعتبر من جانبها بان تکون مکافئة له فیها بل یجوز ان تکون دونه فیها الخ[2] الحاصل نکاح مذکور جوبر ضاء بالغہ ہوا صحیح ہے کیونکہ شوہر بعد توبہ کے فاسق نہ رہا اور نسباً اعلیٰ ہونا شوہر کا ظاہر ہے۔

سیدہ کا نکاح نعمانی سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۴) ایک ہندیہ سیدہ بالغہ نے ایک ہندی نعمانی ابناء ابو حنیفہؒ سے نکاح کیا آیا اولیاء سیدہ کو فسخ نکاح کا حق ہے کیا ابناء ابو حنیفہؒ حضرت فاطمہؓ اور حضرت صدیق وغیرہمؓ کے کفو ہیں بعض نے کہا کہ کفو ہیں کیونکہ غیر قریش قریش کے کفو ہیں اور نعمانی تو عجمی ہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار العجمی لا یکون کفواً للعربیة ولو کان العجمی عالماً او سلطاناً وھو الا صح فتح عن الینا بیع وادعی فی البحر انه ظاهر الروایة واقره المصنف ثم ذکر عن النهر ان العالم العجمی کفو للعربیة و رجحه الشامی و قال و کیف یصح لا حد ان یقول ان مثل ابی حنیفة او الحسن البصری و غیر هما ممن لیس بعربی انه لا یکون کفواً لبنت قرشی جاهل او لبنت عربی بوال علی عقبیه الخ[3] لاکن لیکن ظاہر ہے کہ یہ اختلاف وترجیح بصورت عالم ہونے عجمی کے ہے محض ابناء علماء ہونے کی وجہ سے عجمی کی کفاءت عربیہ قرشیہ کے ساتھ ثابت نہ ہو گی۔ فقط

فاسق معلن شریف عورت کا کفو ہے یا نہیں اور نابالغہ کا نکاح بلاولی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۵) ایک نیم ملا گداگر فاسق معلن چوربد چلن زکوۃ خوار سوال کا پیشہ رکھنے والا ایک صالح مالدار مرد کی دختر ہندہ کو ورغلا کر باپ کے گھر سے دس بارہ کوس کے فاصلہ پر نکال کر لے گیا جس کی عمر ۱۳ سال ہے حیض حمل وغیرہ کا نشان نہیں رکھتی وہاں جا کر اس کے ساتھ بلااذن ورضاء ولی سارقانہ نکاح پڑھالیا جب ولی کو علم ہوا تو اپنی دختر کو گھر لے آیا اور کسی دوسرے شخص سے اس کا نکاح پڑھادیا اب یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا مسماۃ ہندہ بالغہ ہے یا نابالغہ اور کیا نکاح ولی کا پڑھایا ہوا درست ہے یا اس گداگر کا اور کیا گداگر فاسق وغیرہ صالح بنات کا کفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

---

(۱) الکفاء ۃ معتبرۃ فی ابتداء النکاح للزومه اولصحته من جانب ای الرجل لان الشریفة تابی ان تکون فراشا للدنی ولذا لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرش فلا تغیظه دناء ۃ الفراش وھذا عند الکل فی الصحیح والکفاء ۃ هی حق الولی لا حقها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاء ۃ ج ۲ ص ۴۳۵ ' ۴۳۶. ط.س. ج۳ص ۸۴. ظفیر
(۲) رد المحتار باب الکفاء ۃ ج ۲ ص ۴۳۵ ' ۴۳۶. ط.س.ج۳ص ۸۴
(۳) رد المحتار باب الکفاء ۃ ج ۲ ص ۴۴۳ و ۴۴۴. ط.س.ج۳ص ۳.

(الجواب) مسماۃ ہندہ ۱۳ سالہ اس صورت میں نابالغہ ہے اور نابالغہ کا نکاح بدوں ولی کے صحیح نہیں ہے پس وہ نکاح جو اس اجنبی شخص نے کیا شرعاً صحیح نہیں ہوا اور ولی نے جو نکاح کیا وہ صحیح ہوا کما فی الدر المختار وھو ای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر الخ[1] درمختار اور فاسق کفو صالحہ بنت صالح کا نہیں ہے کما فی الشامی فالفاسق لا یکون کفواً لصالحۃ بنت صالح[2] شامی ج ۲ ص ۳۲۱ فقط

گاڑیبان درود گر کا کفو ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۶) جو گاڑیبان بیل گاڑی چلاتا ہے درود گر کا کفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہو سکتا ہے۔ فقط

صالح کا نکاح فاسق سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۷) مسماۃ ہندہ بالغہ باعصمت صالحہ نے زید سے کہ جو بحیثیت قومیت تو برابر ہے مگر لیاقت، علم، تہذیب، عزت، ذلت، صلاحیت میں بمقابلہ ہندہ کوئی وقعت نہیں رکھتا اور ان تمام افعال ناشائستہ میں جو باعث عار ہوتے ہیں مبتلا اور بالکل خلاف شرع ہے بغیر رضامندی ولی کے نکاح کر لیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اگر صحیح نہیں ہوا تو اگر چند عرصہ کے بعد عیوب سے زید درست ہو جائے تو نکاح درست ہو سکتا ہے یا نہیں اور زید سے کسی مزید تحقیقات کی ضرورت ہے یا نہیں اور زید کی موجودہ حالت دیکھ کر تفریق نہ کرانا کیا حکم رکھتا ہے؟

(الجواب) درمختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وھو المختار للفتویٰ لفساد الزمان وفی الشامی ان ھذا القول المفتی بہ خاص بغیر الکفو الخ[3] پس جبکہ روایت مفتی بہ کے موافق وہ نکاح ہی نہیں ہوا کہ جو ہندہ نے بلا رضا ولی غیر کفو میں کیا تو بوقت درستی حال شوہر پھر وہ صحیح نہیں ہو سکتا اور ہر حال میں تفریق باہمی زید و ہندہ ضروری ولازمی ہے اور کسی مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے اور تفریق نہ کرانا ایسی حالت میں کہ عدم کفاءت بوقت نکاح ثابت تھی معصیت واعانت علی المعصیت ہے۔ فقط

غیر کفو والے مرد نے دھوکہ دیکر ایک سیدہ سے نکاح کر لیا جائز ہوا یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۸) زید غیر کفو غیر صحیح النسب نے اپنے کو شریف النسب جتلا کر بکر شریف سید کی بالغہ لڑکی ہندہ سے بوکالت غیر ولی اپنا نکاح کیا اس صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وھو المختار لفساد الزمان الخ[4] اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر عورت بالغہ اپنا نکاح غیر کفو میں کرے بلا اجازت رضا ولی کے تو وہ نکاح منعقد

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط س ج ۳ ص ۵۵ ظفیر
(۲) رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۴۱ ط س ج ۳ ص ۸۹ ظفیر
(۳) دیکھئے رد المحتار اور الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط س ج ۳ ص ۵۶
(۴) دیکھئے رد المحتار اور الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط س ج ۳ ص ۵۶ ظفیر

نہیں ہوتا پس جب کہ وہ نکاح صحیح ہی نہ ہوا تو فسخ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

صالح مرد کی لڑکی کا نکاح فاسق مرد سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱٤۹) ایک شخص حجام زادہ نے قدرے روپیہ جمع کر کے پیشہ بزازی اختیار کر لیا ہے اور اب وہ بزازوں میں شمار ہوتا ہے اس کی بالغہ دختر نے بغیر اجازت والدین کے ایک خاندانی بزاز سے نکاح کر لیا نکاح ہونے کے بعد اس شخص نے ایک خط لڑکی کے باپ کو تحریر کیا کہ یہ فعل میں نے نادانی سے کیا ہے آپ مجھے معاف کریں اور میں نے نکاح کی درخواست اس لئے آپ سے نہ کی کہ شاید میرے ماموں ناراض ہوں گے کیونکہ اس کے رشتہ داروں کے نزدیک لڑکی کا باپ رذیل ہے چند روز بعد لڑکی کی والدہ لڑکی کو لے آئی تھوڑے روز بعد لڑکے نے لڑکی کے باپ سے درخواست کی کہ لڑکی کو میرے گھر بھیج دو لڑکی کے باپ نے کہا کہ ایک گھر تلاش کر کے سامان خانہ داری اس میں رکھ دو تو ہم لڑکی کو روانہ کر دیں گے اس نے گھر کرایہ پر لے کر قدرے اس میں سامان بھی جمع کر دیا اس کے بعد لڑکی کے باپ نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مفتی صاحب نے فتویٰ دیا کہ بباعث اغوا کرنے لڑکی کے شخص مذکور فاسق ہو گیا اور مرد فاسق اس عورت کا کفو نہیں ہو سکتا اس لئے نکاح اول منعقد نہیں ہوا اور وطی مثل زنا کے ہے اس کی عدت بھی نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ وہ لڑکا اس لڑکی کا کفو ہے یا نہیں؟ بباعث اغوا کرنے لڑکی کے اگر وہ شخص فاسق ہو گیا تو وہ لڑکی بباعث فرار فاسقہ ہوئی یا نہیں لڑکی کی والدہ کا اس کے گھر پر جانا اور لڑکی کو اپنے ساتھ لے آنا اور لڑکے کا خط تحریر کرنا اور لڑکی کے والد کا لکھنا کہ ایک گھر تیار کر و رضاء ولی ہے کہ نہیں ان دونوں میں بغیر ولی کے نکاح منعقد ہوتا ہے کہ نہیں کیا نکاح منعقد ہی نہیں ہوا یا لڑکی کے باپ کو اختیار فسخ نکاح کا ہے؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار فلیس فاسق کفوا لصالحة او فاسقة بنت صالح [1] الخ وفیه ایضاً و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلا [2] الخ

عبارت اولیٰ سے یہ معلوم ہوا کہ فاسق کفو صالحہ یا فاسقہ بنت صالح کا نہیں ہے اور عبارت ثانیہ سے یہ معلوم ہوا کہ بالغہ اگر اپنا نکاح غیر کفو سے کرے تو وہ نکاح باطل ہے موقوف اجازت ولی پر نہیں ہے پس صورت مسئولہ میں شوہر بسبب اغوا کرنے اور بھگا لے جانے عورت کے فاسق ہو گیا لہٰذا بموجب روایت ثانیہ در مختار جو کہ مفتی بہا ہے نکاح اس کا اس عورت سے صحیح نہیں ہوا اگرچہ عورت بھی فاسقہ ہو گئی ہو بوجہ فرار مع الرجل الاجنبی کے جب کہ باپ اس کا صالح ہو پس اگرچہ پیشہ بزازی کی وجہ وہ دونوں ہم کفو ہیں لیکن فسق کی وجہ سے وہ مرد اس عورت کا کفو نہیں رہا اگرچہ وہ عورت بھی فاسقہ ہو گئی ہو جب کہ باپ اس کا صالح ہو مگر یہ امور دلالت رضاء ہیں لیکن جب کہ نکاح پہلے منعقد ہی نہیں ہوا تو یہ رضاء اس نکاح کو صحیح نہیں کر سکتی اور منعقد نہیں ہوتا موافق قول مفتی بہ کے۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ٤٤٠ و ٤٤١ ج۲ ط س ج۳ ص ۸۹، ظفیر
(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٠٩ ط س ج۳ ص ۵٦

حرامی لڑکے سے شریف عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۵۰) ایک لڑکی ولڑکے کا نکاح حالت نابالغی میں ہوا لڑکی کی والدہ کی اجازت سے اب وہ دونوں بالغ ہیں لڑکی کو بالغہ ہو کر یہ بات معلوم ہوئی کہ میرا شوہر اور اس کا باپ دونوں بے نکاحی عورت سے ہیں اسی وجہ سے لڑکی اس نکاح سے راضی نہیں تو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں باپ دادا لڑکی کے مر چکے تھے۔؟

(الجواب) یہ نکاح منعقد نہیں ہوا اور مختار میں ہے واذا کان المزوج غیر هما ای غیر الاب و ابیه ولو الام الخ لا یصح النکاح من غیر الکفو الخ[1]

بیوہ بالغہ غیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۵۱) بیوہ عورت اپنا نکاح غیر کفو میں بلا اجازت ولی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) بیوہ عورت اپنا نکاح غیر کفو میں بدون رضاء ولی کے نہیں کر سکتی اگر کرے گی تو موافق روایت مفتی بہا کے وہ نکاح صحیح نہ ہوگا کما فی الدر المختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازها اصلاً وهو المختار للفتوی[2] (لیکن یہ واضح رہے کہ غیر کفو سے یہاں مراد یہ ہے کہ لڑکا نیچ خاندان ہو، اور اگر لڑکا عورت سے اونچے خاندان کا ہے تو جائز ہے ظفیر)

سید اپنی لڑکی کو غیر کفو میں بیاہ سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۵۲) اگر سید اپنی دختر دوشیزہ بر ضامندی خویش غیر کفو میں دینا چاہے تو شرعاً منع ہے یا نہیں؟

(الجواب) باپ دادا اگر نابالغہ کا نکاح غیر کفو میں کریں تو صحیح ہے[3] اور بالغہ کا نکاح بر ضاء دختر صحیح ہے۔ فقط

بالغہ نے کفو میں شادی کی، اب لڑکے کے فاسق ہونے کی وجہ سے ناراض ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۵۳) ایک بالغہ نے اپنے قومی شخص سے بلا اجازت والد یا باقی اولیاء جلاوطن ہو کر نکاح کر لیا کچھ دنوں کے بعد وطن واپس آئی اب بالغہ بوجہ فسق اس شخص کے ناراض ہے کیا بنت صالح فاسق کی کفو ہے یا نہیں اور ولی کو دفعاً للعار فسخ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) شامی میں ہے قلت والحاصل ان المفهوم من کلا مهم اعتبار صلاح الکل (الی ان قال) فعلی هذا فالفاسق لا یکون کفواً لصالحة بنت صالح بل یکون کفواً لفاسقة بنت فاسق

(۱) ایضاً ج ۲ ص ۴۱۹ .ط.س. ج۳ ص ۶۷. ظفیر
(۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ .ط.س. ج ۳ ص ۵۶ ظفیر
(۳) وللولی الخ نکاح الصغیر و الصغیرة الخ و لزم النکاح ولو بغبن فاحش الخ او زوجها بغیر کفوء ان کان الولی المزوج بنفسه بغبن ابا اوجداً الخ لم یعرف منهما سوء الاختیار (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۷ و ج ۲ ص ۴۱۸ .ط.س. ج۳ ص ۶۵. ظفیر

وکذا الفاسقة بنت صالح کما نقله فی الیعقوبیة فلیس لا بیها حق الاعتراض الخ[1] فقط اس سے معلوم ہوا کہ جو عورت خود فاسقہ ہو وہ اگرچہ بنت صالح ہو وہ کفو ہے فاسق کی لہذا نکاح مذکور اگر فاسق بنت صالح کا فاسق کے ساتھ ہوا تو وہ صحیح ہے۔ فقط

بالغہ سیدزادی کا نکاح بلا اجازت ولی غیر کفو میں جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۵٤) سیدزادی بالغہ صحیحۃ النسب کا نکاح کسی دوسرے شخص غیر عالم و غیر سید سے بلا رضائے ولی درست ہے یا نہ؟

(الجواب) سیدہ بالغہ نے اگر غیر کفو میں اپنا نکاح بلا رضائے ولی کیا ہے تو بیشک موافق روایت مفتی بہا کے نکاح اس کا صحیح نہیں ہے[2] اور اگر برضائے ولی کے کیا ہے یا اس کا ولی نہیں ہے یا کفو میں نکاح کیا ہے تو صحیح ہے کما فی الشامی واما اذا لم یکن لها ولی فهو صحیح نافذ مطلقاً اتفاقاً کما یاتی الخ[3] اور واضح ہو کہ فقہاء باب الکفاءت میں یہ تصریح فرماتے ہیں کہ قریش بعض بعض کے اکفاء ہیں پس شیخ صدیقی و فاروقی و عثمانی وغیرہ جس قدر قریشی ہیں سب سادات کے ہم کفو ہیں۔[4] فقط

سید کی لڑکی نے ایک لڑکے سے نکاح کیا جو اپنے کو شیخ کہتا تھا اب معلوم ہوا وہ کپڑا بننے والا ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۵۵) ایک عورت بالغہ نے اپنا نکاح ایک شخص سے کر لیا عورت مذکورہ سید کی لڑکی ہے اور مرد نے پہلے اپنے کو شیخ ظاہر کیا مگر نکاح ہو جانے اور خلوۃ صحیح کے بعد معلوم ہوا کہ ذات کا جولاہا ہے اور یہ نکاح عورت کے والد کی غیبت میں ہوا آیا نکاح صحیح ہوا یا نہیں بصورت صحت عورت یا اس کے والد کو فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح مذکور جو کہ غیر کفو سے ہو موافق روایۃ مفتی بہا کے صحیح نہیں ہوا بلکہ باطل اور ناجائز ہوا درمختار میں ہے و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلا و هو المختار للفتوی[5] فقط

سید و شیخ کی لڑکی کا نکاح نو مسلم کا نستھ سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۵٦) ایک شخص قوم کا کانستھ ہندو تھا وہ مسلمان ہو گیا۔ نماز روزہ کا پابند ہے وہ کفو شیخ و سید کی

---

(۱) رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ٤٤١. ط.س. ج۳ص۸۹. ظفیر

(۲) و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلا وهو المختار للفتوی لفساد الزمان (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٠٨. ط.س. ج۲ص٥٦) ظفیر

(۳) رد المحتار باب الولی تحت قوله بعدم جوازه ج ۲ ص ٤٠٩ آگے اس کی وجہ درج ہے لان وجه عدم الصحة علی هذه الروایة دفع الضرر عن الاولیاء اما هی فقد رضیت باسقاط حقها فتح (ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٠٩. ط.س. ج۳ص٥٧) ظفیر (٤) تعتبر الکفاءة للزوم النکاح نسبا فقریش بعضهم اکفاء بعض (درمختار) والخلفاء الاربعة کلهم من قریش (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ٤٣٧ ' ٤٣٨. ط.س. ج۳ص۸٦. ظفیر

(٥) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٠٨ ' ٤٠٩. ط.س. ج۳ص٥٦. ظفیر

دختران کا ہے یا نہیں اور جو لوگ بے نمازی ہیں ان کو نومسلم پسند نہیں کرتا ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے ؟

(الجواب) شیخ سید کی لڑکی کفو اس نو مسلم کی نہیں ہے [1] البتہ کوئی نومسلمہ یا دیگر اقوام کی دختر سے نکاح ہو سکتا ہے اگر بے نمازی ہو اس کو سمجھا کر نمازی بنایا جاوے نکاح صحیح ہو جاوے گا کیونکہ وہ مسلمان ہے۔ فقط

عجمی کی تعریف اور عربی النسل عورت کا نکاح لوہار، نجار اور نداف سے درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۱۵۷) زید کہتا ہے کہ اگر سید زادی یا افغانی یا اور کسی اعلیٰ قوم کی عورت کسی ادنیٰ قوم کی مسلمان باشندہ لوہار، نجار، نداف سے مثلاً نکاح کرے بلا رضائے ولی کے تو بلا کراہیت درست ہے کیونکہ عجمیوں نے ذات کو ضائع کر دیا ہے یہ کہنا درست ہے یا نہیں ؟ اور کفو کتنی چیزوں میں پنجاب ہندو سندھ وبنگالہ وغیرہ میں معتبر ہوگی عجمی کس کو کہتے ہیں زید یہ سند پکڑتا ہے کہ سید زادی کا نکاح غیر قوم سے منع کرنا یہ مذہب شیعہ کا ہے عینی ج ۲ ص ۱۰۲ کی عبارت پیش کرتا ہے وفی البسیط ذهب الشیعه الی ان نکاح العلویات ممتنع علی غیر هم مع التراضی قال السروجی وهی قولان باطلان الخ اس عبارت کا کیا مطلب ہے اور کیا جواب ہے ؟

(الجواب) عجمی کی تعریف رد المحتار میں یہ کی ہے قوله واما فی العجم المراد بهم من لم ینتسب الی احدیٰ قبائل العرب [2] الخ پس جو شخص منسوب الی قبائل العرب نہیں ہے وہ عجمی ہے اور در مختار میں ہے العجمی لا یکون کفوا للعربیة [3] الخ اور جواب عینی کا یہ ہے کہ شیعہ یہ کہتے ہیں کہ نکاح سادات علویات کا غیر علویات کے لئے بالکل ممنوع ہے اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ اولاً علویات کا غیر علویات سے وہ مطلقاً منع نہیں کرتے بلکہ قریش غیر علویات کا سیدہ علویہ سے نکاح صحیح ہے کما فی الدرالمختار فقریش بعضهم اکفاء بعض [4] اور ثانیاً عجمیوں سے بھی علویات کا نکاح حرام نہیں ہے بلکہ اگر ولی اور وہ عورت راضی ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے فاین هذا من ذلك فقط

غیر کفو میں شادی ولی کی رضامندی سے درست ہے

(سوال ۱۱۵۸) ایک مسلمان کسی قوم میں سے ہو وہ دوسری قوم میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نابالغہ کا باپ ایسا کر سکتا ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہو اور وہ راضی ہو غیر کفو میں شادی کرنے سے اور اس کا باپ اور ولی بھی راضی ہو تب بھی درست ہے کذافی الدرالمختار وغیرہ [5] فقط

---

(۱) من اسلم بنفسه و لیس له اب فی الاسلام لا یکون کفواً لمن له اب واحد فی الاسلام کذافی فتاویٰ قاضی خان (عالمگیری باب خامس فی الکفاءة ج ۲ ص ۱۰۵ . ج ۱ ص ۲۹۰ ماجدیة) ظفیر

(۲) رد المحتار باب الکفاءة ص ۴۳۹ ' ج ۲ '. ط.س. ج ۳ ص ۸۷. ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۳ .ط.س.ج ۳ ص ۹۲

(۴) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۸ .ط.س.ج ۳ ص ۸۶. ظفیر

(۵) واذا زوجت نفسها من غیر کفوء ورضی به احد الاولیاء لم یکن لهذا الولی ولا لمن مثله او (جاری ہے)

ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے

(سوال ۱۱۵۹) زید ولد الزنا ہے اس کے اقارب اس کے نکاح کرنے سے عار کرتے ہیں زید ہند کو رکفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولد الزنا کفو ولد الحلال اور ثابت النسب کا نہیں ہو سکتا لیکن اگر باپ اپنی دختر نابالغہ کا نکاح غیر کفو سے کر دیوے تو نکاح صحیح ہو گا یا خود دختر بالغہ ولی کی اجازت سے اگر اپنا نکاح غیر کفو سے کر لیوے تب بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ (۱)

نابالغہ لڑکی کا نکاح غیر کفو میں کر دے تو جائز ہے

(سوال ۱۱۶۰) زید نے (جو کہ شیخ فاروقی ہے) اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح عمر سے (جس کا تین پشت سے اسلام ہے کر دیا ہے یہ لڑکا اس لڑکی منکوحہ کا کفو ہے یا نہیں اس لڑکی کو نکاح کے فسخ کا اختیار بالغہ ہونے پر ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ لڑکا زید کی دختر کا کفو نہیں ہے لیکن باپ اگر اپنی دختر نابالغہ کا نکاح غیر کفو سے کر دیوے تو صحیح ہے (۲) اور نابالغہ بعد بالغہ ہونے کے اس نکاح کو فسخ نہیں کرا سکتی۔ کذافی الدر المختار والشامی (۳) فقط

سید و شیخ ہم کفو ہیں یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۱) غیر کفو مرد اور عورت میں نکاح بغیر اجازت عورت کے باپ کے ہو سکتا ہے یا نہیں خواہ عورت بیوہ ہو یا کنواری، عورت سیدانی ہو اور مرد شیخ ہو یہ غیر کفو ہے یا نہیں؟

(الجواب) سید اور شیخ ہم کفو ہیں غیر کفو نہیں ہیں جیسا کہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ قریش باہم کفو ہیں اور سید اور شیوخ خواہ صدیقی ہوں یا فاروقی یا عثمانی سب قریش ہیں (۴) پس اگر عورت سیدانی بالغہ خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ شوہر شیخ سے نکاح برضاء خود کر لے تو وہ نکاح صحیح ہے باپ اس کو توڑ نہیں سکتا کما فی الدر المختار فنفذ نکاح حرة مكلفة بلا رضاء ولى الخ (۵) فقط

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) دونه فى الولاية حق الفسخ الخ وكذا اذا زوجها احدالاولياء برضاها كذافى المحيط (عالمگیری باب خامس باب الاكفاء والكفاءة ج ۲ ص ۱۷ طبع ماجدية ج ۱ ص ۲۹۳) اذا زوجهامن رجل عرفه غير كفوء فعند ابى حنيفة يجوز لان الاب كامل الشفقة وافر الراى فالظاهر انه تامل غاية التامل ووجد غير الكفو اصلح من الكفوء كذافى المحيط (ايضاً ج ۲ ص ۱۶ طبع ماجدية ج ۱ ص ۲۹۱) ظفير

(۱) قوله بعدم جوازه الخ وهذا اذا كان لها ولى ولم يرض به قبل العقد فلا يفيد الرضا بعده واما اذا لم يكن لها ولى فهو صحيح نافذ مطلقاً اتفاقاً (رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س. ج۳ ص ۵۷) ظفير

(۲) و يفتى فى غير الكفو بعدم جوازه اصلاً (درمختار) هذه رواية الحسن عند ابى حنيفة وهذا اذا كان لها ولى لم يرض به قبل العق الخ فلا بد حينئذ لصحة العقد من رضاه صريحاً (رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۰۹. ط.س. ج۳ ص ۵۶) ظفير (۳) لو فعل الاب اوالجد عند عدم الاب لا يكون للصغير والصغيرة حق الفسخ بعد البلوغ (ردالمحتار باب الولى ج۲ ص ۴۲۰، ظفير (۴) فقريش بعضهم اكفاء لبعض الخ والعرب بعضهم اكفاء لبعض الانصارى والمهاجرى فيه سواء كذافى فتاوىٰ قاضى خان (عالمگیری مصطفائی الباب الخامس فى الاكفاء ج ۲ ص ۱۵ طبع ماجدية ج۱ ص ۲۹۰) ظفير (۵) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ج ۲ ص ۴۰۷، ظفير

مرد نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو درست ہے

(سوال ۱۱۶۲) زید نے غیر کفو میں سو برس ہوئے نکاح کر لیا تھا اس کی اولاد اولاد الاولاد ہوتی رہی اور آپس میں نکاح شادی ہوتے رہے کوئی غیر اولاد میں نہیں رہی اب سو برس بعد ایک شخص زید کی قوم کا زید کے خاندان میں جو اس عورت سے جس کا نکاح سو برس ہوئے ہوا تھا اور وہ عورت غیر کفو تھی نکاح کرتا ہے جائز ہے یا نہیں اور والدین یا کسی ولی کو حق فسخ نکاح بوجہ غیر کفو ہونے کے ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کا غیر کفو میں نکاح کر لینے سے زید کی اولاد کے نسب میں کچھ فرق نہیں ہوا کیونکہ نسب باپ کی طرف سے ثابت ہوتا ہے پس اگر زید کی اولاد میں سے کوئی لڑکی بالغہ اپنا نکاح بدوں رضائے اولیاء غیر کفو میں کرے گی تو وہ صحیح نہ ہوگا کما فی الدرالمختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتوی[1] الخ اور اگر کوئی لڑکا بالغ زید کی اولاد میں سے بلا رضاء ولی کے اپنا نکاح کسی غیر کفو سے کرے تو وہ صحیح ہے اور ولی اس کو فسخ نہیں کر سکتا کیونکہ کفاءت کا اعتبار اس میں نہیں ہے کہ کوئی مرد شریف کسی کم نسب والی عورت سے نکاح کرے کہ اس میں عورت پر کچھ عار نہیں ہے[2] اور مرد کی اولاد جو اس عورت سے ہوگی وہ باپ کے نسب پر ہوگی۔ فقط

بیوہ سیدزادی غیر قریشی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۳) ایک سیدانی بیوہ اگر کسی غیر قریشی سے کہ وہ نہ تو عالم ہے اور نہ پٹھان نکاح کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہیں اگر نکاح ہو گیا ہو تو ایسے نکاح کو نکاح شرعاً توڑ دینا لازمی ہے یا نہ اور کیا یہ نکاح قابل فسخ ہے اور وہ شخص قابل تعزیر ہے یا نہیں اگر تعزیر ہے تو کیا؟

(الجواب) اگر عورت بالغہ اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کفو میں کرے تو وہ مطلقاً صحیح ہے اور اگر غیر کفو میں کرے تو اگر اس کا ولی موجود ہے اور وہ راضی نہیں ہے تو وہ نکاح حسب مذہب مفتی بہ غیر صحیح ہے اور اگر اس کا کوئی ولی نہیں ہے یا ہے لیکن وہ راضی ہے تو نکاح مذکور صحیح ہے اور مرد غیر قریشی عورت سیدانی کا کفو نہیں ہے۔ قال فی الدرالمختار ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتوی[3] الخ قال فی الشامی وھذا اذا کان لھا ولی ولم یرض بہ قبل العقد فلا یفید الرضی بعدہ بحر واما اذا لم یکن لھا ولی فھو صحیح نافذ مطلقا اتفاقا[4] الخ ج ۲ ص ۲۹۷ شامی اور جس صورت میں عدم جواز نکاح کا فتویٰ ہے اس میں مابین زوجین تفریق کرادی جاوے گی اور کوئی تعزیر شرعاً اس میں نہیں ہے۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س. ج۳ص ۵۶ ظفیر
(۲) الکفاءۃ معتبرۃ الخ من جانبہ الخ لا تعتبر من جانبھا لان الزوج مستفرش فلا تغیظہ دناءۃ الفراش وھذا عند الکل فی الصحیح (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۳۵ ط.س. ج۳ص ۸۴) ظفیر
(۳) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س. ج۳ص ۵۶. ظفیر
(۴) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س. ج۳ص ۵۷.

پٹھان نے دھوکہ دیکر سیدزادی سے نکاح کرلیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۶۴) ایک پٹھان نے اپنی قومیت کو چھپا کر ایک سید کے یہاں پیغام نکاح دیا نکاح اس بناء پر قرار پایا کہ اگر تم شیخ ہو تو نکاح کیا جائے گا اس صورت میں نکاح درست ہوا یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح ہو گیا تھا مگر بوجہ دھوکہ دہی کے عورت اور اس کے اولیاء کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔[1] فقط

ولی کی بلا رضامندی بالغہ نے غیر کفو میں نکاح کرلیا درست ہوا یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۵) ایک عورت بالغہ ثیبہ نے غیر کفو میں نکاح کرنا چاہا اس کے اولیاء میں سے اس ملک میں سوائے اس کے پھوپھی کے کوئی نہیں وہ مزاحم ہوئی حاکم وقت نصاریٰ کے حکم سے وہ نکاح ہو گیا پھوپھی نے حیثیت ولی فسخ نکاح کا دعویٰ کیا پھوپھی کے دعویٰ پر نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو وہ کون سا ولی ہے جسے اس دعوے کا حق ہے اور پھوپھی ذوی الارحام میں سے ہے یا عصبات میں سے۔ امام طحاویؒ نے باب النکاح بغیر ولی عصبہ کا جو باب باندھا ہے اس میں عصبہ کی قید سے کیا فائدہ ہے کیا اس میں اخیر تک ولی عصبہ ہی سے بحث ہے یا عام اولیاء سے فتاویٰ سراجیہ میں ہے امراة تزوجت من غیر کفو فللولی ان یعترض ویرفع الی القاضی حتی یفسخ وان لم یکن الولی ذارحم محرم کابن العم[2] اس کے کیا معنی ہیں اور ابن عم بنفسہ نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے کہ ولی نکاح کا عصبہ ہے اور اگر عصبہ نہ ہو تو پھر ذوی الفروض وذوی الارحام کو ولایت حاصل ہے پس جب کہ سوائے پھوپھی کے اور کوئی ولی اس عورت کا وہاں موجود نہ تھا تو ولی اس حالت میں پھوپھی تھی جو کہ ذوی الارحام میں سے ہے[3] اور یہ بھی تصریح کتب فقہ میں ہے کہ غیر کفو میں نکاح بالغہ کا بدون اجازت ورضاء ولی صحیح نہیں ہوتا پس جب کہ پھوپھی اس نکاح سے راضی نہیں ہے تو وہ نکاح حسب فتویٰ متاخرین فقہاء صحیح نہیں ہوا اور امام طحاویؒ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ولی دراصل عصبہ ہے اگر عصبہ نہ ہو تو پھر حسب تصریح دیگر فقہاء ذوی الفروض وذوی الارحام ولی ہوتے ہیں جس کی تفصیل وترتیب کتب فقہ میں موجود ہے اور فتاویٰ سراجیہ میں جو اعتراض ولی کا حکم لکھا ہے یہ اصل مذہب حنفیہ کا ہے لیکن متاخرین حنفیہ کا فتویٰ بطلان نکاح مذکور کا ہے یعنی غیر کفو میں نکاح بالغہ کا بلا اجازت ولی کی باطل ہوتا ہے ولی کو فسخ کرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب تفصیل در مختار اور رد المحتار میں ہے۔[4] فقط

---

(۱) ولو انتسب الزوج لها نسبا غیر نسبه فان ظهر دونه وهو لیس بکفو فحق الفسخ ثابت للکل وان کان کفوا فحق الفسخ لها (عالمگیری باب خامس فی الاکفاء ج۲ ص ۱۷ طبع ماجدیة ج۱ ص۲۹۳) ظفیر

(۲) فتاوی سراجیه

(۳) فان لم یکن عصبة فالولایة للام الخ ثم لذوی الارحام ثم للسلطان (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹. ط.س. ج۳ص۷۸) ظفیر

(۴) و یفتی فی غیر الکفوء بعدم جوازه اصلا وهو المختار للفتویٰ لفساد الزمان (ایضاً ج ۲ ص ۴۰۸ و ج ۲ ص ۴۰۹. ط.س. ج۳ص۵۶) ظفیر

پٹھانی عورت کا نکاح شیخ زادہ سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۶) ایک عورت مسماۃ ہندہ بیوہ نے غیر کفو میں نکاح کر لیا ہے یعنی عورت پٹھانی ہے اور شوہر شیخ زادہ ہے مسماۃ کے علاتی چچا اس میں حارج ہیں یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت بالغہ بیوہ اپنا نکاح غیر کفو سے بلا رضامندی ولی کے کرے اور ولی اس نکاح سے راضی نہ ہو تو وہ نکاح نہیں ہوتا فتویٰ اسی پر ہے اور پہلے یہ مسئلہ لکھا جا چکا ہے لیکن اب توضیح سے معلوم ہوا کہ عورت پٹھانی ہے اور شوہر شیخ زادہ ہے یعنی قریش میں سے ہے جو کہ افضل ہے عورت کی قوم سے لہذا اگر صورت واقعی یہی ہے تو یہ نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ کفاءت شوہر کی طرف سے معتبر ہے کہ شوہر عورت سے کمتر نہ ہو اور عورت کی طرف سے معتبر نہیں ہے یعنی اگر عورت کم درجہ کی ہو اور شوہر باعتبار نسب کے اعلیٰ درجہ کا ہو تو نکاح ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں شرعاً و عرفاً عار نہیں ہے قال فی الدرالمختار الکفاءة معتبرة الخ من جانبه ای الرجل لان الشریفة تابی ان تکون فراشا للدنی ولذا لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرش فلا تغیظه دناءة الفراش وهذا عند الکل فی الصحیح الخ [1] فقط

خاندانی مسلمان لڑکی کا نکاح نو مسلم سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۷) ایک لڑکی خورد سالہ جس کے باپ دادا مسلمان تھے اس کا نکاح اس کے ماموں نے حالانکہ باپ زندہ باہر فاصلہ پر رہتا ہے ایک شخص نو مسلم سے جس کے باپ دادا غیر مسلم تھے کر دیا اگر اس کا باپ اس عقد پر اعتراض کرے تو شرعاً اس عقد پر مؤثر ہو سکتا ہے؟

(الجواب) چونکہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا اس لئے بلا اجازت ولی اقرب یعنی باپ کے صحیح نہیں ہوا۔ [2] فقط (اور اس لئے بھی نابالغہ کا ولی جب باپ موجود ہے تو ماموں کو حق ولایت حاصل نہیں ہے باپ کے رد کر دینے سے وہ نکاح درست نہیں رہا ظفیر)

کفو میں نکاح درست ہے مہر کی کمی سے فرق نہیں پڑتا

(سوال ۱۱۶۸) زید نے ہندہ ثیبہ بالغہ بیوہ سے بلا اذن و رضامندی تن بخشی کرائی اور دس درہم مہر مقرر ہوا زید نے وطی بھی کی زید خود مقر ہے نکاح منعقد ہوا یا نہیں اور ولی کو فسخ کرنے کا حکم ہے یا نہیں زید اتمام مہر مثل سے انکار نہیں کرتا نہ فسخ پر راضی ہے نکاح کفو میں ہوا ہے مہر مثل زیادہ ہے؟

(الجواب) جب کہ نکاح کفو میں ہوا ہے تو ولی کو بصورت اتمام مہر مثل فسخ کا اختیار نہیں ہے اور نکاح صحیح ہو گیا اور ولی اتمام مہر مثل کرا سکتا ہے کما فی الشامی قوله و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلا الخ قید

---

(۱) ردالمحتار باب الاکفاءة ج ۲ ص ۴۳۵، ۴۳۶ ط.س. ج۳ ص ۸۴. ظفیر

(۲) من اسلم بنفسه و لیس له اب فی الاسلام لا یکون کفو المن له اب واحد فی الاسلام کذافی فتاوی قاضی خان (عالمگیری باب خامس فی الاکفاء ج ۲ ص ۱۵ طبع ماجدیة ج۱ ص ۲۹۰) ظفیر

بذلك لئلا يتولهم عوده الى قوله فنفذ نكاح حرة الخ وللاحتراز عما لو تزوجت بدون مهر المثل فقد علمت ان للولى الاعتراض ايضاً والظاهرانه لا خلاف فى صحة العقد وان هذا القول المفتى به خاص بغير الكفو الخ [1] فقط

ولد الزنا لڑکا اور صحیح النسب لڑکی ہم کفو ہیں یا نہیں

(سوال ۱۱۶۹) ایک لڑکا ولد الزنا ہے اور لڑکی حلال نطفہ سے پیدا ہے یہ دونوں کفو ہیں یا نہیں؟

(الجواب) وہ باہم کفو نہیں ہیں۔ [2] فقط

معمار کی شادی نجار سے جائز ہے

(سوال ۱۱۷۰) زید معماری کا پیشہ کرتا ہے اور عمر کی خاندانی حالت یہ ہے کہ اس کے رشتہ دار اور بڑے نجاری کا پیشہ کرتے تھے لیکن عمر عطاری کی دوکان اور پارچہ دوزی کا کام کرتا ہے زید نے عمر کی سب حالت دیکھ کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح عمر سے کر دیا زید کی ہمشیرہ بعد نکاح ایک ماہ تک عمر کے گھر رہی بعد ایک ماہ کے زید ہمشیرہ کو اپنے مکان پر لے گیا اب زید کہتا ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں ہوا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اور عمر نے جو بہت ایام تک زید کی ہمشیرہ سے ہم بستری کی وہ جائز ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) عمر کا نکاح زید کی ہمشیرہ سے صحیح ہو گیا اور ہم بستری وغیرہ سب جائز ہوئی زید کا انکار اب شرعاً معتبر نہیں ہے۔ [3] فقط

مسلمان لڑکی کا نکاح غلطی سے غیر برادری میں ہو گیا

(سوال ۱۱۷۱) ایک مسلمان لڑکی نابالغہ کا نکاح ایک ننگ قوم غیر پابند احکام اسلام سے غلطی سے وارثان نے کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ ان کو اسلام سے مس نہیں ہے لہذا لڑکی ان کے گھر آباد ہونا نہیں چاہتی اور نہ وارث بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ شخص جس سے نکاح ہوا مسلمان کلمہ گو تھا اگرچہ فاسق تھا دین دار نہ تھا تو نکاح صحیح ہو گیا [4] اور بدوں طلاق دینے شوہر کے وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور اگر کافر تھا اور دعویٰ اسلام کا نہ کرتا تھا اور کلمہ توحید سے منکر تھا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔ فقط

---

(۱) دیکھئے (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س. ج۳ص۵۶) ظفیر

(۲) وتعتبر الكفاءة نسبا و حرية و اسلاما وديانة (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۳۷ ط.س. ج۳ص۸۶) ظفیر

(۳) وافادكما فى البحر انه لا يلزم اتحاد هما فى الحرفة بل التقارب كاف فالحائك كفو لحجام والدباغ كفوء لكناس والصفار كفوء لحداد والعطار كفوء لبزاز قال الطبرانى و عليه الفتوىٰ (رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۴۲ ط.س. ج۳ص۹۰) ظفیر

(۴) لو زوجوها برضاها ولم يعلموا بعدم الكفاءة ثم علموا لاخيار لاحد (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۳۷ ط.س. ج۳ص۸۵) ظفیر

نسب غلط بتا کر لڑکے نے شادی کی تو اب نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۱۷۲) ایک شخص نے اپنا نسب غلط بیان کر کے ایک شریف خاندان لڑکی سے باجازت اس کے باپ کے نکاح کر لیا حالانکہ لڑکی بالغہ ہے اس سے اجازت طلب نہیں کی گئی اب قبل رخصت اس شخص کا مجہول النسب ہونا ظاہر ہو گیا تو اس صورت میں ابطال یا فسخ نکاح کا حق ولی اور لڑکی کو ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ولی اور عورت کو نکاح باقی رکھنے اور فسخ کرانے کا اختیار ہے کما فی الشامی نقلا عن البحر عن الظهيريه لو انتسب الزوج لها نسباً غير نسبه فان ظهر دونه وهو ليس بكفوءٍ فحق الفسخ ثابت للكل وان كان كفواً فحق الفسخ لها دون الاولياء ج ۲ ص ۳٤٤ اور باب العنین کے آخر میں صاحب شامی نے تحریر کیا ہے کہ جس شخص نے دھوکہ دیکر اور اپنا نسب غلط بتا کر نکاح کر لیا بعد میں اگر غیر کفو ظاہر ہوا تو ولی اور زوجہ دونوں کو فسخ کا اختیار ہے بناء بر حق کفاءت کی[1] اور اگر کفو ہے مگر جو نسب بیان کیا تھا وہ غلط نکلا تو اس صورت میں صرف عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اس وجہ سے دھوکہ کا اثر اس پر پڑے گا۔ كما قال لكن ظهر لى الان ان ثبوت حق الفسخ لها للتعزير لا لعدم الكفاءة بدليل انه لو ظهر كفواء يثبت لهاحق الفسخ لانه غرها الخ[2] فقط

ہاشمی اور بنی فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں ؟

(سوال ۱۱۷۳) قریشی ہاشمی اور سادات بنی فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں اور دیگر قریش عرب پس ان کے مابین نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) قریشی ہاشمی وسادات بنی فاطمہ باہم کفو ہیں اور قریش بقیہ عرب غیر قریش کے کفو نہیں ہیں در مختار میں ہے فقريش بعضهم اكفاء بعض قال في الشامي اشاربه الى انه لا تفاضل فيما بينهم من الهاشمي والنوفلي والتيمي والعدوى وغير هم ولهذا زوج على وهو ها شمي ام كلثوم بنت فاطمة لعمر وهو عدوى قهستاني فلو تزوجت هاشمية قريشيا غير هاشمي لم يرد عقدها وان تزوجت عربيا غير قريشي لهم رده كتزويج العربية عجمياً الخ[3] فقط

اعلیٰ نسب کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ درجہ کے لڑکے سے ہو جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ١١٧٤) ایک عورت قوم آدان کی اگر حجام سے نکاح کر لیوے تو ولی عورت کا جو کہ اعلیٰ کفو کا ہے بہ نسبت حجام کے شرعاً نکاح فسخ کرا سکتا ہے یا نہیں، عرب و عجم میں نسب کا لحاظ ہے یا نہیں ؟

(الجواب) کفاءت میں نسب کا اعتبار عرب میں ہے اور عجم میں پیشہ وغیرہ کا اعتبار ہے پس اگر عورت اعلیٰ ہے

---

(۱) لو تزوجته على انه حراوسنى اوقادر على المهر والنفقة فبان بخلافه او على انه فلان بن فلان فاذا هو لقيط اوابن زنالها الخيار (رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ٤٣٦ .ط.س. ج۳ص ۸۵) ظفير

(۲) رد المحتار باب العنين وغيره قبيل باب العدة ج ۲ ص ۸۲۳ .ط.س. ج۳ص ۵۰۲ ظفير

(۳) رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۳۸ .ط.س. ج۳ص ۸٦. ظفير

باعتبار کفاءت کےاور مرد کم درجہ کا ہے اور کفو عورت کا نہیں ہے اور وہ عورت اس مرد سے نکاح کرلیوے تو ولی کو اختیار نکاح کے فسخ کرانے کا ہے کذافی الدرالمختار ۔ [1] فقط

چچانے غیر کفو میں شادی کردی تو جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۷۵) مشرف خان نے اپنی برادرزادی نورالنساء بی بی کا نکاح بحالت نابالغی ایک شخص کے ساتھ کردیا لیکن نورالنساء بی بی مذکورنے ہنگام بلوغ اپنے اظہار کردیا کہ میں اس نکاح کو منظور نہیں کرتی میرے چچانے میرا نکاح غیر کفو میں کردیا تھا جس سے میں راضی نہیں ہوں ایسی صورت میں اس نکاح کا شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) در مختار میں ہے کہ باپ دادا کے سوا کوئی دوسرا ولی مثل تایا چچا وغیرہ کے اگر نابالغہ کا نکاح غیر کفو میں کردے تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوتا اور اگر کفو میں اور مہر مثل کے ساتھ کرے تو نکاح صحیح ہوجاتا ہے مگر نابالغہ کو بعد بلوغ کے اس کے فسخ کرانے کا اختیار ہوتا ہے یعنی یہ کہ بذریعہ قاضی کے فسخ کرالے پس اس صورت میں اگر نابالغہ مذکورہ کا نکاح اس کے چچانے غیر کفو میں کیا ہے تو وہ صحیح نہیں ہوا لڑکی کو اختیار ہے کہ بعد بالغہ ہونے کے اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کفو میں کرے وان کان المزوج غیر ھما ای غیر الاب و ابیہ الخ لا یصح النکاح من غیر کفوء او بغبن فاحش اصلا الخ [2] فقط

زنا کا پیشہ کرنے والے سے تیل نکالنے والے کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۷۶) ہندہ بالغہ نے بغیر اجازت اپنے اولیاء کے زید سے نکاح کرلیا زید و ہندہ دونوں ہم قوم ہیں لیکن ہندہ کا کنبہ تیل نکالنے کا کام کرتا ہے اور زید کا کنبہ زناکاری کرتا ہے ہندہ کے اولیاء اس نکاح کی اجازت نہیں دیتے یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب)قال فی الدرالمختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وھو المختار للفتویٰ الخ قال فی رد المحتار للشامی وقال شمس الائمۃ وھذا اقرب الیٰ احتیاط [3] الخ ص ۲۹۷ ج ثانی شامی و فیہ ایضاً من الکفاءۃ فلیس فاسق کفواً لصالحۃ [4] الخ درمختار ان روایات سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح صحیح نہیں ہوا۔ فقط

---

(۱) والکفاء ۃ حق الولی لاحقھا فلو نکحت رجلا ولم تعلم حالہ فاذا ھو عبد لاخیار لھا بل للاولیاء (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الکفاء ۃ ج ۲ ص ۴۳۶ .ط.س.ج۳ص۸۵) وان زوجت فی غیر کفوء لا یلزم او لا یصح(رد المحتار باب کفاء ت ج ۲ ص ۴۳۶ .ط.س.ج۳ص۸۴) ولہ ای للولی اذا کان عصبتہ الخ الاعتراض فی غیر الکفوء فیفسخہ القاضی (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ .ط.س.ج۳ص۵۶) ظفیر

(۲) تقدم ان غیر الاب والجد لو زوج الصغیرۃ اوالصغیر فی غیر کفوء لا یصح (ردالمحتار باب الکفاء ۃ ج ۲ ص ۴۳۹ .ط.س.ج۳ص۸۴) ظفیر

(۳) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ و ص ۴۰۹ .ط.س.ج۳ص۵۶ .ظفیر

(۴) ایضاً باب الکفاء ۃ ج ۲ ص ۴۴۰ ' ۴۴۱ ط س ج ۳ ص

ادنیٰ قوم کی لڑکی اعلیٰ قوم کے لڑکے سے نکاح کرے تو درست ہے

(سوال ۱۱۷۷) ایک عورت باکرہ قوم باشندہ رذیل قوم عمر ۱۸ سال نے اپنا نکاح اپنی رضامندی سے ایسے مرد سے جو شریف قوم کا ہے بدوں اجازت و رضاء ولی کے کرلیا اور روبرو دو گواہوں کے یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح عورت بالغہ عاقلہ کا جو کہ اس نے اپنی رضامندی سے شریف قوم کے مرد کے ساتھ کرلیا ہے بدوں اجازت ولی کے روبرو دو گواہوں کے وہ نکاح شرعاً صحیح ہوگیا ہے شامی میں ہے وان کان ماظهر فوق ما اخبر فلا فسخ لاحد الخ ص ۵۹۸ و فی ص ۳۱۷ باب الکفاءۃ و فیه اشعار بان نکاح الشریف الوضیعة لازم فلا اعتراض للولی بخلاف العکس الخ [1] فقط

جاہل کسان عالم کی لڑکی کا ہم کفو ہے یا نہیں اور نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۷۸) الزراع الجاهل هل یکون کفؤ صغیرة العالم وهی غیر عالمة ام لا واذا زوج غیر الاب والجدالصغیرة من رجل زراع هل یصح النکاح ام لا والحرفة فی الکفؤ معتبر ام لا؟

(الجواب) اقول بالله التوفیق قول صاحب درمختار ولا هما لعالم وقضا [2] وتحقیق علامه شامی ولا هما لبنت عالم وقاض الخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں زراع جاہل کفو بنت عالم کا نہیں ہے اور غیر اب وجد نے یہ نکاح کیا تو بہ قول مفتی بہ نکاح صحیح نہ ہوگا وان کان المزوج غیرهما ای غیر الاب وابیه الخ لا یصح النکاح من غیر کفوء [3] الخ درمختار البتہ اگر اب یا جد ایسا نکاح کریں تو صحیح ہے [4] درمختار، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

وہابی نجدی کو لڑکی دینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۱۷۹) نجدی وہابی غیر مقلد کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جس فرقہ کے کفر پر فتویٰ ہے جیسے مرزائی اور شیعہ غالی ان سے مسلمہ سنیہ عورت کا نکاح حرام ہے نکاح نہ ہوگا اور جس فرقہ کے کفر پر فتویٰ نہیں ہے جیسے غیر مقلد اور نجدی ان سے نکاح سنیہ عورت کا صحیح ہے۔ فقط

شریف عورت نو مسلم مرد کی کفو ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۸۰) عورت مسلمہ شریف خاندان نو مسلم کی کفو ہو کر نکاح دونوں میں ہو جاوے گا یا نہ؟

(الجواب) شریف عورت جس کے آباء واجداد مسلمان چلے آرہے ہیں نو مسلم کی کفو نہیں ہے لہذا اگر ولی اس

---

(۱) رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۳۶ ط.س. ج۳ص ۸۵ ' ظفیر
(۲) دیکھئے الدرالمختار مع رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۴۲ ط.س. ج۳ص ۹۰
(۳) ولا الخیاط لبنت البزاز والتاجر ولا هما لبنت عالم وقاض (ردالمحتار ج ۲ ص ۴۴۲ ط.س. ج۳ص ۹۱) ظفیر
(۴) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س. ج۳ص ۶۷ ظفیر

عورت کا راضی نہ ہو تو نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر ولی اور وہ عورت راضی ہوں تو نکاح ہو جاتا ہے ویفتی فی غیر الکفوء بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتویٰ درمختار وھذا اذا کان لھا ولی ولم یرض بہ قبل العقد الخ[1] شامی ج ۲ فقط

افغان اور اہیر ہم کفو ہیں یا نہیں اور ان میں باہم نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۸۱) زید قوم کا افغان اور زراعت پیشہ ہے اور ہندہ قوم کی اہیر اور اس کے ورثاء زراعت پیشہ ہیں زید ہندہ کا کفو ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں ہندہ کے ورثاء کو فسخ کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) عجم میں نسب کا لحاظ نہیں ہے اور پیشہ فی الحال یکساں ہے لہذا زید مذکور اس عورت ہندہ کا کفو ہے اولیاء ہندہ نکاح مذکور کو فسخ نہیں کرا سکتے قال فی الدرالمختار وھذا فی العرب ای اعتبار النسب انما یکون فی العرب الخ شامی[2] فقط

پٹھان عورت کا نکاح راجپوت مسلمان سے جائز ہے

(سوال ۱۱۸۲) مسماۃ ہندی بیوہ قوم پٹھان نے اپنا نکاح شمشاد علی خان راجپوت سے کر لیا ہے اس پر مسماۃ ہندی کی ماں اور بھائی ناخوش ہیں کہتے ہیں کہ اس نے غیر کفو میں نکاح کر لیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہ اور قابل فسخ ہے یا نہیں؟

(الجواب) جو قومیں عجمی ہیں ان میں کفاءت معتبر نہیں ہے لہذا صورت مسئولہ میں نکاح مسماۃ ہندی بیوہ کا جو شمشاد علی خان کے ساتھ ہوا ہے وہ صحیح اور نافذ ہے[3] اور بھائی اس نکاح کو فسخ نہیں کرا سکتا۔ فقط

نو مسلم مرد عورت کا نکاح درست ہے ان میں کفاءت کا اعتبار نہیں

(سوال ۱۱۸۳) ایک بھنگی نے اسلام قبول کیا اور ایک ہندوانی عورت نے اسلام قبول کیا ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا کفو کا لحاظ ہوگا؟

(الجواب) ان کا نکاح باہم جائز ہے اس میں کفاءت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کیونکہ دونوں نو مسلم ہونے کی وجہ سے ایک درجہ میں ہو گئے۔[4] فقط

---

(۱) ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ' ۴۰۹ . ط س. ج۳ص ۵۶.

(۲) رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۳۸ . ط.س. ج۳ص۸۷. ظفیر

(۳) وھذا فی العرب واما فی العجم فتعتبر حریۃ واسلاما (درمختار) ای اعتبار النسب انما یکون فی العرب قولہ اما فی العجم المراد بھم من لم ینتسب الی احد قبائل العرب الخ الا من کان لہ منھم نسب معروف کالمنتسبین الی احد الخلفاء الاربعۃ (رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۳۸ ' ۴۳۹ .ط.س. ج۳ص۸۷. ظفیر

(۴) واما فی العجم فتعتبر حریۃ واسلاما (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۳۹ .ط.س. ج۳ص۸۷) ظفیر

پڑھی ہوئی عورت کا نکاح جاہل مرد سے جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۱۸۴) میرے ساتھ ایک عورت بیوہ نے اپنی مرضی سے نکاح کر لیا ہے لیکن عورت پڑھی ہوئی ہے اور میں جاہل ہوں مدعی کا دعویٰ ہے کہ ہماری لڑکی پڑھی ہوئی کا نکاح تجھ جاہل کے ساتھ جائز نہیں اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ؟

(الجواب) عورت بالغہ اگر اپنی مرضی سے اپنا نکاح کفو میں کرے تو صحیح ہے اور عورت کا پڑھی ہوئی ہونا اور شوہر کا جاہل ہونا مانع صحت نکاح سے نہیں ہے جب کہ شوہر عورت سے باعتبار پیشہ وغیرہ کے کم درجہ کا نہ ہو۔[1] فقط

قوم افغان عجمی ہے یا عربی اور اس میں کفو کا کیا طریقہ ہوگا ؟

(سوال ۱۱۸۵) قوم افغان عربی ہیں یا عجمی اگر عربی ہیں تو عرب کے کس قبیلہ کی طرف منسوب ہیں اگر عجمی ہیں تو کیا عجم میں کفو نسبی معتبر ہے یا نہیں ملک افغانستان میں بعض جگہ رواج ہے کہ اپنی لڑکیوں کو فروخت کرتے ہیں اور ہمارے ملک کے لوگ تیلی، جولاہا، درزی، موچی، حجام، میراثی وغیرہم قیمتاً لا کر ان سے نکاح کرتے ہیں شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس امر کی تحقیق ان کے نسب نامہ سے ہو سکتی ہے کہ ان کا سلسلہ نسب کہاں پہنچتا ہے اور اہل عجم میں کفاءت باعتبار نسب کے نہیں ہے[2] بلکہ پیشہ وغیرہ کے اعتبار سے ہے اور لڑکیوں پر قیمت لینے کا رواج اور رسم قبیح اور بد ہے مگر نکاح ہو جاتا ہے۔ فقط

افغان کا نکاح کمبوہ سے درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۱۸۶) ہندہ نے اپنا عقد بغیر اجازت و رضاء اپنے حقیقی چچا ۔ زید سے کر لیا ہندہ ایک دولت مند شریف خاندان قوم افغان سے ہے اور زید ایک غریب آدمی قوم کمبوہ سے ہے جن کو قوم شریف نہیں جانتے تو ولی ہندہ کا نکاح شرعاً فسخ کر سکتا ہے یا نہیں اخرجه دار قطنی ثم البیهی فی سننها عن جابر عن عبدالله قال قال رسول الله ﷺ لا تنکحوا النساء الا من الا کفاء ولا یزوجن الا الاولیاء اور نیز یہ بھی موطا امام محمدؒ میں ہے ولو زوجت المرءة لنفسها من غیر کفوء فلو لیها الفسخ حاشیة موطا امام محمد ص ۲۴۸ باب نکاح بغیر ولی

(الجواب) پٹھان اور کمبوہ باہم کفو ہیں اور عورت بالغہ خود بلا اجازت ولی کے اپنا نکاح کفو میں کر سکتی ہے اور نکاح بالغہ کا کفو میں بلا اجازت ولی کے صحیح اور نافذ ہو جاتا ہے لہٰذا صورت مسئولہ میں ہندہ بالغہ کا نکاح زید سے صحیح اور

---

(۱) کفاءت میں علم کا اعتبار نہیں ہے، نسب وغیرہ کا اعتبار ہے تعتبر الکفاءة الخ نسباً و حریةً و اسلاماً و دیانةً و حرفةً (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۸ ط.س. ج۳ ص۸۶-۹۰) ظفیر

(۲) وهذا فی العرب ای اعتبار والنسب انما یکون فی العرب(رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۸. ط.س. ج۳ ص۸۷) ظفیر

منعقد ہو گیا اور چونکہ نکاح کفو میں ہوا ہے لہذا ولی کو حق فسخ حاصل نہیں ہے در مختار میں ہے فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضیٰ ولی [1] الخ فقط

قومیت اور ولدیت بدل کے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۸۷) قومیت اورولدیت تبدیل کر کے نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح نہیں ہوتا۔ [2] فقط

نابالغہ کا انکار

(سوال ۱۱۸۸/۱) ہندہ نابالغہ کو جب فریب کا حال معلوم ہوا تو اس نے انکار کر دیا کہ ہم کو نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے؟

نابالغہ کی اجازت

(سوال ۱۱۸۸ / ۲) ہندہ نے بحالت عدم بلوغ نکاح کرنا منظور کیا پھر جس وقت بالغہ ہوئی اسی وقت نکاح کو نامنظور کیا اور فوراً انکار کر دیا کہ ہم کو نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) (۱) نابالغہ کا انکار و عدم انکار برابر ہے (اگر صرف اس کی اجازت سے نکاح کیا گیا ہے تو درست ہی نہیں ہوا۔ [3] ظفیر)

(۲) بعد بلوغ کے انکار معتبر ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے قضاء قاضی شرط ہے۔ [4] کذافی الدرالمختار والشامی فقط (صرف نابالغہ کی منظوری سے نکاح درست نہیں اس لئے اگر ولی نے اجازت نہیں دی تھی تو وہ نکاح نہیں ہوا کہ فسخ کی ضرورت ہو ظفیر)

شیعہ دھوکہ سے نکاح کرلے تو وہ جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۸۹) اگر مرد شیعہ کسی عورت کو یہ دھوکہ دے کہ میں سنی ہوں تو اس نکاح کی بابت علماء دین کیا فتویٰ فرماتے ہیں؟

(الجواب) اس صورت میں فقہاء کا فتویٰ یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوتا اور عورت اس سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ . ط.س. ج۳ ص ۵۵ . ظفیر

(۲) لو تزوجته علی انه حراو سنی الخ فبان بخلافه او علی انه فلان ابن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا لها الخیار الخ (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ . ط.س. ج۳ ص ۸۵) ظفیر

(۳) وهو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون و رقیق ای شخص صغیر الخ فیشمل الذکر والانثی (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ . ط.س. ج۳ ص ۵۵) ظفیر

(۴) لهما ای لصغیر و صغیرة خیار الفسخ الخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء للفسخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ و ج ۲ ص ۴۲۱ . ط.س. ج۳ ص ۶۹) ظفیر

نکاح کے بعد جب معلوم ہو کہ لڑکا حرامی ہے تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۹۰) زید نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ہندہ کے پسر سے کردیا بعد کو معلوم ہوا کہ ہندہ کا لڑکا حرامی ہے تو ایسے لڑکے سے جس کے نسب میں فرق ہو اور برادری میں بدنامی ہو زید قبل بلوغ دختر اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے لڑکی بعد بلوغ کے اس کو فسخ کر سکتی ہے اور ولی بھی فسخ کر سکتا ہے۔[1] فقط

نسب میں دھوکہ دیکر نکاح کیابعد میں غلط ثابت ہوا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۹۱) ایک شخص نے اپنے کو افغان ظاہر کر کے ایک نو مسلم صالح شخص کی لڑکی سے نکاح کیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ افغان نہیں ہے لڑکی اور ولی نے اسی وقت سے اظہار ناراضی کردیا ہے آیا لڑکی اور اس کے ولی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ شخص کفوء نہ نکلا تو لڑکی اور اس کے ولی کو اختیار فسخ نکاح کا ہے کیونکہ اس نے دھوکہ دیا اور دھوکہ دینے کی صورت میں فقہاء نے یہی حکم لکھا ہے کہ عورت اور اس کا ولی اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔ کذافی الدر المختار[2] فقط

شیعہ شوہر سے جو اولاد ہوئی وہ حلال ہے یا حرامی

(سوال ۱۱۹۲) عورت سنی اور مرد شیعہ کا نکاح درست ہے یا نہیں اور جو اولاد ہو گی وہ حلال ہے یا حرامی اور اس مرد اور عورت کا جماع شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) عورت سنیہ کا مرد شیعہ سے نکاح درست نہیں ہے ان میں باہم تفریق کرادینی ضروری ہے اور مجامعت و مقاربت درست نہیں ہے باقی یہ کہ جو اولاد ہو چکی وہ ثابت النسب اور ولد الحلال ہے یا نہیں اس میں یہ تفصیل ہے کہ چونکہ روافض کے کفر وارتداد میں کچھ تفصیل ہے اور نسب کے بارے میں احتیاط ہے اس لئے جو اولاد ہو چکی وہ ثابت النسب اور وارث ہو گی[3] لیکن آئندہ کو احتیاط کرنی چاہئیے۔ فقط

قوم راجپوت مسلمان لڑکی سے فقیر نے دھوکہ دیکر شادی کی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۹۳) زینب بیوہ قوم راجپوت سے ہے اس کی ایک لڑکی ہندہ نابالغہ ہے زینب نے دھوکہ زید میں

(۱و۲) لو تزوجته علی انه حر او سنی الخ او علی انه فلان بن فلان فاذ هو لقیط او ابن زنا لها الخیار (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط.س. ج۳ص۸۵) الا اذا شرطوا الکفاءة او اخبر هم بها وقت العقد فزوجوها علی ذلک ثم ظهرانه غیر کفوء کان لهم الخیار (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۷ ط.س. ج۳ص۸۶) ظفیر (۳) ویحتاط فی اثبات النسب ما امکن (رد المحتار فصل فی المحرمات ج۲ ص ۴۰۱ ط.س. ج۳ص۴۹) وتقدم فی باب المهران الدخول فی النکاح الفاسد موجب العدة و ثبوت النسب (ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ص۵۱۶) ظفیر

آکر (جو کہ قوم کا فقیر تھا اس نے اپنے کو راجپوت بتلایا) اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح زید سے کر دیا تو یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں کنبہ والے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کرنا چاہتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اہل عجم میں کفاءت باعتبار نسب کے معتبر نہیں ہے[1] بلکہ پیشہ وغیرہ کے اعلیٰ ادنیٰ ہونے پر مدار ہے بناء علیہ ظاہر صورت سوال میں نکاح منعقد ہو گیا اور بدوں طلاق دیئے شوہر کے دوسرا نکاح ہندہ نابالغہ کا صحیح نہ ہوگا۔ فقط

لڑکے نے دھوکہ دیا کہ فلاں قوم سے ہوں بعد نکاح معلوم ہوا وہ اس قوم سے نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۹٤) زید نے بکر سے یہ کہا کہ میں قوم کا بیردہ ہوں تم اپنی لڑکی میرے نکاح میں دے دو بکر نے یہ قول زید کا سن کر اپنی لڑکی نابالغہ زید کے نکاح میں دیدی اب یہ معلوم ہوا کہ زید نو مسلم کسی اور قوم کا ہے بیردہ نہیں ہے بلکہ نٹ ہے اب لڑکی زید کے نکاح میں رہی یا نہیں اور نکاح جائز رہا یا نہیں اور وہ لڑکی والدین کے یہاں رہ سکتی ہے یا نہ یا شوہر کے یہاں رہے؟

(الجواب) تزوجته على انه حراو سنى او قادر على المهر والنفقة فبان بخلافة او على انه فلا ن بن فلان فاذا هو لقيط اوابن زنا كان لها الخيار الخ (درمختار)[2] وفى الشامى لو انتسب الزوج لها نسباً غير نسبه فان ظهر دونه وهو ليس بكفوء فحق الفسخ ثابت للكل الخ[3] ان روایات سے معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے اور بعد فسخ کرنے نکاح کے بکر اپنی لڑکی کو اپنے گھر رکھے شوہر کے گھر نہ بھیجے کیونکہ نکاح فسخ ہو گیا۔ فقط

سیدہ کا نکاح نو مسلم حجام سے ہو گیا اور قبول دوسرے نے کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۹۵) (۱) ہندہ بالغہ کے نکاح کی اجازت اس کی ماں نے ایک شخص کو دی کہ خالد سے کر دے بجز ماں کے ہندہ کا کوئی ولی نہیں ہے وکیل بالنکاح نے ہندہ کا عقد یوں کیا کہ خالد خاموش رہا اور کسی دوسرے نے قبول کیا اور کسی تیسرے نے مہر کی تعیین کی اور مجلس مناکحت ختم ہوئی اور وکیل بالنکاح وغیرہ بھی اٹھ گئے پھر بعد عقد خالد و ہندہ یکجا ہوئے اور دو ماہ تک ساتھ رہے اتفاقاً ہندہ کو معلوم ہوا کہ میرا خاوند نو مسلم حجام ہے اس کو سخت صدمہ ہوا کیونکہ یہ نطفہ سادات سے تھی ہندہ اپنے گھر چلی آئی اور اس سے ملنا نہیں چاہتی اور وہ بھی طلاق دینا نہیں چاہتا اس میں کیا حکم ہے؟

---

(۱) وهذا فى العرب واما فى العجم فتعتبر حريةً واسلاماً (درمختار) اى اعتبار النسب انما يكون فى العرب (رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ٤۳۸ . ط.س. ج۳ ص۸۷) ظفير

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره قبيل باب العدة ج ۲ ص ۸۲۲ و رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ٤۳٦ . ط.س. ج۳ ص۵۰۱ . ظفير

(۳) رد المحتار باب العنين وغيره قبيل باب العدة ج ۲ ص ۸۲۲ . ط.س. ج۳ ص۵۰۱ . ظفير

مرد کی خاموشی قبول ہے یا نہیں؟

(۲) کیا مرد کی خاموشی ایجاب و قبول سے ثبوت نکاح کے لئے کافی ہے؟

غیر کفو سے علیحدگی کی صورت

(۳) کیا تفریق کفو میں افتراق کی کوئی صورت نکل سکتی ہے؟

دوماہ ساتھ رہنے کے بعد

(۴) اگر دوماہ یا زائد غلطی سے زن و شو میں ناجائز طریقہ سے باہم صحبت رہے تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) (او۲) مرد کی خاموشی ایجاب و قبول سے کافی نہیں ہے اس صورت میں نکاح نہ ہوگا قال فی البزازیه اجاب صاحب البدایه فی امراۃ زوجت نفسها بالف من رجل عند الشهود فلم یقل الزوج شیئاً لکن اعطاها المهر فی المجلس انه یکون قبولا وانکره صاحب المحیط وقال لا مالم یقل بلسانه قبلت [1] لیکن جب کہ خالد کی طرف سے کسی دوسرے شخص سے قبول کیا تو یہ قبول کرنا فضولی کا ہوا لہذا یہ موقوف ہے خالد کی اجازت پر اگر خالد نے اس کے قبول کرنے کو جائز رکھا اور زبان سے کہہ دیا کہ میں نے اس کے قبول کو تسلیم کیا تو نکاح صحیح ہو جائے گا کما هو حکم نکاح الفضولی.

(۳) اگر بوقت نکاح ہندہ کو اور اس کی ماں کو جو اس کی ولی ہے خالد کے غیر کفو ہونے کا علم نہ تھا تو موافق روایت در مختار ان کا نکاح نہیں ہوا ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا الخ [2] اور اگر خالد نے اپنا نسب خلاف ظاہر کیا اور بعد میں ہندہ کو معلوم ہوا تو بعد علم کے اس کو اختیار فسخ نکاح کا ہے لو تزوجته علی انه حر او سنی الخ فبان بخلافه او علی انه فلان بن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا کان لها الخیار الخ [3]

(۴) جو فعل غلطی سے ہوا وہ معاف ہے آئندہ عورت کو اختیار علیحدہ ہو جانے کا ہے۔ فقط

بالغہ کا غیر کفو میں نکاح کب درست ہے

(سوال ۱۱۹۶) بالغہ عورت کا نکاح غیر کفو میں ہو سکتا ہے یا نہیں یعنی لڑکی متقی شخص کی ہو اور لڑکا عموماً پیشہ چوہڑی وغیرہ کرتا ہو مگر مسلم ہو نیز ولی غیر اب وجد ایک دفعہ لڑکی کا نکاح کر دینے سے ولایت اس کی ساقط ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) عورت اگر خود غیر کفو میں نکاح کرنے پر راضی ہو اور اس کا ولی بھی اس پر راضی ہو تو جائز ہے البتہ رضائے ولی کے بغیر بالغہ عورت کو بھی غیر کفو میں نکاح کرنے کا اختیار نہیں۔ قال فی الدر المختار و یفتی

---

(۱) رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳٦٤ قبیل مطلب التزوج بارسال الکتاب. ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ٤٠٨ '٤٠٩ .ط.س. ج۳ ص ٥٦

(۳) رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ٤٣٦ .ط.س. ج۳ ص ٨٥. ظفیر

فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا الخ وفی الشامی وھذا اذا کان لھا ولی ولم یرض بہ قبل العقد فلا یفید الرضا بعدہ بحر . واما اذا لم یکن لھا ولی فھو صحیح نافذ مطلقاً اتفاقاً الخ شامی[1] ص ٢٩٧ ج ٢ اور ایک دفعہ نکاح کر دینے سے ولی کی ولایت زائل نہیں ہوتی۔ فقط واللہ اعلم

باجازت ولی اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ قوم سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ١١٩٧) اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ قوم کے مرد سے باجازت اولیاء جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) عورت بالغہ اگر اپنا نکاح غیر کفو میں کرے اور اولیاء اس کے راضی ہوں تو وہ نکاح صحیح ہے البتہ اگر اولیاء راضی نہ ہوں تو مفتی بہ یہ ہے کہ وہ نکاح غیر صحیح ہے در مختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا الخ قولہ بعدم جوازہ اصلا ھذا روایۃ الحسن عن ابی حنیفۃ وھذا اذا کان لہ ولی ولم یرض بہ قبل العقد[2] الخ شامی ص ٢٧ ج ٢ فقط

سیدزادی کا نکاح غیر سید سے درست ہے یا نہیں

(سوال ١١٩٨) سیدزادی کے ساتھ غیر سید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا الخ[3]

اگر سیدزادی بالغہ اپنا نکاح اپنی رضاء واجازت سے غیر کفو میں کرے بدون اجازت اپنے ولی کے تو یہ جائز نہیں ہے اور اس پر فتویٰ ہے اور اگر ولی کی اجازت سے کرے تو وہ نکاح صحیح ہے کذافی الشامی جلد[4] ٢ فقط (یہ واضح رہے کہ غیر سید سے مراد اگر شیخ صدیقی فاروقی، عثمانی ہے تو یہ نکاح درست ہے کیونکہ یہ سید کے ہم کفو ہیں ہاں عجمی النسل ہو تو جائز نہ ہوگا ظفیر)

بالغہ سیدزادی کی شادی ولی کی رضا سے غیر کفو میں جائز ہے

(سوال ١١٩٩) ایک شخص نے حسب احکام شریعت ایک عورت سے نکاح کیا اس وقت تک کچھ علم اس بات کا نہ تھا کہ یہ عورت سیدزادی ہے بعد میں شبہہ گزرا کہ یہ شاید منکوحہ سیدزادی ہو اگر وہ سیدزادی ہو تو اس نکاح میں کوئی نقص تو نہیں ہے در آنحالیکہ مرد غیر سید ہے؟

(الجواب) اگر اس سیدزادی کا کوئی عصبہ نہ تھا یا اگر تھا تو اس کی رضاء سے نکاح ہوا اور وہ سیدزادی بالغہ تھی اور اس نے اپنی رضاء سے غیر کفو سے نکاح کیا ہے تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہے البتہ اگر اس سیدزادی کا

---

(١) رد المحتار باب الولی ج ٢ ص ٤٠٨، ٤٠٩ ط.س. ج٣ص٥٦، ظفیر
(٢) رد المحتار باب الولی ج ٢ ص ٤٠٨ و ٤٠٩ ط.س. ج٣ص٥٦. ظفیر
(٣) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج ٢ ص ٤٠٨ ط.س. ج٣ص٥٦. ظفیر
(٤) ھذا اذا کان لھا ولی لم یرض بہ قبل العقد الخ اما اذا لم یکن لھا ولی فھو صحیح نافذ مطلقاً اتفاقاً الخ (رد المحتار ج ٢ ص ٤٠٩ ط.س. ج٣ص٥٧) او زوجھا بغیر کفوء ان کان الولی ابا او جدا الخ فیصح النکاح اتفاقاً (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ج٢ ص ٤١٨ ط.س. ج٣ص٦٦) ظفیر

کوئی ولی عصبہ موجود ہے اور وہ اس نکاح سے جو کہ غیر کفو میں ہو راضی نہیں ہے تو نکاح منعقد نہیں ہوا و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتویٰ الخ درمختار اور شامی میں ہے وھذا اذا کان لھا ولی ولم یرض بہ قبل العقد الخ واما اذا لم یکن لھا ولی فھو صحیح نافذ مطلقاً اتفاقاً [1] الخ شامی ج ۲ ص ۲۹۷ فقط

غیر کفو سے شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۰) زید نے اپنا نکاح بالغ لڑکی سے کیا جو غیر کفو کی تھی یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) بالغہ لڑکی اگر اپنا نکاح اپنی مرضی سے خلاف رائے ولی وبدون اجازت ولی غیر کفو سے کرے تو وہ نکاح مفتی بہ مذہب کے موافق صحیح نہیں ہوتا کذافی الدر المختار اور اگر اس بالغہ کا کوئی ولی نہ ہو یا ہو اور اس نے اجازت دے دی ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے [2] (منشاء یہ ہے کہ لڑکی اونچے خاندان کی ہو تب یہ جواب ہے اور نکاح جائز ہے اس لئے کہ کفو کا اعتبار اسی صورت میں ہوا کرتا ہے [3] ظفیر)

دھوکہ سے جو نکاح ہوا اس میں اختیار فسخ ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۱) زید نے ہندو سے مسلمان ہو کر ایک عورت مسلمان سے نکاح کیا اس کی دختر پیدا ہوئی بعد بلوغ دختر کا نکاح خاندان کشمیریوں میں کر دیا یہ خاندان عرصہ دراز سے مالیر کوٹلہ میں آباد ہیں چونکہ ان کے ناموں میں آخر میں خان ہوتا ہے اور دستاویزات میں بھی افغان لکھواتے ہیں جس سے عموماً ان کو پٹھان سمجھتے ہیں زید نے بھی پٹھان کشمیری خیال کر کے اپنی دختر کا نکاح اس قوم میں کیا دختر زید کا صرف دو دو دفعہ دو دو تین تین روز کے واسطے اپنے شوہر کے یہاں جانا ہوا' دختر زید کو شکایت ہے کہ مجھ کو تخویفی کلمات شوہر نے کہے میری ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا گیا تھا کہ کشمیری پٹھان ہیں یہ پٹھان نہیں لہذا میں ان کے یہاں جانا نہیں چاہتی مجھ کو اس سے علیحدہ کر دیا جاوے' والدین دختر بھی چاہتے ہیں کہ یہ نکاح فسخ ہو جاوے شرعاً یہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) شامی میں اس باب میں تفصیل کی ہے اس قول درمختار پر۔ لو تزوجتہ علی انہ حر او سنی او قادر علی المھر و النفقۃ فبان بخلافہ الخ کان لھا الاخیار) قولہ کان لھا الخیار) ای لعدم الکفاءۃ

---

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ و ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س. ج۳ص ۵۶-۵۷. ظفیر

(۲) و یفتی فی غیر الکفؤ بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتویٰ الخ ان لم یکن لھا ولی فھو ای العقد صحیح نافذ مطلقا اتفاقا (درمختار) و ھذا اذا کان لھا ولی لم یرض بہ قبل العقد فلا یفید الرضاء بعدہ بحر واما اذا لم یکن لھا ولی فھو صحیح نافذ مطلقا لان وجہ عدم الصحۃ علی ھذہ الروایۃ دفع الضرر من الاولیاء الخ وقول البحر لم یرض بہ یشمل ما اذا لم یعلم اصلا فلا یلزم التصریح بعدم الرضا بل السکوت منہ لا یکون رضا کما ذکرنا فلا بد حینئذٍ لصحۃ العقد من رضا صریحا (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ' ۴۰۹ . ط.س. ج۳ص ۵۶-۵۷) ظفیر

(۳) فان حاصلہ ان المرء ۃ اذا زوجت نفسھا من کفؤ لزم علی الاولیاء وان زوجت من غیر کفؤ لا یلزم او لا یصح بخلاف جانب الرجل فانہ اذا تزوج بنفسہ مکافئۃ لہ اولا فانہ صحیح لازم (رد المحتار باب الکفاء ۃ ج ۲ ص ۴۳۶ . ط.س. ج۳ص ۸۴) ظفیر

و اعترضه بعض مشائخنا بان الخيار للعصبة قلت وهو موافق لما ذكره الشارح فى اول باب الكفاءة من انها حق الولى لا حق المرءة لكن حققنا هناك ان الكفاءة حقهما و نقلنا عن الظهيرية لو انتسب الزوج لها نسباً غير نسبه فان ظهر دونه وهو ليس بكفؤ فحق الفسخ ثابت للكل وان كان كفواءً فحق الفسخ لها دون الاولياء وان كان ما ظهر فوق ما اخبر فلا فسخ لا حد و عن الثانى وان لها الفسخ لا نها عسى تعجز عن المقام معه و تمامه هناك لكن ظهر لى الآن ان ثبوت حق الفسخ لها للتعزير لالعدم الكفاءة بدليل انه لو ظهر كفواءً يثبت لها حق الفسخ لانه غرها ولا يثبت للاولياء لان التعزير لم يحصل لهم و حقهم فى الكفاءة وهى موجودة و عليه فلا يلزم من ثبوت الخيار لها فى هذه المسائل ظهوره غير كفوء شامى [1] ج ۲ ص ۵۹۷ اخر باب العنين قبيل باب العدة اس عبارت سے واضح ہے کہ امام ابو یوسفؒ یہاں تک فرماتے ہیں کہ جس صورت میں شوہر نے جو نسب اپنا بیان کیا ہے اگر اس کے خلاف ظاہر ہو اگرچہ وہ نسب اعلیٰ ہو زوجہ کے نسب سے اور موجب عار نہ ہو تب بھی زوجہ کو اختیار فسخ کا ہے اور اس کی علت یہ بیان فرمائی ہے لانها عسى تعجز عن مقام معه اور علامہ شامی کا رجحان اسی طرف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس کے بعد کی عبارت سے واضح ہے جس کو لكن ظهر لى الآن سے بیان فرمایا ہے اور خلاصہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دھوکہ کی وجہ سے عورت کو خیار فسخ ہے نہ بوجہ عدم کفاءت کے اور دھوکہ صرف اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ شوہر اپنا نسب دوسرا بیان کرے جو واقع میں اس کا نسب نہ ہو اگرچہ غرض شوہر کی دھوکہ دہی نہ ہو جیسا کہ عبارت لو انتسب الزوج الخ سے معلوم ہوتا ہے۔ فقط

بجواب سوال مکرر متعلقہ نمبر ۱۲۰۱ مندرجہ صفحہ ۱۷۳

از بندہ احقر بخدمت بابرکت حضرت مخدومی مکرمی جناب مولانا صدیق احمد صاحب مدظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والا نامہ پہنچا روایات فقہیہ سے دونوں باتوں کی گنجائش معلوم ہوتی ہے لہٰذا معاملات حاضرہ کو دیکھ کر مفتی جس جانب کو راجح وانسب جانے فتویٰ دے سکتا ہے عدم فسخ کے لئے قول طرفین فلا فسخ لاحد دلیل کافی ہے اور اگر مفتی کی رائے میں قرائن وحالات سے یہ راجح معلوم ہو کہ بحالت موجودہ زوجین میں موافقت نہ ہوگی اور فسخ کا حکم نہ کرنا دیگر فتن کا باعث ہوگا جیسا کہ مظنون ہے اور دلیل عسى ان تعجز عن المقام معه کا چسپاں ہونا یہاں زیادہ قریب الوقوع معلوم ہوتا ہے تو قول امام ابو یوسفؒ کو اختیار کرنا بھی موید بالروایات ہے کیونکہ جیسا کہ فقہاء نے فتوے کے لئے یہ ترتیب قائم کی ہے انه يفتى بقول الامام على الاطلاق ثم بقول الثانى ثم بقول الثالث [2] الخ اسی طرح بعض نے اس کو بھی صحیح فرمایا ہے کہ امام صاحبؒ اور صاحبین میں سے جس کی دلیل قوی ہوگی اس کو اختیار کیا جاوے جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے وصحح فى الحاوى القدسى قوة الدليل المدرك الخ [3] اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ قوت دلیل کا معلوم کرنا ہمارا کام

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲ و ج ۲ ص ۸۲۳. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ظفیر
(۲) رد المحتار مقدمه ج ۱ ص ۷۰ مطلب اذا تعارض (۳) مقدمه رد المحتار ج ۱. ط.س. ج۳ص ۱۷

نہیں ہے اس کے سوا ایک اور قاعدہ کی فقہا نے تصحیح فرمائی ہے جس کو بندہ نے پرچہ مشتملہ پر نقل کر دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مسائل قضاء و معاملات میں علی الاطلاق قول امام ابو یوسفؒ کا مفتی بہ ہوتا ہے جیسا کہ مسائل وقف میں بھی اس کی تصریح فقہاء نے فرمائی ہے در مختار کتاب الوقف میں ہے واختلف الترجیح والا خذ بقول الثانی احوط واسہل بحر و فی الدر صدر الشریعة و به یفتی و اقره المصنف[1] الخ درمختار اور شامی میں ہے قوله واختلف الترجیح مع التصریح فی کل منهما بان الفتویٰ علیه لکن فی الفتح ان قول ابی یوسفؒ اوجه عند المحققین[2] الخ شامی ص ۳۳۶ ج ۳ الحاصل قول امام ابو یوسفؒ کا ان معاملات میں راجح ہونا مصرح ہے لیکن مفتی اور قاضی بصورت اختلاف روایات جس جانب کو حسب ضرورت و قرائن اختیار کرے گنجائش ہے ولکل وجهة هو مولیها فقط درمختار میں ہے واختلف فیما اختلفوا فیه والا صح کما فی السراجیه و غیرها انه یفتی بقول الامام علی الاطلاق ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث ثم بقول زفر والحسن بن زیاد و صحح فی الحاوی القدسی قوة المدرك[3] ای قوة الدلیل وفی الشامی تتمه قد جعل العلماء الفتویٰ علی قول الامام الاعظمؒ فی العبادات مطلقاً الخ وقد صرحوا بان الفتویٰ علی قول محمدؒ فی جمیع مسائل ذوی الارحام وفی قضاء الاشباه والنظائر الفتویٰ علی قول ابی یوسفؒ فیما یتعلق بالقضاء کما فی القنیة والبزازیة الخ ای لحصول زیادة العلم له به بالتجربة الخ و فی شرح البیری ان الفتویٰ علی قول ابی یوسفؒ ایضاً فی الشہادات الخ شامی[4] ج اول ص ٤٩ فقط

تقیہ کا کیا معنیٰ ہے اور شیعہ دھوکہ دیکر سنی لڑکی سے جو نکاح کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۰۲) رافضی شیعہ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت بیان کر کے اہل اسلام کی لڑکیوں سے نکاح کر لیا کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ تقیہ فرض ہے اور ان کا تقیہ کرنے سے اہل سنت والجماعت لڑکی کا نکاح ان سے قائم رہتا ہے یا نہیں اور ان کے تقیہ کا کیا حکم ہے اور تقیہ کے معنی شرعاً کیا ہیں؟

(الجواب) شیعہ اور رافضی اگر دھوکہ دیکر اور اپنے کو سنی ظاہر کر کے کسی سنیہ سے نکاح کر لیوے تو بعد علم کے اس عورت سنیہ اور اس کے ولی کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے اور غلاۃ روافض جو الوہیت حضرت علیؓ کے معتقد ہیں یا حضرت ابو بکرؓ کی صحابیت کے منکر ہیں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان باندھتے ہیں ان کو فقہاء نے قطعاً کافر کہا ہے کما فی الشامی نعم لا شك فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیق اواعتقد الا لوهیة فی علی اوان جبریل غلط فی الوحی او نحو ذلك من الکفر الصریح المخالف للقرآن[5] الخ جلد ثالث شامی ص ٢٩٤ پس ایسے غالی رافضی کا نکاح مسلمہ سنیہ سے منعقد نہیں ہوتا اور

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الوقف ج ۳ ص ٥٠٦.ط.س.ج۳ص۳٥۱. ظفیر (۲) رد المحتار کتاب الوقف ج ۳ ص ٥٠٦.ط.س.ج۳ص۳٥۱. ظفیر (۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار ج ۱ ص ٦٥. ط.س.ج۳ص۷۰ مقدمه شامی. ظفیر (٤) رد المحتار ج ۱ ص ٦٦.ط.س.ج۱ص۷۱ ظفیر

(٥) رد المحتار باب المرتد ص ٤٠٥ ج ۳ و ص ٤٠٦ ج ۳.ط.س.ج۳ص۲۳۷ مطلب فی حکم سب الشیخین. ظفیر

تقیہ جو کہ روافض کا معمول ہے اور وہ در حقیقت نفاق ہے اور کذب ہے حرام ہے کیونکہ روافض بھی مثل منافقین کے اہل سنت والجماعت کے دھوکہ دینے کو ان کے سامنے اپنی اغراض عاجلہ کی وجہ سے اپنے کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ کو چھپاتے ہیں جیسا کہ منافقین اپنے عقائد باطلہ کو اہل اسلام کے سامنے چھپایا کرتے تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا کرتے تھے کما قال اللہ تعالی واذا لقو الذین امنو قالوآ امنا واذا خلو الی شیا طینھم قالو آ انا معکم انما نحن مستھزء ون (الآیۃ) اور اس تقیہ کو فرض کہنا یہ بھی منافقین کی سی خصلت ہے کہ وہ اس کو بڑی ہوشیاری سمجھتے تھے کہ جھوٹ بول کر آنحضرت ﷺ اور اہل اسلام کو دھوکہ دیتے تھے پس فرض کہنا روافض کا ایسے مذموم اور قبیح امر کو یہ بھی منجملہ روافض کی خباثت کے ہیں اور دلیل ہے ان کے مذہب کے بطلان کی۔ فقط

بنت صالحہ کا فاسق سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۳) کسی فاسق لڑکے سے کسی متشرع آدمی کی لڑکی کا عقد ہو سکتا ہے یا نہ اگر در صورت عدم واقفیت فسق کے عقد کر دیا جائے تو صحیح ہوگا یا نہیں لڑکی قبل از بلوغ اپنے شوہر کے گھر گئی اور وہیں بالغہ ہوئی وہاں سے میکہ آئی اور اب بوجہ فسق وفجور و تعدی شوہر وغیرہ دوبارہ سسرال جانے سے انکار کرتی ہے اس صورت میں کیا حکم ہے لڑکی بالغہ ہے اور ولی اقرب (اب) نے اس کی بلا رضامندی اس کا عقد کر دیا قبل از عقد اس کی نارضائی اس درجہ تھی کہ سونا کھانا حرام کر دیا بعد از عقد بزرگوں کے جبر واکراہ سے سسرال گئی اور پھر وہاں سے میکہ آئی اور اب عدم طلاق یا عدم خلع پر خودکشی کو ترجیح دیتی ہے اور سسرال جانا گوارا نہیں کرتی اور شوہر نہ طلاق پر راضی ہے نہ خلع پر لڑکی ارتداد و خودکشی پر آمادہ ہے تو بجز طلاق و خلع کے کوئی صورت لڑکی کی علیحدگی کی ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار فلیس فاسق کفو الصالحۃ الخ فی رد الحتار من الخانیۃ لا یکون الفاسق کفو اللصالحۃ بنت الصالحین الخ ص ۳۲۰ ج ۲ شامی وایضاً فی الدرالمختار ولزم النکاح ولو بغبن فاحش الخ او بغیر کفوء ان کان الولی المزوج بنفسہ اباً او جداً الخ ایضاً فیہ کذا اذا زوجھا الولی عندھا بحضر تھا فسکتت صح فی الاصح ان علمتہ کما مرو السکوت کالنطق فی سبع و ثلثین مسئلۃ مذکورۃ فی الاشباہ الخ ان عبارات و امثالہا سے جملہ شقوق سوال کا جواب یہ معلوم ہوا کہ فاسق عورت صالح دختر صالحین کا کفو نہیں ہے اور اگر باپ دادا کے سوا دوسرا کوئی ولی غیر کفو میں نکاح کر دے تو وہ صحیح نہیں ہوتا لیکن اگر باپ دادا غیر کفو مثلاً فاسق سے اپنی دختر کا نکاح کر دے تو وہ صحیح ہے اور لڑکی بالغہ پر ولایت اجبار کسی کو نہیں ہے اس کا نکاح خود اس کی اجازت سے ہو سکتا ہے لیکن ولی نے اگر اس کا نکاح کیا اور وہ خاموش رہی اور اس نے نکاح کی خبر سن کر اس نکاح کو رد نہ کیا اگرچہ پہلے سے وہ خاموش تھی تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور اگر فوراً اس نے نکاح کی خبر سن کر اس نکاح کو رد نہ کیا اگرچہ پہلے سے وہ خاموش تھی تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور اگر فوراً اس نے اس نکاح سے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ مجھ کو منظور نہیں تو وہ نکاح باطل ہو گیا

پس اگر یہ دوسری شکل واقع ہوئی ہے یعنی بالغہ نے نکاح کی خبر پاکر انکار کر دیا اور اپنی ناراضی ظاہر کر دی تو وہ نکاح باطل ہو گیا اس صورت میں دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہے اور اگر پہلی صورت واقع ہوئی ہے یعنی اس لڑکی بالغہ نے نکاح کی اطلاع پاکر باپ کے کئے ہوئے نکاح پر سکوت کیا اور اس کو رد نہ کیا اور صراحۃً انکار نہ کیا تو وہ نکاح باپ کا کیا ہوا صحیح ہو گیا اس صورت میں بدون طلاق دینے یا خلع کرنے کے وہ لڑکی اپنے شوہر کے نکاح سے خارج نہ ہو گی اور دوسرا نکاح کرنا اس کا جائز نہ ہوگا۔ فقط

فاسق صالحہ کا کفو ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۰٤) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ امتہ الرحمٰن بالغہ بنت مولانا سلیمان مرحوم بن مولانا محمد یوسف مرحوم بن مولوی عبدالقیوم مرحوم بن مولوی عبدالحیٔ صاحب مرحوم جو کہ خود صالح اور بنت الصلحاء ہے اس کے ماموں یہ کہتے ہیں کہ اس کا نکاح میرے لڑکے سے ہو گیا ہے اور وہ لڑکا صوم و صلوٰۃ و ضروریات شرعیہ کا پابند نہیں ہے انٹرنس میں انگریزی پڑھتا ہے اور جدید روشنی کے روشن دماغوں کا ہم خیال ہے اور مسماۃ کا چچا مولوی محمد اسماعیل نبیرہ مولوی عبدالقیوم مرحوم یہ چاہتا ہے کہ مسماۃ کا نکاح کسی مرد صالح کے ساتھ اس کی رضامندی سے ہو جائے چوں کہ کفائتہ دیانتہ کے اعتبار سے مندرجہ ذیل عبارات فقہیہ کی روسے معتبر سمجھی گئی ہے۔ قال و تعتبر ایضاً فی الدین ای الدیانة وهذا اقول ابی حنیفة و ابی یوسف رحمهما الله هو الصحیح لانه من اعلی المفاخر والمراة تعیر بفسق الزوج فوق ما تعیر بضعة نسبه هدایه اولین فصل فی الكفاءة روی الحسن عن ابی حنیفةؒ انه یجوز النكاح ان كان كفواً او ان لم یكن كفواً لا یجوز اصلاً واختلفت الروایات عن ابی یوسفؒ والمختار فی زماننا للفتوی روایة الحسنؒ قال الشیخ الامام شمس الائمة سرخسیؒ روایة الحسن اقرب الی الاحتیاط قاضی خان جلد اول فی شروط النكاح ص ۱۵٤ و تعتبر فی العرب والعجم دیانة ای تقوی فلیس فاسق كفواً لصالحة او فاسقة بنت صالح معلنا كان او لا علی الظاهر . در مختار علی حاشیة الطحطاوی قوله (معلنا كان اولا) اما اذا كان معلنا فظاهر واما غیر المعلن فهو بان یشهد علیه بانه فعل كذا من الفسقیات وهو لا یجاهر به فیفرق بینهما بطلب الاولیاء حاشیة طحطاوی علی الدرالمختار ص ٤٣ ج ۲

پس حسب قوانین مندرجہ بالا عبارات بچپانذ کور نکاح سابق کو قاضی سے فسخ کرا کر کسی مرد صالح کے ساتھ اس لڑکی کی رضامندی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ مستفتی ریاست اسلامیہ کا باشندہ ہے قاضی و مفتی موجود ہیں فسخ نکاح کا کام ممکن ہے لڑکی سے بارہا دریافت کیا گیا حسب عادت بنات صلحاء و شرفاء شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتی ہے اور اجازت صریحہ کا ثبوت بھی لڑکی کی طرف سے نہیں معلوم ہوتا حالانکہ عبارت مندرجہ ذیل سے اجازت صریحہ ضروری معلوم ہوتی ہے قال ان فعل هذا غیر الولی یعنی استامر غیر الولی او ولی غیره اولی منه لم یكن رضا حتی تكلم به لان هذا السكوت لقلة الالتفات الی كلامه

فلم یقع دلالة علی الرضاء ولو وقع فھو محتمل والا کتفاء بمثله للحاجة ولا حاجة فی حق غیر الاولیاء ھدایة اولین باب الاولیاء والا کفاء

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ کفائۃ فی الدین معتبر ہے فاسق آدمی صالحہ بنت صالحین کا کفو نہیں ہے اور مفتی بہ یہ ہے کہ ولی مزوج اگر باپ دادا کے سوا کوئی اور ہے تو غیر کفو میں نکاح صحیح نہیں ہوتا فسخ نکاح کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا اور صورت مسئولہ میں تو مزوج ولی بھی نہیں ہے کیونکہ عصبات کی موجودگی میں ماموں کو ولایت نہیں ہے بلکہ ماموں اس صورت میں اجنبی ہے اس حالت میں تو اگر کفو میں بھی نکاح ہوتا تو بالغہ لڑکی کی صریح اجازت کے بغیر نکاح نہ ہوتا اور صورت مذکورہ میں لڑکی کی صریح اجازت ثابت نہیں ہے لہذا ان دونوں وجہوں سے نکاح مذکور غیر صحیح اور ناجائز ہے کما ذکر فی السوال'

پچا جو کہ ولی شرعی ہے بالغہ کی اجازت سے کسی صالح شخص کے ساتھ اس کا نکاح کردے یہ نکاح جائز ہو جائے گا اور ولی کے نکاح کرنے کی صورت میں بالغہ کا سکوت بھی دلیل رضامندی کی ہے کما فی الدرالمختار وکذا اذا زوجھا الولی عندھا فسکتت صح و فیه ایضاً قبله فان استاذنھا ھو ای الولی (الیٰ ان قال) فسکتت عن رده (الی قوله) فھو اذن الخ فقط واللہ اعلم

بہن بیٹی کی اولاد ہم کفو ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۵) بہن یا بیٹی کی اولاد ہم کفو ہے یا نہیں؟

(الجواب) بہن بیٹی کی اولاد کفو ہے بشرطیکہ ان کی شادی کفو میں ہوئی ہو فقط کتبہ' احقر الطلبہ رشید احمد غفرلہ' الاجابة صحیحة بندہ عزیز الرحمن عفی عنه الکفاءۃ معتبرۃ من جانبه لا من جانبھا (تنویر) درمختار علی الشامی ج ۲ ص ۴۳۶ جمیل الرحمٰن

ساتواں باب

فصل اول مسائل واحکام مہر

بیوی کے مرنے کے بعد مہر کا روپیہ وارثوں کو دیا جائے یا خیرات کر دیا جائے؟

(سوال ۱۲۰۶) زید کی بیوی ہندہ کے مہر پچاس روپیہ باندھے گئے تھے وہ بیوی مر گئی اب زید چاہتا ہے کہ مہر ادا کر دوں بیوی نے کچھ اولاد نہیں چھوڑی صرف ماں باپ ہیں اب وہ مہر کا روپیہ وارثوں کو دے یا خیرات کر دے اور مصرف خیرات عمدہ کیا ہے؟

(الجواب) جو مہر ہندہ کا بذمہ شوہر ہے اس میں نصف شوہر کو پہنچے گا اور نصف ہندہ کے والدین کو ملے گا[1] زید کو اپنے حصہ کا اختیار ہے کہ خیرات کر دے والدین کا حصہ ان کو دینا چاہئے یا وہ اجازت دیں تو خیرات کر دینا درست ہے عمدہ مصرف صدقہ کے محتاج ومساکین ہیں باقی حسب موقع جس کام کی ضرورت ہو اس میں صرف کرے باختلاف اوقات مختلف مصارف بہتر ہوتے ہیں۔ فقط

مہر کے بدلے میں مکان دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۰۷) زید کی زوجہ ہندہ کے مہر پچاس روپیہ کے تھے زید جب مرنے کے قریب ہو گیا تو اس وقت مجھ کو بلایا اور قاضی کے رجسٹر میں قاضی سے یہ لکھوادیا کہ بعوض مہر اپنی زوجہ ہندہ کو ایک مکان خام دیتا ہوں روبرو گواہان کے یہ کام کیا گیا اس صورت میں مہر ادا ہو گئے یا نہیں اور کوئی امر خلاف شریعت تو نہیں ہوا؟

(الجواب) اس صورت میں مہر ادا ہو گئے اور کچھ خلاف شریعت نہیں ہوا۔ فقط

مہر معجّل چار سال بعد بھی ادا نہیں کیا تو حق زوجیت ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۸) ایک عورت کا نکاح مہر معجّل کے ساتھ ہوا جس کو عرصہ چار سال کا ہو گیا لیکن شوہر نے وہ مہر ادا نہیں کیا عدالت تک نوبت پہنچی ڈگری بھی مہروں کی ہو گئی لیکن کوئی صورت وصولیابی کی نہیں آیا ایسا شوہر حق زوجیت رکھتا ہے یا نہیں جب کہ شوہر مہر ادا کرنا نہیں چاہتا؟

(الجواب) مہر معجّل کے ادا نہ کرنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا اور عورت اس کی زوجیت سے اور نکاح سے خارج نہیں ہوتی لیکن عورت وطیٔ وغیرہ سے انکار کر سکتی ہے اور ساتھ جانے سے بھی انکار کر سکتی ہے

---

(۱) واما للزج فحالتان النصف عند عدم الولد وولد الابن وان سفل (سراجی ص ۱۳) ظفیر

ولها منعه من الوطی و دواعیه والسفر به الخ لاخذ ما بین تعجیله من المهر کله او بعضه[۱] الخ ص ۳۵۸ شامی باب المهر فقط

مہر لینے کے لئے عورت اپنے آپ کو روک سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۰۹) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا لڑکی زید کے گھر سے خاوند کے گھر کبھی نہیں گئی اور خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی اور دولہا نے طلاق بھی نہیں دی اس صورت میں دولہن مہر کے لینے کی غرض سے اپنے آپ کو روک سکتی ہے یا نہیں اگر خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق ہو تو مہر کس قدر ہوں گے ؟

(الجواب) درمختار میں ہے ولها منعه من الوطی و دواعیه الخ والسفر به ولو بعد وطئ وخلوة لاخذ ما بین تعجیله من المهر کله او بعضه[۲] الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر مہر معجّل ہے تو عورت مہر کے لینے کی وجہ سے وطئ وغیرہ سے شوہر کو منع کر سکتی ہے اور طلاق قبل وطئ وخلوت سے نصف مہر لازم آتا ہے فقط (اور اگر مہر معجّل (فوری ادائیگی والا) نہ ہو تو شوہر کو وطئ سے منع نہیں کر سکتی ظفیر)

جو عورت خود طلاق حاصل کرے کیا وہ مہر لے سکتی ہے ؟

(سوال ۱۲۱۰) جو عورت اپنے خاوند سے خود مانگ کر طلاق لے کیا مہر لینا شرعاً درست ہے یا نہیں جس حال میں کہ خلع نہ ہوا ہو اگر خاوند مہر دینے سے انکار کرے تو اس کا قیامت میں مواخذہ ہو گا یا نہیں ؟

(الجواب) مہر اس عورت کا لازم ہے اگر مدخولہ ہے تو پورا مہر واجب ہے ورنہ نصف اور نہ دینے سے شوہر حقوق العباد میں ماخوذ ہوگا۔[۳] فقط

مہر معجّل ومؤجل کسے کہتے ہیں ؟

(سوال ۱۲۱۱) (۱) مہر معجّل ومؤجل کس کو کہتے ہیں آیا معجّل اور مؤجل کے جو لغوی معنی ہیں وہی کتب فقہ میں معتبر ہیں یا فقہاء نے اپنی اصطلاح میں کوئی دوسرے معنی لیکر فقہ میں استعمال کیا ہے ؟

مہر نصف معجّل ہو اور نصف موجل تو مطالبہ کرنا کیسا ہے ؟

(سوال ۱۲۱۱) (۲) کسی مرد کا نکاح کسی عورت سے ہوا اور اس میں مہر نصف معجّل اور نصف مؤجل قرار پایا اور بعد بیس برس نکاح عورت قبل طلاق اور قبل موت احد الزوجین مطالبہ مہر کا کیا یہ مطالبہ کرنا عورت کا

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۲ ' ۴۹۳ ط.س. ج۳ص۱۴۳ مطلب فی منع الزوجة نفسها لقبض المهر.

(۲) ایضاً ط.س. ج۳ص۱۴۳ ظفیر

(۳) و تجب العشر ان سماها او دونها و یجب الاکثر منها ان سمی الاکثر ویتأکد عند وطئ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما و یجب نصفه بطلاق قبل الوطی او خلوة (درمختار) افاد ان المهر وجب بنفس العقد الخ وانما یتأکد لزوم تمامه بالوطوء ونحوه (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج۳ص ۱۰۲) ظفیر

صحیح ہے یا نہیں؟

جب مہر میں تفصیل نہ ہو تو مطالبہ کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۱۱) (۳) کسی مرد کا نکاح کسی عورت سے ہو اور مقدار مہر ذکر کی گئی لیکن معجّل اور مؤجل کا کچھ تذکرہ نہیں ہوا تو بلا طلاق اور بلا موت احد الزوجین کے عورت کو حق مطالبہ مہر کا حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱ تا ۳) مہر معجّل اور مؤجل کے جو معنی لغوی ہیں وہی اصطلاح فقہاء میں ہیں جو مہر فی الحال دیا گیا یا فی الحال دینا اس کا قرار پایا وہ معجّل ہے اور جس مہر کی کچھ مدت ادا کے لئے مقرر کی گئی یا بلا علی التعیین چھوڑ اگیا ہو وہ مؤجل ہے اور غیر معین مدت کے لئے مدت موت یا طلاق ہے پس اگر نصف مہر معجّل اور نصف مؤجل ہے تو معجّل کا مطالبہ عورت فی الحال کر سکتی ہے[1] اور مؤجل غیر معین کا مطالبہ بدون مفارقت کے یعنی بدون طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا اور تیسرے سوال کا جواب بھی یہی ہے کہ بلا طلاق یا موت کے مطالبہ مہر کا نہیں ہو سکتا کما فی العالمگیریہ لا خلاف لاحد ان تاجیل المهر الیٰ غایة معلومة نحو شهر اوسنة صحیح وان کان لا الیٰ غایة معلومة فقد اختلف المشائخ فیه قال بعضهم یصح وهذا کان الغایة معلومة فی نفسها وهو الطلاق اوالموت الخ عالمگیریه[2] فقط

مہر مؤجل ادا کئے بغیر بھی بیوی کو لے جا سکتا ہے اور بیوی کی تکلیف بیان کرنا جرم نہیں

(سوال ۱۲۱۲) زید نے اپنی دختر کی شادی بکر کے ساتھ کر دی بکر کی سوتیلی خوشدامن بکر سے کسی وجہ سے ناراض ہے اور زوجہ بکر کو اس کے گھر جانے نہیں دیتی اور زید کو بھی بھکار کھا ہے نکاح بکر کا بہ تقرر مہر مبلغ پانچ صد روپیہ رائج الوقت پر معین ہوا ہے جو غیر معجّل ہے دختر زید وقت نزدیکی کے چین بجیں ہوتی ہے لیکن بعد نزدیکی کے تکلیف ہونا بتلاتی ہے کہ جس کا اظہار حال علاج ہونے پر زید کو ہوا اب زید اس بات پر پردہ فاش کرنے کا جرم بکر پر عائد کر کے زوجیت سے قطع تعلق کرانے کا خواہش مند ہے آیا اس صورت میں بکر اپنی زوجہ کو لے جا سکتا ہے اور بکر نے اگر علاج کی غرض سے عورت کا جسمانی حال کہا تو بکر پر کوئی مواخذہ یا جرم عائد ہو سکتا ہے؟ اور زید اپنی دختر کا مہر فی الحال لے سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بکر اس صورت میں اپنی زوجہ کو لے جا سکتا ہے اور اس کو حق ہے کہ اپنی زوجہ کو لے جاوے اور مہر جس کی کوئی میعاد بیان نہیں کی گئی اس کا وقت وصول طلاق یا موت ہوتی ہے فی الحال اس مہر کا مطالبہ نہیں ہو سکتا[3] اور بغرض علاج تکلیف جسمانی زوجہ کا بیان کرنا جرم نہیں ہے بکر اس میں مجرم نہیں ہے۔ فقط

---

(۱) ولها منعه من الوطؤ ودواعیه الخ لاخذ مابین تعجیله من المهر کله او بعضه اواخذ قدر ما یجعل تمثلها عرفا به یفتی لان المعروف کالمشروط ان لم یوجل او یعجل کله الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۲ و ج ۲ ص ۴۹۳ ط.س. ج۳ص۱۴۳) ظفیر (۲) عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ج ۱ ص ۲۹۸ طبع ماجدیة ج۱ص۳۱۸. ظفیر (۳) ولم یذکر الوقت للمؤجل الخ یقع ذلك علی وقت وقوع الفرقة بالموت او بالطلاق وروی عن ابی یوسف مایویده هذا القول کذافی لبدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ج ۱ ص ۲۹۸ طبع ماجدیة ج۱ ص۳۱۸) ظفیر

مرض الموت میں مہر معاف کرانے سے معاف نہیں ہوتا ہے جائیداد میں دونوں بیویوں کی اولاد کا حق ہے

(سوال ۱۲۱۳) زید نے اپنی منکوحہ سے مرض الموت میں درحالیکہ اس کے بطن سے کمسن اولاد بھی زندہ موجود ہے مہر معاف کرائے بعدہ زید نے نکاح ثانی کیا چنانچہ اس بیوی سے بھی کچھ اولاد ہوئی اور موجود ہے اور اس کی وفات کے بعد موجودہ بیوی نے زید کی جائیداد سے اپنا مہر اور حصہ وراثت اور اپنی اولاد کے حصہ وراثت حاصل کئے اور زید کی پہلی اولاد کو ان کی والدہ کے دین مہر سے بوجہ علت تماوی لادعوی کر دیا اور جائیداد زید پر اپنا قبضہ جما کر حصہ وراثت سے بھی محروم گردانا ہے آیا شرعاً پہلی بیوی کی اولاد زید کی جائیداد سے اپنی والدہ کا دین مہر اور حصہ وراثت حاصل کر سکتی ہے یا نہیں اور کیا معاف کرا لینے سے دین مہر ساقط ہو جاتا ہے اور کیا تماوی اسقاط حقوق میں شرعاً معتبر ہے اور مؤثر ہے یا نہیں؟

(الجواب) حالت مرض الموت میں مہر معاف کرنا شوہر کو معتبر نہیں ہے اس متوفیہ کی اولاد اپنا حصہ میراث کا اور مہر کا شرعاً پانے کی مستحق ہے زوجہ ثانیہ کا قبضہ تمام جائیداد و ترکہ شوہری پر شرعاً باطل ہے پہلی زوجہ کی اولاد کا اس میں حق ہے اور تماوی شرعاً کوئی چیز نہیں ہے کتب فقہ میں ہے ان الحق لا یسقط بتقادم الزمان ۔ شامی ۔ [1] وفی الدرالمختار اعتاقه و محاباته و هبته الخ کل ذلك حکمه کحکم وصیة الخ [2] وفیه ایضاً لا وصیة لوارث [3] فقط

لڑکی کے ولی کو مہر لے کر خرچ کرنا اور مہر سے زیادہ روپیہ لینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۱٤) اولیاء مخطوبہ کو خاطب سے مہر کے سوا اور کچھ لینا اور مہر لیکر اس کا تصرف مالکانہ کرنا اور دعوت وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اولیاء مخطوبہ کو زر مہر سے کچھ لیکر اس میں تصرف بیجا کرنا جیسا کہ مذکور ہے یعنی اس کو دعوت اقرباء وغیرہم میں صرف کرنا اور ضائع کرنا درست نہیں ہے کیونکہ بعض اولیاء کو اگرچہ مہر کا لینا بعض احوال میں درست ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکی کے لئے اس مہر کو لیوے نہ یہ کہ تصرف بیجا اس میں کرے کہ اضاعت مال صغیر و صغیرہ باپ دادا کو بھی درست نہیں ہے اور غیر مہر سے کچھ لینا زوج وغیرہ سے اس کو فقہاء نے رشوت سے تعبیر فرمایا ہے اور عبارات مذکورہ فی السوال سے اس کی اجازت نہیں نکلتی کہ مہر لے کر اس کو بے موقع رسومات نکاح میں صرف کرے۔ [4] فقط

---

(۱) رد المحتار ط.س.ج۵ص ٤۲۰ کتاب الدعوی مطلب هل یبقی النهی بعد الموت السلطان

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العتق فی المرض ج ۵ ص ۵۹٦ و ۵۹۷ ' ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الوصایا ج ۵ ص ۵۷۵ ط.س.ج٦ص ٦۷۹ ' ظفیر

(٤) ومن السحت ما یاخذ الصهر من الختن بسبب بنته بطیب نفسه(رد المحتار کتاب الحظر والا باحة فصل فی البیع ج ۵ص ۳۷٤ ط.س.ج٦ص ٤۲٤) ظفیر

شوہر بعد نکاح مہر بڑھادے تو بیوی اس کی بھی مستحق ہوگی

(سوال ۱۲۱۵) زوجین وقت نکاح بالغ تھے اب دونوں بالغ ہیں اور زوجہ اب تک رخصت نہیں ہوئی اگر زوج حسب منشاء زوجہ کی کچھ زیادہ مہر مقرر کردیوے اور پھر کبھی زوجہ کے رخصت ہونے کے بعد اگر مہر کے وصول کرنے کی ضرورت پڑے یا زوج طلاق دے دے توزوجہ کل مہر پانے کی شرعاً مستحق ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار قوله فانها تلزمه ای الزیادة ان وطی او مات عنها الخ شامی[1] پس معلوم ہوا کہ وطیٔ کے بعد پورا مہر مع زیادتی کے لازم ہوتا ہے۔ فقط

مطلق مہر کی صورت میں طلاق کے بعد عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے

(سوال ۱۲۱٦) ہندہ کا نکاح جو زید سے ہوا اس میں نہ تو قاضی صاحب نے نہ ناکح نے بھی مہر کی تفصیل بیان کی نہ معجّل کہا نہ مؤجل۔ ناکح نے کہا کہ میں نے ہندہ کو بعوض دین مہر ۵ ہزار کے اپنی زوجیت میں قبول کیا آیا یہ مہر معجّل ہوا یا مؤجل یا کچھ معجّل اور کچھ مؤجل۔ زید نے ہندہ کو طلاق دے دی کیا ہندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ زید سے اپنے مہر کا مطالبہ کرے کیا بوقت نکاح مہر معجّل ومؤجل کی تفصیل نہ ہونے سے اب ہندہ کے مہر کی وصولی میں کوئی جھگڑا پڑے گا مہر معجّل ومؤجل کی تعریف جامع مانع ارقام فرمادیں؟

(الجواب) مہر معجّل اور مؤجل کے جو معنی لغوی ہیں وہی شرعی ہیں یعنی مہر معجّل وہ ہے جو فی الحال دیا جاوے یا فی الحال دیا جانا اس کا مقرر کیا جاوے اور مؤجل وہ ہے کہ اس کی کچھ مدت معین ہو اور جس مہر میں معجّل اور مؤجل کا کچھ ذکر نہ ہو اس میں عرف کا اعتبار ہے یعنی جس قدر عرفاً اولاً دیا جاتا ہو اس قدر معجّل ہوگا اور باقی مؤجل عالمگیریہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ معجّل کے لئے اگر کوئی وقت ذکر نہ کیا جائے تو وقت اسکی ادا کا طلاق ہے یا موت پس صورت مسئولہ میں چونکہ زید نے ہندہ کو طلاق دے دی ہے تو ہندہ مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔[2] فقط

تیسرے خاوند کرنے کے بعد بھی پہلے دونوں شوہروں سے مہر پانے کی مستحق ہے

(سوال ۱۲۱۷) حلیمہ نے تین نکاح کئے اب تیسرے خاوند کی موجودگی دوسابقہ خاوند فوت شدہ سے مہر لینے کی مستحق ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ عورت مستحق مہر لینے کی ہے۔[3] فقط

---

(۱) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٣ .ط.س.ج۳ص۱۱۱ درمختار کی پوری عبارت یہ ہے او زید علی ما سمی فانها تلزمه بشرط قبولها فی المجلس او قبول ولی الصغیر الخ (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٣) ظفیر

(۲) وان کان لا الی غایة معلومة فقد اختلف المشائخ فیه قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایة معلومة فی نفسها وهو الطلاق اوالموت (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ج ۱ ص ۲۹۸ .ط.س.ج۱ص ۳۱۸) ظفیر

(۳) فما زاد فعلیه المسمی ان دخل بها او مات عنها لانه بالدخول یتحقق تسلیم المبدل و به یتاکد البدل وبالموت ینتهی النکاح نهایة والشیٔ بانتهائه یتقرر ویتاکد (هدایه باب فی المهر ج ۲ ص ۳۰٤) ظفیر

دینار سرخ کی قیمت جب مختلف ہے تو فیصلہ کیا ہوگا؟

(سوال ۱۲۱۸) ہندہ کا مہر پانچ سو دینار سرخ قرار پایا تھا اور دینار سرخ کا وزن اور قیمت مختلف فیہ ہے اقل درجہ دینار سرخ کتنے ماشہ کا اور سکہ کلدار مروجہ سے کتنے روپیہ کا ہوتا ہے اور اکثر درجہ کیا ہے اور قول مفتی بہ اس بارے میں کیا ہے اور دینار کس چیز کا ہوتا ہے؟

(الجواب) دینار اور مثقال ایک چیز ہے اور وزن مثقال اور دینار کا ساڑھے چار ماشہ ہے اور یہ سونے کا ہوتا ہے پس سونا اگر اٹھائیس روپیہ کا ایک تولہ آتا ہو جیسا کہ اس وقت نرخ ہے تو ایک دینار ۸ کا ہوگا غیاث اللغات میں ہے کہ مثقال بالکسر نام ایک وزن کا کہ ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے[1] فقط (اس وقت ۱۳۸۷ھ میں سونا پونے دو سو روپیہ تولہ بکتا ہے اس لئے اس زمانہ میں دینار کی قیمت بہت بڑھ جائے گی ہر زمانہ میں سونے کی جو قیمت ہوگی اسی نرخ سے قیمت لگے گی ظفیر)

مرنے والی عورتوں کا مہر اس کی اولاد لے سکتی ہے

(سوال ۱۲۱۹) شخصے متوفی سہ عورت داشت و آں ہر سہ عورت قبل ازوے متوفی شدند واخیر را مہر ادا ساخت الحال اولاد کبار باقی ہر دو زوجہ می خواہند کہ مہر امہات خود استخراج کردہ شود آیا مہر آں دو زوجہ ادا کردہ شود یا نہ؟

(الجواب) دریں صورت مہر ہر دو زوجہ متوفیہ ادا کردہ شود و ہر چہ حصہ اولاد شاں باشد باد شاں دادہ شود۔[2] فقط

شوہر کی جائیداد میں تصرف کرنے اور ترکہ لینے سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۲۰) زید نے انتقال کیا اور ایک زوجہ مسماۃ ہندہ اور ایک دختر فاطمہ کو چھوڑا اور زید پر اس کی زوجہ ہندہ کا دین مہر بھی تھا لیکن اتنا مال نقد و زیور و جائیداد صحرائی و سکنائی کی قسم سے ترکہ میں چھوڑ گیا جو ہندہ کے دین مہر سے بدرجہا زائد تھا ہندہ اپنی حیات میں تمام مالیت پر قابض و متصرف رہی اور بیع و ہبہ ہر قسم کا تصرف کرتی رہی اور مقدار مہر سے کہیں زیادہ خرچ کر چکی بالآخر اس نے بقیہ جائیداد کو اپنی دختر فاطمہ کے نام کر دیا اور آٹھواں حصہ جو اس کا شرعی حصہ تھا اپنے نام رہنے دیا قضاء الٰہی سے دختر فاطمہ کا بھی انتقال ہو گیا اور اس نے اپنے شوہر اور اپنی خالہ خدیجہ کو چھوڑا اب ہندہ مذکورہ کی ہمشیرہ یعنی خدیجہ اپنی ہمشیرہ ہندہ کے دین مہر کا دعویٰ کرتی ہے فریق اول کہتا ہے کہ جب وہ اپنی حیات میں زید کی جملہ مالیت پر منفرداً مالک رہ کر دین مہر سے کہیں زیادہ خرچ

---

(۱) والمثقال هو الدينار عشرون قيراطا والدرهم اربعة عشر قيراطا والقيراط خمس شعيرات كذافي التبين (عالمگیری مصری کتاب الزکوة الباب الثالث ج ۱ ص ۱٦٧ طبع ماجدية ج ۱ ص ۱۷۹) نیز دیکھئے غیاث اللغات لفظ مثقال سونا کا اس وقت ۱۳۹۱ھ میں سوا دو سو روپے تولہ ہے تو اس وقت ساڑھے چار ماشہ سونے کی قیمت چوراسی روپے ۷۳ پیسے ہوگی ظفیر)

(۲) والمهر يتاكد باحد معان ثلثة الدخول والخلوة الصحيحة و موت احدالزوجين الخ (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب السابع فصل ثانی ج ۱ ص ۲۸٤ طبع ماجدية ج ۱ ص ۳۰۳) ظفیر

کر چکی اور جو باقی رہی اس کو باستثناء آٹھواں حصہ اپنی دختر فاطمہ کے نام کر چکی اس لئے دین مہر میں سے جو خدیجہ نصف سہام اپنا چاہتی ہے نہیں مل سکتا ہاں آٹھویں حصہ میں نصف بحیثیت ہمشیرہ ہونے کے مل سکتا ہے اس صورت میں دعویٰ خدیجہ کا ہندہ کے دین مہر کی بابت صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) تصرف ہندہ کا ترکہ مشترکہ میں چونکہ بحیثیت وصول دین مہر نہیں ہوا ہے بلکہ ممکن ہے کہ یہ تصرف اس نے اپنی دختر کے اور اپنے حصہ شرعی کی حیثیت سے کئے ہوں اس لئے دعویٰ خدیجہ کا نصف دین مہر کا اور نصف حصہ شرعیہ ہندہ میں صحیح ہے حاصل یہ ہے کہ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ ہندہ نے دین مہر وصول کر کے تصرفات مذکورہ اسی مقدار دین مہر میں کئے ہیں اس وقت تک یہ متعین نہ ہوگا کہ ہندہ نے اپنا دین مہر وصول پالیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مہر معاف کرانے کے لئے حیلے کیا کیا ہو سکتے ہیں؟

(سوال ۱۲۲۱) جو دین مہر شوہر کی حیثیت سے بہت زیادہ مقرر ہوا ہو ایسے دین مہر سے خلاصی کے لئے کیا کوئی حیلہ ہے؟

(۲) اگر بیوی سے اس مہر کی معافی کے کلمات کسی حیلہ سے کسی اجنبی زبان میں کہلالے جسے وہ نہیں سمجھتی اور شوہر نے زوجہ کو اس کی اطلاع بھی نہیں دی تو کیا مہر معاف ہو جائے گا؟

(۳) اگر بیوی کو اس بات پر راضی کر لے کہ وہ کہہ دے کہ میں نے اپنا حق مہر اللہ تعالیٰ کے یہاں مواخذہ سے بخش دیا یعنی میں اللہ کے یہاں نہیں لوں گی باقی تازیست دنیا میں میرا حق رہا جب کبھی مجھے ضرورت ہوگی یا میں تم سے کبیدہ ہوں گی تو حاکم عدالت سے نالش کر کے لے سکوں گی غرض معاف کرانے کا عنوان یہ ہو کہ اگر تازیست میں نے تم سے مہر نہ لیا اور تم سے خوش رہی تو بعد مرنے کے اپنا حق معاف کیا تو ایسے معاف کرنے کا کوئی اثر ہوگا یا نہیں اور اس صورت میں مہر معاف ہو جائے گا یا نہیں؟

(۴) کوئی حیلہ ایسا بھی ہے کہ زید کو اس سے نجات ہو؟

(۵) کیا بیوی کے معاف کرنے کے وقت گواہوں کا موجود ہونا بھی عدم مواخذہ اخروی کے لئے شرط ہے؟

(الجواب) (۱) مہر زوجہ کا دین ہے شوہر کے ذمہ پر اس بار سے سبکدوشی کی دو ہی صورتیں ہیں یا یہ کہ شوہر اس دین کو ادا کرے یا زوجہ سے معاف کرادے اور کوئی حیلہ معافی کا نہیں ہے[1]

(۲) اس طریقہ سے مہر ساقط (معاف) نہ ہوگا۔ (۳) در مختار میں ہے کما لا یصح تعلیق الابراء عن الدین بشرط محض کقولہ لمدیونہ اذا جاء غدا او ان مت فانت بری من الدین او ان مت فی مرضک ھذا او ان مت فی مرضی ھذا فانت فی حل من مھری فھو باطل لانہ مخاطرۃ و تعلیق الخ و

(۱) ومن سمی مهر اعشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها (هداية باب في المهر ج ۲ ص ۳۰۴ وان حطت عنه من مهر ها صح الحط لان المهر حقها والحط يلاقيه حالة البقاء (ايضاً ج ۲ ص ۳۰۵) ظفير

فی الشامی وذکر شمس الاسلام خوفها بضرب حتی تهب مهر ها فاکراه ان کان قادر اعلی الضرب وذکر بکر سقوط المهر لا یقبل التعلیق بالشرط الا تری انها لو قالت لزوجها ان فعلت کذا فانت بریٔ من المهر لا یصح قال لمدیونه ان لم اقتض مالی علیك حتی تموت فانت فی حل فهو باطل لانه تعلیق والبراء ة لا تحتمله بزازیه شامی [۱] جلد ٤ مسائل متفرقہ کتاب الہبہ ان عبارات سے واضح ہوا کہ صورت مذکورہ سے مہر معاف اور ساقط نہ ہوگا۔

(۴) کوئی حیلہ ایسا معلوم نہیں۔ (۵) مواخذہ اخروی سے بچنے کے لئے اور دیانۃً معاف ہونے کے لئے گواہوں کا موجود ہونا بوقت معافی ضروری نہیں ہے۔

طلاق دینے کے بعد مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے'
البتہ طلاق دینا شوہر کے اختیار میں ہے؟

(سوال ۱۲۲۲) ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح ایک شخص کے ساتھ کر دیا اور مہر مبلغ پانچ سو روپیہ مقرر کیا' اب لڑکی کا والد اور لڑکی خود یہ چاہتے ہیں کہ وہ شخص طلاق دے دے' لیکن وہ طلاق نہیں دیتا اس وجہ سے کہ لڑکی مہر مبلغ پانچ سو روپے مجھ سے وصول کرے گی جو کہ غیر معجّل ہے' اور نہ اس شخص کے پاس اتنی وسعت ہے کہ مہر ادا کر سکے' اب وہ لڑکی اپنے مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ ضروری ہے کہ طلاق دینے کے بعد عورت مطالبہ مہر مؤجل کا فورا کر سکتی ہے [۲] باقی طلاق دینے یا نہ دینے کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر کوئی وجہ طلاق دینے کی موجود نہیں ہے یعنی شوہر کی طرف سے کچھ کوتاہی نان' نفقہ اور زوجہ کے حقوق ادا کرنے میں نہیں ہے تو طلاق دینا اس کے ذمہ لازم نہیں ہے البتہ اگر اس سے زوجہ کے حقوق ادا نہیں ہو سکتے اور اس میں وہ کوتاہی کرتا ہے تو اس کو طلاق دے دینا چاہئے۔ [۳] فقط

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے مہر کا مستحق کون ہوتا ہے؟

(سوال ۱۲۲۳) ایک شخص کی زوجہ فوت ہوئی' اور مہر نہ دیا گیا اور نہ معاف ہوا تھا' اب مہر کی ادائیگی کس صورت سے ہو سکتی ہے' مسجد وغیرہ کے کام میں یہ روپیہ صرف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجہ کا مہر اگر ادا نہ ہوا تھا اور وہ انتقال کر گئی تو اس کے مرنے کے بعد وہ مہر اس کے ورثاء کو پہنچتا ہے' ان وارثوں میں شوہر بھی ہے' اگر کچھ اولاد متوفیہ کے نہ تھی تو نصف شوہر کو پہنچا اور نصف باقی ورثہ ذوی

(۱) رد المحتار کتاب الهبه مسائل متفرقه ج ٤ ص ٧١٦. ط.س. ج۳ ص ۷۰۷ فصل فی مسائل متفرقة' ظفیر
(۲) وا نکان لا الی غایة معلومة الخ قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایة معلومة فی نفسها وهو الطلاق والموت الخ و بالطلاق الرجعی ینعجل المؤجل الخ (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ج ۱ ص ۲۹۸ ماجدیة ج ۱ ص ۳۱۸) ظفیر
(۳) الاصح حظره ای منع الا لحاجة الخ ر یجب لوفات الا مساك بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱' ۵۷۲. ط.س. ج۳ ص ۲۲۸-۲۲۹) ظفیر

الفروض یا عصبات یا ذوی الارحام کو جو بھی کوئی ان میں دور نزدیک کا قرابت دار موجود ہو اس کو دیا جاوے اگر کوئی بھی نہیں ہو تو پھر تمام مہر شوہر کو ملے گا اس کو اختیار ہے کہ وہ جہاں چاہے صرف کرے خواہ اپنے صرف میں لاوے یا مسجد وغیرہ میں صرف کرے لیکن بموجودگی دیگر ورثہ کے شوہر کو ان کے حصہ میں کچھ تصرف کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ ان کا حصہ انہی کو دینا چاہیئے۔[1] فقط

خوشی سے مہر معاف کرے تو معاف ہوگا یا نہیں؟

(سوال ۱۲۲٤ / ۰) ایک عورت مرگئی اور وقت مرگ بیہوش تھی مہر معاف نہیں کئے مگر حیات میں خفیہ طور سے اپنی رضامندی سے شوہر کو معاف کردیئے تھے اور لوگوں کو معاف کرنا معلوم نہیں ہے تو وہ مہر معاف ہوا یا نہیں؟

(۲) ایک عورت نے خفیہ طور سے مہر معاف کیا اور پھر ایک موقع پر اس نے چند عورتوں کے سامنے بلا حجاب ظاہر کردیا کہ میں اپنے شوہر کو مہر معاف کرچکی ہوں ایسی صورت میں مہر معاف ہوا یا نہیں؟

(الجواب) (۱) عنداللہ وہ مہر معاف ہوگیا۔[2] فقط

(۲) اس صورت میں بھی عنداللہ مہر معاف ہوگیا۔[3] فقط

طلاق کے بعد مہر دینا ہوگا اور جو زیور ہبہ کرچکا ہے وہ بیوی کا ہے

(سوال ۱۲۲٥) زید بوجہ نااتفاقی ونافرمانی کے زوجہ کو طلاق دینا چاہتا ہے عورت کو چونکہ یہ معلوم ہوگیا ہے بدیں وجہ تمام زیورات جو کہ زید نے بعد نکاح کے بنوائے تھے کسی غیر جگہ پوشیدہ کردیئے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ بعد طلاق یہ تمام زیورات جو میرے قبضہ میں ہیں اور مہر زید سے لے لوں گی آیا شرعاً بعد طلاق زید کے ذمہ اس عورت کا حق کس قدر ہے۔؟

(الجواب) طلاق کے بعد شوہر کے ذمہ مہر کا ادا کرنا لازم ہے اور عدت کا نفقہ بذمہ شوہر ہے[4] اور قبل طلاق جو کچھ شوہر نے کپڑا اور زیور اس کو ہبہ کیا وہ اس کی مالک ہوگئی اور جو زیور وکپڑا اعارۃً دیا وہ شوہر کو واپس ملے گا یا مہر میں شمار ہوگا۔[5] فقط

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے سراجی باب ذوی الفروض، ظفیر

(۲) وان حطت عنه من مهر هاصح الحط (هدايه باب في المهر ج ۲ ص ۳۰۵)

(۳) وصح حطها لكله او بعضه عنه قبل اولا (الدرالمختار هامش رد المحتار باب المهر الطلب فى حط المهر والابراء منه ج ۲ ص ٤٦٤ و ج ۲ ص ٤٦٥ ط.س. ج۳ ص ۱۱۳) ظفیر

(٤) و تجب لمطلقة الرجعي والبائن والفرقة بلا معصية الخ النفقة والسكنى والكسوة ان طالت المدة (درمختار) وفى المجتبى كنفقة العدة كنفقة النكاح الخ واطلق فشمل الحامل وغيرها والبائن بثلاث اواقل (ردالمحتار) باب النفقة مطلب فى نفقة المطلقة ج ۲ ص ۹۲۱ ط.س. ج۳ ص ٦۰۹۔

(٥) ولو بعث الى امراته شيئاً ولم يذكر جهة عند الدفع غير جهة المهر الخ فقالت هو اى المبعوث هدية وقال هو من المهر الخ فالقول له بيمينه والبينة لها فان حلف والمبعوث قائم فلها ان ترده الخ وفى غير المهيا للاكل والقول لها بيمينها فى المهياله (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر ٤٩٩ ط.س. ج۳ ص ۱٥۱ مطلب فى ما يرسل الى الزوج) ظفير

غیر مطلقہ نے دھوکہ دیکر نکاح کیا اور شوہر سے ہم بستر ہوئی تو مہر واجب ہوا یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۲۶) ہندہ غیر مطلقہ اگر زید سے نکاح پڑھوالے اور زید سے ہم بستری وغیرہ کرلے تو زید کو مہر ادا کرنا ہوگا یا نہیں، ہندہ واقع میں غیر مطلقہ ہے مگر گواہ مسلمان پیش کرکے کہ میں مطلقہ ہوں نکاح پڑھواتی ہے۔
(الجواب) اس صورت میں مہر لازم ہے۔[1]

عدت میں جو نکاح ہوا اس کا مہر لازم ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۲۷) ہندہ کا بحالت عدت اگر نکاح پڑھادیا جاوے تو منعقد ہوگا یا نہیں اور بحالت عدت اگر نکاح ہوگیا اور ہم بستری کی نوبت آئی تو مہر واجب ہوگا یا نہیں ؟
(الجواب) عدت میں نکاح نہیں ہوتا لیکن اگر عورت نے آکر کہا کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اور عدت گزر گئی تو اس کے بیان پر اس سے نکاح کرنا درست ہے اور بعد دخول وصحبت شوہر ثانی تمام مہر مثل لازم ہے در مختار میں ہے وکذا لو قالت امراة لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحھا[2] الخ الوطی فی دار الاسلام لا یخلوا عن حد او مہر[3] الخ درمختار والموطؤة بشبھة و منه تزوج امراة الغیر غیر عالم بحالھا[4] الخ فقط

مہر دینے کے بعد عورت خنثیٰ مشکل نکلی تو مہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۲۸) زید نے ہندہ کے ساتھ عقد کیا اور ہندہ کے والیان کو مہر وغیرہ ادا کردیا بعدہ بوقت خلوت صحیحہ ہندہ خنثیٰ مشکل ثابت ہوئی آیا زید ہندہ کے والیان سے مہر وغیرہ خرچ شدہ لے سکتا ہے یا نہیں ؟
(الجواب) خنثیٰ مشکل سے نکاح صحیح نہیں ہوتا در مختار میں اس کی تصریح ہے پس جب کہ نکاح صحیح نہ ہوا تو مہر وغیرہ کچھ واجب نہ ہوگا اور شوہر نے جو کچھ دیا وہ واپس لے سکتا ہے۔[5] فقط

دین مہر میں مہر سے زیادہ جائیداد لکھ دی تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۲۲۹) ایک شخص نے اپنی حیات میں بحیثیت طول عمر کے حواس ٹھیک نہ رہنے کی حالت میں اپنی عورت کو کچھ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ دین مہر میں مہر کی مقدار سے زیادہ عورت کی ترغیب سے لکھا کر رجسٹری کرادی اس مسئلہ میں شرعاً کیا حکم ہے ؟

---

(۱) ویجب مھر المثل فی النکاح فاسد الخ بالوطؤ فی القبل لا بغیرہ کالخلوة (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب المھرج ۲ ص ۴۸۱ و ۴۸۲ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۳۱ مطلب فی نکاح الفاسد) ظفیر
(۲) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۷ ط.س. ج۳ص ۵۲۹ مطلب فی المغی الیھا زوجھا، ظفیر (۳) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب المھر ج ۲ ص ۵۰۷ ط.س. ج۳ص ۱۶۰، ظفیر
(۴) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۶ ط.س. ج۳ص ۵۱۷ مطلب فی نکاح الفاسد والباطل. ظفیر (۵) عقد یفید ملك المتعة ای حل استمتاع الرجل من امراة لم یمنع من نکاحھا مانع شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل الخ (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۵۶ ط.س. ج۳ص ۳) ظفیر

(الجواب) مہر کی مقدار سے زیادہ جو ایسی حالت میں دی وہ حکم وصیت ہے لہذا ناجائز ہے حکم لا وصیة لوارث [1] فقط

مہر کا دعویٰ کس پر کیا جائے؟

(سوال ۱۲۳۰) ہندہ کا نکاح زید سے بتعین مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہوا اور اس نکاح کے ٹھہرانے والے اور اس کے متعلق تمام مراسم کے انجام دینے والے زید کا بھائی خالد اور زید کی والدہ سعیدہ تھے زید نے بعد اسکے لا ولد وفات کی اور زید کے باپ نے بحالت حیات خود جائیداد زرعی کل اپنی زوجہ کے نام جو کہ مسماۃ ہندہ کی ساس ہے ہبہ کردی تھی صرف مکانہ مسکونہ ہبہ سے مستثنیٰ تھا جس کے مالک وارثاً زید اور خالد اور ایک بہن حمیدہ اور مسماۃ سعیدہ ہوئے حالت علالت میں زید سے خالد نے ایک بیع نامہ حصہ مکان کا بالعوض سات سو روپیہ کے لکھا لیا حالانکہ وہ حصہ بہت زیادہ قیمت کا ہے اور سعیدہ نے قبل نکاح ہندہ کے دستاویز کے ذریعہ چار روپیہ ماہوار تاحیات ہندہ کا کفاف مقرر کر کے اس کے ادا کے لئے ایک جائیداد زرعی مکفولی کردی تھی اب اس حالت میں اول دعویٰ مہر کا ہندہ کو کس پر کرنا چاہئے آیا خالد اور سعیدہ بذات خود بھی ذمہ دار ادائے مہر کے ہیں یا نہیں دوم آیا زر مہر اس حصہ مکان سے وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں جو کہ زید کا تھا اور اس حالت میں وہ بیع جو بحالت مرض الموت زید نے بنام خالد کی تھی جائز تھی یا نہیں یا اسی خریداری کے ذریعہ سے خالد ادائے دین مہر ذمگی زید متوفی کا ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) خالد اور سعید پر جب کہ وہ متکفل اور ضامن مہر کے نہیں ہوئے دعویٰ مہر کا نہیں ہو سکتا اور مکان کا حصہ جو زید نے بحالت مرض الموت خالد کے ہاتھ فروخت کیا ہے بیع اس کی صحیح ہو گئی لیکن جس قدر قیمت زید نے خالد سے کم لی وہ خالد سے لی جاوے گی اور ہندہ مہر میں اسی کو لے سکتی ہے اعتاقه و محاباته الخ حکمه کحکم وصیة ولا وصیة لوارث [2] فقط

مہر کی جو مقدار نکاح کے وقت بتائی گئی وہ ضروری ہے یا جو خفیہ طور پر رجسٹری لکھوادی

(سوال ۱۳۲۱) کابین نامہ میں بالفرض مہر کی مقدار ایک لاکھ روپیہ تحریر ہے اور وقت نکاح پدر وکیل نے جس کو پدر دختر اور خود دختر نے نکاح کرنے کا کل اختیار دیا ہے صرف ایک ہزار روپیہ مہر کا حکم دیا اور نکاح خواں نے بھی بوقت نکاح ایک ہزار روپیہ مہر کا مقرر کردیا اور اظہار کیا اور سب حاضرین مجلس نے سنا اور تعداد رقم مہر مندرجہ کابین نامہ بالکل مخفی رکھی گئی دریافت طلب یہ امر ہے کہ مہر کون سا واجب الاداء ہے آیا وہ جو کابین نامہ میں درج ہے یا وہ جس کا اظہار مجلس میں کیا گیا؟

(الجواب) مہر کی مقدار وہ معتبر ہے جس کو نکاح خواں نے بوقت نکاح ظاہر کیا اور جس مہر کو سن کر شوہر نے قبول کیا اور حاضرین مجلس نے سنا کیونکہ مہر وہی واجب ہوتا ہے جو عقد کے وقت نام لیا جاوے اور جس پر

---

(۱) دیکھئے ہدایہ کتاب الوصایا ج ٤ ص ٦٤١ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الوصایا باب العتق فی المرض ج ٥ ص ٩٦ ٥ ط. س. ج٦ ص ٥٦٥ ظفیر

عقد نکاح کیا جاوے قال فی الدر المختار و تجب العشرة ان سماها او دونها و یجب الا کثر منها ان سمی الاکثر الخ و یتاکد عند وطئ او خلوة صحت الخ درمختار قوله ویتا کدای الواجب من العشرة اوالا کثر وافادان المهر و جب بنفس العقد مع احتمال سقوطه بردتها [1] الخ شامی فقط

مہر معجّل طے شدہ اگر شوہر نہ دے تو عورت باپ کے گھر جا سکتی ہے یا نہیں اور شوہر قید ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۳۲) زید نے جو ہندہ سے نکاح کیا اور مہر معجّل قرار پایا باوجود قرار پانے مہر معجّل کے زید مہر ادا نہیں کرتا اور طرح طرح کے بہانے کرتا ہے اس صورت میں جب تک زید مہر نہ دے قید ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر ہندہ والدین کے گھر چلی جاوے تو کچھ قباحت تو نہیں؟

(الجواب) مہر معجّل ہونے کی صورت میں اگر شوہر باوجود غناء کے مہر کے دینے میں تاخیر کرے بطلب زوجہ حبس ہو سکتا ہے اور در مختار میں فرمایا ہے کہ اگر زوجہ مہر معجّل کے نہ ملنے کی وجہ سے اپنے والدین کے گھر چلی جاوے تو نفقہ ساقط نہ ہوگا اور ناشزہ نہیں ہے او امتنعت للمهر الخ لا ای لا نفقة الخ لخارجة من بیته بغیر حق الخ و فی الشامی قوله بغیر حق ذکر محترز ا بقوله بخلاف ما لو خرجت الخ و کذا هو احتراز عما لو خرجت حتی یدفع لها المهر [2] الخ فقط

بیوی نے مہر معاف کر دیا اس کی موت کے بعد والدین طلب کرتے ہیں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۳۳) ہندہ بالغ پندرہ سالہ نے گواہوں کے سامنے اپنے شوہر کو مہر معاف کر دیا اب بعد انتقال ہندہ کے اسکے والدین مہر کا مطالبہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہندہ نابالغہ تھی اس کا معاف کرنا معتبر نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) ہندہ جب کہ پندرہ سالہ اور بالغہ تھی تو معاف کرنا اس کا مہر کو صحیح ہے اور والدین کا مطالبہ مہر کا شوہر سے درست نہیں ہے۔[3] فقط

مہر معاف کر دینے کے بعد اس کا انکار کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۳۴) اگر عورت مہر معاف کر دے اور پھر انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) عورت اگر مہر معاف کر دے تو پھر انکار کرنا مسموع نہ ہوگا مہر معاف ہو جاوے گا۔[4] فقط

---

(۱) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص۱۰۲' ظفیر
(۲) رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۸۸۹ ط.س. ج۳ص٥٧٥' ظفیر
(۳) ان حطت عنه من مهر ها صح الحط لان المهر حقها والحط یلاقیه حالة البقاء (هداه باب المهر ج ۲ ص۳۰٥) ظفیر
(٤) وصح حطها لکله او بعضه عنه قبل اولا(الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٤' ٤٦٥ ط.س. ج۳ص۱۱۳ مطلب فی حط المهر والابراء منه) ظفیر

پندرہ ہزار میں پانچ ہزار معجّل اور بقیہ مؤجل ہے تو کیا کیا جائے ؟

(سوال ۱۲۳۵) ایک کابین نامہ لکھا گیا جس میں مقدار مہر پندرہ ہزار بہ عبارت ذیل مرقوم ہے زر دین مہر معجّل مبلغ پندرہ ہزار روپیہ قرار پاتے ہیں مجملہ اس کے پانچ ہزار روپیہ اس وقت بحق مسماۃ از قسم اثاث البیت و زیورات ادا کر دیا گیا اور باقی ماندہ مبلغ دس ہزار روپیہ اپنی حیات میں مسماۃ موصوفہ کو ادا کر دوں گا مبلغ دس ہزار روپیہ مذکور شرعاً معجّل کی تعریف میں آئے گا یا مؤجل ٹھہرے گا اگر مؤجل قرار دیا جائے تو ارشاد ہو کہ موجل کے کتنے اقسام ہیں اور یہ صورت کون سی قسم میں داخل ہے' اور اپنی حیات میں ادا کر دینے کا جو وعدہ ہے اس کی روسے عورت اپنے شوہر سے کس وقت زر مہر مذکور یعنی دس ہزار روپیہ کے وصول کرنے کی مستحق ہو سکتی ہے ؟

(الجواب) شروع عبارت کابین نامہ میں اگرچہ کل مہر کو معجّل قرار دیا تھا مگر بعد میں تفصیل کرنے میں پانچ ہزار کو معجّل اور دس ہزار کو مؤجل قرار دیا گیا ہے لہذا دس ہزار مؤجل ہو گیا اور مؤجل الی الطلاق یا الی الموت صحیح ہے درمختار میں ہے الا التاجیل لطلاق او موت فیصح [۱] الخ اور شامی میں ہے کہ طلاق سے موجل بھی معجّل ہو جاتا ہے و بالطلاق یتعجل المؤجل [۲] فقط

لڑکی والے کا بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے ؟

(سوال ۱۲۳۶) بوقت نکاح علاوہ تعیین دین مہر کے لڑکی والا لڑکے والے سے کچھ لے لیتا ہے یہ لینا جائز ہے یا نہ اور دین مہر میں شمار ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ایسی رقم کو فقہاء نے رشوت قرار دیا ہے اور واجب الرد لکھا ہے کما فی الدر المختار اخذ اهل المرأة شيئاً عند التسليم فللزوج ان يسترده لانه رشوة [۳] اور جب کہ مہر کا نام نہیں لیا تو وہ مہر میں شمار نہ ہو گا۔

بعد خلوت خواہ عورت نافرمانی کرتی رہی ہو تو بھی طلاق کے بعد کل مہر واجب ہے

(سوال ۱۲۳۷) زید اپنی منکوحہ ہندہ سے بعد از نکاح خلوت صحیحہ سے مستفیض ہوا' بعد چندے ہندہ ناشزہ و نافرمان ہو کر مباشرت سے مانع ہوئی باوجودیکہ زید مباشرت و جماع پر علی وجہ التام قادر ہے' لیکن ہندہ اطاعت زید سے برگشتہ ہے اگر زید ہندہ کو طلاق دے دے تو زید پر کل مہر واجب الاداء ہے یا بعض' ہندہ نے صلب عقد میں سے یہ شرط کی تھی کہ میری بلا اجازت اگر دوسری عورت سے نکاح کرو گے تو میری طلاق میرے اختیار میں اگر اختیار کروں تو کل مہر دینا پڑے گا زید اگر دوسرا نکاح نہیں کرے گا تو زنا میں مبتلا ہو جاوے گا' اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۳ . ط.س. ج۳ص ۱۴۴ . ظفير
(۲) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۳ . ط.س. ج۳ص ۱۴۴ ظفير
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳ . ط.س. ج۳ص ۱۵۶ . ظفير

(الجواب) جب کہ خلوت صحیحہ ہوگئی تو زید کے ذمہ کل مہر واجب الاداء ہوگیا' زید اگر ہندہ کو طلاق دے گا تو پورا مہر زید کو ادا کرنا ہوگا[1] ہندہ یہ شرط کرتی یا نہ کرتی' زید کو مہر دینا ہی ہوگا[1] لیکن دوسرے نکاح سے یہ شرط خارج نہیں ہے' دوسرا نکاح کرلے جس وقت مہر دینے کی طاقت ہو' مہر ادا کردیوے' هکذا فی الدر المختار فقط

عورت کے انتقال کے بعد اس کا مہر کیسے ادا کیا جائے

(سوال ۱۲۳۸) جس عورت کا خاوند سفر میں ہو اور وہ عورت انتقال کرجاوے اور مہر ادا نہ ہوا ہو تو مہر کیونکر ادا ہو؟

(الجواب) بقدر حصہ دیگر ورثاء عورت کے وارثوں کو مہر ادا کردیا جائے۔[2] فقط

مہر شرعی کی مقدار کیا ہے؟

(سوال ۱۲۳۹) مہر شرعی کی مقدار کیا ہے۔ فقط

(الجواب) دس درہم ہے اور ایک درہم تقریباً ۴/ کا ہوتا ہے' پس دس درہم قریب پونے تین روپیہ کے ہوئے۔[3] فقط

تجدید نکاح میں مہر ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۴۰) تجدید نکاح میں تعین مہر ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) ضروری ہے۔[4] فقط

بیوی جب مہر معاف کردے تو معاف ہوگیا نہیں؟

(سوال ۱۲۴۱) میرا حقیقی بالغ بھائی عبدالوہاب فوت ہوگیا میں نے مرحوم کی بیوہ کو کہا کہ تیرا حق مہر اس کے ذمہ ہے اگر تو لینا چاہتی ہے تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں' ورنہ معاف کردے بیوہ مذکورہ نے برادری کے

---

(۱) والخلوة الخ کالوطؤ الخ فی ثبوت النسب الخ و فی تاکید المهر المسمی (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر مطلب فی احکام الخلوة ج ۲ ص ۴۶۵ .ط.س. ج۳ص ۱۱۴ ' ظفیر

(۲) اگر بچے نہیں ہیں تو عورت کے نصف مہر کا حق دار خود شوہر ہوگا' اور بقیہ نصف کے عورت کے بقیہ ورثاء ہوں گے' اور اگر بچے ہیں تو شوہر کو اس بیوی کے ترکہ سے ایک چوتھائی ملے گا' اور بقیہ تین چوتھائی اس کے بچے اور اس کے والدین کو واللہ اعلم' ظفیر

(۳) واقل المهر عشر دراهم الخ ولنا قوله علیه السلام ولا من اقل عشرة دراهم هدایه باب المهر ج ۲ ص ۳۰۳' ۳۰۴ تخریج زیلعی میں الفاظ یہ لکھتے ہیں " ولا مهر دون عشرة دراهم (حاشیه هدایه ایضاً) ایک درہم ۱۳۳۶ھ میں ۴/ کا ہوتا تھا' اب ہمارے اس زمانہ ۱۳۸۷ھ میں چاندی کافی گراں ہے پونے چھ روپے تولہ سے کم نہیں ملتی اور دس درہم چاندی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ہوتی ہے اس حساب سے اس کی قیمت ساڑھے چودہ روپے کے قریب ہوتی ہے' چاندی کی قیمت کے حساب سے دس درہم کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہے گی' واللہ اعلم ظفیر

(۴) ثم المهر واجب شرعاً ابانة شرف المحل (هدایه باب المهر ج ۲ ص ۳۰۳) ظفیر

دو گواہوں کے روبرو کہا کہ میں معاف کرتی ہوں' اس صورت میں مہر معاف ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں مہر معاف ہو گیا' عند اللہ کچھ مواخذہ مہر کا عبدالوہاب متوفی کے ذمہ نہیں رہا۔[1] فقط

مہر معاف کرنے کے بعد لینا اور عدت کے اندر نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور زوجہ نے مہر معاف کر دیا اور عدت کے اندر ہی عورت نے عقد ثانی کر لیا اور اپنے چند رفقاء کے ورغلانے سے شوہر پر عدالت میں مہر کا دعویٰ کر کے جھوٹا ثبوت بہم پہنچا کر مہر کی ڈگری حاصل کر لی اور اپنی تحریر معافی مہر سے منکر ہو گئی' اور طلاق بھی اس شرط پر تھی کہ حق مہر معاف تو اس صورت میں معافی مہر سے انکار کرنا طلاق کے بارے میں مؤثر ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں شوہر کی طرف سے طلاق ہو گئی اور عورت کی طرف سے مہر معاف ہو گیا' پھر عورت کا معافی مہر سے منکر ہو کر اور جھوٹی شہادت عدالت میں پیش کر کے مہر کی ڈگری کرا لینا ظلم ہے' طلاق پر کچھ اثر اس کا نہ ہو گا' طلاق واقع ہو گئی اور مہر بھی عند اللہ معاف ہو گیا ظلماً عورت کا مہر وصول کرنا فعل ناجائز اور حرام ہے اور عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کرنا بھی حرام اور باطل ہے نکاح نہیں ہوا[2] اور جو لوگ اس نکاح میں ساعی ہوئے مرتکب فعل حرام کے اور فاسق ہوئے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتب اجله الاية[3] فقط

مہر معجّل ہو تو لڑکی کا باپ رخصتی سے قبل اسے وصول کر سکتا ہے

(سوال ۱۲۴۳) زید کی لڑکی سے عمر کے لڑکے کا مبلغ دو ہزار روپیہ مہر معجّل پر عقد ہوا' زید کی لڑکی نابالغہ ہے عمر گیارہ سال ہے عرصہ سوا برس کا گزر گیا اب عمر کا لڑکا زید کی لڑکی کو رخصت کرانا چاہتا ہے' زید کہتا ہے کہ تاوقتیکہ مہر مبلغ دو ہزار روپیہ مہر معجّل ادا نہ کرو گے تب تک لڑکی رخصت نہ کروں گا' آیا زید کو اپنی لڑکی کے مہر معجّل وصول کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں اور رخصت کے قبل کس قدر مہر معجّل زید کو لینا چاہئے اور بعد رخصت کے کس قدر' اور بلا ادائیگی مہرِ معجّل نکاح درست ہے یا نہ؟

(الجواب) زید کو اپنی دختر نابالغہ کے مہر معجّل وصول کرنے کا حق حاصل ہے در مختار میں ہے ولها منعه من الوطى و دواعيه والسفر الخ لاخذ ما بين تعجيله و فى الشامى قوله ولها منعه الخ و كذا الولى الصغيرة المنع المذكور قوله والسفر الا ولى التعبير بالا خراج كما عبر فى الكنز ليعم الاخراج من

---

(۱) وان حطت عنه من مهرها صح الحط لان المهر حقها والحط يلاقيه حالة البقاء (هدايه باب المهر ج ۲ ص ۳۰۵) وصح حطها لكله او بعضه عنه قبل اولا (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۴. ط.س. ج۳ص۱۱۳ مطلب فى حط المهر والابراء عنه) ظفير

(۲) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵. ط.س. ج۳ص۵۱۶ مطلب فى نكاح الفاسد والباطل) ظفير

(۳) سورة البقرة' ۳۰

بیتھا [1] الخ اور جب کہ کل مہر معجّل قرار پایا ہے تو زید کل مہر کا مطالبہ قبل رخصت کرنے لڑکی کے کر سکتا ہے اور نکاح صحیح ہو گیا۔

ایک بیوی کا مہر پانچ ہزار ہے دوسری کا پانچ سو کم والی کا بڑھا دینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۴۴) زید نے ہندہ سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر نکاح کیا اس کی بہت مدت کے بعد دوسری عورت زینب سے پانچ سو روپیہ مہر پر نکاح کیا اور دونوں کو ان کا مہر ادا بھی کر دیا زینب نے ایک روز ارمان کیا کہ تم نے میرا مہر بہت کم مقرر کیا زید نے اس کی دل جوئی کے لئے یہ قصد کیا کہ تین چار سو روپیہ اس کے مہر میں اور زیادہ کر دے کیونکہ زیادۃ بعد العقد بھی اصل کے ساتھ بتصریح فقہاء ملحق ہو جاتے ہیں' تین سو چار سو اس کو اور دے دوں' خواہ نقدیا کسی مکان کا ایک حصہ کہ زینب کو فی الحال اس حصہ مکان کی ضرورت بھی ہے لیکن زید کو اس میں تردد یہ ہے کہ جس طرح تمام حقوق میں زوجتین کے درمیان تساوی ضروری ہے کہیں یہ زیادتی فی مہر احدہما خلاف عدل نہ ہو جائے' یہ زیادتی فی مہر احدہما جائز ہے یانہ' اگر کوئی دلیل صریح نہ ہو تو کوئی کلیہ ہی شافی وکافی ہے' اور تصریح فقہی اگر مل جاوے تو اقرب الی الاقناع ہے؟

(الجواب) موافق اس قاعدہ فقہیہ کے کہ زیادتی فی المہر بعد العدۃ ملحق باصل المہر ہے اور ہبہ مبتدءہ نہیں ہے کما یقول به الامام زفر رحمه الله تعالیٰ زیادۃ فی مهر احدی الزوجات درست ہے خصوصاً اس زوجہ کے مہر میں زیادتی کرنا جس کا مہر اصل سے کم ہو' اور اضرار زوجہ ثانیہ اس سے مقصود نہ ہو اور اس کو حیلہ ترک عدل و تسویہ بین الزوجات جو کہ واجب ہے نہ بنایا جاوے خلاف عدل نہیں ہو تا فتح القدیر کے جزئیہ ذیل سے یہ مفہوم ہو سکتا ہے کہ زیادۃ فی المہر اگر بطریق رشوت نہ ہو تو درست ہے' عبارت اس کی یہ ہے قوله وان رضيت احدى الزوجات بترك قسمها لصاحبتها جازهذ اذا لم يكن برشوة من الزوج بان زادها في مهر ها لتفعل او يتزوجها بشرط ان يتزوج اخرى فيقيم عندها يومين و عند المخاطبة يوماً فان الشرط باطل ولا يحل لها المال في الصورة الاولىٰ فله ان يرجع فيه الخ [2] اور عنایہ کی یہ عبارت بھی جواز کی طرف مشیر ہے قوله خلافاً لزفر فانه يقول الزيادة هبة مبتدءة لا تلحق باصل العقد ان قبضت ملكت والا فلا الخ [3] اس سے معلوم ہوا کہ ائمہ ثلاثہ زیادۃ کو ہبہ مبتدءہ قرار نہیں دیتے کہ اس کو خلاف عدل کہا جاوے کیونکہ یہ تصریح ہے کہ ہبات میں بھی تسویہ بین الزوجات ضروری ہے کما فی العینی علی البخاری و تمام العدل ایضا بین تسویتهن في النفقة والكسوة والهبة و نحوها [4] فقط

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۲ ' ۴۹۳ ط.س. ج۳ص ۱۴۳-۱۴۴ . ظفیر
(۲) فتح القدیر باب القسم ج ۲ ص ۳۰۳ مکتبہ حبیبیہ، کوئٹہ' ج۳ص ۳۰۳ . ظفیر
(۳) عنایہ علی هامش فتح القدیر باب المهر ج ۲ ص ۲۱۴ ط.س. ج۳ص ۲۱۴ ' ظفیر
(۴) عمدة القاری شرح بخاری ج ۹ ص ۵۰۰ ' ظفیر

عورت کو مہر وصول کرنے کا حق ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۴۵) منکوحہ اپنے خاوند سے مہر مقررہ جس وقت چاہے طلب کر سکتی اور وصول کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) مہر اگر معجّل ہو تو عورت کو ہر وقت اس کے وصول کرنے کا حق ہے اور اگر مؤجل ہو تو طلاق کے بعد مطالبہ کر سکتی ہے۔ کذافی کتب الفقہ[1] فقط

نابالغہ لڑکی کا ولی مہر کم کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۴۶) ولی نے نابالغہ لڑکی کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر کے کر دیا' لڑکے نابالغ کے باپ نے منظور کر لیا' کیا لڑکی کا ولی مہر کو کم کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) درمختار میں ہے وصح حطها لكله او بعضه عند قبل اولا الخ قال فی الشامی و قید بحطها لان حط ابيها غير صحيح لو صغيرة[2] الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولی نابالغہ کو مہر کے کم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ فقط

اگر کسی عورت کو بچہ چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو تو کیا پھر بھی وہ مہر پائے گی

(سوال ۱۲۴۷) اول عشرہ جمادی الثانی میں مسماۃ ہندہ کا عقد مسمی بکر کے ساتھ ہوا' تقریباً دو ماہ تک مسماۃ مذکورہ اپنے شوہر کے پاس رہی' عشرہ سوئم ماہ ذیقعدہ میں مسماۃ مذکورہ کے لڑکا پیدا ہوا مگر ضعیف القوی جو زندہ ہے' ایسی حالت میں مسماۃ مذکورہ مہر کا حق رکھتی ہے یا نہیں اور بچہ کی پرورش شوہر کے ذمہ ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ ہندہ سے بکر نے خلوت و صحبت کی ہے تو مہر پورا ہذمہ بکر لازم ہو گیا کیونکہ نکاح اس صورت میں صحیح ہو گیا اور اصل یہ ہے کہ مہر مجرد نکاح سے لازم ہو جاتا ہے لیکن احتمال سقوط رہتا ہے' جب شوہر نے وطیٔ کر لی یا خلوت صحیحہ پائی گئی تو کل مہر واجب الاداء ہو جاتا ہے' ردالمحتار میں ہے وافادان المهر الخ انما يتاكد لزوم تمامه بالوطئ و نحوه[3] الخ اور بچہ چونکہ وقت نکاح سے چھ مہینہ سے کم میں پیدا ہوا ہے' اس لئے بکر سے نسب اس کا ثابت نہیں ہے اور نہ بکر کے ذمہ اس کی پرورش وغیرہ کا حق ہے درمختار میں ہے واقلها ستة اشهر اجماعاً الخ[4] فقط

---

(۱) ولها منعه من الوطوء ودواعيه الخ لاخذ ما بين تعجيله من المهر كله او بعضه اواخذ قدر ما يعجل لمثلها عرفا به يفتى الخ الا التاجيل لطلاق او موت (درمختار) و فى الخلاصة و بالطلاق يتعجل الموجل ولو راجعها لا يتاجل (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۳ .ط.س. ج۳ص ۱۴۳ مطلب فى منع الزوجة نفسها لقبض المهر) ظفير

(۲) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۴ .ط.س . ج۳ص ۱۱۳ مطلب فى حط المهر والابراء منه. ظفير

(۳) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ' ظفير فلو لا قل من ستةاشهر من وقت النكاح لا يثبت النسب ولا يرث منه رد المحتاركتاب النكاح ج ۲ ص ۴۰۱ .ط س. ج۲ص ۴۹ قبيل مطلب فيمالزوج الموالى امته' ظفير

(۴) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۵۷ .ط.س. ج۳ص ۵۷۰ ' ظفير

بیوی مر جائے تو مہر دین لازم ہے یا نہیں اور وہ کس کو ملے گا

(سوال ۱۲۴۸) ہندہ زوجہ زید اچانک بغیر دین مہر معاف کئے فوت ہوگئی تو اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ (۱) ہندہ کے مذکورہ بالا صورت پر فوت ہو جانے سے زید دین مہر ہندہ سے سبکدوش ہو جاتا ہے یا نہیں اور دین مہر اس کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے یا نہیں (۲) اگر زید بلا ادا کرنے دین مہر کے سبکدوش نہ ہو سکتا ہو تو دین مہر ہندہ کے ورثاء کو دیوے یا فقراء پر تقسیم کر دے (۳) از روئے شریعت ہندہ کے ورثاء اس کے میکہ والے ہیں یا سسرال والے یا اس کی اولاد (۴) اگر ہندہ کے دین مہر پانے کی مستحق اس کی اولاد ہی ہے تو زید کا مال تو آگے ہی ان کا ہے ؟

(الجواب) (۱) سبکدوش نہیں ہوتا' اور دین مہر بھی اس کے ذمہ مثل تمام دیون کے باقی رہتا ہے کوئی وجہ ساقط ہونے کی نہیں[1] (۲) ہندہ کے ورثہ کو ملنا چاہئیے [2] (۳) جب کہ ہندہ کے اولاد ہے تو ایک ربع تو اس کے شوہر کا ہے اور باقی اس کی اولاد وغیرہ کا (۴) پھر اگر ہے تو یہ دلیل اولاد کے نہ وارث ہونے کی کیوں ہوئی علاوہ ازیں یہ کہنا کہ زید کا مال تو آگے ہی ان کا ہے درست نہیں بیشک اولاد بھی زید کے مال کی وارث ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ سوائے اولاد کے اور کسی کا کوئی حق اس میں نہ ہو اگر دوسرے ورثہ ہوں گے ان کا حق بھی اس میں نکلے گا اور یہ سب کچھ زید کی موت کے بعد ہے۔ فقط

عورت کا یہ کہنا کہ "مجھ سے ہم بستر ہو تو اپنی ماں سے ہو" طلاق نہیں ہے' طلاق دے گا تو بھی مہر ضروری ہے

(سوال ۱۲۴۹) ایک عورت نے کسی بات پر اپنے شوہر کو کہا کہ اگر تو میرے ساتھ ہم بستر ہو تو گویا اپنی ماں بہن کے ساتھ ہم بستر ہو' شوہر نے ہم بستر ہونا چھوڑ دیا اور طلاق دینے پر آمادہ ہے' اگر طلاق دیوے تو مہر دینا ہوگا یا نہ ؟

(الجواب) اس صورت میں اس شخص کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی عورت کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر اس عورت کو رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے اور اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے' اگر طلاق دے دے گا تو مہر ادا کرنا لازم ہوگا۔[3] فقط

رخصتی کے پہلے شوہر مر جائے تو مہر کتنا دینا ہوگا

(سوال ۱۲۵۰) ہندوستان میں دستور ہے کہ بعض مرتبہ نکاح بالغ وبالغہ کا ہو جاتا ہے اور رخصت کی دوسری

(۱) شوہر مہر ادا کر دیتا یا بیوی معاف کر دیتی یہاں ان دونوں صورتوں میں کوئی صورت پائی نہیں گئی 'باقی موت تو اس سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے تجب العشرة ان سماها او دونها و يجب لا كثر منها ان سمى الاكثر ويتاكد عند وطؤ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر جلد ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص۱۰۲ 'ظفير)

(۲) اگر بال بچے ہے تو ایک چوتھائی ورثہ نصف شوہر کا ہوگا بقیہ دوسرے ورثہ کو پہنچے گا وہ ادا کر دے یا ان سے معاف کرالے ظفیر

(۳) ويتاكد (اى المهر) عند وطئ او خلوة صحت الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص۱۰۲) ظفير

تاریخ مقرر ہوتی ہے' ایسی صورت میں اگر قبل رخصت خاوند فوت ہو جائے تو بیوی کو کتنا دین مہر دیا جاوے گا؟

(الجواب) اس صورت میں مہر پورا واجب ہے جیسا کہ در مختار میں ہے ویتاکد عند وطئ او خلوة صحت الخ او موت احدهما الخ [1] فقط

عورت کہتی ہے کہ شوہر یہ مکان مہر میں دے گیا ہے ورثہ انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۵۱) زید و عمر دو بھائی حقیقی ہیں' یہ علیحدہ علیحدہ شہروں میں مقیم ہیں' عمر اپنے باپ کی جائیداد پر قابض ہے' زید کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہے' زید نے اپنا ذاتی مکان دوسرے شہر میں بنالیا ہے زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا جس سے ایک لڑکی شادی شدہ موجود ہے زید نے اپنا نکاح ثانی کیا کچھ عرصہ کے بعد زید کا انتقال ہو گیا زوجہ زید کو دو سال بعد بکر نے نکاح کا پیام دیا زوجہ زید نے بکر سے نکاح سے انکار کر دیا اور عظیم کے ساتھ نکاح کر لیا عظیم و بکر کی پہلے سے مخالفت تھی اس نکاح سے اور زیادہ ہو گئی جب زوجہ زید کے نکاح ثانی کی اطلاع عمر و داماد زید کو ہوئی تو وہ دونوں زید کے مکان پر آئے اور اس کی زوجہ سے کہا کہ مکان خالی کر دو کیونکہ تم نے اپنا نکاح کر لیا ہے' اب تمہارا اس مکان پر کوئی حق نہیں رہا سابقہ زوجہ زید نے کہا کہ یہ مکان میرا شوہر میرے مہروں میں دے گیا ہے' میں اس پر قابض ہوں اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) شرعاً شہادت کافی کسی طرف سے بھی نہیں ہے نہ ادائے مہر کی اور نہ مکان کے مہر میں دیئے جانے کی اس لئے کہ ادائے مہر کا گواہ صرف بکر ہے اور ایک شخص اگرچہ ثقہ بھی ہو' اس کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہوتی [2] اور اس پر کوئی حکم شرعاً نہیں ہو سکتا اور اس صورت میں تو وہ اس وجہ سے بھی مخدوش اور نا قابل اعتبار ہے کہ عداوت اس کی ظاہر ہے اور مکان کا مہر میں ملنے کا بھی ثبوت نہیں ہے' کیونکہ یہ صرف عورت کا بیان ہے لیکن چونکہ قاعدہ شرعیہ یہ ہے کہ ترکہ میت سے اول دیون وغیرہ ادا کر کے جو کچھ باقی رہے وہ ورثاء کو ملتا ہے اور مہر بھی ایک دین بذمہ شوہر ہے اور مہر کا ادا ہونا ثابت نہیں ہے اور عورت مدعی مہر کی ہے' لہذا اس کا مہر اول دلوایا جاوے گا' پس اگر میت نے یعنی زید نے کچھ اور ترکہ سوائے مکان کے چھوڑا ہو تو اس میں سے مہر ادا کیا جاوے گا اور اگر سوائے مکان کے اور کچھ نہ چھوڑا ہو تو پھر مکان سے مہر دیا جاوے گا [3] اور وارثوں کو یہ بھی اختیار ہے کہ مہر اپنے پاس سے ادا کریں اور مکان بقدر حصہ خود رکھ لیں اور علاوہ مہر کے آٹھواں حصہ عورت کا میراث کے طریق سے ہے اور نکاح ثانی کرنے سے اس کا مہر اور حصہ میراث ساقط نہیں ہوتا۔ فقط

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤. ط.س. ج۳ص ۱۰۲' ظفیر

(۲) ونصابها لغير هامن الحقوق سواء كان الحق مالا اوغيره كنكاح و طلاق ووكالة ووصية الخ رجلان الخ او رجل و امراتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥' ٥١٦. ط.س. ج٥ص ٤٦٥) ظفیر

(۳) تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة الاول يبداء بتكفينه و تجهيزه من غير تبذير ولا تقصير ثم تقضى ديونه من جميع ما بقى من ماله ثم تنفذ وصاياه من ثلث ما بقى بعد الدين ثم يقسم الباقى بين ورثته (سراجی ص ٥ و ٦) ظفیر

مہر کی معافی کے دو گواہ ہیں کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۲۵۲) ہندہ نے اپنے شوہر خالد کو اس کی بیماری میں اللہ کے واسطے اپنا مہر معاف کردیا اس واقعہ کے دو عینی گواہ یہ شہادت دیتے ہیں کہ قادر بخش کہتا ہے کہ میں مہر بخشنے کا گواہ ہوں خالد نے کہا کہ مہر بخش دو ہندہ نے کہا کہ اللہ کے واسطے معاف کیا فاضل کہتا ہے کہ ہندہ نے کہا کہ خدا کے واسطے میرا مہر معاف کیا، آیا یہ شہادت کامل ہے یا ناقص ؟

(الجواب) یہ شہادت تو کافی ہے اگر دونوں گواہ عادل ہوں[1] لیکن مرض الموت میں ہبہ کرنا دین معاف کرنا بحکم وصیت ہے[2] اور وصیت وارث کے لئے درست نہیں ہے اس لئے مرض الموت میں مہر کا معاف کرنا معتبر نہ ہوگا لیکن اگر دیگر ورثاء راضی ہوں تو وارث کے لئے وصیت درست ہو سکتی ہے اور وصیت ایک ثلث میں جاری ہوتی ہے اس میں بھی اگر ورثاء راضی ہوں تو ثلث سے زیادہ میں بھی جاری ہو سکتی ہے۔[3] فقط

مہر معجّل اور مؤجل وصول میں ایک ہیں یا الگ الگ ؟

(سوال ۱۲۵۳) کیا مہر معجّل اور مؤجل بعد ہم بستری کے ادائیگی کی صورت میں ایک حکم رکھتے ہیں یا نہیں یعنی زوجہ دونوں قسم کے مہر کل لے سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) درمختار میں ہے ویتاکد عند وطئ او خلوة صحت من الزوج او موت احدھما[4] الخ شامی میں ہے افادان المھر وجب بنفس العقد لکن مع احتمال سقوطه بردتھا او تقبیلھا ابنه او تنصفه بطلاقھا قبل الدخول وانما یتاکد لزوم تمامه بالوطئ و نحوہ[5] الخ اس روایت سے معلوم ہوا کہ دخول اور وطی سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے احتمال سقوط اور تنصیف کا نہیں رہتا بلکہ پورا مہر شوہر کے ذمہ واجب اور لازم ہو جاتا ہے لیکن مہر معجّل تو عورت فوراً وصول کر سکتی ہے اور شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا فوراً لازم ہے اور مہر مؤجل کے وصول کا وقت طلاق یا موت ہے اس سے پہلے عورت مہر موجل وصول نہیں کر سکتی۔ کما مر[6]

مہر مثل میں کس کا اعتبار ہوگا

(سوال ۱۲۵۴) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں اس عورت کا انتقال ہو گیا

---

(۱) ونصابھا لغیر ھا من الحقوق سواء کان الحق مالاً او غیرہ الخ رجلان الخ او رجل و امراتان(الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب الشھادات ج ٤ ص ٥١٥، ٥١٦ ط.س.ج٥ص٤٦٥) ظفیر

(۲) اعتاقه ومحاباته و ھبته ووقفه و ضمانه کل ذلك حکمه کحکم وصیته فیعتبر من الثلث کما قدمنا(درمختار) قوله محاباته ای فی الاجازة والا ستیجار والمھر والشراء الخ(رد المحتار کتاب الوصایا باب العتق فی المرض ج ٥ ص ٥٩٦ ط.س.ج٦ص٦٧٩) ظفیر (۳) لا لوارثه وقاتله الخ الاباجازة ورثته لقوله علیه السلام لا وصیة لوارث الا ان یجیز ھاالورثة یعنی عند وجود وارث اخر(الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب الوصایا ج ٥ ص ٦٧٥ ط.س.ج٦ص٦٥٦) ظفیر (٤) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب المھر ج ٢ ص ٤٥٤ ' ظفیر (٥) رد المحتار باب المھر ج ٢ ص ٤٥٤ ' ط.س.ج٣ص ١٠٢ ظفیر (٦) لو کان المھر مؤجلاً لیس لھا المنع قبل حلول الاجل ولا بعدہ(رد المحتار باب المھرج ٢ ص ٤٩٤ ط.س.ج٣ص١٤٤) ظفیر

اس کے بعد پھر زید نے اس کی دوسری بہن سے شادی کیا اس سے چار لڑکیاں پیدا ہوئیں زید کی پہلی بیوی کی پہلی لڑکی سے عمر نے نکاح کیا اس کا انتقال ہو گیا اس کے نکاح سے ۳۵ سال بعد عمر نے اس کی دوسری حقیقی بہن سے مہر مثل پر نکاح کیا عمر کو اپنی پہلی بیوی (زید زوجہ اولیٰ کی بنت اولیٰ) کا مہر یاد نہیں رہا اور نہ رجسٹر قاضی میں درج ہے اور نہ کوئی گواہ باقی ہے زید کی زوجہ ثانیہ سے جو چار لڑکیاں ہوئیں ان کا مہر ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے عمر کی زوجہ ثانیہ کا مہر مثل کیا ہوگا؟

(الجواب) عمر کی دوسری زوجہ جو کہ حقیقی بہن ہے زوجہ اولیٰ متوفیہ کی تو جو مہر اس زوجہ کا ہے وہی پہلی زوجہ کا مہر مثل ہے پس جب کہ گواہوں سے کوئی مقدار مہر کی ثابت نہیں ہے جو مہر اس زوجہ کا ہے وہی زوجہ سابقہ کا ہوگا اور اگر اس میں جھگڑا ہو تو علاتی بہنوں کے مہر کا اعتبار ہوگا۔ وفی الخلاصة ویعتبر باخواتها وعماتها الخ درمختار[1] (جب یاد نہیں تو اس کی زوجہ ثانیہ کی دوسری بہنوں کا جو مہر ہے وہی مہر مثل قرار پائے گا کیونکہ باپ کے خاندان کا مہر مہر مثل کہا جاتا ہے)

مطلق مہر رواج کے مطابق مؤجل قرار پائے گا اور عورت کے لئے نان و نفقہ کا دعویٰ جائز ہے

(سوال ۱۲۵۵) ہندہ بالغہ کا نکاح ہمراہ زید نفر رزمہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہوا کوئی اظہار مؤجل یا معجّل کا نہیں ہوا عام رواج خاندانی ہندہ کا مہر مؤجل ہے اب ہندہ بوجہ ناموافقت شوہر خود جس میں زیادتی شوہر کی ہے مطالبہ مہر کرتی ہے آیا ناموافقت و علیحدگی خاوند بلا اظہار طلاق جو ہندہ کے نکاح سے پانچ سات ماہ بعد سے بدستور ہے جس کو عرصہ پانچ سال کا ہو گیا ہے حکم اجل رکھتی ہے یا نہیں اور بصورت نہ رکھنے حکم اجل کے صورت موجودہ میں ہندہ مطالبہ مہر کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور ہندہ حسب حیثیت اپنے خاوند کے نان و نفقہ کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں؟

اور ہندہ اگر عدالت مجاز میں دعویٰ اور چارہ جوئی اس بات کی کرے کہ یا طلاق دے دے یا حقوق زوجیت ادا کرے تو شرعاً اختیار حاصل ہے یا نہیں اور گناہ گار تو نہ ہوگی؟

(الجواب) ایسی حالت میں مہر موجل سمجھا جاتا ہے اور اجل کی ادائیگی کی موت شوہر ہے یا طلاق"[2] اور جب کہ شوہر حقوق زوجہ ادا نہیں کرتا تو عورت اپنے حقوق و نفقہ کا دعویٰ کر سکتی ہے شوہر کو چاہئے اور اس پر واجب ہے کہ یا وہ حقوق زوجہ نان نفقہ وغیرہ ادا کرے ورنہ طلاق دے دے کما قال اللہ تعالیٰ فامساك بمعروف او تسريح باحسان[3] اس کا حاصل یہ ہے کہ یا اچھی طرح عورت کو رکھے ورنہ طلاق دے دے

---

(۱) والحرة مهر مثلها الشرعي مهر مثلها الخ من قوم ابيها لا امها ان لم تكن من قومه كبنت عمه و في الخلاصة و يعتبر باخواتها و عماتها الخ (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر مطلب في بيان مهر المثل ج ۲ ص ۴۸۷ ط.س. ج۳ص۱۳۷) ظفير (۲) وان بينوا قدر المعجل يعجل ذلك وان لم يبـ شيئاً ينظر الى المراة والى المهر المذكور في العقد انه كم يكون المعجل لمثل هذه المراة من مثل هذا المهر فيعجل ذلك معجلا ولا يقدر بالربع ولا بالخمس وانما ينظر الى المتعارف الخ (العالمگيرى كشورى باب المهر ج ۲ ص ۳۳۰ طبع ماجدية ج ص ۱۳۸ باب المهر الباب السابع الفصل الحادى عشر) ظفير (۳) سورة البقرة ركوع ۲۹ ظفير

اور بعد طلاق کے مہر کے وصول کرنے کا دعویٰ عورت کر سکتی ہے اور نفقہ بقدر حالھا یعنی تین تین شوہر کے ذمہ لازم ہے اس کو وہ بذریعہ عدالت بھی لے سکتی ہے اور عورت کی طرف سے یہ چارہ جوئی کہ یا شوہر نان و نفقہ ادا کرے ورنہ طلاق دے دے موافق حکم شریعت کے ہے اس میں اس پر کچھ گناہ نہیں اور نفقہ اوسط درجہ کا بذمہ شوہر لازم ہوتا ہے یعنی عورت اور مرد دونوں کی حیثیت کا لحاظ ہوتا ہے مثلاً اگر عورت غریب ہے اور شوہر غنی ہے تو متوسط درجہ کا نفقہ لازم ہوگا۔[1] فقط

مہر میں جب اشرفی ہو تو اشرفی سے کون سی اشرفی مراد ہوگی؟

(سوال ۱۲۵۶) ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ ہوا اور ایک سو ایک روپیہ اور ایک سو ایک اشرفی سکہ رائج الوقت مہر قرار پایا اشرفی کی قیمت مختلف رہتی ہے تو اب ہندہ کو مہر کس حساب سے دیا جائے گا؟

(الجواب) بحکم المعروف کالمشروط مہر میں وہ اشرفی مراد ہوگی جو اس وقت یعنی بوقت نکاح مروج تھی اور اگر مختلف وزن اور مختلف قیمت کی اشرفیاں اس وقت مروج تھیں تو جس اشرفی کا زیادہ رواج ہو وہ مراد ہوگی اور اگر یہ معلوم نہیں کہ اس وقت اشرفی کس قیمت کی زیادہ مروج تھی تو جو کچھ عورت کہتی ہے اور اس کا مکذب کوئی نہیں ہے تو اسی کے قول کے موافق اسی اشرفی سے حساب مہر کا کیا جاوے گا۔

شوہر مفلس ہو تو کیا عدالت مہر کم کر سکتی ہے؟

(سوال ۱۲۵۷) زید کا نکاح بتقرر مہر پانچ صد روپیہ ہمراہ مسماۃ مریم ہو کر کابین نامہ میں باضابطہ پانصد روپیہ بوقت نکاح تحریر ہوا کچھ عرصہ کے بعد فریقین میں تنازعہ ہو کر مسماۃ مریم کی طرف سے دعویٰ پانصد روپیہ زر مہر عدالت میں دائر کیا گیا عدالت ابتدائی سے باعتبار تحریر کابین نامہ دعویٰ ڈگری ہوا لیکن عدالت سیشن و چیف کورٹ سے بلا رضامندی مسماۃ مریم مدعیہ بجائے پانصد روپیہ مہر کے بتیس روپیہ چھ آنے زر مہر کو بوجہ مفلسی و ناداری مدعا علیہ کے قائم رکھ کر باقی رقم مہر کو خارج کر دیا گیا شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) شرعاً وطی کے بعد پورا مہر لازم ہو جاتا ہے شامی میں ہے وافادان المهر وجب بنفس العقد لكن مع احتمال سقوطه بردتها الخ [2] وانما يتاكد لزوم تمامه بالوطى و نحوه [3] الخ اور اگر شوہر مفلس بھی ہو تو مہر ساقط نہیں ہوتا البتہ مؤخر ہو جاتا ہے پس بالکل ساقط کر دینا مہر کا یا کم کر دینا خلاف حکم شرع ہے۔[4] فقط

---

(۱) فتجب النفقة للزوجة بنكاح صحيح الخ على زوجها الخ بقدر حالهما به يفتى (درمختار) كذا فى الهداية وهو قول الخصاف وفى الولوالجيه وهو الصحيح و عليه الفتوى (رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۸. ط.س. ج۳ ص ۵۷۱) ظفير

(۲) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴. ط.س. ج۳ ص ۱۰۲ ظفير

(۳) ردالمحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج۳ ص ۱۰۲ ظفير

(۴) قال فى البدائع واذا تاكد المهر بما ذكر لا يسقط بعد ذلك الا بالابراء (ايضاً). ط.س. ج۳ ص ۱۰۲ ظفير

آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا؟

(سوال ۱۲۵۸) حضرت فاطمہؓ اور اکثر بنات وازواج مطہراتؓ کا مہر کیا تھا اور اس وقت سکہ رائج الوقت انگریزی سے تخمینہ کتنا ہوتا ہے؟

(الجواب) پانچ سو درہم تھا جو تقریباً سوا سو روپیہ ہوتا ہے۔[1] فقط

مہر میں آنحضرت ﷺ کی مطابقت افضل ہے یا حسب حیثیت؟

(سوال ۱۲۵۹) امیر کبیر اگر مہر میں مطابقت کرے حضرات بنات وازواج مطہرات کی تو یہ افضل اور موجب خیر وبرکت ہے یا حسب حیثیت امراء کے لئے مہر افضل اور موجب خیر وبرکت ہے؟

(الجواب) زیادہ مہر کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا کہ وارد ہے **لاتغالوا صدقة النسآء الحديث**[2] لہذا متابعت بنات مکرمات وازواج مطہرات کی اس بارے میں افضل ہے اگرچہ جائز زیادتی بھی ہے۔[3] (اور بعض اہل علم نے موجودہ دور میں عورت کی بہی خواہی زیادتی ہی میں قرار دی ہے ظفیر)

فاحشہ عورت جو شوہر کے گھر سے بھاگ جائے مہر پائے گی یا نہیں؟

(سوال ۱۲۶۰) ایک عورت بعمر ۲۰ سالہ جس کے ماں باپ کو بخوبی علم تھا کہ یہ بدچلن ہو گئی اسی بدچلنی کی وجہ سے وہ دو ایک مرتبہ گھر سے بھی بھاگی' اس بدنامی کو مٹانے کی غرض سے اس کا نکاح ایک ناواقف شخص سے بمہر پانچ سو روپیہ کے کردیا' وہ عورت خاوند کے گھر آئی وہاں وہ چند ماہ رہی چونکہ اس کے ماموں کے ساتھ اس کا کچھ تعلق مشاہدہ ہوا' خاوند کے گھر آنے پر بھی اس کا ماموں اس کے پاس آتا جاتا رہا' خاوند نے اس وجہ سے اس کی روک ٹوک نہیں کی کہ یہ اس کا ماموں ہے حالانکہ یہ اس کا سوتیلا ماموں تھا مگر کسی کو بھی اس بات کا گمان نہ ہو سکا لہذا اس کا آنا جانا نہیں روکا گیا' اس عرصہ میں اس کی نوکری کسی دوسری جگہ کی ہو گئی تب اس عورت نے اپنا تمام زیور اور گھر میں جس قدر زیور اور تھا مع کپڑے وغیرہ کے لے کر آدھی رات کو وہاں سے بھاگی اور اپنے ماموں کے پاس چلی گئی راستہ میں اس کا ایک چچا بھی ملازم تھا وہاں نہیں اتری اور نہ اپنے ماں باپ کے پاس گئی بعد تجسس بسیار کے پتہ ملنے پر چند آدمی وہاں گئے تو دیکھا در اصل وہ ماموں کے پاس تھی وہاں سوائے اس کے ماموں کے اور کوئی نہ تھا ملی' چنانچہ اس کا باپ اس کو اپنے گھر لے آیا کیا ایسی عورت مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں؟

---

(۱) عن ابی سلمة قال سالت عائشة كم كان صداق النبی ﷺ قالت كان صداقه لا زواجه ثنتی عشرة او قية و نش قالت اتدری ما النش قلت لا قالت نصف اوقية فتلك خمس مائة درهم رواه مسلم و عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة فی الدنيا وتقوی عند الله لكان او لكم بها نبی ﷺ ما علمت رسول الله ﷺ نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته علی اكثر من اثنتی عشرا وقية رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد (مشكوٰة المصابيح باب الصداق ص ۲۷۷) پانچ سو درہم ایک سو سوا تیس تولے چاندی ہوئی ہے حضرت مفتی صاحب کے زمانہ میں اس کی قیمت سوا سو روپے ہوتی تھی ہمارے اس زمانہ میں ساڑھے چھ سو روپے سے زیادہ ہوتی ہے واللہ اعلم ظفیر

(۲) مشكوٰة المصابيح كتاب النكاح باب الصداق ص ۲۷۷' ظفیر

(۳) حدیث حضرت عمرؓ پہلے نقل کی جاچکی ہے' دیکھ لیں' ظفیر

(الجواب) ایسی صورت میں وہ مہر پانے کی مستحق ہے۔[1] فقط

مہر موجل جب چاہے وصول نہیں کر سکتی

(سوال ۱۲۶۱) کیا مہر موجل سے یہی مراد ہے کہ زوجہ اپنے شوہر سے بعد خلوت صحیحہ جب چاہے زر مہر وصول کر سکتی ہے اور جب تک یہ دین مہر زوجہ اپنے شوہر سے وصول نہ کر لے کیا شوہر سے علیحدہ رہ سکتی ہے؟

(الجواب) یہ حکم مہر معجّل کا ہے کہ عورت جب چاہے وصول کر سکتی ہے مہر مؤجل کا یہ حکم نہیں ہے اس کے وصول کرنے کا وقت موت یا طلاق ہے۔[2] فقط

شوہر مہر مؤجل ادا کئے بغیر رخصتی کرا سکتا ہے

(سوال ۱۲۶۲) شوہر بلا ادائے دین مہر مؤجل اپنی زوجہ کو رخصت کرا سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر مؤجل میں بیشک شوہر بدون ادائے مہر رخصت کرا سکتا ہے۔[3] فقط

لڑکی والا شادی میں خرچ کرنے کے لئے مہر سے کچھ لے سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۶۳) لڑکی والا لڑکے والے سے کچھ حصہ مہر معینہ سے بطور مہر معجّل قبل از نکاح لے سکتا ہے یا نہیں اس وجہ سے کہ لڑکی کی شادی کے کاروبار میں یعنی ضروری اشیاء میں صرف کرے۔

(الجواب) لڑکی کے سامان کے لئے باپ کو مہر کا کچھ حصہ لیکر اس میں صرف کرنا جائز ہے کما فی ردالمحتار و فیها قبض الاب المهر وهی بالغة اولا وجهز ها او قبض مكان المهر عيناً ليس لها ان لا تجيز لان ولاية قبض المهر الى الآباء و كذا التصرف فيه الخ[4] فقط

طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی میں لڑکی اور حمل دینا کیسا ہے

(سوال ۱۲۶۴) ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک جلسہ میں طلاق دیکر گھر سے نکال دیا اور بعوض مہر مقررہ کے اپنی ایک دختر تین سالہ اور ایک حمل سات ماہ کا دیا، دختر اور حمل کا مہر میں دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دختر اور حمل کو مہر میں دینا ناجائز اور لغو ہے مہر پورا شوہر کے ذمہ لازم ہے اور مہر مال سے ہوتا

---

(۱) زنا کا وبال اور گناہ اس عورت پر ہے مگر چونکہ شوہر کے پاس رہ چکی ہے اس لئے اس کا پورا مہر شوہر پر واجب الاداء ہے والمهر يتاكد باحد معان ثلثة الدخول والخلوة الصحيحة وموت احد الزوجين (عالمگیری کشوری باب المهر ج ۲ ص ۳۱۴ طبع ماجدية ج ص ۳۰۳) ظفير

(۲) لاخلاف لاحد ان تاجيل المهر الى غاية معلومة الخ صحيح وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشائخ فيه قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا لان الغاية معلومة فى نفسها وهو الطلاق اوالموت (عالمگیری کشوری باب المهر ج ۲ ص ۳۳۱ طبع ماجدية ج ۳ ص ۸۰۳ الباب السابع الفصل الحادى عشر) ظفير

(۳) واذا كان المهر مؤجلاً اجلاً معلوماً قبل الا جل ليس لها ان تمنع نفسها لتستوفى فى المهر (ايضاً ج ۲ ص ۳۳۰ ط.س. ج۳ ص ۸۱۳) ظفير

(٤) رد المحتار باب المهر قبيل باب النكاح الرقيق ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س. ج۳ ص ۱۶۱ ظفير

ہے لڑکی اور حمل مہر نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین الایۃ(۱)
فقط

تنخواہ دیتے وقت شوہر نے کہا جو رقم خرچ سے بچ جاوے وہ مہر میں محسوب ہو گی کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۲۶۵) زید اپنی زوجہ کو بارہ سال سے اپنی پوری تنخواہ دیتا ہے جو گھر کے خرچ سے بہت زائد ہے اور زوجہ زید نے اس میں سے ایک معتدبہ رقم پس انداز کر لی ہے پانچ سال تک زید نے باقی ماندہ رقم کے متعلق کچھ نہیں کہا لیکن پانچ سال بعد زید نے اپنی زوجہ سے یہ کہہ دیا کہ جو رقم تمہارے نفقہ اور ایک بچہ کے نفقہ اور میرے خرچ سے زائد ہو وہ مہر میں شمار ہو گی اس صورت میں باقی ماندہ رقم مہر میں شمار ہو گی یا نہیں ؟
(الجواب) اس صورت میں باقی رقم مہر میں محسوب ہو گی لتصریح الزوج به اور رقم نفقہ حسب عرف متعین ہو جاوے گی۔ فقط

مہر شوہر کی جائیداد سے وصول ہو گا یا شادی کرنے والی کی ؟

(سوال ۱۲۶۶) زید بالغ ہے مگر اس کا کوئی ولی وارث نہیں ہے ایک غیر شخص نے اس کا نکاح ایک بالغ العمر سے ایسی حالت میں کرا لیا کہ زید بالکل بے حس تھا اور اس کا مرض بتدریج بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ زید کا انتقال ہو گیا زید کو خلوت صحیحہ کا موقع تک نہیں ملا زید کے انتقال کے ایک ہفتہ بعد غالباً اس کی بیوی بھی فوت ہو گئی بیوی کے وارث مہر کے مدعی ہیں کیا شرعاً یہ مہر واجب الاداء ہے اور ہندوستان میں اس کا کیا دستور ہے اور پنجاب میں کیا کیا یہ مہر اس شخص پر واجب ہے جس نے زید کا نکاح کرایا تھا یا زید کی جائیداد سے وصول ہو گا۔
(الجواب) مہر بذمہ شوہر پورا واجب ہو گیا زید کی جائیداد سے لیا جاوے گا اور یہ شرعی حکم عام ہے ہندوستان اور پنجاب میں کچھ فرق نہیں ہے۔(۲) فقط

مہر معاف کرتے وقت کہا معاف کرتی ہوں لیکن اگر تمہارے لڑکوں نے جھگڑا کیا تو لے لوں گی کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۲۶۷) زینب سے عبداللہ نے ایک طویل سفر کے وقت مہر معاف کر دینے کی درخواست کی زینب نے کہا کہ میں مہر معاف کرتی ہوں لیکن اگر تمہاری پہلی بیوی کے لڑکوں نے تمہارے بعد مجھ سے جھگڑا وغیرہ کیا تو میں عدالت کے ذریعہ سے ضرور اپنا مہر تمہارے ترکہ سے لوں گی ورنہ معاف کرتی ہوں تو آیا یہ

---

(۱) سورۃ النسآء : ٤
(۲) ویتاکد (المهر) عند وطؤ او خلوة صحت من الزوج او موت احد هما (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج۲ ص ٥٥٤) ظفیر

دین مہر عنداللہ و عندالقضاء معاف ہو گیا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں عنداللہ مہر معاف ہوا نہ عندالقاضی کما یصح تعلیق الابراء عن الدین بشرط محض الخ درمختار فقط

نکاح بعد مہر بڑھ سکتا ہے یا نہیں اور کیا اس کے لئے کوئی وقت مقرر ہے

(سوال ۱۲۶۸) اگر بوقت نکاح زوجین بالغ ہوں اور دین مہر متعین ہو جاوے تو بعد نکاح اس مقدار معینہ دین مہر میں جو وقت نکاح قرار پایا تھا توسیع ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو حسب استدعا زوجہ یا شوہر خود بغیر استدعاء زوجہ بھی توسیع کر سکتا ہے اگر توسیع جائز ہے تو بعد نکاح کس وقت ہمہ وقت یا بعد خلوت صحیحہ ؟

(الجواب) درمختار میں ہے وما فرض الخ بعد العقد الخ او زید علی ما سمی فانها تلزمه بشرط قبولها فی المجلس [1] الخ پس معلوم ہوا کہ مہر کا زیادہ کرنا بعد قبول کرنے عورت کے صحیح و معتبر ہے اور لازم ہو جاتا ہے خواہ عورت کی طلب پر ہو یا خود شوہر زیادتی کر دیوے اور بعد دخول کے ہو یا قبل دخول کے غرض یہ کہ کسی وقت ہو لیکن وجوب اس زیادتی کا بعد دخول یا موت کے ہے اور اگر قبل دخول و خلوت طلاق ہو جاوے تو وہ زیادتی ساقط ہے اصل مہر کا نصف لازم ہو جاتا ہے۔ هکذا فی الدرالمختار والشامی [2] فقط

تجدید نکاح کی صورت میں مہر پھر از سر نو ہو گا اور بیوی دونوں مہروں کی مستحق ہو گی

(سوال ۱۲۶۹) جب کسی کو تجدید نکاح کی ضرورت ہو تو ایجاب و قبول کے وقت مہر سابقہ کا اعادہ کیا جاوے یا از سر نو جداگانہ مہر مقرر کرنے کی ضرورت ہو گی اور اس مہر کی تقرری میں عورت کو اختیار ہو گا یا کیا اور مرد کو ہر دو مہر ادا کرنے ہوں گے یا کیا جب کہ مہر سابقہ بھی ہنوز ادا نہیں کیا ہے ؟

(الجواب) نکاح جدید میں مہر جدید ہو گا اور وہ باختیار عورت ہے جو مقدار وہ کہے وہی ہو گی اور شوہر کو دونوں مہر ادا کرنے ہوں گے۔ [3] فقط

بیوی نے کہا طلاق دے گا تو مہر معاف کر دوں گی شوہر نے قبول کر لیا اس نے معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق نہیں دی تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۲۷۰) زوجہ زید نے اپنے شوہر سے کہا کہ اگر تو مجھ کو طلاق دے دے تو میں تمہارے مہر

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۳ ط.س. ج۳ص ۱۱۱ ظفیر (۲) لا ینصف لاختصاص التنصیف بالمفروض فی العقد بالنص بل تجب المتعة فی الاول و نصف الاصل فی الثانی (درمختار) قوله لا ینصف ای بالطلاق قبل الدخول بحر قوله و نصف الاصل فی الثانی ای فیما لو زاد بعد العقد (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۴ ط.س. ج۳ص ۱۱۳ قبیل مطلب فی حط المهر) ظفیر (۳) و تجب العشرة ان سماها و یجب الاکثر منها ان سمی الاکثر ویتاکد عند وطئ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما او تزوج ثانیا (درمختار) فیما لو طلقها بائنا بعد الدخول ثم تزوجها فی العدة و جب کمال المهر الثانی بدون الخلوة والدخول (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج۳ص ۱۰۲) ظفیر

بخش دوں' زید راضی ہو گیا مگر عورت نے کہا کہ قسم کھاؤ' زید نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم اگر تو میرے مہر بخش دے تو میں تجھے طلاق دے دوں گا' فوراً اس کی زوجہ نے مہر بخش دیئے اور زید نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تو کیا اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ مغلظہ ہوئی یا نہیں اور اس کا مہر زید کو معاف ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں اگر شوہر طلاق نہ دے گا تو مہر بھی معاف نہیں ہو گا کیونکہ مہر کی معافی عورت کی طرف سے بعوض طلاق کے تھی' پس جب کہ شوہر نے طلاق نہیں دی تو مہر بھی معاف نہیں ہوا(۱) (کیونکہ یہ معافی معلق تھی ظفیر)

زنا کی وجہ سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں اور زانیہ بیوی کو معاف کر دینا کیسا ہے ؟

(سوال ۱۲۷۱) ایک عورت منکوحہ شوہر دار نے زنا کیا آیا بوجہ زناکاری کے دین مہر ساقط ہو گیا یا بذمہ شوہر باقی رہا اگر اس عورت زانیہ کے اس خطا کو اس کا شوہر معاف کر دے تو مواخذہ قیامت اس پر رہے گا یا نہیں ؟

(الجواب) زنا کی وجہ سے اس کا مہر ساقط اور باطل نہیں ہوا پورا مہر بذمہ شوہر لازم ہے اور زناکاری اللہ کا گناہ ہے توبہ کرنے سے اور استغفار کرنے سے معاف اور ساقط ہو جاتا ہے اور شوہر کی بھی خیانت اور حق تلفی ہے وہ شوہر کے معاف کرنے سے معاف ہوتی ہے لیکن شوہر کے معاف کر دینے سے اللہ کا گناہ معاف نہیں ہوا وہ توبہ سے معاف ہوتا ہے اور جب صدق دل سے اللہ سے توبہ کر لی اور وہ توبہ قبول ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے زنا کا گناہ معاف فرما دیا تو وہ معاف ہو گیا شوہر معاف کرے یا نہ کرے ہاں جو بے حرمتی اور خیانت شوہر کی ہوئی اس کا مطالبہ شوہر کی طرف سے ہو سکتا ہے اور وہ شوہر کے معاف کرنے سے ساقط ہوتا ہے اور شوہر سے بالا جمال بھی معاف کرا سکتی ہے مثلاً یہ کہے کہ جو میں نے تمہار خطاء کی ہو اور قصور کیا ہو وہ معاف کر دو' اگر وہ معاف کر دے تو جو شوہر کی حق تلفی ہوئی تھی وہ معاف ہو جاوے گی۔ فقط

حالت طلاق میں مہر کا فیصلہ کیا ہو گا ؟

(سوال ۱۲۷۲) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور حسب رواج مبلغ دو ہزار روپیہ مہر مقرر ہوا چند ماہ بعد نا اتفاقی ہو گئی جس کو تقریباً سات سال ہوئے اب وہ بموجب شرع فیصلہ کرنا چاہتے ہیں آیا حالت طلاق میں مہر وغیرہ کی کیا صورت ہو گی ؟

(الجواب) اگر طلاق بطریق خلع ہو یعنی اس طرح کہ عورت اپنا مہر معاف کر دیوے اور شوہر طلاق دیوے تو بعد طلاق کے عورت مطالبہ مہر وغیرہ کا نہیں کر سکتی اور اگر شوہر ویسے ہی بلا عوض مہر وغیرہ کے طلاق دے دیوے تو پھر عورت اگر مدخولہ ہے اور خلوت ہو چکی ہے تو وہ پورا اپنا مہر لے سکتی ہے۔(۲) فقط

---

(۱) قاعدہ ہے اذا فات الشرط فات المشروط ۔ ظفیر

(۲) ويتأكد المهر عند وطؤ اوخلوة صحت من الزوج او موت احدهما الخ و يجب نصفه بطلاق قبل وطؤ او خلوة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٦ . ط.س. ج۳ ص ۱۰۲) ظفیر

جب مہر کا پتہ نہ چلے تو کیا طے کیا جائے ؟

(سوال ۱۳۷۳) ہندہ کا انتقال ہو گیا اب ہندہ کی ماں اور بھائی مسمی زید بکر عمرو وغیرہ اپنی بہن و لڑکی مسمی ہندہ کا دین مہر سو روپیہ مانگتے ہیں اور شوہر ہندہ ڈھائی سو روپیہ بتلاتا ہے مگر تحقیق کسی نہیں معلوم کہ کیا دین مہر مقرر ہوا تھا چونکہ قاضی و کیل و گواہان کا والدین دولہا دولہن کا انتقال ہو گیا صرف ہندہ کی ماں ہے اس کو بھی یہ تحقیق معلوم نہیں ہے اور شادی دولہا دولہن کی دس سال کی عمر میں ہو گئی تھی اس وقت ہندہ کے بھائیوں کی عمر ۶ سال و ۸ سال تھی بھائیوں کو بھی کچھ پتہ نہیں البتہ ہندہ کی چچازاد بہن جو ہندہ کے باپ کا پھوپھی زاد تھا اس کی لڑکی کا دین مہر کاغذ قاضی میں دو سو روپیہ کے تحریر ہے اور کوئی ہندہ کے حقیقی بہن و پھوپھی نہیں ہے کیا تعداد مقرر کی جائے گی ؟

(الجواب) اس صورت میں ہندہ کی چچازاد بہن کا جو مہر ہے وہی ہندہ کا مہر مثل ہوگا کما فی الدر المختار و مهر مثلها مهر مثلها من قوم ابيها [1] فقط

مہر مؤجل قبل طلاق یا موت طلب نہیں کر سکتی اور بیوی کو شوہر کے یہاں رہنا ہوگا

(سوال ۱۳۷٤) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا ہندہ زید کے گھر آتی جاتی رہی اور زید سے ہندہ کی لڑکی پیدا ہوئی ہندہ کی والدہ کی خواہش یہ ہے کہ اس کا داماد اس کی لڑکی کو اس کے گھر رکھے اور وہاں خرچ دے زید کہتا ہے کہ میں اپنے گھر رکھوں گا ہندہ زوج کے گھر آنے سے انکار کرتی ہے ہندہ یہ عذر شرعی پیش کرتی ہے کہ اگر زید مجھ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو اس کو اول میرے مہر ادا کرنے ضروری ہیں جب تک مہر ادا نہ کرے گا میں اس کے گھر نہ جاؤں گی شوہر سے مہر کا مطالبہ کیا گیا شوہر یہ کہتا ہے کہ میری زوجہ کا مہر معجل نہیں تھا رسید نکاح جو میرے پاس ہے اس میں بلا صراحت لکھا ہے اور وقت نکاح بھی معجل کی صراحت نہیں کی گئی تھی اگر مہر معجل ہوتا تو میں ادا کرنے کا مستحق ہوتا اور برادری میں یہ دستور ہے کہ وقت نکاح کوئی مہر نہیں دیتا اور نہ زوجہ قبل طلاق یا موت مطالبہ کرتی ہے لہذا مسماۃ ہندہ کا مہر اس وقت واجب الادا نہیں ہے اس کو مطالبہ کا کوئی حق حاصل نہیں ہے البتہ اس وقت وہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں یا میرا انتقال ہو جائے خلاف طریقہ دستور برادری اس وقت مطالبہ زوجہ ناجائز ہے اور زوجہ کو میرے ساتھ رہنے میں کوئی حق انکار حاصل نہیں ہے آیا ہندہ کو زید کے یہاں جانا چاہئے یا نہیں اور کیا وہ قبل طلاق و موت مطالبہ کر سکتی ہے اور زوج کو شرعاً کیا کرنا چاہئے اور زوج کا عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں ؟

(الجواب) زوج اس بارے میں حق پر ہے جب کہ مہر معجل نہیں تو عورت مہر کا مطالبہ موافق عرف کے قبل طلاق یا موت کے نہیں کر سکتی عالمگیریہ میں ہے وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشائخ فيه قال بعضهم يصح وهذا لان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت [2] الخ

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر مطلب في بيان مهر المثل ص ٤٨٧ ج ۲ ط س ج۳ ص ۱۳۷ ظفير (۲) عالمگیری مصری کتاب النکاح فصل حادی عشر ج ۲ ص ۲۹۸ ط س ج۳ ص ۳۱۸ ظفیر

اور عورت کو اس صورت میں شوہر کے گھر جانے سے انکار کا حق نہیں ہے۔ فقط

اختلاف کی صورت میں مہر کیا ہوگا؟

(سوال ۱۲۷۵) ہندہ اپنے دین مہر کی تعداد سوالاکھ روپیہ بیان کر کے زوج کے مقابلہ میں دعویدار ہوئی زوج نے یہ جواب دیا کہ تعداد مہر مجھے یاد نہیں مگر میں بعوض دین مہر مذکور اپنی جائیداد جو تقریباً بیس ہزار کی ہے مدعیہ کی بطنی پسر کے نام کرنے کو تیار ہوں، دوران مقدمہ میں زوج کا انتقال ہو گیا اور اس کے پسر نے جو دوسری بیوی کے بطن سے ہے مقدمہ کی جواب دہی کی اور تعداد مہر ہندہ دو سو روپیہ اور پانچ اشرفی بتائی اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا؟

(الجواب) ایسی حالت میں شرعاً مہر مثل کو دیکھا جائے گا مہر مثل جس کے قول کے مطابق ہوگا اس کے موافق کیا جاوے گا۔ وقالا يقضى بمهر المثل كحال حياة و به يفتى درمختار [1] فقط

مہر مؤجل کا مطالبہ طلاق یا موت سے پہلے نہیں ہو سکتا اور بیوی شوہر کے یہاں رہے!

(سوال ۱۲۷۶) زید کا نکاح ۱۵ جون ۱۹۱۶ء مسماۃ ہندہ کے ساتھ ہوا تھا شادی کے بعد ہندہ زید کے گھر آتی جاتی رہی اور زید سے بعد شادی ہندہ کے حمل پڑ گیا اور ۱۵ اپریل ۱۹۱۷ء کو یعنی دس ماہ بعد ہندہ کے لڑکی پیدا ہوئی اور اب تک زندہ ہے ہندہ کی والدہ کی خواہش یہ ہے کہ اس کا داماد اس لڑکی کو اس کے گھر رکھے اور وہاں ہی خرچ دے زید کہتا ہے کہ میں اپنے گھر رکھوں گا ہندہ اپنی والدہ اور دیگر عزیزان کے بھکانے سے اپنے زوج کے گھر آنے سے انکار کرتی ہے اور یہ عذر کرتی ہے کہ وہ اس کے گھر نہیں رہے گی اور نہ زوج کی ماں کے ساتھ رہنے پر رضامند ہے اب ہندہ یہ شرعی عذر پیش کرتی ہے کہ اگر زید مجھ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو اس کو اول میرے مہر ادا کرنے ضروری ہیں جب تک کہ میرے مہر ادا نہ کرے گا میں اس کے گھر نہ جاؤں گی اور نہ زوج کو شرعاً بلا ادائے دین مہر مجھے میری والدہ کے یہاں سے لے جانے کا کوئی حق حاصل ہے چونکہ یہ شرعی مطالبہ زوج کا ہے اس لئے شوہر سے اس کا مطالبہ کیا گیا تو شوہر اس شرعی مطالبہ کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ میری زوجہ کا مہر معجّل نہیں تھا، رسید نکاح جو میرے پاس ہے اس میں بلا صراحت لکھا ہے، یہ امر فی الواقع صحیح ہے مہر بلا صراحت ہے اور وقت نکاح بھی معجّل کے صراحت نہیں کی گئی تھی اگر مہر معجّل ہوتا تو میں اس وقت ادا کرنے کا مستحق ہوتا اور نکاح کے وقت بھی تصریح نہیں کی گئی تھی نیز مسماۃ کے لڑکی پیدا ہو چکی ہے اور اس کی عمر اس وقت تقریباً دو سال ہے اب اس کو اس مطالبہ کرنے کا کہ بلا ادائے مہر نہیں جا سکتی کوئی حق حاصل نہیں ہے اور برادری میں یہ دستور ہے کہ بوقت نکاح کوئی مہر نہیں دیتا اور نہ زوجہ قبل طلاق یا موت مطالبہ کرتی ہے اور زوجین میں اس طرح دینا لینا ہے لہذا مسماۃ ہندہ کے مہر اس وقت واجب الاداء نہیں ہیں نہ اب اس کو مطالبہ کا کوئی حق حاصل ہے البتہ اس وقت مطالبہ کر سکتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں یا میرا انتقال ہو جائے خلاف

(۱) الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۸. ط.س. ج۳ص ۱۵۰. ظفير

طریقہ دستور برادری اس وقت مطالبہ زوجہ ناجائز ہے اور زوجہ کو میرے ساتھ رہنے میں کوئی حق انکار حاصل نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ حسب شرع شریف ہندہ کو زید کے یہاں جانا چاہیے یا نہیں اور کیا وہ اس صورت مذکورہ بالا میں قبل طلاق و موت مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں اور زوج کو شرعاً کیا کرنا چاہیے اور زوج کا عذر عند الشرع معتبر ہے یا نہیں جواب معہ حوالہ کتب شرع شریف درج فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ بینوا توجروا؟

(الجواب) عقد نکاح میں مہر ایک لازمی امر ہے خواہ بوقت ایجاب و قبول زوجین میں تذکرہ مہر نہ کیا گیا ہو یا اس شرط کے ساتھ نکاح ہوا ہو کہ مہر نہ دیا جائے گا تب بھی مہر دینا لازمی ہوگا' مہر دو قسم کا ہوتا ہے ایک معجّل اور ایک مؤجل ہر ایک صورت مہر تصریح بوقت نکاح یا رواج بلاد پر موقوف ہے مہر معجّل کا مطالبہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زوجہ ہر وقت کر سکتی ہے اگرچہ پہلے اپنے نفس کو حوالہ زوج کر چکی ہو اور وہ اپنے نفس کو تسلیم سے روکنے کے لئے عدم اداء مہر معجّل کا عذر کر سکتی ہے صاحبین یعنی امام ابو یوسف و امام محمدؒ کا اس میں خلاف ہے' یہ دونوں فرماتے ہیں کہ بعد خلوۃ صحیحہ اور تسلیم نفس کے زوجہ کو مہر معجّل کی عدم اداء کی وجہ سے کف نفس کا حق حاصل نہیں رہتا' یہی قول معتبر ہے۔

مہر موجل کا مطالبہ زوجہ قبل اجل نہیں کر سکتی نہ تسلیم نفس سے منع کر سکتی ہے تیسری صورت یہ ہے کہ مہر کی کچھ تصریح نہ ہو ایسی صورت میں کوئی حصہ مہر یعنی ثلث یا نصف و ربع و خمس مقرر نہیں کیا جا سکتا بلکہ عرف اور رواج برادری کے موافق اس صورت میں حکم دلایا جائے گا اگر برادری اور عرف میں ایسی صورت میں مہروں کا کوئی جزو دلایا جاتا ہے تو اسی قدر دلایا جائے گا ورنہ نہیں صورت مسئولہ مسلکہ سائل میں یہ امر صاف ہے کہ زوجہ تسلیم نفس کر چکی ہے کیونکہ اس کی لڑکی موجود ہے' اور مہر کی کوئی تصریح نہیں ہے' تو اب عورت کو کوئی حق کف نفس کا باقی نہیں رہتا اور اس کو شوہر کے ساتھ رہنے سے انکار نہ کرنا چاہئے' زوجہ کا یہ عذر کہ میں والدہ زوج کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی شرعاً قابل پذیرائی ہے وہ والدہ زوج کے ساتھ رہنے پر شرعاً مجبور نہیں کی جائے گی بلکہ زوج ہندہ اپنی زوجہ کو علیحدہ مکان میں رکھے اور وہاں دونوں رہ کر حقوق زوجین باہم ادا کریں' اس وقت عورت کا مطالبہ مہر قابل اعتبار نہیں ہے' کیونکہ سوال میں صاف الفاظ میں مہر کی تصریح نہیں ہے برادری میں یہ رواج ہے کہ قبل طلاق اور موت مہروں کا لینا دینا نہیں ہوتا زمانہ حیات زوجین میں نہ کوئی لیتا ہے نہ کوئی دیتا ہے بلکہ بعد طلاق یا موت مطالبہ لیا جاتا ہے تو اس صورت میں خلاف رواج برادری عورت کو کوئی حق مطالبہ مہر کا نہیں ہے اور نہ اس وجہ سے وہ کف نفس کر سکتی ہے ملاحظہ ہو "بہشتی زیور حصہ چہارم مطبوعہ کانپور ص ۱۹ بیان مہر" "ہندوستان میں یہ دستور ہے کہ مہر کا لین دین طلاق یا موت یعنی مر جانے کے بعد ہوتا ہے جب طلاق مل جاتی ہے تب مہر کا دعویٰ کرتی ہے یا مرد مر گیا ہو اور کچھ مال چھوڑ گیا ہو تو اس مال میں سے لے لیتی ہے اور اگر عورت مر گئی تو اس کے وارث مہر کے دعویدار ہوتے ہیں اور جب تک میاں بی بی ساتھ رہتے ہیں تب تک نہ کوئی دیتا ہے نہ وہ مانگتی ہے تو ایسی جگہ اس دستور کی وجہ سے طلاق ملنے سے پہلے مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتی البتہ پہلی رات کو جتنے مہر کی پیشگی دینے کا دستور ہے' اتنا دینا واجب ہے ہاں

اگر کسی قوم میں یہ دستور نہ ہو تو اس کا یہ حکم نہ ہوگا البتہ مہر معجّل بوقت نکاح قرار پائیں اور رواج برادری اس کے خلاف ہو تو اس صورت میں رواج برادری بمقابلہ تصریح و قبول شوہر متروک سمجھا جائے گا اور مقبولہ زوجین کو ترجیح دی جائے گی، پس خلاصہ یہ ہے کہ زوجہ کو اپنے شوہر کے ساتھ رہنا چاہئیے اب انکار کا کوئی حق حاصل نہیں مہروں کا مطالبہ وہ بعد طلاق یا موت کر سکتی ہے، شوہر کو چاہئیے کہ زوجہ کو اپنے ساتھ رکھے اور حقوق زن ادا کرتا رہے صورت مسئولہ میں شوہر کا عذر قابل قبول و اعتبار ہے اور اس کا عذر عند الشرع معتبر ہے کما جاء فی کتب الفقه ملاحظہ ہو فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۳۳۸

ولو دخل الزوج بها او خلا بها برضا ها فلها ان تمنع نفسها عن السفر بها حتى تستو فى جميع المهر على جواب الكتاب والمعجل فى عرف ديارنا عند ابى حنيفه وفى منع النفس بقولهما وان بينوا قدر المعجل يعجل ذلك وان لم يبينوا شيئا ينظر الى المراة والى المهر المذكور فى العقد انه كم يكون المعجل مثل هذا المراة من مثل هذا العصر فيجعل ذلك معجلا ولا يقدر بالربع ولا بالخمس وانما ينظر الى المتعارف وان شرطوا فى العقد تعجيل كل المهر يجعل الكل معجلاً و يترك العرف كذافى فتاوى قاضى خان بحر الرائق جلد ثالث مصرى ص ۱۹۰ بحث كف نفس فى الفتيا يعنى بعد الدخول لا تمنع نفسها ولو منعت لا نفقة لها زيلعى جلد ثانى مصرى ص ۱۵۵ قال ابو يوسف و محمد اذا دخل بها برضا ها او خلابها ليس لها ان تمنع نفسها و ترتب عليه استحقاق النفقة لهما ان المعقود عليه قد صار سلما اليه بالوطاة او بالخلوة ولهذا يتاكد جميع المهر فلم يبق لها حق الحبس كالبائع اذا سلم المبيع بخلاف ما اذا كانت مكرهة الخ مجمع الانهر جلد اول مصر ى ص ۳۵۸ وللمرأة منع نفسها من الوطئ والسفر يو فيهما قدر ما بين تعجيله من مهر ها كلاً او بعضاً ولها السفر والخروج من المنزل ايضاً ولها النفقة لو منعت نفسها كذلك وهذا قبل الدخول وكذا بعده عند الامام لان المهر مقابل لجميع الوطات الموجودة فى الملك فاذا سلمت بعض المعقود عليه لا يسقط حقها فى حبس الباقى كما سلم البائع بعض المبيع خلافاً لهما فيما كان الدخول برضا ها وفى الايضاح انه قول الامام اولى لان التسليم المعقود عليه يحصل بالوطاة الاولى فيسقط حق امتناعها كما يسقط حق البائع فى حبس الجميع بعد تسليمه قيد برضاها لا نها مكرهة فلها المنع اتفاقاً فتاوىٰ قاضى خان برحاشيه فتاوىٰ عالمگيرى ص ۳۵۲ بحث حبس نفس اذا زوجت المرة ولها مهر معلوم كان لهاان تحبس نفسها لا ستيفاء المهر وان كان من موضع يعجل البعض ويترك الباقى فى الذمة اى وقت الطلاق اوالموت كما هو عرف ديارنا كان لها ان تحبس نفسها لا ستيفاء المعجل وهو الذى يقال فى الفارسية دست پيمان و ليس لها ان تطالبه كل المهر فان بينوا قدر المعجل يعجل ذلك وان لم يبينوا شيئاً ينظر الى المرء ة والى المهر المذكور فى العقد انه كم يكون المعجل لمثل هده المرأة مثل هذا المهر فيجعل ذلك معجلاً ولا يقدر ذلك بالربع ولا بالخمس وانما ينظر الى المتعارف

لان الثابت عرفاً کالثابت شرطاً وان شرطوا فی العقد تعجیل کل المهر یجعل الکل معجلاً و یترك العرف شامی جلد ثانی مصری ص ۳۶۸ بحث منع نفس زوجه او اخذ قدر ما یعجل لمثلها عرفاً ای ان لم یبین تعجیله او تعجیل بعضه فلها المنع لاخذ ما یعجل لها منه عرفا وفی الصیرفیه الفتوی علی اعتبار عرف بلدهما من غیر اعتبار الثلث اذا النصف ۔ الخانیة یعتبر التعارف لان الثابت عرفاً کا لثابت شرطاً بتبین الحقائق جلد ثانی مصری ص ۱۵۵ بحث منع نفس اعلم ان المهر مذکور منها ما تعورف تعجیله حتی لا یکون لها ا ن التجسس نفسها فیما تعورف تاجیله الی المیسرة اوالموت اوالطلاق ولو کان حالاً لان المتعارف کالمشروط وذلك یختلف باختلاف البلد ان والا زمان والا شخاص هذا اذا لم ینصا علی التعجیل اوالتاجیل اما اذا نصا علی تعجیل المهر اوتا جیله فهو علی ماشرطا حتی کان لها ان تحبس نفسها الی ان تستوفی کله فیما اذا شرط تعجیل کله و لیس لها ان تحبس نفسها فیما اذا کان کله مؤجلاً لان التصریح اقوی من الدلالة فکان اولیٰ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔

الجواب صحیح عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند یکم رجب ۱۳۳۳ھ

بد چلنی کی وجہ سے طلاق میں بھی مہر واجب ہے

(سوال ۱۲۷۷) جو عورت بد چلن ہو اور بد چلنی کی وجہ سے اس [illegible]وند طلاق دے دیوے تو مہر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر طلاق بعد دخول یا خلوت کے دی گئی تو پورا مہر شوہر کے ذمہ ادا کرنا لازم[1] ہے شوہر کی طرف سے جو کچھ شادی میں خرچ ہوا وہ مہر میں نہیں شمار ہوگا اور جو زیور عورت کو دیا گیا اس میں اگر نیت مہر میں دینے کی کی گئی اور عورت کی ملک کر دیا گیا وہ البتہ مہر میں شامل ہوگا۔ فقط

جو روپیہ نکاح کے نام [illegible]یا گیا وہ رشوت ہے مہر میں محسوب نہیں ہوگا

(سوال ۱۲۷۸) ایک شخص نے ایک عورت سے اس کے باپ کو کچھ روپیہ دیکر اپنے لڑکے کا نکاح کیا کچھ روز بعد عورت کا شوہر مر گیا پھر اس کے شوہر متوفی کے باپ نے دوسرے شخص سے وہ روپیہ واپس لیکر اس عورت کا نکاح کرادیا، ایسی صورت میں وہ روپیہ جو شوہر ثانی کی طرف سے دیا گیا اس کے مہر میں محسوب ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) وہ روپیہ رشوت ہے شوہر کے باپ کو وہ روپیہ لینا درست نہیں ہے واپس کرنا چاہئے اور مہر میں وہ روپیہ بدون تصریح اس کے کہ یہ روپیہ مہر کا ہے محسوب نہیں ہو سکتا ہے۔ فقط

---

(۱) والمهر یتاکد باحد معان ثلثة الدخول والخلوة و موت احد الزوجین (عالمگیری کشوری کتاب النکاح باب المهر فصل ثانی ج ۲ ص ۳۱٤. ط.س. ج۳ص ۳۰۳) ظفیر

شوہر قبل خلوت مر جائے تو مہر کا کیا حکم ہے

(سوال ۱۲۷۹) ایک لڑکی بالغہ کا نکاح ہوا مگر قبل خلوۃ صحیحہ اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ایسی حالت میں اس کے لئے عدت دس دن چار ماہ واجب ہے یا نہیں اگر اس نے قبل دس دن چار ماہ کے نکاح ثانی کر لیا تو نکاح جائز ہوا یا نہیں دین مہر پورا واجب ہے یا نہ ؟

(الجواب) مہر کل واجب ہے کیونکہ شوہر کے مرنے کی صورت میں زوجہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ پورا مہر شوہر کے ترکہ سے دلوایا جاوے گا۔ [1] فقط

مہر معجّل میں جب شوہر مفلس ہو تو کیا ہو گا

(سوال ۱۲۸۰) میری زوجہ کو اس کے والدین نے ورغلا کر اپنے گھر روک لیا ہے اور میرے اوپر مہر کا دعویٰ عدالت میں کرا دیا ہے اور بوقت نکاح کے میرے سے ایک اسٹامپ اور قاضی کے رجسٹر پر ایک ہزار کا مہر معجّل درج کرالیا تھا اور میں ایک نوکری پیشہ آدمی ہوں کوئی کافی جائیداد میرے پاس موجود نہیں ہے کہ میں مہر معجّل ادا کروں، عرصہ ڈیڑھ سال سے بیکار ہوں فاقہ کشی پر نوبت آگئی ہے اس صورت میں کیا حکم ہے کچھ کمی مہر میں ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں پورا مہر شوہر کے ذمہ واجب الاداء ہے اور مہر معجّل کا مطالبہ عورت ہر وقت کر سکتی ہے [2] باقی مفلسی کی وجہ سے وہی احکام جاری ہوں گے جو مدیون مفلس کے لئے ہوتے ہیں یعنی بعد اس کے کہ حکام کو اس کا مفلس ہو جانا محقق ہو جاوے تو اسکو مہلت دی جاوے گی یا کوئی قسط ادا کے لئے حسب استطاعت شوہر معین ہو گی۔ فقط

عورت سے مہر کے متعلق نہیں پوچھا اور شرع محمدی پر نکاح کر دیا گیا کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۲۸۱) نکاح پڑھتے وقت عورت سے اجازت لیکر نکاح پڑھایا گیا لیکن دین مہر کی اجازت لینا عورت سے بھول گئے بلکہ خاوند سے دریافت کیا اس نے شرع محمدی مہر کی اجازت دی اس صورت میں نکاح صحیح ہوا یا نہ اور مہر کے متعلق کیا حکم ہے ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا اور مہر کے جس مقدار پر عورت راضی ہو وہ درست ہے اگر عورت اسی مہر پر راضی ہے جو شوہر نے کہا تو وہی صحیح ہے ورنہ جو کچھ عورت کہے اور مرد اس کو قبول کر لیوے وہی مقدار مہر کی لازم ہو گی۔ [3] فقط

---

(۱) ویتاکد (ای المهر) عند وطؤ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص ۱۰۲) ظفیر

(۲) ولها منعه من الوطؤ و دواعیه و السفر بها ولو بعد وطؤ و خلوة رضیتها الخ لاخذ ما بین تعجیله من المهر کله او بعضه اواخذ قدر ما یعجل لمثلها عرفاً (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب مهر ج ۲ ص ٤۹۲ ط.س. ج۳ص ۱٤۳ مطلب فی منع الزوجة نفسها لقبض المهر) ظفیر (۳) ویصح النكاح وان لم یسم فیه مهر الخ ثم المهر واجب شرعاً ابانة لشرف المحل (هدایه) والمهر هو المال یجب فی عقد النكاح علی الزوج فی مقابلة منافع البضع (عنایه علی هامش فتح القدیر باب المهر ج ۳ ص ۲۰٤ مکتبه حبیبیه کوئٹه ج۳ص ۲۰٤) ظفیر

جو مکان مہر میں لکھ دیا وہ عورت بیچ سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۸۲) زلفو نے اپنے لڑکے محمد حسین کا نکاح حسین بخش کی لڑکی سے کیا اور حسین بخش نے اپنی لڑکی کا مہر دو سو روپیہ مقرر کیا اور زلفو نے اپنے لڑکے محمد حسین کے مہر کے عوض میں اپنی جائیداد میں سے ایک مکان مہر کے عوض میں لڑکے کی بیوی کے نام لکھ دیا یہ درست ہے یا نہیں اور زلفو اس مکان کو فروخت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ مکان حسین بخش کی دختر کا ہو گیا، مسمی زلفو کو اس کے فروخت کرنے کا اختیار نہیں ہے۔[1] فقط

مہر کا مطالبہ شوہر کے بعد اس کے باپ سے کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۸۳) زید بالغ کا نکاح بولایت والد ہندہ کے ساتھ ہوا زید و ہندہ ہر دو کا کفیل زید کا والد رہا اب زید کا انتقال ہو گیا کوئی جائیداد نہیں چھوڑی ہندہ مہر اپنا زید کے والد سے شرعاً وصول کرنے کی مجاز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر ہندہ کا بذمہ اس کے شوہر زید کے تھا زید کے والد سے بدون اس کے ضامن ہونے کے ہندہ مطالبہ مہر کا نہیں کر سکتی۔[2] فقط

اولاد ہونے سے مہر میں کمی تو نہیں ہوئی

(سوال ۱۲۸۴) ایک شخص کی زوجہ بارہ سال سے اپنے والدین کے یہاں ہے اس بیوی سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے شوہر نے ہر چند لانے کی کوشش کی مگر سسرال والوں نے انکار کیا شوہر نے دوسری شادی کر لی سسرال والوں نے مہر و نان نفقہ کی بابت نالش کر دی ہے آیا اولاد ہونے سے عورت کے مہر میں کچھ کمی ہو جاتی ہے اور جب کہ مہر دیا جائے گا تو نان نفقہ بھی دیا جائے گا یا نہیں اور دونوں اولاد والدہ کی ہمراہ ہے اور شوہر کہتا ہے کہ مہر تو میں دوں گا مگر میرے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے میرا ارادہ ہے کہ میں قسط سے مہر ادا کروں یہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اولاد کے ہونے سے مہر میں کمی نہیں ہوئی مہر پورا بذمہ شوہر اس صورت میں لازم ہے[3] لیکن چونکہ عورت کو اس کے والدین بے وجہ شوہر کے گھر نہیں بھیجتے اس لئے نفقہ عورت کا بذمہ شوہر کے اس صورت میں لازم نہیں ہے۔[4] اور اولاد کا نفقہ بیشک لازم ہے[5] اور مہر کے مطالبہ کا حق عورت کو یا اس کے

---

(۱) اس لئے کہ مہر عورت کا حق ہے اور وہی اس کی مالک ہے ثم المهر وجب شرعاً ابانة لشرف المحل (هدايه) ظفير

(۲) وصح ضمان الولي مهرها الخ و تطلب ايا شاءت من زوجها البالغ او الولي الضامن فان اوى رجع على الزوج ان ا كما هو حكم الكفالة(درمختار) لانه لا يطالب بلاضمان (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۰ و ج ۲ ص ۴۹۱ . ط.س. ج۳ ص۰۰ ۱۴ مطلب في ضمان الولي المهر) ظفير

(۳) ومن سمى مهر اعشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها لانه بالدخول يتحقق تسليم المبدل و به تاكد البدل(هدايه باب المهر ج۲) ظفير

(۴) فاما اذا امتنعت عن الانتقال الخ واما اذا كان الامتناع بغير حق الخ فلا نفقة لها وان نشزت فلا نفقة لها حتى تعود الى منزله والناشزة هي الخارجة عن منزل زوجها المانعة نفسها منه (عالمگيری مصری باب في النفقات ج ۲ ص ۴۸۵ ط ماجدية ج۱ ص ۵۴۵ الفصل الاول نفقة الزوجة) ظفير

(۵) نفقة الاولاد الصغار على الاب لايشاركه فيها احد (ايضاً فصل نفقة الاولاد ج ۲ ص ۴۹۶ ج۱ ص ۵۶۰) ظفير

ورثہ کوجب کہ مہر مؤجل ہوبعد طلاق کے یا موت کے ہے کذافی الدرالمختار والشامی وغیرهما [1] اور بعد وجوب کے مہر اگر فی الحال کل ادانہ ہو سکے تو برضاء زوجہ اور اس کے ورثہ کے قسط وار ادا ہو سکتا ہے لیکن ابھی تو شوہر مہر کے دینے میں یہ عذر کر سکتا ہے کہ مہر مؤجل ہے اور میں نے طلاق نہیں دی تو ابھی مہر کا مطالبہ میرے ذمہ نہیں ہو سکتا ہے اور اگر شوہر کو یہ عذر کرنا نہیں ہے اور فی الحال ادا کرنا ہے تو قسط مقرر کر دیوے۔ فقط

فارغ خطی قبول کرنے والی شوہر سے مہر لے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۸۵) زوجین میں بہت زیادہ ناموافقت تھی ایک روز چند اشخاص کو جمع کر کے ان کے روبرو عورت کو فارغ خطی دی اور عورت نے بھی قبول کرلی اور دوسرا شوہر کر لیا اب پہلے شوہر سے مہر لے سکتی ہے یا نہیں حالانکہ پہلے شوہر نے ایک دفعہ بھی جماع نہیں کیا؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار و یسقط الخلع والمباراة کل حق لکل منهما علی الاخر مما یتعلق بذلك النكاح قوله کل حق، شمل المهر والنفقة والمفروضة و الماضية والكسوة كذلك [2] الخ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں بعد فارغ خطی کے مہر بذمہ شوہر لازم نہیں رہا اور دعویٰ عورت کا دربارہ مہر وغیرہ شوہر اول پر باطل ہے۔

مقدار مہر پر بحث اور اس کا فیصلہ

(سوال ۱۲۸٦) اس طرف یورپ میں عام طور سے امیر غریب سب کا مہر چالیس ہزار مقرر کرتے ہیں اور جو مہر ازواج مطہرات اور حضور ﷺ کی صاحبزادیوں کا ہے اس کو ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں زید جو کہ عربی خواں طالب علم ہے اس کی نسبت پھوپھی زاد ہمشیرہ سے ہوئی ہے اب نکاح کی تجویز ہے اور لڑکی کے والدین چالیس ہزار سے کم پر کسی طرح راضی نہیں زید کہتا ہے کہ مہر مروجہ کے ساتھ نکاح کرنے میں شریعت مجھ کو عاصی ٹھہراتی ہے اس واسطے کہ اول تو شریعت نے اس شخص کو جو ادائیگی مہر کی نیت نہ رکھے حمازانی قرار دیا ہے چنانچہ ابن حجر مکیؒ زواجر عن اقتراف الکبائر میں لکھتے ہیں السابعة والستون بعد المائتين ان يتزوج امرة وفی عزمه انها لا يوفيها صداقها لو طلبته اخرج الطبرانی بسند رجاله ثقات انه ﷺ قال ايما رجل تزوج امرأة علی ما قل من المهر او كثر ليس فی نفسه ان يودی اليها حقها فمات ولم يود اليها حقها لقی الله يو مالقيامة وهوزان انتهى [3] اور میں حیثیت موجودہ کے اعتبار سے تقریباً آٹھ دس ہزار سے زائد کا متحمل نہیں اگر میں چالیس ہزار پر راضی ہو جاؤں تو ظاہر ہے کہ میری صحیح نیت ادائیگی کی نہیں ہے و رچالیس ہزار مہر مقرر کرنا دراصل جائز تھا تو اب اس کو لازم اور مثل واجب کے سمجھنا اور سنت کی تحقیر کرنا

(۱) الا التاجيل لطلاق او موت (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٩٣ .ط.س. ج۳ ص ١٤٤)
(۲) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷، ۷۷۸ .ط.س. ج۳ ص ٤٥١ مطلب حاصل مسائل الخلع والمباراة علی اربعة وعشرين وجها) ظفير
(۳) الزواجر عن اقتراف الكبائر، ظفير

سخت مذموم ہے' ایسی حالت میں حکم شرعی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مقدور مسنون سے مہر میں زیادتی نہ کی جاوے اور اگر اس وقت کسی قدر زیادہ بھی ہو جو قلب پر گراں نہ ہو تو یہ بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے تاکہ رفتہ رفتہ عمل بالسنۃ کی نوبت آئے شرعاً جو حکم ہو تحریر کیجئے۔ ؟

(الجواب) اس میں شک نہیں ہے کہ مہر کا کم ہونا بہتر ہے اور حیثیت سے زیادہ ہونا تو کسی طرح مناسب نہیں ہے حضرت عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں الا لا تعالوا صدقة النسآء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا و تقوى عند الله لكان اولیٰ كم بها نبي الله ﷺ ما علمت رسول الله ﷺ نكح شيئاً من نسائه ولا انكح من بناته على اكثر من اثنتي عشرة او قية [1] اس روایت سے بنات وازواج مطہرات آنحضرت ﷺ کا مہر بارہ اوقیہ ۴۸۰ درہم ہونا معلوم ہوا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت میں ساڑھے بارہ اوقیہ وارد ہیں جس کے پانچ سو درہم ہوتے ہیں اور یہ باعتبار اکثر ازواج کے ہے کیونکہ حضرت ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کا مہر چار ہزار درہم تھا حضرت ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ اگر یہ شبہ کیا جاوے کہ حضرت عمرؓ کا مہر کی مقدار زیادہ بڑھانے سے منع فرمانا آیت کریمہ واتيتم احدهن قنطارا [2] کے منافی معلوم ہوتا ہے کیونکہ آیت سے بہت بڑا خزانہ بھی مہر میں مقرر کرنا جائز معلوم ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیت سے جواز مہر کی زیادتی کا معلوم ہوتا ہے اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو یہاں تک کہ خزانہ ہو' اور حضرت عمرؓ کے ارشاد سے فضیلت کمی مہر کی معلوم ہوتی ہے پس کچھ تعارض نہ رہا کیونکہ حاصل یہ ہوا کہ اگرچہ مقدار کثیر مہر کی مقرر کرنا جائز اور درست ہے لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ مقدار مہر کی کم ہو بس یہی جواب صورت مسئولہ میں ہے کہ چالیس ہزار روپیہ یا اس سے بھی زیادہ مہر مقرر کرنا جائز ہے اگرچہ حیثیت شوہر اس قدر نہ ہو اور ادا کرنا دشوار معلوم ہو اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن افضل اور بہتر اور موافق سنت کے یہ ہے کہ مہر کی مقدار کم ہو اور حیثیت سے زیادہ تو کسی طرح نہ ہو۔

باقی زید کا یہ خیال کہ مہر مروجہ کے ساتھ نکاح کرنے میں شریعت مجھ کو عاصی اور مرتکب حرام ٹھہراتی ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ فقہاء حنفیہ یہاں تک تصریح فرماتے ہیں کہ اگر نکاح کے وقت مہر کی نفی بھی کردے کہ میں مہر نہ دوں گا تب بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور مہر مثل لازم ہوتا ہے اور مہر مثل وہی ہے جو اس خاندان میں مروج ہو' پس اگر نیت نہ دینے کی ہو تو بدرجہ اولیٰ نکاح صحیح ہو جاوے گا [3] اور روایت جو زواجر سے منقول ہے اس میں لفظ حقہا کا ہے جو جملہ حقوق کو شامل ہے یہاں تک معاشرت اور نفقہ وغیرہ کو بھی' پس جس شخص کی نیت نکاح میں یہ ہو کہ میں کوئی حق زوجہ کا ادا نہ کروں گا نہ مہر دوں گا نہ نفقہ نہ مسکن نہ لباس نہ صحبت وغیرہ تو اس کے عاصی عند اللہ ہونے میں کیا شبہ ہے اور واضح ہو کہ نیت ادا اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ اگر ہو سکا ادا کروں گا ورنہ معاف کرالوں گا تو اس صورت میں لاکھوں روپیہ بھی مہر مقرر ہو تو گنجائش نکل سکتی

---

(۱) مشکوٰۃ عن احمد و الترمذی وغیرهما' باب الصداق ص ۲۷۷ ' ظفیر

(۲) سورۃ النساء : ۳' ظفیر

(۳) وكذا يجب المهر المثل فيما اذا لم يسم مهر او نفى ان وطي الزوج اومات عنها (درمختار) قوله اونفى بان تزوجها على ان لا مهر لها (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٠. ط.س. ج۳ص۱۰۸/۱۰۹) ظفیر

ہے بہر حال حاصل یہ ہے کہ زیادتی مہر کے جواز میں تو کلام نہیں ہے اور نہ نکاح کے منعقد ہونے میں کلام ہے اور قبول کرنا زیادہ مقدار مہر کا سبب معصیت بھی نہیں ہے البتہ کمی کرنا مہر کا بہت ثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور جملہ اقوام شرفا و غیر شرفا کو اس رسم زیادتی مہر کو جو کہ درجہ مغالاۃ میں ہے ترک کرنا چاہئیے اور کمی مہر کا رواج دینا چاہئیے۔

لاولد عورت کے مہر کے وارث اس کی ماں بہن ہیں یا نہیں اور ان کے معاف کرنے سے معاف ہو گیا نہیں؟

(سوال ۱۲۸۷) میری اہلیہ کا لاولد انتقال ہو گیا والدین اور بہن بھائی موجود ہیں اگر مرحومہ کے والدین اپنا ترکہ مہر بطیب خاطر معاف کر دیں تو میں دین سے سبکدوش ہو سکتا ہوں یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں مرحومہ کے بہن بھائی وارث نہیں ہیں والدین اور شوہر وارث ہیں، پس والدین اگر اپنا حصہ مہر بحق شوہر معاف کر دیں تو شوہر بری الذمہ ہو جاوے گا۔ فقط

معافی صراحتاً ہونی چاہئیے

(سوال ۱۲۸۸) مرحومہ کا ترکہ مہر یا زیور و ظروف ثیاب وغیرہ کے اس کی والدین سے معافی کے لئے کنایۃً مثلاً مطالبہ نہ کرنا یا تصرف میں دخیل نہ ہونا کافی ہے یا صراحۃً الفاظ معافی شرط ہیں؟

(الجواب) مطالبہ نہ کرنا یا دخیل نہ ہونا کافی نہیں ہے، صراحۃً معافی کے الفاظ کہنا ضروری ہے۔ فقط

مرزائی شوہر سے فسخ نکاح کے بعد عدت و مہر کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۸۹) ہندہ اور خالدہ نے اپنے اپنے شوہروں سے جو مرزائی تھے فسخ نکاح کر لیا اس وجہ سے کہ وہ کافر اور مرتد ہیں کیا فی الواقع علماء کا ایسا فتویٰ ہے اور مہر و عدت و وراثت کے متعلق کیا حکم ہے؟

(الجواب) فی الواقع مرزائیوں کے بارے میں ایسا ہی فتوای ہے ان کا کافر و مرتد ہونا متفق علیہ ہو گیا ہے لہذا کوئی عورت سنیہ مسلمہ ان کے نکاح میں نہیں رہ سکتی علیحدگی ضروری ہے اور مہر و عدت لازم ہے اور وراثت ثابت نہ ہو گی۔ [1] فقط

شوہر پاگل ہو تو مہر کا مطالبہ کس سے ہو اور کب؟

(سوال ۱۲۹۰) ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے ہوا رخصتی سے پہلے وہ شخص پاگل ہو گیا اور گھر سے نکل

---

(۱) ویجب مہر المثل فی نکاح فاسد الخ و یثبت لکل واحد منہما فسخ دخل بہا اولا و تجب العدۃ بعد الوطؤ الخ من وقت التفریق الخ و یثبت النسب (درمختار) قولہ و یثبت النسب اما الارث فلا یثبت فیہ (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۸۱ ' ۴۹۴ .ا.س.ج۳ص ۱۳۱ تا ۱۳۴) ظفیر

گیا جس کو نکلے ہوئے تقریباً چھ سال گزر چکے اب تک کچھ پتہ اس کی موت وحیات کا معلوم نہیں لڑکی کے والدین مہر طلب کرتے ہیں اس صورت میں لڑکے کے ورثہ کے ذمہ مہر واجب ہے تو کس قدر نیز لڑکی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) مہر مؤجل کا حکم شرعاً یہ ہے کہ بعد طلاق یا موت احد الزوجین اس کا مطالبہ عورت یا اس کے ورثہ کر سکتے ہیں پس اس صورت میں کہ زوج مفقود الخبر ہے جب تک اس کی موت کا حکم نہ کیا جاوے اس وقت تک عورت اس کے والدین مطالبہ دین مہر کا نہیں کر سکتے اور مہر اس صورت میں پورا بذمہ شوہر لازم ہے اور اس کی زوجہ چار سال کے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ پوری کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے جیسا کہ امام مالکؒ کا مذہب ہے کیونکہ دربارہ نکاح حنفیہ نے بھی امام مالکؒ کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے اور میراث پر فتویٰ نہیں ہے اس میں نوے برس کی عمر یا موت اقران وغیرہ پر فتویٰ دیا ہے یا مفوض الی رای الحاکم ہے کما فی الشامی قوله خلافا لمالكؒ فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين وهو مذهب الشافعي القديم واما الميراث فمذهبهما كمذهبنا في التقدير بتسعين سنة او الرجوع الى راى الحاكم.[1] فقط

جو بیوی قابل مجامعت نہ ہو اس کا مہر لازم ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۹۱) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا اور زید ہندہ کے پاس بغرض صحبت تین شب متواتر گیا معلوم ہوا کہ ہندہ قابل مجامعت نہیں ہے عضو مخصوص میں برائے نام سوراخ ہے پیشاب بھی بمشکل تمام ہوتا ہے اب زید کہتا ہے کہ میں اس کو طلاق دوں گا ہندہ اپنا مہر مانگتی ہے اس صورت میں زید کو پورا مہر دینا ہوگا یا نصف اس پر ایک شخص مولوی نور محمد نے پورے مہر کا حکم اور فتویٰ لکھا ہے جس پر حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جواب ذیل تحریر فرمایا ہے۔

(الجواب) اقول سبیدہ ازمتہ التحقیق صورت مسئولہ میں پورا مہر کسی طرح واجب نہیں کیونکہ فقہانے تصریح کی ہے کہ رتق کی صورت میں خلوۃ صحیحہ متحقق نہیں ہوتی اور رتق کی تفسیر جو فقہانے کی ہے اس کے نیچے صورت مسئولہ بھی داخل ہو جاتی ہے کما فی الدر المختار من الحسى رتق بفتحتين التلاحم و قرن بالسكون عظم الخ وفي الشامي قوله عظم في البحر عن المغرب القرن في الفرج مانع يمنع من سلوك الذكر فيه[2] الخ ص ۳۴۷ ج ۲ اور بحر الجواہر میں رتق کے یہ معنی لکھے ہیں رتق بالفتح ضد الفتق من باب نصر باندهنا رتقاء زنیکه باوی دخول نتوان کرده في المغرب امراة رتقاء اذا لم يكن لها خرق الا المبال ه وه عورت جس کے ساتھ دخول نہ کر سکے اور اس کی صرف پیشاب کا روزن ہی ہو (ص ۱۱۴) اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ عورت مذکورہ پر عند الفقہاء وكذا عند الاطباء رتقا ہونا صادق آئے گا

---

(۱) رد المحتار كتاب المفقود ص ٤٥٦ مطلب في الافتاء بمذهب امام مالك في زوجة المفقود. ط.س. ج٤ ص ٢٩٥ ظفیر
(۲) رد المحتار باب المهر ص ٤٦٥ ج ٢ مطلب في احكام الخلوة. ط.س. ج٣ ص ١١٤. ظفیر

لہذا رتقا کے ساتھ خلوت کا جو حکم ہے وہی اس عورت کی خلوت کا بھی حکم ہوگا یعنی نکاح کو منعقد تسلیم کیا جائے گا اور اگر خلوت کے بعد زوج طلاق دیکر اس کو جدا کرنا چاہے گا تو نصف مہر دینا پڑے گا کما فی الھدایه وان کان احدھما مریضاً او صائماً فی رمضان او محرماً بحج فرض او نفل او بعمرة او کانت حائضاً فلیست الخلوة صحیحة حتی لو طلقها کان لها نصف المهر ج ۲ ص ۳۰۶ خلاصہ یہ کہ رتق وقرن کے ہوتے ہوئے خلوۃ غیر صحیح کو فقہاء نے تسلیم کرلیا ہے اور خلوۃ فاسدہ غیر صحیحہ کے بعد بصورت طلاق نصف مہر واجب ہو جاتا ہے لہذا صورت مسئولہ میں عورت مذکورہ بھی بصورت طلاق نصف مہر کی مستحق ہے اور مجبوب کے مسئلہ کے ساتھ اس مسئلہ کو کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے کہ مجبوب کی صورت میں خلوۃ کو فقہاء نے فاسد نہیں مانا بلکہ اس کو خلوۃ صحیحہ تسلیم کرتے ہیں۔ فان هذا من ذالك فقط

لڑکی کے مرنے کے بعد باپ مہر کا دعویٰ کر سکتا ہے

(سوال ۱۲۹۲) باپ لڑکی کے مرنے کے بعد دعویٰ مہر کا کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بقدر اپنے حصہ کے باپ مہر کا دعویٰ شوہر سے کر سکتا ہے اسی طرح شوہر اپنا حصہ عورت کے ترکہ سے لے سکتا ہے۔

بیوی کی ہر چیز میں شوہر کا جو حصہ ہے وہ وضع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۳) جب کہ زید شوہر نے نفقہ اور سکنی ہمیشہ اپنے ذمہ رکھا اور نیز جو چیز باسن وغیرہ مسماۃ کے باپ کے گھر کی تھی یا کوئی جائیداد کہ جس کا مالک بعد وفات مسماۃ کے نصف کا زید ہوا اس کی بھی قیمت لگانی درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) شوہر اپنے نصف حصہ کا حساب کر کے مہر کے معاوضہ میں اس کو لگا سکتا ہے مثلاً عورت کا باپ اپنے حصہ کا مہر لینا چاہتا ہے اور شوہر کا حق اس ترکہ عورت میں ہے جو کہ باپ کے قبضہ میں ہے تو اس کا حساب کر کے جس کا جو کچھ لینا دینا باقی ہے اس کے موافق عملدر آمد ہوگا۔ فقط

مہر میں اختلاف پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۹۴) اگر مہر میں اختلاف ہو خاوند کہتا ہے کہ مہر مثلاً ایک ہزار ہے اور وارث زوجہ کے مہر پانچ ہزار بتاتے ہیں اور خاندان میں مہر مختلف ہو تو کس کا قول معتبر ہوگا۔؟

(الجواب) اگر گواہ کسی کے پاس موجود ہوں تو اس کے موافق عمل کیا جاوے گا اور اگر گواہ کسی کے پاس نہیں ہیں تو جس کا قول موافق مہر مثل کی ہو اس کے موافق عمل کیا جاوے گا [1] اور مہر مثل وہ ہوتا ہے جو اس

---

(۱) وان اختلفا فی قدره حال قیام النکاح فالقول لمن شهد له مهر المثل بیمینه وای اقام بینة قبلت سواء شهد مهر المثل له اولها اولا وان اقاما البینة فبینتها مقدمة ان شهد مهر المثل له و بینته مقدمة ان شهد مهر (جاری ھے)

عورت کے باپ کے خاندان میں مروج ہو اور در مختار میں خلاصہ سے منقول ہے کہ اس کی بہنوں اور پھوپھیوں کے مہر کا اعتبار ہوگا والحرة مهر مثلها الشرعي مهر مثلها اللغوي اى مهر امراة تماثلها من قوم ابيها الخ[1] فقط

مہر جو رسمی طور پر مقرر ہوتا ہے وہ لازم ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۵) مہر معجّل ہندوستان میں محض رسمی طور سے مقرر کیا جاتا ہے نہ کہ مرد کی نیت دینے کی ہوتی ہے اور نہ عورت کے لینے کی نیت ہوتی ہے اس صورت میں مہر لازم ہوتا ہے یا نہیں اور آنحضرت ﷺ کے وقت میں کسی وارث نے دعویٰ مہر کا کیا ہے یا نہیں؟

(الجواب) عرب میں دستورا کثرا اپنی حیات میں مہر کے ادا کردینے کا تھا اور مہر کی مقدار آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اس قدر نہ ہوتی تھی جس کا تحمل شوہر کو نہ ہو یا ادا دشوار ہو بہر حال مسئلہ شرعی یہ ہے کہ جو مقدار مہر کی مقرر ہو جاوے وہ شوہر پر لازم ہو جاتی ہے دینے کی نیت ہونا یا نہ ہونا اس پر کچھ اثر نہیں کرتا۔[2] فقط

جس نے غلط تعریف کر کے شادی کرائی اس سے مہر وصول کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹٦) زید نے بکر کو اشتعال دیا کہ مسماۃ زینب بیوہ منکسر المزاج خوبصورت ہے بکر نے اس بیان پر اس سے نکاح کر لیا بعدہ معاملہ مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ زید کی تعریف کے برعکس ہے اور مطلقہ ہے اب بکر اپنی منکوحہ کو طلاق دیتا ہے اگر منکوحہ مہر طلب کرے تو بکر زید سے رجوع کر سکتا ہے کیونکہ زید نے بکر کو دھوکہ دیا ہے؟

(الجواب) اس صورت میں بکر کے ذمہ مہر واجب ہوا بوجہ استمتاع منکوحہ کے تو بکر اس کو زید سے نہیں لے سکتا قال الله تعالىٰ ان تبتغوا باموالكم محصنين غير مسافحين[3] پس معلوم ہوا کہ مہر کا ذمہ دار شوہر ہی ہے زید سے اس کو لینے کا حق نہیں ہے اور اس دھوکہ دہی کی وجہ سے زید کے ذمہ ضمان مہر کی لازم نہ ہوگی۔ فقط

پونے تین روپے مہر ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۷) مہر ۲/۱۲ کا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر شرعی کم از کم دس درہم کا ہے[4] جس کے تقریباً پونے تین روپے ہوتے ہیں (دس درہم

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) المثل لهالان البينات لا ثبات خلاف الظاهر وان كان مهر المثل بينهما تخالفا فان حلفا او برهنا قضى به وان برهن احدهما قبل برهانه (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر مطلب سائل الاختلاف فى المهر ج ۲ ص ٤۹۷ ط.س. ج۳ص۱٤۸) ظفير

(۱) ايضاً مطلب فى بيان مهر المثل ص ٤۸۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۳۷ ظفير

(۲) تجب العشرة ان سماها او دونها و يجب الاكثر منها ان سمى الاكثر (درمختار) افاد ان المهر وجب بنفس العقد (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص۱۰۱تا ۱۰۲) ظفير

(۳) سورة النساء : ٤ ظفير (٤) واقله عشر دراهم فضة وزن سبعة مثا قل الخ و تجب العشرة ان سماها او دونها (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص۱۰۱تا ۱۰۲) ظفير

ساڑھے اکتیس ماشہ چاندی کے برابر ہے' چاندی کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے اس لئے ہر زمانہ میں سکہ رائج الوقت سے مہر شرعی کی مقدار مختلف ہوگی' آج کل ساڑھے چھ روپے تولہ چاندی بکتی ہے تو اس حساب سے اس کی قیمت سترہ روپے زیادہ ہوگی لہذا اس سے کم موجودہ دور میں مہر جائز نہ ہوگا ظفیر)

نابالغ پر مہر لازم ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۲۹۸) نابالغ لڑکے پر مہر واجب ہوتا ہے یا نہیں ؟ یا نابالغ کے باپ پر مہر لازم ہے ؟

(الجواب) مہر نابالغ لڑکے پر لازم ہوا اگر باپ اس کا ذمہ دار ہو گیا تھا تو باپ سے وصول ہو سکتا ہے۔[1] فقط

نابالغ کی بیوی مہر کا دعویٰ کس پر کرے ؟

(سوال ۱۲۹۹) اگر لڑکا لڑکی کو چھوڑ دے تو مہر کا دعویٰ کس پر ہو سکتا ہے ؟

(الجواب) نابالغ لڑکا طلاق نہیں دے سکتا بعد بلوغ کے طلاق دے سکتا ہے مہر کا دعویٰ لڑکے یعنی شوہر پر ہوگا اور اگر باپ ذمہ دار ہوا ہے تو باپ بھی ہو سکتا ہے۔[2] فقط

باپ ضامن ہو تو اس سے مہر کا مطالبہ کیا جائے گا

(سوال ۱۳۰۰) لڑکا نابالغ ہے اور باپ کی اجازت سے مہر مقرر ہوا تھا اور نابالغ کے دستخط بھی کرائے گئے تھے' اس صورت میں مہر کس پر واجب ہے اور کس سے لینا چاہئے ؟

(الجواب) دستخط ہوئے یا نہ ہوئے لڑکا در اصل ذمہ دار مہر کا ہے اگر باپ ضامن ہو گیا تھا تو اس سے مہر لیا جاوے گا۔[3] فقط

شوہر پر مہر کس عمر میں واجب ہے ؟

(سوال ۱۳۰۱) لڑکے پر کس وقت اور کس عمر میں مہر واجب ہوتا ہے ؟

(الجواب) مہر کے واجب ہونے کے لئے بلوغ لڑکے کا شرط نہیں ہے نابالغ کے ذمہ بھی مہر لازم ہو جاتا ہے۔[4] فقط

---

(۱) اذا زوج ابنته الصغیر امراۃ و ضمن عنه المهر وكان ذلك في صحته جاز (الى قوله) ثم للمرأة ان تطالب الولى بالمهر (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۳۳۹ طبع ماجدية ج۱ ص ۳۲۶) ظفير

(۲) لا يقع طلاق (الى قوله) الصبى ولو مراهقا (الدر المختار ج ۲ ص ۲۱۷ ط.س. ج۳ ص ۲۴۲ تا ۲۴۳) ظفير

(۳) من سمى المهر عشر فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات (الى ان قال) وان طلقها قبل الدخول والخلوة فلها نصف المسمى (هدايه ج ۲ ص ۳۰۴) اذا زوج ابنه الصغير امراۃ و ضمن عنه المهر (الى قوله) للمراۃ ان تطالب الولى بالمهر (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۳۳۹ طبع ماجديه ج۱ ص ۳۲۶) ظفير

(٤) من سمى مهرا عشر فما زاد فعليه المسمى هداية ج ۲ ص ۳۰۳) ظفير

مہر لازم ہے خواہ حالت ظاہر نہ کی ہو

(سوال ۱۳۰۲) نکاح کے وقت لڑکی کی حالت قاضی صاحب پر ظاہر نہیں کی تو نکاح صحیح اور مہر لازم ہوا یا نہیں؟

(الجواب) حالت ظاہر کی یا نہ کی نکاح ہو گیا اب کچھ نہیں ہو سکتا اور مہر لازم ہو گیا۔[1] فقط

مہر ختم نہیں ہو سکتا

(سوال ۱۳۰۳) اگر نابالغ لڑکے کے مہر توڑنے کی نالش عدالت میں کی جاوے تو مہر ٹوٹ سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نہیں ٹوٹ سکتا۔[2] فقط

عورت کے معاف کرنے سے مہر معاف ہو جاتا ہے

(سوال ۱۳۰٤) اگر عورت بالغہ پہلی رات کو اپنا زر مہر معاف کردے تو معاف ہو جاوے گا یا نہیں؟

(الجواب) مہر معاف ہو گیا اگر زوجہ اس معافی کو تسلیم کرلے یا دو گواہ مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہ ہوں تو مہر ساقط ہو گیا مطالبہ مہر کا پھر کوئی نہیں کر سکتا اور اگر زوجہ کو معافی سے انکار ہو اور گواہ شرعی موجود نہ ہوں تو مطالبہ زوجہ صحیح ہو گا۔[3] فقط

بغیر خلوت طلاق سے نصف مہر ہوتا ہے

(سوال ۱۳۰۵) اگر زوج اپنی منکوحہ کو نکاح کے بعد بغیر رخصتی کے طلاق دے دے، مہر لازم ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) بدون خلوت صحیحہ اور وطی و جماع کے اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو آدھا مہر لازم ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن و قد فرضتم لهن فريضة فنصف مافرضتم[4] الاية وفي الدر المختار و يجب نصفه بطلاق قبل وطئ او خلوة[5] الخ فقط

مہر میں مکان دینا درست ہے اور اس سے نکاح ہو گیا

(سوال ۱۳۰٦) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مہر میں ایک مکان دینا مقرر کیا اور کہا کہ

---

(۱) و ينعقد اى النكاح يثبت و يحصل انعقاده بالا يجاب والقبول (ردالمحتار ج ۲ ص ۳۰۲ ط.س. ج۳ص ۹) ظفير

(۲) من سمى مهر اعشر فما زاد فعليه المسمى (هدايه ج۲ ص ۳۰۲) فاذان المهر وجب بنفس العقد (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص ۱۰۲) ظفير

(۳) وصح حطها لكله او بعضه عنه قبل اولا (الدرالمختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۳۲٤ ط.س. ج۳ص ۱۱۳) ونصابها بغير ها من الحقوق سواء كان الحق مالاً او غيره كنكاح و طلاق الخ رجلان او رجل وامراتان (الدرالمختار كتاب الشهادات ج ۲ ص ۹۱ ط.س. ج۵ص ٤٦٥) ظفير

(٤) سورة البقرة : ۱۲ ظفير

(٥) الدرالمختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ٤٥٦ ط.س. ج۳ص ۱۰٤ ظفير

رجسٹری بعد نکاح کے کرادوں گا دو سال ہو گئے رجسٹری نہیں ہوئی اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں اور نیز وہ شخص ٹھیٹر میں ملازم ہے اور یک چشم ہے ان امور سے نکاح میں تو کچھ فرق نہیں آیا؟

(الجواب) نکاح ہو گیا اور جو مکان شوہر نے مہر میں دینا مقرر کیا تھا وہ مہر ہوا اور زوجہ کی ملک ہو گیا رجسٹری اگر نہ کی گئی تب بھی وہ مکان زوجہ کی ملک ہے[1] شوہر کی رجسٹری نہ کرانے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آیا اور نہ اس وجہ سے کہ شوہر ٹھیٹر میں ملازم ہے اور یک چشم ہے نکاح میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ فقط

مہر مؤجل کے وصول کرنے کی مدت!

(سوال ۱۳۰۷) مہر مؤجل وصول کرنے کی کیا میعاد ہے۔؟

(الجواب) مہر مؤجل فرقت بالطلاق کے بعد یا موت کے بعد ادا کرنا واجب ہوتا ہے ویقع ذلك على وقت وقوع الفرقة بالموت او الطلاق وروى عن ابى يوسفؒ ما يويد هذا القول كذافى البدائع (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۳۱) ظفیر

(سوال ۱۳۰۸) زوجہ بعد وصول کرنے مہر کے ملکیت شوہر سے حصہ وصول کرنے کے مستحق ہے یا نہ؟

(الجواب) بعد حاصل کرنے مہر کے اگر زوج فوت ہو جاوے تو زوجہ کو حصہ پہنچے گا اور قبل الفوت نفقہ و کسوۃ کے سوا استحقاق نہیں ہے۔ فقط

دیوانہ کی بیوی کیا کرے؟

(سوال ۱۳۰۹) ہندہ کا شوہر مسلوب الحواس ہو گیا آیا ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور ہندہ اپنے شوہر سے طلاق لے سکتی ہے یا خلع کر سکتی ہے یا نہ اور مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور جب کہ شوہر مسلوب الحواس کی جائیداد اس قدر ہے کہ وہ زوجہ کے بار کفالت کی ذمہ دار ہو سکتی ہے تو اس صورت میں زوجہ کو دعویٰ مہر کا حق شرعاً حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسلوب الحواس اور دیوانہ کی زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی[2] اور دیوانہ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی[3] اور نہ خلع ہو سکتا ہے مہر اگر مؤجل ہے تو شوہر دیوانہ کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد سے اس کی زوجہ مہر لے سکتی ہے فی الحال دعویٰ نہیں کر سکتی کیونکہ مہر مؤجل کا مطالبہ طلاق یا موت کے بعد ہو سکتا ہے صورت مسئولہ میں طلاق تو ہو نہیں سکتی لہذا بعد موت شوہر دعویٰ مہر کا ہو سکتا ہے[4] هذا كله فى كتب الفقه فقط

---

(۱) ويجب الاكثر منها ان سمى الاكثر و يتاكد عند وطئ او خلوة صحت (درمختار) وافادان المهر وجب بنفس العقد الخ (رد المحتار ج ۲ ص ٤٥٤ باب المهر. ط.س. ج۳ص۱۰۲) ان المسمى ان كان غير النقود بان كا عرضا او حيوانا اما ان يكون معينا باشارة اواضافة فيجب بعينه (رد المحتار ج ۲ ص ٤٧٩ .ط.س. ج۳ص۱۲۹) مطلب تزوجها على عشرة دراهم او ثوب) ظفير (۲) ولا يتخير احدهما اى الزوجين بعيب الاخرفاحشا لجنون و جذام الخ (الدرالمختار على هامش رد المحتار ج۲ص ۸۲۲ باب العنين وغيره .ط.س. ج۳ص۵۰۱) ظفير
(۳) لايقع طلاق المولى على امراة عبد (الى قوله) والمجنون (الدرالمختار ج ۲ ص ۲۱۷ .ط.س. ج۳ص۲٤۲) ظفير (٤) ولو كان المهر مؤجلا (الى قوله) و يقع ذلك على وقت وقوع الفرقة بالموت اوبالطلاق وروى عن ابى يوسف ما يويد هذا القول كذافى البدائع (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۳۳۱ ج۱ص۳۱۸) ظفير

بیوی نے مہر معاف نہ کیا تو شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے

(سوال ۱۳۱۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کا مہر ادا نہیں کیا تھا اور نہ زوجہ سے معاف کرایا تھا کہ زوجہ کا انتقال ہو گیا تو اس وقت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) مہر اس کا بذمہ شوہر واجب الاداء ہے لیکن اگر متوفیہ کے اولاد کچھ نہیں ہے تو نصف ترکہ متوفیہ کا وارث شوہر ہوتا ہے اور نصف باقی ورثہ کو ملتا ہے پس مہر میں سے بھی نصف شوہر کو پہنچا[1] فقط

مہر معاف کرنے کے وقت گواہ ضروری نہیں

(سوال ۱۳۱۱) مہر معاف کرتے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر کے معاف ہونے کے لئے کسی گواہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے[2] لیکن اگر عورت کے ورثہ انکار کریں تو دو گواہوں سے معافی ثابت ہوگی۔[3] فقط

کیا مہر میراث میں داخل ہے

(سوال ۱۳۱۲) کیا مہر بھی میراث میں داخل ہے؟

(الجواب) میراث میں مہر بھی داخل ہے اگر اولاد نہیں تو خاوند کا حصہ نصف مہر وغیرہ ہے۔ فقط

بیماری کے اخراجات مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۱۳) عورت منکوحہ کی بیماری و دیگر ضروریات میں جو روپیہ صرف ہو وہ مہر میں محسوب ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ اخراجات بدون رضامندی عورت مہر میں محسوب نہیں ہو سکتے۔[4] فقط

مہر مقرر کرنے کی وجہ!

(سوال ۱۳۱٤) نکاح میں مہر مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہے اور اس کا کیا سبب ہے؟

(الجواب) نص قطعی میں وارد ہے واحل لكم ما وراء ذلكم ان تبتغوا باموالكم محصنين غير مسافحين[5] الاية اس آیت قطعیہ سے مہر کا ضروری ہونا معلوم ہوا (اس سے عورت کی عظمت و شرافت کو

---

(۱) واما الزوج فحالتان النصف عند عدم الولد وولد الابن وان سفل والربع مع الولد الخ (سراجی ص ۱۳) ظفیر

(۲) وصح حطها لكله او بعضه عنه قبل اولا (الدر المختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۳٦٤ مطلب فی حط المهر. ط.س. ج۳ص۱۱۳) ظفیر (۳) وما سواء ذلك من الحقوق يقبل فيما شهادة رجلين او رجل وامراتين سواء كان الحق مالا او غير مال مثل النكاح والطلاق الخ (هدايه ج ۳ ص ۱۳۵)

(٤) اعلم ان المذهب الصحيح الذى عليه الفتوى وجوب النفقة للمريضة قبل النقله او بعد ما امكنه جماعها اولاء معها زوجها اولا حيث لم تمتع نفسها اذا طلب نقلتها فلا فرق حينئذ بينها و بين المراة الصحيحه لو موجود التمكن من الاستمتاع كما فى الحائض والفساد الخ (رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۹۲. ط.س. ج۳ص۵۷۸) ظفير

(۵) سورة النساء ركوع ٤ ' ظفير

اجاگر کرنا ہے ثم المهر واجب شرعا لشرف المحل' البحر الرائق ج ۲ ص ۱۵۲ ظفیر)

زیورات جو شوہر نے دیئے وہ مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۱۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی پس مہر مقرر شدہ میں زیورات از وقت نکاح تا وقت طلاق شمار ہوں گے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر شوہر نے مہر میں حساب کر کے زیور دیا ہے تو وہ مہر میں محسوب ہوگا اور اگر ہدیۃً و ہبۃً دیا ہے تو مہر میں شمار نہ ہوگا اور اگر محض عاریۃً دیا تھا تو وہ زیور شوہر کی ملک ہے اگر وہ چاہے مہر میں محسوب کر سکتا ہے۔[1] فقط

مہر کا دعویٰ

(سوال ۱۳۱۶) زید نے اپنی ہمشیرہ مرحومہ ہندہ کے مہر کا دعویٰ عمر شوہر ہندہ پر کیا' عمر نے جواب دیا کہ ہندہ اپنی حیات میں مہر معاف کر چکی ہے اور ثبوت معافی میں چند گواہ پیش کئے حاکم نے گواہوں میں جرح وغیرہ کا نقص نکال کر گواہی رد کر دی اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

(الجواب) معافی مہر کا ثبوت شرعی پورا ہو تو دعویٰ مہر کا عورت کے بھائی کی طرف سے مسموع نہ ہوگا مفتی کا کام اسی قدر ہے کہ یہ تحریر کرے کہ اگر دو گواہ عادل معافی مہر کے موجود ہیں تو مہر ساقط ہے[2] اور مطالبہ عورت کے بھائی کا غیر مسموع ہے اور اگر دو گواہ عادل نہیں ہیں یا کوئی امر موجب رد شہادت ان میں موجود ہے تو عورت کے بھائی کا دعویٰ صحیح اور مہر اس کو دلوایا جائے گا باقی قبول یا رد شہادت یہ کام حاکم و قاضی کا ہے۔ فقط

اطاعت نہ کرنے کی صورت میں مہر

(سوال ۱۳۱۷) زید کی بیوی اس کی اطاعت نہیں کرتی اگر زید اس کو طلاق دے دے تو مہر لازم ہوگا یا نہیں ؟

(الجواب) اگر دخول یا خلوۃ صحیحہ ہو چکی ہے تو طلاق کے بعد پورا مہر ادا کرنا لازم ہے۔[3] فقط

مہر مثل سے کیا مراد ہے ؟

(سوال ۱۳۱۸) ایک عورت کا نکاح مہر مثل پر ہوا بعد چند روز کے میاں بیوی میں مہر کے متعلق اختلاف ہوا

---

(۱) لو بعث الى امراته شيئاً ولم يذكر جهته عند الدفع غير جهة المهر فقالت هو اى المبعوث هدية وقال هو من المهر او من الكسوة او عارية فالقول له بيمينه(الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۹ .ط.س. ج۳ص ۱۵۱ مطلت فى ما يرسل الى الزوجة) ظفير

(۲) وما سواء ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال الخ (هدايه ج ۳ ص ۳۸) ظفير

(۳) يجب الاكثر منها ان سمى الاكثر و يتاكد عند وطؤ اوخلوة صحت (الدرالمختار على هامش رد المحتار با بالمهر ج ۲ ص ۴۵۴ .ط.س. ج۳ص ۱۰۲) ظفير

بیوی کا یہ قول ہے کہ میرا مہر مثل میری ماں اور حقیقی بہن کے برابر یعنی جتنا جتنا ان کا تھا اتنا ہی میرا ہے خلاف خاوند کے وہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ تمہارا مہر تمہاری سوتیلی بہنوں کے برابر ہے اب عند الشرع کس کا قول معتبر ہے اور خاوند کو کون سا مہر ادا کرنا ہوگا اور وقت نکاح کے بجز مہر مثل کے کوئی تفصیل نہیں کی گئی تھی۔ فقط

(الجواب) در مختار میں ہے و مهر مثلها الشرعی مهر مثلها اللغوی ای مهر امراة تماثلها من قوم ابيها لا امها الخ سناً و جمالاً [1] الخ اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ باپ کے اقربا میں جو عورت اس کے مثل ہو عمر اور صورت و دینداری وغیرہ میں اس کے مہر کو دیکھنا چاہئے وہی مہر مثل ہے اور یہ بھی اس عبارت میں مذکور ہے کہ ماں اور اس کے قبیلہ کے مہر کا اعتبار نہیں اور شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی بہن اور علاتی بہن میں کچھ فرق نہیں ہے ان میں جو اس کے مماثل ہو عمر و صورت وغیرہ میں جو اس کا مہر ہوگا وہی اس کا مہر ہوگا۔ فقط

مہر مؤجل قرار پایا اب لڑکی کا باپ معجّل کا دعویٰ کرتا ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۱۹) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا اور مہر موجل قرار پایا لیکن یا تو قاضی کی غلطی سے یا ہندہ کے باپ کی سازش سے رجسٹر قاضی میں لفظ مؤجل تحریر نہیں ہوا ہندہ لاولد ہے اور اس کا باپ بہت مقروض ہے اس نے ہندہ کو اپنے قبضہ میں کر کے ہندہ کے نصف دین کا دعویٰ عدالت میں کر دیا اس صورت میں مہر مؤجل کا اعتبار ہے یا کیا جب کہ عرف یہاں کا یہ ہے کہ اگر دین مہر بلا صراحت ہوتا ہے تو تا قیام نکاح و تاحیات زوجین زوجہ کو کسی جزو کے ملنے کا رواج نہیں ہے، ہندہ کا باپ کہتا ہے کہ رواج کا عدم وجود اس وقت معلوم ہو سکتا ہے کہ عدالت میں کوئی مقدمہ گیا ہو اور ناکامی ہوئی ہو اور بلا عدالت کی تجویز کے رواج کا پتہ نہیں چل سکتا۔

(الجواب) اعتبار اسی کا ہے جو کچھ درباره مہر قرار پایا تھا پس جب کہ مہر موجل قرار پایا تھا تو مؤجل ہی لازم ہے اور مہر مؤجل کا مطالبہ بعد طلاق یا موت کے ہو سکتا ہے عرف یہی ہے کذا فی عالمگیریہ۔[2] فقط

اگر مرنے والے شوہر کی جائیداد مہر سے کم ہو تو بقیہ ورثہ کے ذمہ ہوگی یا نہیں؟

(سوال ۱۳۲۰) اگر متوفیہ کی جائیداد مہر سے کم ہو تو ورثہ کے ذمہ اس کی ادائیگی ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) متوفی کی جائیداد سے مہر لیا جا سکتا ہے [3] اگر متوفی کی جائیداد اس کو کافی نہ ہو تو وارثوں پر ادا کرنا لازم نہیں ہے۔ فقط

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار ج۲ ص ۴۸۷ باب المهر. ط.س. ج۳ ص ۱۳۷. مطلب في بيان مهر المثل ظفير (۲) ولا خلاف لا حد ان تاجيل المهر الى غاية معلومة الخ وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشائخ فيه قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا كان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت (عالمگیری باب المهر ج ۱ ص ۲۹۸ باب السابع فصل حادی عشر ج ص ۳۱۸) ظفیر (۳) تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة الاول و تجهيزه من غير تبذير ولا تقصير ثم تقضى ديونه من جميع ما بقى من ماله الخ (سراجی ص ۴)

عورت کی زندگی میں مہر میں کسی کا حق پہنچتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۲۱) عورت کی زندگی میں اس کے مہر میں کن کن ورثہ کو حصہ پہنچے گا ؟

(الجواب) کسی کو نہیں پہنچتا۔ فقط

موت کے وقت جو مہر معاف کراتے ہیں اس سے معاف ہوتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۲۲) شوہر کو دفن کرنے سے پہلے اکثر عورتیں ورثاء متوفی اپنا فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے زوجہ متوفی کو مجبور کرتے ہیں کہ مہر معاف کردے چونکہ وہ وقت نہایت رنج والم و سقوط عقل و ہوش و پریشانی کا ہوتا ہے' ایسے وقت کی معافی مہر معتبر ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ایسے وقت کی معافی صحیح و معتبر ہے۔[1] فقط

معافی کے وقت کسی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں

(سوال ۱۳۲۳) مہر معاف کرنے کے وقت زوج وزوجہ کے قریبی رشتہ دار باپ بھائی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں ؟

(الجواب) معافی مہر کے لئے زوج اور زوجہ کے رشتہ داروں کے موجود ہونے کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر زوجہ معافی مہر سے انکار کرے تو شوہر کے وارثوں پر دو گواہ عادل معافی مہر کے پیش کرنا ہوگا بدون گواہوں کے بصورت انکار زوجہ معافی مہر ثابت نہ ہوگی۔[2] فقط

مہر مطلق ہو تو کتنے کا مطالبہ زندگی میں کر سکتی ہے ؟

(سوال ۱۳۲٤) اگر مہر بلا صراحت ثابت ہو تو اندریں حال کہ اگر عورت لاولد ہو اور اس کا باپ عیاش اور فضول خرچ اور مقروض ہو اور شوہر نے اس کی سکونت اور خورد ونوش کا بھی انتظام کردیا ہو اور کسی خاص رواج کا بھی ثبوت نہ ہو تو زوجہ شرعاً بحیات زوجین کس قدر مہر پانے کی مستحق ہے یعنی نصف کی وہ دعویٰ دار ہے یا خمس وربع کی ؟

(الجواب) مہر مؤجل ہونا اگر ثابت ہو جاوے تو ہندہ مہر کا مطالبہ شوہر کے مرنے پر یا طلاق دینے پر کر سکتی ہے کذافی العالمگیریہ وهذا لان الغاية معلومة فى نفسها وهو الطلاق او الموت الخ (باب المهر)[3] ترجمہ اور یہ اس لئے کہ غایۃ اور مدت معلوم ہے اور وہ طلاق ہے یا موت ہے الخ اور در مختار میں ہے الا

---

(۱) وصح حطها لكله او بعضه عنه قبل اولاد(درمختار) بما لحط الا سقاط كما فى المغرب الخ وان لا تكون مريضةمرض الموت (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٤ و ج ۲ ص ٤٦٥ .ط.س.ج۳ص۱۱۳ مطلب فى حط المهر الخ) ظفير

(۲) ونصابها لغير ها من الحقوق سوا لكان الحق مالا او غيره كنكاح و طلاق الخ رجلان الخ او رجل وامراتان (الدرالمختار على هامش رد المحتار ' كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥ .ط.س.ج۵ص٤٦٥) ظفير

(۳) عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۹۸ باب المهر الباب السابع فصل حادى عشر ج ٤ ص ۳۱۸ ' ظفير

التاجیل لطلاق او موت فیصح للعرف ص ۳۵۹ شامی [1] جلد ۲ ترجمہ مگر مدت مہر کی بوقت طلاق کے یاموت کے صحیح ہے عرف کی وجہ سے (اس سے پہلے نہ نصف کا دعویٰ کر سکتی ہے نہ ربع و خمس کا ظفیر)

مہر مؤجل ثابت ہو جائے تو یہ کس وقت پانے کی عورت مستحق ہوگی ؟

(سوال ۱۳۲۵) اگر مدعیہ کی طرف سے اس کے دعویٰ کے موافق مہر کا بلاصراحت مقرر ہونا ثابت نہ ہو سکے اور زید ہی کا قول کہ مہر مؤجل قرار پایا تھا تسلیم کر لیا جاوے تو ہندہ کس وقت مہر پانے کی مستحق ہے ؟

(الجواب) اگر مہر کے معجّل ومؤجل ہونے کی کچھ تصریح نہ ہو اور عورت کا دعویٰ عدم تصریح کا ثابت ہو جاوے تو عرف کے موافق حکم ہوگا اور جب کہ مدار عرف پر اور رواج پر ہے تو عرف و رواج وہاں کا دیکھنا چاہئے کہ عام طور سے جب کہ مہر مطلق ہو اور کچھ تصریح نہ ہو کس وقت مہر دیا جاتا ہے قال فی فتح القدیر بل المعتبر فی المسکوت العرف الخ ص ۹۱ جلد ۲ یعنی بلکہ معتبر اس مہر میں جس میں کچھ تصریح نہ ہو عرف ورواج اس شہر کا ہے (اب اگر وہاں کا عرف موجل ہے تو طلاق یا موت کے بعد مطالبہ کا حق ہے پہلے نہیں ظفیر)

مہر مطلق میں رواج ملنے کا نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا ؟

(سوال ۱۳۲۶) اور اگر مہر توبلاصراحت ثابت ہو کہ امروہہ کے اہل سنت سادات میں اگر مہر بلاصراحت مقرر ہوتا ہے تو بحالت حیات زوجین زوجہ کو کسی جزو کے ملنے کا رواج نہیں ہے تو شرعاً ہندہ کو اس وقت کوئی جزو مل سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ مہر میں کچھ تصریح اور قید نہ ہو اور عرف ورواج وہاں کا یہ ہے کہ تاقیام نکاح و تاحیات زوجین مہر نہیں دیا جاتا تو اسی کے موافق عمل در آمد ہوگا اور ہندہ کو کوئی جزو مہر کا اس وقت نہیں مل سکتا جیسا کہ فتح القدیر کی عبارت مذکورہ میں گزرا ہے اور نیز فتح القدیر کی عبارت مذکورہ میں قاضی خاں سے منقول ہے فان لم بینوا قدر المعجل ینظر الی المراة والی المهر انه کم یکون المعجل لمثل هذه المراة من مثل هذ االمهر فیجعل ذلك ولا یتقدر بالربع والخمس بل یعتبر المتعارف فان الثابت عرفاً کالثابت شرطا [2] الخ پس اگر بیان نہ کریں مقدار معجّل کی تو عورت کو اور اس کے مہر کو دیکھا جاوے گا کہ ایسی عورت کے لئے ایسے مہر میں سے کس قدر مہر معجّل ہوتا ہے اسی قدر اس کو فی الحال دیا جاوے گا چوتھائی اور پانچویں حصہ کی کچھ تعین اور تحدید نہیں ہے بلکہ متعارف کا اعتبار ہے اس لئے کہ جو امر عرف سے ثابت ہو وہ ایسا ہے جیسا کہ شرط سے ثابت ہو۔

---

(۱) دیکھئے رد المحتار مطبوعہ استنبول ج ۲ ص ۴۹۳ ' باب المهر ،ط.س، ج۳ ص ۱۴۴ ' ظفیر
(۲) دیکھئے فتح القدیر باب المهر و عالمگیری جلد اول ص ۲۹۷ ج۱ ص ۳۱۸ باب المهر الباب السابع فصل حادی عشر ' ظفیر

ثبوت رواج کے لئے کیا چاہئیے ؟

(سوال ۱۳۲۷) ہندہ کے باپ کا یہ قول کہ ثبوت رواج کے واسطے عدالت کی تجویز ضروری ہے صحیح ہے یا نہیں اور ثبوت رواج کے واسطے کسی حاکم یا قاضی کے فیصلہ کی ضرورت ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ثبوت عرف ورواج کے لئے کسی فیصلہ کی اور عدالت کی تجویز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس شہر کا عرف ورواج وہاں کے واقعات سے معلوم ہو سکتا ہے ہندہ کے باپ کا قول اس بارے میں صحیح نہیں ہے جیسا کہ عبارت قاضی خاں مذکورہ ینظر الی المراۃ والی المھر الخ سے واضح ہے' واللہ تعالیٰ اعلم

اگر بیوی شوہر کا مال لے کر بھاگ جائے تو وہ مہر میں وضع کیا جائے گا یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۲۸) میری دوسری بیوی میری عدم موجودگی میں میری بغیر اجازت اپنے بہنوئی کے ساتھ بہ نیت فعل بد فرار ہو گئی اور اپنے ہمراہ مال وزیور جس میں میری لڑکی کا بھی زیور تھا جو تقریباً پندرہ سو کا تھا لے گئی اور اس کا مہر ایک ہزار کا ہے تو اس صورت میں وہ مہر کی دعویدار ہو سکتی ہے یا مہر ادا ہو گیا ؟

(الجواب) اگر عورت اقرار کرے مال واسباب شوہر کے لے جانے کا اور اس کو مہر میں محسوب کرے تو محسوب ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ فقط

زنا کی وجہ سے بیوی کو طلاق دی تو وہ مہر کی مستحق ہو گی یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۲۹) زید اپنی عورت زانیہ کو طلاق دیتا ہے یہ عورت بعد طلاق کے مہر کی مستحق ہو گی یا نہیں ؟

(الجواب) اگر صحبت یا خلوت ہو چکی ہے تو وہ عورت بعد طلاق کے کل مہر پانے کی مستحق ہے[1] (اور اگر صحبت وخلوت نہیں ہوئی تو نصف ظفیر)

بوقت موت قبل خلوت پورا مہر عورت کیوں پاتی ہے ؟

(سوال ۱۳۳۰) بصورت تسمیہ مہر عند النکاح قبل خلوت اگر زوج فوت ہو جاوے تو فقہ کی کتابوں سے کل مہر کا واجب الاداء ہونا معلوم ہوتا ہے فالمسمی عند الوطی اوالموت احدھما سواء کان الموت قبل خلوۃ او بعدہ لیکن اس حکم کا ثبوت کہاں سے ہے آیت قرآنی یا حدیث ہے ؟

(الجواب) موت احد الزوجین کی صورت میں پورا مہر لازم ہونا باجماع ثابت ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے ولا اختلاف للاربعۃ فی ھذا[2] اور وہ حدیث جو عدم تسمیہ مہر و موت قبل دخول کی صورت میں پورا مہر لازم ہونے میں وارد ہے اس اجماع کی دلیل ہے وہ حدیث یہ ہے وعن علقمۃ عن ابی مسعودؓ انہ سئل

---

(۱) ویتاکد عند وطؤ اوخلوۃ صحت من الزوج او موت احدھما (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب المھر ج ۲ ص ٤٥٤. ط.س. ج۳ص ۱۰۲) ظفیر
(۲) مشکوٰۃ شریف باب الصداق ص ۲۷۷' ظفیر

عن رجل تزوج امراة ولم يفرض لهاشيئاً ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعودؓ لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط و عليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان الاشجعي لم فقال قضى رسول الله ﷺ فى بروع بنت واشق امراة منا بمثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعودؓ رواه ابوداؤد والنسائى والدارمى[1] مشكوٰة شريف فقط

عورت مہر مؤجل زندگی میں وصول کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۳۱) زید چوبیس سال سے اپنی زوجہ ہندہ کو نان و نفقہ نہیں دیتا مہر مقررہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ جس میں سے دو ثلث مؤجل اور ایک ثلث معجل ہے اس میں سے مہر معجل تو بتدریج وصول ہو گیا اب مہر مؤجل زید کے ذمہ باقی ہے زید اس کی ادائیگی سے پہلو تہی کرتا ہے زید کے کوئی جائیداد بھی ایسی نہیں ہے جو بعد وفات وصول کی امید ہو اب ہندہ مہر مؤجل وصول کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) مہر مؤجل کے وصول کا وقت فقہاء نے موت یا طلاق لکھی ہے یعنی جب کہ مہر مؤجل کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا تو بوقت فرقت وصول ہو سکتا ہے خواہ فرقت طلاق سے ہو یا موت سے۔ قال فى العالمگيريه لا خلاف لاحد ان تاجيل المهر الى غاية معلومة نحو شهر او سنة صحيح وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشائخ فيه قال بعضهم يصح وهذا لان الغاية معلومة فى نفسها وهو الطلاق اوالموت الخ كذافى المحيط[2] عالمگيريه فقط

والدین کی اجازت کے بغیر عورت مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں اور میاں بیوی کے اختلاف کی صورت میں کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۳۳۲) زوجہ بالغہ بلا اجازت والدین کے مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں اگر شوہر گواہ پیش کرے کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہے اور زوجہ منکر ہو تو اس صورت میں دعوی عورت کا مسموع ہو گا یا نہ ؟

(الجواب) زوجہ بالغہ برضائے خود اپنا مہر معاف کر سکتی ہے[3] اور شوہر اگر دو گواہان عادل و ثقہ سے معافی مہر ثابت کر دے تو عورت کا انکار معتبر نہیں ہے اور دعوی عورت کا دربارہ مہر غیر مسموع ہے۔[4] فقط

مہر کی معافی کے بعد عورت پھر مستحق ہوتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۳۳) اگر عورت راضی و خوشی سے شوہر کو مہر معاف کر دے روبرو گواہان کے تو بعد معاف کرنے کے پھر عورت مستحق مہر پانے کی ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر عورت مہر معاف کر دے تو مہر معاف ہو جاتا ہے اور بعد معاف کرنے کے پھر عورت کو

---

(۱) مشکوٰۃ شریف باب الصداق ص ۲۷۷ ' ظفیر

(۲) عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع ج ۲ ص ۲۹۸ ماجدیة ص ۳۱۸، ظفیر

(۳) وصح حطها لكله او بعضه عنه (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٤ ط.س ج۳ص ۱۱۳ مطلب فى حط المهر والابراء عنه)

(٤) وما سوى ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا اوغير مال مثل النكاح والطلاق الخ (هدايه كتاب الشهادة ص ۱۳۸ ' ج۳. ط.س ج۳ص ٤٦٥)

عند اللہ مہر کا لینا شوہر سے درست نہیں ہے لیکن اگر عورت مہر کے معاف کرنے سے منکر ہو اور شوہر کے پاس دو گواہ عادل معافی مہر کے نہ ہوں تو قاضی حکم مہر دلوانے کا کر دے گا۔[1] فقط

مہر جب مطلق ہو تو عورت یہ دعویٰ کر سکتی ہے کہ مہر دو ورنہ تمہارے پاس نہ جاؤں گی؟

(**سوال ۱۳۳۴**) ہندہ کا مہر بوقت نکاح مطلق تھا بلا قید معجّل و مؤجل اب ہندہ اپنے والدین کے یہاں ہے اور اس کی یہ خواہش ہے کہ اپنا مہر وصول کر لوں اور نفقہ وغیرہ کا انتظام ہو جائے تب زوج کے گھر جاؤں اس صورت میں ہندہ وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

(**الجواب**) ہندہ کو ابھی مہر وصول کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ مہر مطلق میں عرفاً وصول مہر کا وقت موت یا طلاق ہے باقی شوہر اگر فی الحال مہر دے دے کچھ حرج نہیں ہے مگر جبراً ہندہ ابھی اس کو وصول نہیں کر سکتی[2] اور نفقہ ہندہ کا شوہر کے ذمہ اسی وقت لازم ہے کہ ہندہ شوہر کے گھر جانے سے انکار نہ کرے شوہر جہاں رکھے وہاں رہے۔[3] فقط

طلاق بائن کے بعد جب دوبارہ شادی کی تو پہلا مہر عورت لے سکتی ہے یا نہیں؟

(**سوال ۱۳۳۵**) ایک عورت کا نکاح ایک مرد سے مہر مقررہ پر ہوا تین چار ماہ بعد شوہر نے زوجہ منکوحہ کو طلاق بائن دے دی چند ایام کے بعد بروئے شرع پھر اسی سے نکاح ثانی کر لیا اور مہر دوسری مرتبہ مہر جدید بوعدہ عند الطلب قرار پایا اور مہر اول کی بابت کوئی تصفیہ نہیں ہوا ایسی صورت میں مہر اول قابل ادائیگی رہا یا نہیں؟

(**الجواب**) وطیٔ یا خلوت صحیحہ کے بعد اگر طلاق دی جاوے تو پورا مہر لازم ہوتا ہے پھر جو دوسرا نکاح ہو گیا اس کا مہر علیحدہ واجب ہے مہر اول بھی ادا کرنا چاہئے اور مہر ثانی بھی ویتاکد عند وطئ او خلوۃ صحت الخ[4] (**درمختار**) فقط

مہر کی کم اور زیادہ مقدار کیا ہے؟

(**سوال ۱۳۳۶**) مہر شرع محمدی کی مقدار کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کیا ہے؟

(**الجواب**) شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہیں جو قریب تین پونے تین روپے کے ہوتے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد نہیں ہے ھکذا فی کتب الفقہ[5] (یہ واضح رہے کہ

(۱) قال علیہ السلام البینۃ علی المدعی و الیمین عل من انکر (ہدایہ ج ۳ ص ۱۸۷) ظفیر

(۲) ولہا منعہ من الوطئ و دواعیہ والسفر بہا الخ لاحد ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ او قدر ما یعجل لمثلہا عرفاً (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۲ ط.س. ج۳ ص ۱۴۳ مطلب فی منع الزوجۃ نفسہا لقبض المہر) ظفیر (۳) فیجب للزوجۃ علی زوجہا ولو صغیر الخ منعت نفسہا للمہر الخ لا خارجۃ من بیتہ بغیر حق وھی الناشزۃ حتی تعود (ایضاً باب النفقۃ ج ۲ ص ۸۸۶ ط.س. ج۳ ص ۵۷۲ مطلب اللفظ جامد و مشتق) ظفیر

(۴) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ظفیر

(۵) اقلہ (ای المہر) عشرۃ دراھم الخ و تجب العشرۃ ان سماھا او دونہا و یجب الاکثر عنہا ان سمی الاکثر (درمختار) یجب الاکثر ای بالغاما بلغ (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۲ ط.س. ج۳ ص ۱۰۲) ظفیر

دس درہم کا صحیح وزن ساڑھے اکتیس ماشے چاندی ہے لہذا چاندی کے بھاؤ کے حساب سے دس درہم کی قیمت متعین کی جائے گی مفتی علامؒ نے تین پونے تین روپے دس درہم کی قیمت ۱۳۳۴ھ میں لکھا ہے اس وقت چاندی سستی تھی اس وقت ۱۳۹۱ھ میں چاندی کا بھاؤ تقریباً سات روپے تولہ ہے' اس حساب سے دس درہم کی قیمت ہمارے زمانہ میں اٹھارہ سوا اٹھارہ روپے ہوگی' اس لئے سوا اٹھارہ روپے سے کم مہر نہیں ہو سکتا ہے اور جس طرح قیمت بڑھے گی روپے کی مقدار بھی زیادہ ہوگی۔واللہ اعلم' ظفیر)

جو مہر طے ہوا ہے وہی واجب ہے یا زیادہ یا کم؟

(سوال ۱۳۳۷) زید کا نکاح بعمر سولہ سال ہندہ کے ساتھ جس کی عمر تیرہ سال کی تھی ہوا تو کیا وہ تعداد مہر کی جو بوقت نکاح قائم ہوئی وہی واجب ہوئی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جو مقدار مہر کی بوقت نکاح مقرر ہوئی وہی قائم رہے گی اور وہی مقدار بذمہ شوہر واجب ہے لیکن اگر قبل از دخول و خلوت کے شوہر طلاق دے دیوے تو نصف مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہوگا۔[1] فقط

مہر کا ایک حصہ دے دیا تو اب طلاق کے وقت پھر کل کی مستحق ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۳۸) وقت نکاح تشریح مہر مؤجل و معجّل کی نہ تھی اور بعد نکاح کے زید نے ایک جزو مہر کا ہندہ کو ادا کیا تو طلاق کے وقت کل مہر ادا کرنا ہوگا یا کیا؟

(الجواب) طلاق کے وقت کل مہر باقی ماندہ ادا کرنا ہوگا۔[2] فقط

طلاق نہ دینے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۳۹) درصورت طلاق نہ دینے کے کل مہر کا دعویٰ ہو سکتا ہے یا جزو کا یا نہیں ہو سکتا؟

(الجواب) نہیں ہو سکتا۔فقط

طلاق کی طلب پر شوہر نے کہا کہ مہر معاف کردو تو لڑکی کے باپ نے ذمہ لے لیا اب طلاق دے دی تو مہر کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳٤۰) ایک شخص نے اپنے داماد سے کہا کہ تو میری دختر کو طلاق دے دے اس نے کہا کہ اگر وہ مہر معاف کردے گی تو میں طلاق دے دوں گا زوجہ کے باپ نے ضامن ہو کر کہا کہ میں اپنی دختر سے مہر معاف کرادوں گا اس بنا پر شوہر نے طلاق دے دی بعد میں نہ باپ نے معاف کرایا نہ لڑکی نے معاف کیا اس

---

(۱) ولو سمی اقل من عشرة فلها العشرة (الی قوله) ولو طلقها قبل الدخول تجب خمسة عند علمائنا(هدایه باب المهر ج ۲ ص ۳۰٤) ظفیر
(۲) وبالطلاق یتعجل المؤجل (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤۹۳ .ط.س. ج۳ص ۱٤٤) ظفیر

صورت میں شوہر کے ذمہ مہر ادا کرنا واجب ہے یا کیا؟
(الجواب) اس صورت میں طلاق ہو گئی اور بی بی نے اگر مہر معاف نہ کیا تو باپ ذمہ دار ہے اس سے لیوے۔ فقط

جو مہر مؤجل ہے اس میں سے کچھ معجّل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۴۱) ہندہ کا عقد زید کے ساتھ بمعاوضہ زر مہر (اعـ روپیہ ۲۱) اشرفی پانچ دینار کے منعقد ہوا یہ کل مہر سیاہیہ نکاح میں بلفظ مہر مؤجل لکھا ہے متناکحین حی و قائم ہیں اور ہنوز نکاح بھی قائم ہے اب سوال یہ ہے کہ مہر مذکورہ بالا کا کوئی جزو مہر معجّل ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی مقدار کیا ہو گی؟
(الجواب) جب کہ تمام مہر مؤجل قرار پایا ہے تو اس کی کوئی مقدار معجّل نہیں ہو سکتی اور فی الحال مطالبہ کسی جزو کا نہیں ہو سکتا ہے۔[1] فقط

خنثیٰ عورت کو مہر ملے گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۴۲) جب کہ ہندہ کے کوئی علامت مذکر و مؤنث کی نہیں اور نہ پستان صرف راستہ پیشاب مثل ایک بہت تنگ سوراخ کے ہے ایسی حالت میں اس کا مہر نصف لازم ہو گا یا نہیں؟
(الجواب) جب کہ ہندہ خنثیٰ مشکل ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو اس کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوا لہذا مہر بھی لازم نہ ہو گا نہ کل نہ نصف در مختار میں ہے۔[2] فقط

مہر میں قرض شمار ہو گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۴۳) زوجہ کا مہر قرض میں شمار ہو گا یا نہیں؟
(الجواب) زوجہ کا مہر دینا بذمہ شوہر ہو تا ہے اور اس کا ادا کرنا تقسیم ترکہ سے مقدم ہو تا ہے (معلوم ہوا کہ قرض میں شمار نہ ہو گا)[3] ظفیر)

مزنیہ سے نکاح کیا پھر طلاق دی تو مہر کتنا ملے گا؟

(سوال ۱۳۴۴) زید نے زینب کے ساتھ زنا کیا جب لڑکا پیٹ میں پیدا ہوا تو زینب کا نکاح زید کے ساتھ پڑھا دیا بعد تین روز کے ہم بستر ہو کر تین طلاق دے دی، زینب کو پورا مہر ملے گا یا نصف؟

---

(۱) وان کان لا الی غایة معلومة قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایة معلومة فی نفسها و هو الطلاق اوالموت (عالمگیری کشوری ج ۳ ص ۳۳۹ .ط.س. ج۳ص۳۱۸ باب المهر الباب السابع فصل حادی عشر) ظفیر
(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۵۶ .ط.س. ج۳ص ٤ ای ان ایراد العهد علیهما لا یفید ملك استمتا ع الرجل بهما لعدم محلیتهما له (رد المحتار ج ۲ ص ۳۵٦ .ط.س. ج۳ص ٤) ظفیر
(۳) افادان المهر وجب بنفس العقد (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ .ط.س.ج۳ص۱۰۲) ظفیر

(الجواب) اس صورت میں زینب کا نکاح زید کے ساتھ صحیح ہو گیا تھا [۱] اور صحبت کے بعد طلاق دینے سے پورا مہر زینب کا زید کے ذمہ لازم اور واجب الاداء ہو گیا۔ [۲] فقط

شوہر کے اس کہنے سے کہ بغیر میری اجازت کہیں نہ جانا ورنہ مہر نہ دوں گا اور بیوی چلی گئی تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۴۵) زید نے اپنی بی بی ہندہ سے کہا کہ اگر تم بغیر میری اجازت کے اور میری عدم موجودگی میں کہیں گئی تو تمہارا دین مہر میں نہ دوں گا بعد دو ہفتہ کے عدم موجودگی میں اپنے رشتہ دار کے یہاں چلی گئی تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اس صورت میں مہر ساقط نہیں ہوا زید کے ذمہ مہر ہندہ کا لازم ہے اور زید کو وہ مہر دینا ہوگا۔ [۳] فقط

پہلے ڈھائی سو پر نکاح کیا پھر تجدید نکاح چودہ ہزار سے زیادہ پر کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۴۶) مسمی بڈن نے ۲۷ محرم ۳۸ھ کو مسماۃ زہرانی سے بمعاوضہ مہر مبلغ دو سو پچاس روپیہ مہر مؤجل عقد کیا اٹھارہ روز بعد بتاریخ ۱۵ صفر ۱۹۳۸ھ مسمی بڈن مذکور نے مسماۃ مذکورہ سے چودہ ہزار سات سو پچاس روپیہ مہر مقرر کر کے تجدید نکاح کی یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) منکوحہ سے عقد ثانی کرنا فضول ہے لیکن اضافہ مہر صحیح ہے۔ [۴] فقط

رضاعی بھائی بہن میں شادی ہو گئی تو مہر لازم ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۴۷) زید اور فاطمہ نے ایک تیسری عورت کا جو اجنبیہ ہے دودھ پیا' زید و فاطمہ کے اولیاء نے دونوں کا باہم عقد کر دیا' یہ عقد صحیح ہے یا نہیں' بہر حال مہر موطوءَ کا ناکح پر لازم ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح ان دونوں رضیعین (دودھ پینے والوں) کا باہم درست نہیں ہے ان میں تفریق ہونی چاہئے اور

---

(۱) وصح نکاح حبلی من زنا الخ ثم لو نکح الزانی حل له وطؤها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی الحرمات ج ۲ ص ۴۰۱. ط.س. ج۳ص ۴۸) ظفیر

(۲) و تجب العشرة ان سماها او دونها ويجب الاكثر منها ان سمی الاكثر و يتاكد عند وطی اه خلوة صحت من الزوج (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهرج ۲ ص ۴۵۴. ط.س. ج۳ص ۱۰۳) ظفیر

(۳) افادان المهر و جبت بنفس العقد الخ والمايتاكد لزوم تمامه بالوطؤ ونحوه (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴. ط.س. ج۳ص ۱۰۳ ظفیر

(۴) نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا ۔۔۔ انکاح فضول ہوا البتہ مہر میں اضافہ شوہر کی طرف سے ہو گیا او زید علی ماسمی فانها تلزمه بشرط قبولها فی المجلس الخ وفی الكافی جدد النكاح بزيادة الف الزمه الالفاده (درمختار) حاصل عبارة الكفای تروجها فی السريا لف ثم فی العلانيته بالفين فی الاصل انه يلزمه سنده الالفان و يكون زيادة فی المهر۔

و عندابی يوسف المهر هو الا ول لان العقد الثانی لغو فيلغو ما فيه و عند الامام ان الثانی وان لغالا يلغو ما فيه من الزيادة (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۳' ۴۶۴. ط.س. ج۳ص ۱۱۱) ظفیر

بصورت وطی مہر لازم ہے۔[1] فقط

بلا مہر نکاح ہوا اور قبل خلوت طلاق دے دی تو مہر اب کیا ہوگا؟

(سوال ۱۳۴۸) ایک مرد ۱۶ سالہ عمر کا نکاح دختر ۷ سالہ نابالغہ سے ہوا اور بوقت ایجاب و قبول مہر کا ذکر بھی نہیں ہوا اور نہ کابین نامہ میں تحریر ہوا مرد نے بوجہ عدم بلوغ زوجہ زوجہ کو قبل وطی طلاق دے دی تو اس صورت میں مہر کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) حکم شرعی اس صورت میں یہ ہے کہ جب کہ بوقت نکاح مہر کا تذکرہ اور تسمیہ نہیں ہوا اور طلاق دخول و خلوۃ سے پہلے دی گئی تو مہر کچھ لازم نہیں ہے صرف متعہ یعنی تین کپڑے یا ان کی قیمت لازم ہے۔[2] فقط

بد اطواری کی وجہ سے طلاق دی جائے تو بھی مہر دینا ہوگا

(سوال ۱۳۴۹) زید کا عقد سلمہ کے ساتھ بمعاوضہ زر مہر ایک سو پچھتر روپیہ سکہ عثمانیہ باندھا گیا سلمہ نے بعد عقد ایک سال تک اپنے منہ پر نقاب رکھا ہر وقت ہم بستری اور خدمت گزاری سے ناراض رہتی تھی بعد نقاب اٹھ گیا اس کی ساتھ ہی فحش کلامہ و نافرمانی خاوند کے ساتھ کی زید نے ایسی حرکات سے تنگ آکر خوراکی ماہانہ دیکر اس کی والدہ کے پاس روانہ کر دیا اور زر مہر ماہانہ حسب آمدنی ادا کرنا چاہتا ہے مگر اس کی والدہ زر مہر متفرق حاصل کرنے سے روکتی ہے کہ یکمشت دیا جائے زید میں یکمشت ادا کرنے کی قدرت نہیں ہے ایسی عورت کے ساتھ کیا کیا جائے کیا نان و نفقہ زید کے ذمہ واجب الادا ہے بد اخلاقی و نافرمانی سے تنگ آکر طلاق دی جاوے تو زر مہر کیا عائد ہوگا، سلمہ زر مہر کے حاصل کرنے میں دریغ کرتی ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

(الجواب) مہر اگر مؤجل ہے یعنی فی الحال دینا مہر قرار نہ پایا تھا تو اس کے وصول کرنے کا وقت فقہاء نے طلاق یا موت لکھی ہے قبل طلاق عورت مطالبہ نہیں کر سکتی[3] اور اگر مہر معجل ہے تو عورت فی الحال اسکا مطالبہ کر سکتی ہے لیکن جب کہ شوہر یکمشت دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو باقساط ادا کیا جاوے گا اور جو عورت شوہر کے مکان سے بلا اس کی اجازت کے از راہ نافرمانی چلی جاوے اسکا نفقہ ساقط ہے مگر صورت مسئولہ میں چونکہ خود شوہر نے اس کو بوجہ اس کی بد اخلاقی کے اس کی والدہ کے پاس بھیجا ہے تو اس صورت میں نفقہ شوہر کے ذمہ لازم ہے۔[4] فقط

---

(۱) فیحرم منه ای بسببه ما یحرم من النسب رواه الشیخان (الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج۳ص۲۱۳) ويجب مهر المثل في نكاح فاسد بالوطؤ لا بغيره (ايضاً باب المهر ج ۲ ص ۴۸۱ و ص ۴۸۲ ط.س. ج۳ص ۱۳۱ مطلب في نكاح الفاسد) ظفير (۲) وتجب متعة لمفوضة وهي من زوجت بلا مهر طلقت قبل الوطؤ وهي ورع و خمار و ملحفة (درمختار) ولو دفع قيمتها اجبرت على القبول (رد المحتار باب المهر ج۲ ص ۴۶۱، ۴۶۲ ط.س. ج۳ص ۱۱۰ مطلب في احكام المتعة) ظفير (۳) ويتاكد المهر عند وطؤ او خلوة الخ (درمختار) واذا تاكد المهر اما ذكر لا يسقط بعد ذلك وان كانت الفرقة من قبلها لان البدل بعد تاكده لا يحتمل السقوط الا بابراء (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج۳ص ۱۰۳) ظفير (۴) فتجب (النفقة) المزوجة بنكاح صحيح الخ على زوجها الخ ولو هي في بيت ابيها اذا لم يطالبها الزوج بالنقلة به يفتى وكذا طالبها ولم تمنع (الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقة ج۲ص ۸۸۶، ۸۸۹. ط.س. ج۳ص ۵۷۲) ظفير

خلوت سے پہلے طلاق دینے پر مہر لازم ہو گا یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۵۰) زید نے اپنا عقد ہندہ سے بہ تقرری مہر سوا چالیس روپیہ کے کیا اور قبل وطی اور خلوۃ صحیحہ کے زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیکر نکاح سے خارج کر دیا اور مہر دینے سے انکار کرتا ہے اور موضح القرآن سے آیۃ کریمہ لاجناح علیکم الخ دلیل میں پیش کرتا ہے اس صورت میں مہر دینا ہو گا یا نہیں ؟

(الجواب) صورت مذکورہ میں قبل دخول و خلوۃ طلاق دینے سے نصف مہر لازم آتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضۃ فنصف ما فرضتم الآیۃ[1] اور یہ آیت لا جناح علیکم الایہ [2] کے بعد ہے اس کی تفسیر کو بھی موضح القرآن میں دیکھ لیں وہ پہلا حکم مہر واجب نہ ہونے کا اس وقت ہے کہ مہر بالکل مقرر نہ ہو اور قبل دخول و خلوۃ طلاق دی جاوے اور جب کہ مہر کی مقدار مقرر ہوئی ہو جیسا کہ اس صورت میں ہے اور طلاق قبل دخول و خلوۃ واقع ہوئی ہو تو نصف مہر لازم آتا ہے اس آیت وان طلقتموھن الآیۃ میں اس کا بیان ہے اور کتب فقہ میں بھی یہ مسئلہ اسی طرح ہے۔[3] فقط

بیوی سے مہر معاف نہ کرا سکا تو اب کیا کرے ؟

(سوال ۱۳۵۱) بکر کی زوجہ کا انتقال ہو گیا اور بکر نے نہ تو مہر ادا کیا چونکہ وسعت نہیں تھی اور نہ مہر معاف کرایا اب زوجہ کی والدہ وغیرہ سے بکر مہر معاف کرالیوے تو معاف ہو سکتا ہے یا نہیں جب کہ مرحومہ لاولد ہے (۲) مرحومہ کے مہر کا حقدار کون کون ہے (۳) کوئی ایسی صورت ہے جب کہ وہ واقعی ادائیگی کے قابل نہیں ہے کہ وہ مرحومہ کے قرض مہر سے بچ جاوے اور قیامت میں گرفتار عذاب نہ ہو (۴) اگر کوئی شخص خلوۃ میں اپنی زوجہ سے مہر معاف کرالیوے تو معاف ہو جائے گا یا نہ گواہوں کی ضرورت تو نہ ہو گی ؟

(الجواب) زوجہ کے مرنے کے بعد زوجہ کے وارثوں سے اگر مہر معاف کرائے گا مہر معاف ہو جائے گا عام اس سے کہ ادائے مہر کی استطاعت ہو یا نہ ہو اور مہر میں خاوند کا بھی حق ہے اس کو معاف کرانے کی ضرورت نہیں[4] (۲) زوجہ کے وارثوں کو مہر اسی طرح پہنچے گا جس طرح کہ زوجہ کا اپنا مملوکہ مال پہنچتا ہے (۳) معاف کرانے کے سوا اور کوئی صورت نہیں (۴) اگر تخلیہ میں زوجہ سے مہر معاف کرالے تو وہ عند اللہ معاف ہو جاوے گا لیکن اگر جھگڑا قاضی کے یہاں پیش ہو گا تو وہ بغیر گواہ یا اقرار زوجہ کے مہر ساقط نہ کرے گا۔ فقط

بیس برس بعد مہر کے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۵۲) زید کہتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ کو بیس برس ہوئے طلاق دے دی ہے مگر اب تک زید نے دین مہر اپنی زوجہ کا ادا نہیں کیا کیا ایسی صورت میں زید کی زوجہ کو دین مہر کے مطالبہ کا حق شرعاً حاصل ہے

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۳۱

(۲) ایضاً (۳) و یجب نصفہ بطلاق قبل وطؤ او خلوۃ (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب المھر ج ۲ ص ٤٥٢ ط.س. ج۳ص۱۰۱) ظفیر

(۴) شوہر کا حصہ بیوی کے ترکہ میں نصف اگر بچے نہ ہوں ورنہ چوتھائی دیکھئے سراجی وغیرہ

یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ اپنے مہر کا مطالبہ شرعاً کر سکتی ہے۔ فقط

کیا کوئی مدت ہے جس کے بعد مہر کا مطالبہ جائز نہیں ہوتا

(سوال ۱۳۵۳) کیا شرعاً ایسی کوئی مدت ہے جس کے گزرنے کے بعد مطالبہ مہر کا حق زوجہ کو نہ رہے؟

(الجواب) شرعاً کسی مدت کے گزرنے سے حق کسی وارث کا اور صاحب حق کا ساقط نہیں ہوتا شامی میں ہے قالوا ان الحق لا یسقط بالتقادم [1] فقط

جس بیماری میں مہر معاف کیا اسی میں بیوی مر گئی تو معاف ہوا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۵۴) ہندہ مریضہ نے اپنے شوہر کو بدیں مضمون مہر معاف کر دیا کہ میں چونکہ امراض لاحقہ میں مبتلا رہتی ہوں لہذا اپنے مہر بخشتی ہوں بعد اس تحریر کے اس مرض لاحقہ میں دس روز کے بعد انتقال کیا' اب عورت کے وارث مہروں میں شرعاً حصہ پاسکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) مرض الموت میں مہر معاف کرنا صحیح نہیں ہے' پس اگر باقی ورثہ مہر کی معافی کو تسلیم نہ کریں تو وہ اپنا حصہ مہر میں سے لے سکتے ہیں' در مختار میں ہے کہ مرض الموت کا ہبہ وغیرہ بحکم وصیت ہے اور بحکم لا وصیہ لوارث [2] وارث کے لئے وصیت صحیح نہیں ہوتی مگر یہ کہ باقی ورثہ راضی ہوں۔ فقط

کیا بیوہ نکاح کرلے تو مہر اور ترکہ کی مستحق نہیں رہتی؟

(سوال ۱۳۵۵) زید کا انتقال ہو گیا اس کے پسماندگان دو تین بچہ نابالغ اور ایک بیوی ہے' زید نے اپنی حیات میں چند متولیان مقرر کر دیئے تھے جن کے زیر نگرانی اس کی پسماندگان کی پرورش ہوتی رہی' زید کی زوجہ جوان ہے نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے متولیان کہتے ہیں کہ اگر نکاح ثانی کیا تو مہر اور ترکہ کچھ نہ دیا جائے گا' یہ صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کی زوجہ کا جو کچھ حصہ شرعی زید کی جائیداد میں سے ہے اور مہر اس کا جو بذمہ شوہر واجب ہے وہ بہر حال زوجہ کو دیا جائے گا خواہ وہ عقد ثانی کرے یا نہ کرے اوصیاء اور متولیان کا یہ کہنا کہ اگر اس نے عقد ثانی کر لیا تو اس کو کچھ نہ دیا جاوے گا غلط ہے اور خلاف شرع ہے' زوجہ بہر حال اپنے حصہ شرعیہ اور مہر کی حقدار اور مالک و مستحق ہے اگر اس کو کچھ نہ دیا جاوے گا تو یہ ظلم اور گناہ کبیرہ ہے اور حق العباد کا مواخذہ ان کے ذمہ رہے گا۔ فقط [3]

---

(۱) دیکھئے الاشباہ والنظائر مع الحموی کتاب القضا ص ۲۱۴ ' رد المحتار .ط.س.ج۳ص ۷۲۰ کتاب الدعوی مطلب ہل ینبغی النہی بعد موت السلطان ظفیر (۲) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الوصایا ج ۵' ط.س.ج۳ص۶۵۶ ظفیر (۳) افادان المہر وجب بنفس العقد الخ واذ تاکد المہر بما یذکر لا یسقط بعد ذلک وان کانت الفرقۃ من قبلہا لان البدل بعد تاکد لا یحتمل السقوط الا بالادعاء کالثمن او تاکد بقبض المبیع (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ .ط.س.ج۳ص۱۰۲) ظفیر

مقررہ مہر نالش کر کے لے لیا پھر شوہر نے پہلا مہر قائم رکھا تو یہ دوسرا اضافہ مہر عورت لے سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۵٦) مسماۃ امتہ الغنی نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ اپنا دین مہر شوہر سے بذریعہ نالش وصول کر لیا اور بعد کو شوہر نے موافقت پیدا کر کے مسماۃ مذکورہ کا وہی مہر تعداد مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر مکرر قائم کر کے تسلیم کر لئے 'اب چونکہ شوہر مسماۃ کا انتقال ہو گیا لہذا مسماۃ مذکور شرعاً اپنا دین مہر مکرر ترکہ شوہر سے پانے کی مستحق ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں عورت پانچ ہزار روپیہ پانے کی ترکہ شوہری سے مستحق ہے 'کیونکہ یہ دوبارہ شوہر کا پانچ ہزار روپیہ مہر کا تسلیم کرنا زیادتی مہر پر محمول ہو کر بذمہ شوہر واجب الادا ہو گیا کما یظھر من فروعات باب المھر من الدرالمختار والشامی وما فرض بتراضیھما الخ بعد العقد الخ او زید علی ماسمی فانھا تلزمہ بشرط قبولھا فی المجلس الخ درمختار و فی الشامی و کذا لواقر لزوجتہ بمھر و کالت قد وھبتہ لہ فانہ یصح ان قبلت فی المجلس [1] الخ فقط

عورت نے مہر لے کر زیور بنوا لیا اور مطالبہ باقی رکھا اب اس کے مرنے کے بعد کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۳۵۷) ایک عورت نے اپنے شوہر سے مہر طلب کیا' شوہر نے مہر ادا کر دیا مگر مہر دینے کے وقت کوئی گواہ نہ کیا عورت نے مہر کا روپیہ لیکر زیور بنوا کر پہن لیا اور اپنے شوہر سے کہا کہ مہر دے دے شوہر نے کہا کہ میں مہر دے چکا ہوں عورت نے کہا کہ اس کا تو میں نے زیور بنالیا اور وہ زیور تیرے ہی گھر میں ہے مجھ کو اس سے کیا نفع ہوا' مجھ کو دوبارہ مہر دے مگر شوہر نے دوبارہ مہر نہیں دیا' عورت کا انتقال ہو گیا تو شوہر کے ذمہ باقی ہے یا نہیں 'اگر باقی ہے تو کس کو دے ؟

(الجواب) اگر عورت کے ورثہ ادائے مہر کو تسلیم نہیں کرتے اور شوہر کے پاس دو گواہ عادل موجود نہیں ہیں تو مہر بذمہ شوہر لازم ہے پس اگر عورت لاولد رہی تو نصف مہر شوہر کو پہنچ گیا اور نصف دیگر ورثہ کو پہنچا' شوہر ان کو نصف مہر دے دے۔ فقط

نکاح کے بعد پورا مہر دے دیا مگر خلوت سے پہلے طلاق دے دی تو آدھا مہر شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۵۸) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مہر بھی دے دیا لیکن رخصت نہیں کی یعنی قبل خلوۃ طلاق دے دی تو نصف مہر واپس لے سکتا ہے 'اگرچہ مہر میں جانور ذی روح دیا ہو اور وہ مر گیا ہو یا روپیہ ہو اور خرچ ہو گیا ہو یا کپڑے ہوں وہ پہننے سے گل گئے ہوں ؟

---

(۱) رد المحتار باب المھر ج ۲ ص ٤٦٣ 'ط.س ج۳ص ۱۰۹ ظفیر

(الجواب) اس صورت میں شوہر نصف مہر واپس لے سکتا ہے اور جو بعینہ واپس نہ ہو سکتا ہو تو اس کی مثل یا قیمت واپس کی جاوے گی فی الدر المختار قبضت الف المهر فوهبته له وطلقت قبل وطئ رجع عليها بنصفه لعدم تعين النقود في العقود[1] فقط

مرض الموت کی معافی جائز ہے یا نہیں اور مہر معاف کرنے کے گواہ نہیں ہوں تو لڑکا مہر پائے گا یا نہیں ؟

(سوال ۱۳۵۹) مسماۃ ہندہ نے مرض الموت میں چند زیورات مسجد میں دیا اور بقیہ زیور اپنے لڑکے خالد نابالغ کو دیا شوہر کو کوئی عذر اپنے حق میں اس وقت نہیں ہوا۔ بعد انتقال کے شوہر نے اپنا حصہ لے لیا' خالد جب بالغ ہوا تو مہر طلب کیا' شوہر کہتا ہے کہ مہر معاف کر دیا مگر نہ کوئی شہادت ہے نہ ثبوت ہے پس ایسی صورت میں خالد مہر پانے کا مستحق ہے یا نہیں 'اور مرض الموت میں اگر مہر معاف کرالے تو معاف ہوتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) شوہر کا دعویٰ معافی مہر کا بلا دو گواہ عادل کے مسموع نہ ہوگا[2] اور خالد بقدر اپنے حصہ کے مہر وصول کرے گا اور شوہر کا حصہ ساقط ہو جاوے گا اور مرض الموت کی معافی باطل ہے۔ فقط

مہر حضرت ام حبیبہؓ پر نکاح ہوا تو مہر کتنا ہوگا ؟

(سوال ۱۳۶۰) اگر کسی شخص نے مہر حضرت ام حبیبہؓ پر نکاح کیا اور کوئی تفسیر اس کی نہیں کی گئی تو زوج کو کیا دینا ہوگا' چار سو دینار کی برابر سونا یا اس کی قیمت روپیہ سے یا بوقت عقد چار سو دینار سونے کی جو قیمت ہو وہ دینا ہوگی۔

(الجواب) چار سو دینار سونے کی قیمت بوقت عقد جو ہو وہ دینی ہوگی (ایک دینار ساڑھے چار ماشہ کے برابر ہوتا ہے ظفیر)

مہر معجّل کا مطالبہ لڑکے سے ہوگا یا اس کے باپ سے ؟

(سوال ۱۳۶۱) خاتون نابالغہ دختر عبدالکریم کا نکاح نذیر احمد پسر بشیر احمد سے بولایت والدین بتقرر مہر مبلغ پانچ سو روپیہ نصف معجّل و نصف مؤجل ہوا تو لڑکی کا باپ مہر معجّل کا مطالبہ شوہر سے کر سکتا ہے یا اس کے باپ سے ؟

(الجواب) لڑکا اگر بالغ ہے تو دختر کا باپ شوہر سے مہر معجّل کا مطالبہ کر سکتا ہے 'اور اگر شوہر نابالغ ہے تو اگر

---

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٧٤ '.ط.س. ج۳ ص ۱۲۳ ظفیر
(۲) ونصابها (ای الشهادة) لغير ها من الحقوق سواء كان احق مالا اوغيره كنكاح و طلاق و وكالة ووصية الخ رجلان او رجل وامرأتان(الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥ .ط.س. ج۳ ص ٧٦٥) ظفیر
(۳) عن ام حبيبة كانت تحت عبدالله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشي النبي ﷺ وامهرها عنه اربعة الالف درهم(مشكوة باب الصداق ص ٢٧٧)

اس کا باپ ضامن ادائے مہر کا ہو گیا ہے تو اس سے مطالبہ مہر کا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔[1] فقط

مہر سے مراد

(سوال ۱۳۶۲) مہر سے کیا مراد ہے؟

(الجواب) مہر وہ مال ہے جو نکاح میں مقرر ہو۔[2] فقط

مہر کتنا ہونا چاہئے؟

(سوال ۱۳۶۳) مہر حیثیت پر ہونا چاہئے یا شرعی؟

(الجواب) ہر طرح درست ہے یعنی جس قدر چاہے مہر مقرر کردے وہ لازم ہو جاتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ بہت زیادہ نہ کرے (اقله عشرد راهم الخ و يجب الاكثر منها ان سمى الاكثر (درمختار) اى بالغا مابلغ (رد المحتار ج ۲ ص ۴۵۲ ظفیر)

مہر کی ادائیگی ضروری ہے یا معاف کرالینا کافی ہے؟

(سوال ۱۳۶۴) ادائیگی مہر ضروری ہے یا بخشوانا کافی ہے؟

(الجواب) ادائیگی مہر ضروری ہے لیکن اگر عورت خوشی معاف کردے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

نہ معاف کرایا یا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۶۵) اگر منکوحہ بدون وصول اور بدون معاف کرنے مہر کے فوت ہو گئی تو وہ مہر فی سبیل اللہ خرچ کرنا جائز ہے یا ورثہ کو دیا جاوے؟

(الجواب) وہ وارثوں کو پہنچانا چاہئے یعنی شوہر اپنا حصہ وضع کر کے باقی دیگر ورثہ کا حصہ ان کو پہنچادے؟

کنواری کہہ کر ایک ہزار مقرر کیا بعد میں معلوم ہوا کہ کسی کے نکاح میں رہ چکی ہے تو اب مہر کیا ہوگا؟

(سوال ۱۳۶۶) زید نے ہندہ کے ساتھ شادی کی، ہندہ کے باپ نے اپنی لڑکی کو کنواری مجلس نکاح میں

---

(۱) وصح ضمانه الولى مهر هاالخ و تطلب ايا شاءت من زوجها البالغ اوالولى الضامن (درمختار) و قيد بالضامن لان الكلام فيه ولانه لا يطالب بلا ضمان الخ لان المهر حال يلزم ذمة الزوج (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۰، ۴۹۱ .ط.س. ج۳ص ۱۴۰) ظفیر

(۲) ثم عرف المهر فى العناية بانه اسم المال الذى يجب فى عقد النكاح على الزوج فى مقابلة البضع (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۲ .ط.س. ج۳ص ۱۰۰) ظفیر

ظاہر کر کے ایک ہزار روپیہ مہر مقرر کرایا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ہندہ منکوحہ عمر تھی اس لئے اب مہر مقررہ ایک ہزار روپیہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ زید کے ذمہ ادا کرنا لازم ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر مقررہ ہزار روپیہ اس صورت میں واجب ہے کما فی الدرالمختار ولو شرط البکارۃ فوجدھا ثیبا لزمہ الکل و رجحہ فی البزازیہ[1] فقط

نکاح جب ہزار پر ہوا تو وہی دینا واجب ہے گو وہ لکھا نہ گیا ہو

(سوال ۱۳۶۷) ایک شخص نے قبل از نکاح لڑکی کے والد کے مشورہ سے حق مہر کے لئے ایک اسٹامپ پیپر تحریر کرایا جس میں یہ لکھا کہ میں اپنی منکوحہ مسماۃ زینب بی بی کیلئے مبلغ ایک ہزار روپیہ بابت حق مہر علاوہ بتیس روپیہ و زیورات مندرجہ رجسٹر ادا کرنے کا عہد کرتا ہوں 'عند الطلب مجھ سے وصول کرنے کا حق رکھتی ہے لیکن بعد از تحریر باہم رنجش ہو گئی اسٹامپ ناپسند کیا گیا اس پر لڑکی کے والد نے کہا کہ میں کل بوقت نکاح رجسٹر نکاح میں اس کا حوالہ بالکل نہیں دوں گا' چنانچہ ایسا ہی ہوا '۲۱ ستمبر ۱۹۱۸ء کو اسٹامپ تحریر ہوا اور ۲۲ ستمبر ۱۹۱۸ء کو نکاح پڑھایا گیا اور ایک ہزار کی رقم درج رجسٹر نہیں ہوئی صرف بتیس روپیہ اور زیورات درج ہوئے 'اس صورت میں زوجہ ایک ہزار کی رقم بھی وصول کر سکتی ہے یا نہیں 'اقرار نامہ رجسٹری نہیں ہوا؟

(الجواب) اس صورت میں علاوہ بتیس روپیہ و زیورات مذکورہ کے ایک ہزار روپیہ بھی مہر میں داخل ہے اور عند الطلب شوہر کو ادا کرنا لازم ہے کیونکہ زبانی و تحریری اس صورت میں کافی ہے 'رجسٹری ہونے کی ضرورت شرعاً نہیں ہے کما فی الدرالمختار و یجب الاکثر منھا ان سمی الاکثر الخ[2] فقط

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت قابل جماع نہیں ہے تو مہر واجب ہو گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۶۸) ایک شخص نے اپنا نکاح کیا مع ۵۰۰ مہر مقرر ہوا اور بعوض نان و نفقہ پانچ سو روپیہ کی اراضی مسماۃ کے نام کر دی بعد نکاح کے معلوم ہوا کہ یہ عورت قابل وطی و اولاد کے نہیں ہے لہذا وہ شخص اس کو طلاق دینا چاہتا ہے مہر واجب ہے یا نہیں اور نان و نفقہ کے عوض جو دیا گیا اس کی مالک ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں طلاق دینے سے نصف مہر شوہر پر لازم ہو گا[3] اور نان و نفقہ کے لئے جو کچھ شوہر نے اس عورت کو دے دیا وہ اس کی مالک ہو گئی اس کی واپسی اب نہیں ہو سکتی۔

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ٤٧٦ عبارتها تزوجها علی انها بكرا فاذا هي ليست كذالك يجب المهر (رد المحتار ایضاً ط.س. ج۳ص ۱٦۲) ظفیر (۲) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص ۱۰۲ ظفیر (۳) رتقاء وغیرہ عورت سے نکاح جائز ہے حتی کہ خیار فسخ نکاح بھی نہیں ولا يتخير احد الزوجين بعيب الاخر ولو فاحشا كجنون و جذام و برص و رتق و قرن (درمختار) رتق بالتحريك انسداد مدخل الذكر وقرن كفلس لحم ينبت في مدخل الذكر كالغدة و قد يكون عظماء (رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲) اگر ایسی عورت ہو تو خلوت کے باوجود نصف مہر ہے کیونکہ اس صورت میں خلوت نہیں ہوتی دیکھئے باب المہر ج ۲ ص ٦٥٢ ط.س. ج۳ص ۵۰۱ صرف خنثیٰ مشکل سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اگر یہ صورت ہے تو یہ الگ بات ہے ظفیر

بعد طلاق مہر مؤجل بھی معجّل ہو جاتا ہے

(سوال ۱۳۶۹) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو ساڑھے تین سال سے روٹی کپڑا اور حق پرورش بچہ کا نہیں دیا نہ حق زوجیت ادا کیا زید ایک مرتبہ چند مستورات کو اپنے ہمراہ لیکر آیا اور ہندہ پر سخت تشدد کیا' بالآخر لفظ تین طلاق چند آدمیوں کے سامنے کہہ کر چلا گیا تو ہندہ اپنا مہر مؤجل وصول کر سکتی ہے یا نہیں' زید عذر کرتا ہے کہ مہر مؤجل تھا معجّل نہ تھا' اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر دو گواہ عادل طلاق کے موجود ہیں یا زید کو اس کا اقرار ہے تو ہندہ مطلقہ ثابت ہو گئی اور مہر اگر مؤجل تھا تو معجّل ہو گیا بعد طلاق کے ہندہ اپنے مہر کا مطالبہ زید سے کر سکتی ہے اور زید کے اعذار لغو اور باطل ہیں اور نفقہ گزشتہ زمانہ کا ہندہ کو نہیں مل سکتا۔

لڑکی جو قابل وطئ نہ ہو اس کا مہر

(سوال ۱۳۷۰) ایک شخص کا نکاح ایک لڑکی سے ہوا' مگر لڑکی وطئ کے قابل نہیں ہے نکاح ہوا یا نہیں بعد میں باہم یہ فیصلہ ہوا کہ جو کچھ جہیز لڑکی کا تھا وہ لڑکی والے کو مل جاوے اور جو زیورات وغیرہ لڑکے والے کے تھے وہ لڑکے والے کو مل جاویں چنانچہ لڑکی اپنا جہیز لے گئی اور ہمارا زیور دے گئی اب اس کو طلاق دی جاوے یا نہیں اور مہر ہم پر کس قدر لازم ہے؟

(الجواب) نکاح ہو گیا تھا اور بطریق خلع جو فیصلہ ہو گیا وہ صحیح ہو گیا' لیکن اگر خلع وغیرہ کا لفظ نہیں بولا گیا اور طلاق بھی نہیں دی تو نہ مہر معاف ہوا نہ طلاق پڑی اور جب کہ عورت قابل وطئ کے نہ ہو تو اس سے اگر خلوت بھی ہو تب بھی بعد طلاق کے نصف مہر لازم آتا ہے کیونکہ وہ خلوت صحیحہ نہیں ہے۔[1] فقط

شوہر کے مرتد ہونے کے بعد بھی اس سے مہر وصول کیا جائے گا

(سوال ۱۳۷۱) ہندہ کا شوہر نو سال سے عیسائی ہو گیا ہے لیکن وہ ہندہ کی خبر نان و نفقہ سے لیتا رہا ہے' اب ہندہ کے اقرباء کہتے ہیں کہ ہم مہر کی نالش کریں گے' آیا بصورت ارتداد شوہر اگر مہر کی نالش ہو سکتی ہے تو کس میعاد تک اور مرتد نے جو روپیہ کثیر ہندہ کو دیا ہے اس کا لینا ہندہ کو جائز تھا یا نہیں اور اب شوہر مرتد ہندہ سے وہ روپیہ واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بصورت ارتداد شوہر کے زوجہ مہر لے سکتی ہے[2] اور میعاد اس کی شرعاً کچھ نہیں ہے یعنی کسی مدت کے گزرنے سے مہر ساقط نہیں ہوتا اور جو کچھ عیسائی نے اس عورت کو دیا اور ہبہ کر دیا وہ اس کی مالک ہو گئی موانع رجوع کے پائے جانے کی صورت میں وہ عیسائی اس دیئے ہوئے مال کو واپس نہیں لے سکتا اور اسلام لانے

---

(۱) والخلوة بلا مانع حسي الخ و رتق والتلاحم الخ وقرن بالسكون عظم و عقل بفتحتين عدة (درمختار) في البحر عن المغرب القرن في الفرج مانع يمنع سلوك الذكر فيه (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٥ .ط.س. ج۳ص ١١٤) ظفير

(۲) افادان المهر وجب بنفس العقد الخ والما يتاكد لزوم تمامه بالوطؤ ونحوه الخ لان البدل بعد تاكد لا يحتمل السقوط الا بالابراء. رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ص ١٠٢) ظفير

کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط

حلالہ سے پہلے نکاح کی صورت میں مہر آتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۲) شخصے زوجہ خود راسہ طلاق داد بعدہ قبل از تحلیل نکاح منعقد ساخت و مقاربت و قربان بایام بوجود رسید دریں صورت نکاح شرعاً صحیح شدیا نہ و مہر لازم است یا نہ؟

(الجواب) دریں صورت نکاح نہ شد' و مہر مثل در نکاح فاسد لازم می شود بعد دخول و صحبت قال فی الدر المختار و یجب مهر المثل فی نکاح فاسد الخ بالوطئ[1] الخ فقط

مطلقہ کا مہر شوہر کے ذمہ لازم ہے

(سوال ۱۳۷۳) ایک عورت نافرمان کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی اور شوہر صرف آٹھ روپیہ کا ملازم ہے تو اس صورت میں شوہر کے ذمہ دین مہر زوجہ کا واجب ہے یا نہیں اور شوہر کی مفلسی کا بھی کچھ لحاظ شریعت میں ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) دین مہر زوجہ کا جو مطلقہ ہے' شوہر کے ذمہ لازم و واجب ہے' جس وقت ہو ادا کرے اس دین میں حاکم شوہر کو قید کر سکتا ہے بعد ثابت ہونے افلاس کے رہا کر دیوے' پھر جس وقت وسعت ہوگی ادا کرنا لازم ہے بہر حال دین مہر بذمہ شوہر واجب الاداء ہے۔[2] فقط

شوہر نابالغ انتقال کر جائے تو بھی مہر اور عدت ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۴) شوہر اگر صغیر نابالغ ہو اور اس کی زوجہ ابھی رخصت نہ ہوئی ہو اسی حالت میں شوہر صغیر کا انتقال ہو جائے تو زوجہ کا مہر واجب ہوگا یا نہیں؟ اور زوجہ پر عدت لازم ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) شوہر اگر مر جاوے اگرچہ صغیر ہو[3] اور اس کی زوجہ رخصت نہیں ہوئی مہر اور عدت لازم ہے (المهر يتاكد باحد معان ثلاثه الدخول والخلوة الصحيحة و موت احد الزوجين سواء كان مسمى او مهر المثل حتى لا يسقط منه شئ بعد ذلك الا بالا براء من صاحب الحق (فتاوى عالمگيريه جلد ۲ ص ۳۱٤ نو لکشوری) اعدة المراة فى الوفاة اربعة اشهر و عشرة ايام سواء كانت مدخولا بها او لا مسلمة او كتابية صغيرة او كبيرة او اسينة الخ (ايضاً ص ٥٤٥) فقط

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٨١ .ط.س.ج۳ص ۱۳۱ مطلب فى نكاح الفاسد' ظفير

(۲) و من سمى مهر اعشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها (الى قوله) وان طلقها قبل الدخول و الخلوة فلها نصف المسمى (هدايه ج ۲ ص ۳۰٤)ظفير

(۳) ولو بزوج لا يطاق معه الجماع(درمختار) اى ولو كان الصغر لصاحب الزوج يعنى لا فرق بين ان يكون الزوج اوالزوجة او كل منهما صغير الخ و تجب العدة بخلوة وان كانت فاسدة لان تصريحهم بالخلوة الفاسدة شامل لخلوة الصبى (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٦ .ط.س.ج۳ص ۱۱٤ مطلب فى احكام الخلوة) ظفير

بعد طلاق مہر اور زیور کس قدر عورت کو ملے گا

(سوال ۱۳۷۵) ایک شخص کی ایک عورت ہے وہ ہمیشہ اپنے شوہر کو ناراض رکھتی ہے جس کی وجہ سے شوہر نے عورت کو اپنے گھر سے نکال دیا عورت نے عدالت میں خرچہ کا دعویٰ کیا، عورت و شوہر میں صلح ہو گئی، خرچہ دینے پر شوہر عورت کو طلاق دینا چاہتا ہے، ہمارے یہاں یہ دستور ہے کہ نکاح کے وقت کچھ زیور اور مہر زیادہ باندھی جاتی ہے اور مہر اس زمانہ میں کوئی عورتوں کو دیتا نہیں ہے اسی وجہ سے لوگ کہتے ہیں کہ کیا مہر دینا ہوتا ہے جو کہیں منظور کرلو، جن لوگوں کو کبھی ایک ہزار روپیہ ملتا بھی نہیں ان کو ہزار روپیہ کی مہر باندھی جاتی ہے اور ہمارے یہاں یہ بھی دستور ہے کہ عورت کے مر جانے کے بعد اس کے میکے والے زیور شوہر والا جتنا ہوتا ہے واپس کر دیتے ہیں اور بعض آدمی اپنا دیا ہوا لے لیتے ہیں اور شوہر والا شوہر کو دے دیتے ہیں تو ایسی حالت میں اگر عورت کو طلاق دینا چاہے تو کتنا زیور و مہر پانے کا حق رکھتی ہے؟

(الجواب) اگر طلاق بعد دخول یا خلوۃ صحیحہ کے ہوگی تو پورا مہر شوہر کو دینا لازم ہے اور اگر قبل وطی و خلوۃ صحیحہ ہوگی تو نصف مہر دینا لازم ہے اور زیور جو مرد کا ہے اور عورت کو عاریۃً دے رکھا تھا وہ واپس لیوے گا اور جو زیور عورت کا ماں باپ کے گھر کا ہے یا شوہر نے اس کی ملک کر دیا تھا وہ عورت کو ملے گا کما فی الدر المختار و یتاکد عند وطیٔ او خلوة صحت الخ و یجب نصفه لطلاق قبل وطیٔ او خلوة فقط واللہ اعلم فقط

زیادہ مہر کی صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۶) فی زمانناشادی میں بہت زیادہ چالیس ہزار مہر مقرر ہوتا ہے حالانکہ گھر میں فاقہ کی نوبت ہوتی ہے مگر کم معیوب سمجھا جاتا ہے، ایسا نکاح درست ہے یا کیا؟

(الجواب) مہر کا زیادہ کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا اور شرعاً پسندیدہ امر نہیں ہے[1] باقی جو کچھ مہر مقرر کر دیا جاوے، اگرچہ وہ شوہر کی حیثیت سے زیادہ ہو وہ مہر لازم ہو جاتا ہے اور نکاح ہو جاتا ہے۔[2] فقط

مہر لینے کے بعد بیوی کو شوہر کے گھر آنا چاہئے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۷) شوہر کی ڈگری زوجیت کی اور زوجہ کی ڈگری مہر معجّل کی ہوئی تو زوجہ مہر لے کر شوہر کے گھر آنا نہیں چاہتی اس صورت میں مہر دینا چاہئے یا نہیں؟

(الجواب) مہر معجّل کا ادا کرنا ضروری ہے اور بعد لینے مہر معجّل کے زوجہ کو شوہر کے گھر آنے سے انکار کرنا جائز نہیں ہے۔[3] فقط

---

(۱) عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة فى الدنيا و تقوى عند الله لكان اولكم بها نبى الله ﷺ ما علمت رسول الله ﷺ نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من اثنتى عشرة او قيه رواه احمد و الترمذى وابو داؤد و النسائى و ابن ماجه والدارمى ' مشكوة باب الصداق ص ۲۷۷ ' ظفير

(۲) و تجب العشرة ان سماها او دونها و يجب الاكثر منها ان سمى الاكثر و يتاكد عند وطئ او خلوة صحت او موت احدهما (درمختار) قوله يجب الاكثر اى بالغا ما بلغ (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ . ط.س. ج۳ ص۱۰۲) ظفير

(۳) ولها منعه من الوطئ لا خذ ما بين تعجيله من المهر كله او بعضه (درمختار) واللام بمعنى الى (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۲ ' ۴۹۳ . ط.س. ج۳ ص ۱۴۳ مطلب فى منع الزوجة نفسها بقبض المهر) ظفير

مہر لازم ہونے کے بعد کبھی ساقط ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۳۷۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو عدالت میں کہا کہ وہ زانیہ ہے جس پر عورت نے عدالت دیوانی میں طلاق لعان کا دعویٰ کر دیا اور عدالت نے باضابطہ عورت کو حکم دے دیا کہ تم کو طلاق ہو گئی تو اس صورت میں عورت مذکور مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں سید امیر علی صاحب نے جو شرع محمدی لکھی ہے اس کتاب میں وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مہر خلوۃ صحیحہ سے جب واجب ہو جاتا ہے تو بعد ازاں وہ عورت کے کسی فعل سے معدوم نہیں ہونا چاہئے یہ صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) صحیح یہ ہی ہے کہ جب خلوۃ صحیحہ کے بعد پورا مہر لازم ہو جاتا ہے تو پھر وہ عورت کے کسی فعل سے ساقط نہیں ہوتا' در مختار وغیرہا کتب فقہ میں ایسا ہی ہے۔[1] فقط

شوہر کے باپ سے مہر کا مطالبہ درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۹) اگر شوہر بحیات پدر خود مفلس بمیرد' زوجہ راحق مطالبہ مہر خود از پدر زوج می رسد یانہ؟

(الجواب) اگر شوہر بحیات پدر خود مفلس بمیرد' زوجہ را مطالبہ مہر از پدر شوہر بدون ضمان او نمی رسد' کذا فی الشامی[2] وغیرہ

شوہر کی موت کے بعد مہر کی ادائیگی اس کے باپ کے ذمہ نہیں ہے شوہر کی جائیداد سے لے سکتی ہے

(سوال ۱۳۸۰) ایک شخص کا لڑکا جب جوان ہوا تو اس کے باپ نے اس کی شادی کر دی' اس کی بیوی کا مہر ہزار روپیہ مقرر ہوا' زیور چاندی سونے کا اور پارچہ ہائے ریشمی حسب دستور اس کی بیوی کو چڑھایا گیا' شادی سے ایک سال بعد وہ لڑکا فوت ہو گیا اس کی بیوہ کبھی سسرے کے یہاں کبھی باپ کے یہاں رہتی ہے' اب وہ بیمار ہو کر باپ کے یہاں آگئی کچھ تھوڑا زیور جو ہر وقت پہنا جاتا ہے وہ اس کے پاس ہے اور باقی کل زیور و کپڑے سسرے کے یہاں ہیں اور باپ اس لڑکی کا غریب ہے اس کی بیماری کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا یا اس کا سسر اپنے لڑکے کے عوض مہر اس کی بیوہ کو دے سکتا ہے یا نہیں' کیونکہ وہ اپنے باپ سے علیحدہ نہیں تھا اور اس کا سسر مہر ادا نہیں کر سکتا تو وہ زیور جو اس کو چڑھایا گیا تھا وہ اپنے مہر میں لے سکتی ہے یا نہیں اور جو زیور لڑکی کے پاس ہے اس کا اس بارہ میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) مہر جو بذمہ شوہر متوفی اس کے ذمہ دار شوہر کا باپ نہیں ہے[3] لیکن اگر وہ تبرعاً اپنے بیٹے کی

---

(۱) واذا تاكد المهر بما ذكر لا يسقط بعد ذلك وان كانت الفرقة من قبلها لان البدل بعد تاكده لا يحتمل السقوط (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ .ط.س. ج۳ص۱۰۲) ظفير

(۲) ولا يطالب الاب بمهر ابنه الصغير الفقير اما الغنى فيطالب ابوه بالدفع من مال ابنه لا من مال نفسه اذا زوجه امراة الا اذا ضمنه كما فى النفقة فانه لا يوخذ بها الا اذا ضمن (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر مطلب فى ضمان الولى المهر ج ۲ ص ٤٩١ .ط.س. ج۳ص۱٤۱) ظفير (۳) لان المهر مال يلزم ذمة الزوج ولا يلزم الاب بالعقد اذلو لزمه لما افاد الضمان رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٩١ .ط.س. ج۳ص۱٤۱' ظفير

طرف سے اس کا مہر ادا کر دیوے یا زیور وپارچہ کو جو بوقت نکاح چڑھایا گیا تھا مہر میں شمار کر کے ملک عورت کی کر دیوے تو یہ درست ہے، باقی ویسے وہ ذمہ دار مہر کا نہیں ہے، شوہر کی چیز سے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے پس اگر اس کی ملک میں کچھ نہ تھا تو عورت کچھ نہیں لے سکتی اور زیور وپارچہ جو چڑھایا گیا تھا اگر وہ عاریۃً سمجھا گیا تھا یعنی عورت کی ملک کرنا مقصود نہ تھا تو اس کا مالک شوہر کا باپ ہے اور اگر اپنے پسر کی ملک کر کے اس کی زوجہ کو دیا تھا جیسا کہ عرف ہے تو وہ ملک شوہر ہے اس میں سے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے اور اگر دینے کے وقت بہو کی ملک کر دی تھی تو وہ مالک ہو گئی ہے۔ فقط

مہر معجّل کی وصولی کے لئے بیوی شوہر کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۸۱) مسماۃ ہندہ کا نکاح بالعوض مبلغ صہ۲۵۰ سکہ کلدار مہر معجّل زید سے ہوا تحریری معاہدہ قبل نکاح روبرو گواہان مابین قرار پایا کہ میں ہندہ کو ہندہ کے گھر رکھوں گا اور خود رہوں گا اگر اپنے گھر ہندہ کو لے جاؤں تو ہندہ کو دوسرا نکاح کرنے کا اختیار ہے میں اسے دست بردار ہوں گا، اب زید ہندہ کو لے جانا چاہتا ہے، ہندہ طالب مہر معجّل ہے تو شرعاً زید کو بغیر ادا کئے مہر معجّل کے ہندہ کے لے جانے کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ہندہ مہر معجّل کا مطالبہ زید سے کر سکتی ہے اور مہر کی وصولی کے لئے زوج کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ در مختار میں ہے ولها منعه من الوطئ و دواعيه والسفر بها الخ لا خذ ما بين تعجيله من المهر كله او بعضه الخ وفي الشامي قوله والسفر) الاولى التعبير بالا خراج كما عبر في الكنز ليعم الاخراج [1] فقط

لڑکی کی رضامندی کے بغیر ولی کا مہر خرچ کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۳۸۲) ولی لڑکی کے مہر میں سے بلا رضامندی لڑکی کے تصرف کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی کو بلا رضامندی اختیار تصرف نہیں ہے، اگر باپ یا دادا ولی ہے اور لڑکی نابالغہ ہے تو مہر حفاظت رکھے اور اگر بالغہ ہے تو اس کو سپرد کر دے واللہ تعالیٰ اعلم (لقوله عزوجل ان الله يا مركم ان تؤ دو الامانات الى اهلها الايه) فقط

لڑکی کے ورثہ کب تک اس کے شوہر سے مہر لے سکتے ہیں؟

(سوال ۱۳۸۳) منکوحہ کو طلاق دینے کے ایک سال بعد اگر وہ مر جائے تو اس کے وارث اس کا مہر کس مدت تک لے سکتے ہیں، اور یہ عورت لاولد مری ہے۔

(الجواب) اس کا مہر اس کے ورثہ لے سکتے ہیں اور چونکہ عورت لاولد مری ہے تو نصف مہر شوہر کو پہنچ گیا باقی نصف دیگر ورثہ لے سکتے ہیں اور اس کے لئے کوئی میعاد نہیں ہے۔ فقط

(۱) دیکھئے رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۲ ط.س. ج۳ص ۱۴۳، ظفیر

مہر بذمہ شوہر ہے اور اس کے والد کے ساتھ گستاخی گناہ ہے!

(سوال ۱۳۸٤) زید نے اپنے فرزند عمر عاقل بالغ کا نکاح اس کی رضامندی اور اجازت سے بکر کی دختر سے کیا قبل از عقد نکاح زید نے بحیثیت ولی ہونے کے حسب معمول اپنے فرزند عمر کی اجازت اور رضامندی سے بکر کو حق مہر اور دیگر شرائط تحریر کر دی بکر نے اپنے داماد عمر کو اس کے والد زید کی عداوت اور مخالفت پر آمادہ کیا اور عاق بنادیا بکر اپنی دختر کے حق مہر اور دیگر شروط کی بقاء اور ادائیگی شرعاً زید والد عمر سے طلب کرنے کا مستحق ہے یا اپنے داماد عمر سے اور کیا عمر اپنے والد زید کا عاق ہے کیونکہ عمر نے اپنے والد زید کو سخت صدمہ پہنچایا اور گستاخی سے پیش آیا؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ مہر بذمہ شوہر لازم آتا ہے لیکن اگر باپ ذمہ داری کر لیوے اور ضامن ہو جاوے تو باپ سے مہر کا مطالبہ ہو سکتا ہے کما فی الدرالمختار ولا یطالب الاب بمهر ابنه الصغير الخ الا اذا ضمنه علی المعتمد [1] الخ پس صورت مسئولہ میں اگر زید نے ذمہ داری مہر کی اپنے پسر کی طرف سے کر لی ہے تو زید سے مطالبہ مہر کا ہو سکتا ہے اور اگر ذمہ داری نہ کی تھی تو نہیں ہو سکتا اور عمر بسبب افعال مذکورہ کے اپنے باپ کا عاق اور نافرمان ہے اسکو اپنے باپ سے معاف کرانا چاہئیے ورنہ وہ عاصی و فاسق رہے گا۔ فقط

لڑکے کے والد نے مہر کا ذمہ لیا تھا شوہر کے
مرنے کے بعد اس سے مطالبہ جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۸۵) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا بوقت نکاح مہر مقرر ہوا اور لڑکے کے والد نے کہا کہ اس کا مہر میں ادا کر دوں گا کیونکہ لڑکا نابالغ تھا اور اس شخص کے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا' لڑکا تو باپ کے سامنے فوت ہو گیا' اب تین لڑکیاں زندہ ہیں اور لڑکے کی زوجہ مہر کا دعویٰ کرتی ہے اس کو میراث سے کتنا حق پہنچتا ہے اور مہر کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) درمختار میں ہے ولا یطالب الاب بمهر ابنه الصغير الفقير الخ الا اذا ضمنه الاب علی المعتمد [2] الخ اس سے معلوم ہوا کہ باپ اگر مہر کا ضامن ہو گیا تو اس سے مہر کا مطالبہ ہو سکتا ہے باقی میراث کا حصہ پسر متوفی کے زوجہ کو کچھ نہیں مل سکتا کیونکہ لڑکا جو باپ کی حیات میں فوت ہو گیا وہ ترکہ پدری سے محروم رہا لہذا اس کی زوجہ بھی اس ترکہ سے محروم ہو گئی۔ فقط

حضرت ام حبیبہؓ کا مہر مقرر ہوا' اب اس کی قیمت کس طرح لگے گی اور کتنی ہو گی؟

(سوال ۱۳۸٦) فیمابین زید و عمر مقدار مہر ام حبیبہؓ میں مباحثہ ہے' زید کہتا ہے کہ مہر چار سو دینار ہے جس کے چار ہزار درہم ہوتے ہیں اور اس زمانہ میں ایک دینار دس درہم کا تھا اسی حساب سے اب بھی چار ہزار درہم

(۱) دیکھئے الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤۹۱ ط.س. ج۳ ص ۱٤۱ ' ظفیر
(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤۹۱ ط.س. ج۳ ص ۱٤۱. ظفیر

کے روپیہ بنائے جاویں گے جو گیارہ سو کم وبیش ہوں گے عمر کہتا ہے کہ چار سو دینار کے تولہ ماشہ بنا کر اس کی قیمت آج کے نرخ سے سونے کی لگائی جاوے گی جس کے ساڑھے چار ہزار روپیہ ہوں گے، صحیح کیا ہے؟

(الجواب) اب اگر کوئی شخص مہر مثل حضرت ام حبیبہؓ چار سو دینار مقرر کرے [1] تو ظاہر ہے کہ اس کے تولہ بنا کر اس کی قیمت کا حساب کر لیا جاوے گا جو قیمت بحساب تولہ بوقت ادائے مہر ہو گی وہ دی جاوے گی یا اس قدر سونا جو چار سو دینار کا ہوتا ہے دیا جاوے گا پس اگر بوقت ادائے مہر نرخ سونا تیس روپیہ تولہ ہو تو ساڑھے چار ہزار روپیہ ہوں گے ورنہ جو نرخ ہو گا اس کے موافق حساب کیا جاوے گا۔ فقط

دق کی مریضہ نے موت سے دو ہفتہ پہلے مہر معاف کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۸۷) ایک عورت جو کئی سال سے مرض دق میں مبتلا تھی اس نے اپنے مرنے سے دو ہفتہ قبل گواہوں کے سامنے شوہر کو معاف کر دیا تو مہر معاف ہوا یا نہیں؟

(الجواب) مرض دق میں جب کہ زیادتی ہونے لگی اور ضعف بڑھنے لگے اور پھر اس میں مر جاوے تو ایسا مرض مرض الموت ہے اور ہبہ وغیرہ تبرعات اس کے بحکم وصیت ہیں لہذا اس صورت میں معاف کرنا اس کا مہر کو صحیح نہیں ہے، کیونکہ وصیت وارث کے لئے بدون رضاء باقی ورثہ کے صحیح نہیں ہے قال فی الدر المختار وفی القنیۃ المفلوج والمسلول والمقعد مادام یزداد کالمریض [2] الخ وفی الشامی قلت و حاصلہ انہ ان صار قدیماً بان تطاول سنۃ ولم یحصل فیہ ازیاد فھو صحیح اما لومات حالۃ الا زیادۃ الواقع قبل التطاول و بعدہ فھو مریض [3] الخ جلد ۲ شامی وفیہ ایضاً قبیلہ ان علم ان بہ مرضاً مھلکاً غالباً وھو یزداد الی الموت فھو المعتبر [4] الخ اور یہ ظاہر ہے کہ مریض مرض دق کو مرنے سے ایک دو ہفتہ پہلے ازدیاد مرض وضعف لازمی ہے، الغرض مریضہ مذکورہ کا یہ تصرف مرض الموت میں سمجھا جاوے گا اور مرض الموت میں مہر کا معاف کرنا شوہر کے لئے صحیح نہیں ہے۔

قال فی الدر المختار اعتاقہ و محاباتہ و ھبتہ الخ کل ذلک حکمہ کحکم [5] وصیۃ الخ وفیہ من الوصایا ولا لوارثہ الخ الا باجازۃ ورثتہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا وصیۃ لوارث الا

---

(۱) عن ام حبیبۃ انھا کانت تحت عبد ابن جحش فمات بارض حبشہ فزوجھا النجاشی النبی ﷺ وامھر ھا عنہ اربعۃ الاف، و فی روایۃ اربعۃ الاف درھم و بعث بھا الی رسول اللہ ﷺ مع شرحبیل بن حسنہ رواہ ابو داؤد والنسائی (مشکوۃ باب الصداق ص ۲۷۷) اہل لغت لکھتے ہیں کہ ایک دینار ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے اس حساب سے چار سو دینار کا وزن ایک سو پچاس تولہ ہوتا ہے اور یہ سونا کا سکہ ہوتا ہے اس وقت سونا سوا دو سو روپے تولہ ہے اس حساب سے اس کی قیمت (۳۳۷۵۰) روپے ہوتی ہے مفتی علامؒ نے بھی ایک دینار کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہی مان کر جواب میں حساب درج کیا ہے اس وقت چاندی اور سونے کی قیمت ایک اور دس کا فرق نہیں بلکہ بہت زیادہ تفاوت ہے، درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے اس حساب سے چاندی کا وزن گیارہ سو چھیاسٹھ تولہ آٹھ ماشہ ہوتا ہے اس وقت چاندی سات روپے تولہ ہے اس کی قیمت آٹھ ہزار ایک سو چھیاسٹھ اور دس پیسے ہوتی ہے اس لئے مسئلہ یہی ہے کہ دینار کا وزن جوڑ کر اس کی قیمت لگائی جائے جیسا کہ مفتی علامؒ نے کیا ہے سونے کی قیمت ہر دور میں مختلف ہوتی ہے اس کے حساب سے رقم بنے گی، مفتی علامؒ کے زمانہ میں ساڑھے چار ہزار ہوتی تھی اور اس زمانہ میں (۳۳۷۵۰) ہوگی، ظفیر

(۲) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق المریض ج ۲ ص ۷۱۶ ط.س. ج۳ ص ۳۸۵، ظفیر

(۳) رد المحتار باب طلاق المریض ج ۲ ص ۷۱۷ ط.س. ج۳ ص ۳۸۵، ظفیر

(٤) ایضاً ج ۲ ص ۷۱۶ ط.س. ج۳ ص ۳۸۷، ظفیر

(۵) الدر المختار علی ہامش رد المحتار ط.س. ج٦ ص ٦۷۹ باب العتق المریض

ان یجزها الورثته الخ فقط

مہر ضروری ہے کوئی نمائشی چیز نہیں

(سوال ۱۳۸۸) مہر کوئی نمائشی چیز ہے یا نہیں' زید نے بوقت نکاح ایک معقول رقم حق مہر معجّل اسٹامپ پر تحریر کردی' بعد ازاں طلب پر جواب دیا کہ میں نے مہر نمائشی لکھ دیا تھا' نہ ادائیگی کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) مہر کوئی نمائشی چیز نہیں' بلکہ شوہر نے جو مقدار مہر معجّل کی مقرر کردی اس کا ادا کرنا فی الحال ضروری و لازم ہے' عورت ہر وقت وہ مقدار لے سکتی ہے[1] اور باوجود استطاعت نہ دینا شوہر کا اس مقدار کو ظلم صریح ہے۔ فقط

جب کسی نے دو بیوی کی تو ان دونوں کی اولاد الگ الگ مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۸۹) مسماۃ کنیز رابعہ زوجہ مولوی محمد شفیع فوت ہوئی چند اولاد بالغہ چھوڑی بعد ایک سال کے محمد شفیع نے دوسری شادی مسماۃ ثقلین سے کی اس سے بھی چند اولاد ہوئی جس وقت محمد شفیع فوت ہوئے اس وقت زوجہ ثانیہ اور ایک بالغ لڑکا موجود تھا اب دونوں بیویوں کی اولاد والد مرحوم کی اشیاء منقولہ وغیر منقولہ سے دین مہر لینا چاہتی ہے' یہ تو سہل تھا کہ دونوں نصف نصف بحصہ رسد تقسیم کرلیں لیکن ہر ایک وارث پوری تعداد مہر کی لینا چاہتا ہے جس کی دلیل بھی ہر ایک فریق بیان کرتا ہے وارثان کنیز رابعہ کہتے ہیں کہ جس وقت ہماری والدہ فوت ہوئی ہم کو دین مہر کے مطالبہ کا حق حاصل ہو گیا اور ہم اس کے مالک ہو گئے اگرچہ ہم نے والد کے ادب سے مطالبہ نہیں کیا اور اس وقت ہمارے سوا اور کوئی وارث نہ تھا لہٰذا ہم کو کل دین مہر ملنا چاہئے۔

وارثان بی بی ثقلین کہتے ہیں کہ جب پہلی بی بی کی اولاد نے بیس برس تک مطالبہ دین مہر کا نہیں کیا تو اب ان کو حق دین مہر کے مطالبہ کا نہیں رہا' لہٰذا ہم کو پورا دین مہر ملنا چاہئے شرعاً اس بارے میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) شرعی مسئلہ یہ ہے کہ پہلا اور پچھلا قرض برابر ہے اور دائن مقدم و دائن مؤخر کا حق برابر ہے اس میں کسی کو ترجیح نہیں ہے اور یہ بھی حکم شرعی ہے کہ کوئی دائن جب تک اپنا دین مدیون سے وصول کر کے اپنے قبضہ میں نہ لاوے اس وقت تک وہ مالک نہیں ہوتا اور یہ بھی مسئلہ شرعیہ ہے کہ شادی سے دائن کا حق ساقط نہیں ہوتا کما فی الشامی ان الحق لا یسقط بتقادم الزمان[2] بعد اس تمہید کے فیصلہ شرعیہ یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں ہر دو زوجہ کا دین مہر برابر ہے ترکہ متوفی میں سے اول دونوں کا مہر ادا کیا جاوے گا اور باقی ماندہ ورثہ پر حسب حصص شرعیہ تقسیم کیا جاوے گا اور اگر ترکہ دونوں مہروں کا کافی نہ ہو تو دونوں کو بقدر حصہ تقسیم کیا جاوے گا' مثلاً اگر مقدار دین مہر ہر دو زوجہ مختلف ہے تو زیادہ والی کو زیادہ اور کم والی کو کم حساب کے موافق دیا

---

(۱) فاذان المهر وجب بنفس العقد رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ .ط.س. ج۳ص۱۰۳' ولها منعه من الوطئ ودواعيه والسفر بها الخ لاخذ ما بين تعجيله من المهر كله او بعضه (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٩٠ .ط.س. ج۳ص۱٤۳ مطلب فی منع الزوجة نفسها لقبض المهر' ظفير (۲) دیکھئے الاشباه والنظائر مع الحموی كتاب القضاء والشهادات ص ۲۱٤ ردالمحتار كتاب الدعوى مطلب هل يبقى النهى بعد موت السلطان ط.س. ج٥ص۷۲۰' ظفير

جاوے گا اور تساوی مہر کی صورت میں دونوں کو برابر دیا جاوے گا لیکن کنیز رابعہ کے مہر میں سے ایک چہارم اس کے شوہر کو پہنچا جو کہ بعد شوہر کی وفات کے ان وارثوں کو حسب حصص ملے گا جو کہ بوقت وفات شوہر موجود تھے۔ فقط

اللہ واسطے کہنے سے مہر میں نقصان نہیں آتا اور نہ نکاح میں!

(سوال ۱۳۹۰) بعض لڑکی کا ولی اجازت دیتا ہے کہ نکاح اللہ واسطے پڑھو' قاضی صاحب خطبہ اور ایجاب و قبول اس طور کراتے ہیں کہ مساۃ زینب دختر عمر الدین بالعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ زر مہر کے تجھے اللہ واسطے بخش دی' اس نے قبول کر لی' پھر بعض یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب مہر مقرر کیا گیا پھر اللہ واسطے کیسی ہوئی' مہر مقرر نہ کیا جاوے تو ٹھیک ہے' نکاح جائز ہے ورنہ نہیں' اگر لڑکی مر جاوے تو اس کا ولی مہر کا دعویٰ کر سکتا ہے تو پھر وہ مہر کیوں لیتا ہے جب اللہ واسطے بخش دی تھی۔؟

(الجواب) اول تو اس لفظ اللہ واسطے کی کہنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہا جاوے تو اس سے مہر ساقط نہیں ہوتا اور نکاح میں بھی کچھ نقصان نہیں آتا گویا اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ موافق حکم شریعت کی لوجہ اللہ یہ نکاح کیا جاتا ہے یعنی مقصود رضاء الٰہی ہے۔

ان گواہوں کے بیان سے گیارہ ہزار ثابت ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۱) والدہ مرحومہ کا مہر گیارہ ہزار گیارہ اشرفی کا ہے' نکاح کو عرصہ ۴۵ سال کا ہوا چنانچہ ان دونوں کے انتقال کے بعد عاجز نے جائیداد والد پر دعویٰ مہر کیا' ثبوت مہر میں بوقت نکاح جو لوگ گواہ تھے ان میں سے قاضی عبدالرحمٰن صاحب نے گیارہ ہزار دس اشرفی کا مہر بیان کیا اور قمر الدین خان نے ہزاروں روپیہ اور دس اشرفی کا مہر بیان کیا اور بخشی بیگم نے گیارہ ہزار دس اشرفی بیان کی اور دو گواہ میرے والد کا یہ کہنا بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ گیارہ ہزار پر میرا نکاح ہوا تھا' اسی قدر میرے لڑکے کا مہر باندھو' اس صورت میں میری والدہ کا مہر گیارہ ہزار ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں' جب کہ حکیم صاحب دس ہزار یا گیارہ ہزار تردید کے ساتھ بیان کر چکے ہیں؟

(الجواب) وقت نکاح کے گواہوں میں سے ایک گواہ قاضی عبدالرحمٰن کا بیان گیارہ ہزار دس اشرفی کا ہے اور ایک عورت بخشی بیگم کا بیان اس کے مثل ہے اور قمر الدین خان کا بیان ہزاروں روپیہ اور دس اشرفی کا ہے جو کہ مطابق دعویٰ کے نہیں ہے یعنی صاف طور سے اس میں گیارہ ہزار دس اشرفی کا بیان نہیں ہے اور دس ہزار یا گیارہ الخ بیان کرنا بھی بوجہ تردید کے مطابق سابق کے نہیں' پس یہ بیانات مثبت گیارہ ہزار روپیہ دس اشرفی کے شرعاً نہیں ہیں البتہ اقرار والد نذیر احمد کا جو بدیں الفاظ ہوا کہ جس قدر میرا مہر تھا اسی قدر میری دختر کا ہوگا' تو اگر اس موقع پر گیارہ ہزار الخ کی تصریح ہو گئی ہے اور اس اقرار کے سننے والے دو گواہ عادل موجود ہیں تو گیارہ ہزار الخ

مہر ثابت ہو سکتا ہے[1] مگر پہلے خود حکیم صاحب تردید کے ساتھ دس یا گیارہ ہزار بیان کر چکے ہیں لہٰذا اس سے بھی گیارہ ہزار الخ کا ثبوت نہیں ہو سکتا' پس ایسے نزاع کی حالت میں مہر مثل سے فیصلہ ہوتا ہے۔[2] فقط

دعویٰ معافی مہر میں گواہی اور اس سلسلہ میں سوال!

(سوال ۱۳۹۲) دعویٰ معافی مہر کا دائر ہے لیکن اس میں مسماۃ الف کی شہادت بھوپال میں ہوئی اور مسماۃ ب کی شہادت بہت عرصہ کے بعد لاہور میں ہوئی اور مسمی ج کی شہادت مسماۃ الف کی ساتھ ساتھ ہوئی اور گواہان نمبر ۱'۲'۳ کی شہادتیں بوجہ اقرار عدم پابندی وبے پردہ ہونے کے مفید ثبوت نہیں اس لئے کل متروکہ سے دین مہر ادا کیا جاوے اس صورت میں نصاب شہادت پورا ہے یا نہیں اور چونکہ مسماۃ الف وب کی شہادت علیحدہ علیحدہ ہوئی تو اس میں کچھ شرعی نقص ہے یا نہیں؟

(الجواب) معافی مہر کا دعویٰ اس وجہ سے غیر ثابت قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ایک مرد اور دو عورتیں شہادت دیتی ہیں مگر دو عورتوں نے علیحدہ علیحدہ ادائے شہادت کیا ہے یعنی دو عورتوں کی علیحدہ علیحدہ شہادت ادا کرنے کی وجہ سے ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کو نصاب شہادت قرار نہ دیا گیا ہے' اور بسبب عدم نصاب شہادت کے دعویٰ کو غیر مسموع قرار دیا گیا ہے' حالانکہ مذہب حنفیہ میں ایسا کوئی قول نہیں جس سے یہ ثابت ہو جاوے کہ عورتوں کی شہادت میں تفریق شرط قبول ہے' ہاں اتنا صحیح ہے کہ قاضی کو دو عورتوں میں تفریق نہ کرنا چاہئے کما فی الدر المختار ولا یفرق القاضی بینھما الخ[3] اس مسئلہ کی اصل یہ ہے کہ ام شافعی کما قال السبکی اور ام بشر حاکم کے پاس شہادت کے لئے حاضر ہوئیں' اس نے ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا چاہا تو ام شافعی نے فتذکر احدھما الاخری کی آیت پڑھ کر سنادی اور حاکم ساکت ہوا[4] اس سے ظاہر ہوا کہ ام شافعی کے استنباط کا دارومدار آیت مذکورہ پر ہے جس کی حقیقت اس سے زائد نہیں کہ اشارہ عدم ضرورت تفریق معلوم ہوتا ہے نہ یہ کہ عدم تفریق ضروری ہے' چنانچہ خود شوافع کے یہاں بھی بوقت ارتیاب قاضی کو تفریق کا اختیار ہے بلکہ مستحب ہے کہ شاہدوں کو بشرط اشتباہ وارتیاب ایک دوسرے سے علیحدہ کرے کمافی الحموی قال التاج السبکی بعد نقل ھذہ الحکایۃ وھذا فرع حسن استنباط جید والمعروف فی مذھب ولدھا (وھو الشافعی) اطلاق القول بان الحاکم اذا ارتاب بالشھود استحب لہ التفریق بینھم وکلا مھا صریح اشتباہ النساء للمنزع الذی ذکرتہ ولا باس بہ اہ اقول وفی الملتقط من الحکایۃ المذکورۃ لیس صریحاً فی ان المذھب عندنا عدم التفریق فی شھادۃ النساء اذا ارتاب القاضی ص ۳۲۷

---

(۱) ونصابھا (ای الشھادۃ) لغیرھا من الحقوق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الشھادات ج ۴ ص ۵۱۵. ط.س. ج۳ص ۴۶۵. ط.س. ج۵ص ۴۶۵) ظفیر (۲) وان اختلفا فی المھر ففی اصلہ الخ یجب مھر المثل (در مختار) قال فی الفتح الاختلاف فی المھر اما فی قدرہ او فی اصلہ وکل منھما اما فی الحیوۃ او بعد موتھما او موت احدھما (رد المحتار باب المھر ج ۲ ص ۴۹۶. ط.س. ج۳ص ۱۴۸ مطلب مسائل الاختلاف فی المھر) ظفیر (۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الشھادات ج ۴ ص ۵۱۶. ط.س. ج۵ص ۴۶۵ ظفیر (۴) حکی ان ام بشر شھدت عند الحاکم فقال الحاکم فرقوا بینھما فقالت لیس لک ذلک قال اللہ تعالی ان تضل احدھما فتذکر احدھما الاخری فسکت الحاکم (رد المحتار کتاب الشھادات ج ۴ ص ۵۱۶. ط.س. ج۳ص ۴۶۵ تفصیلی واقعہ جس میں امام شافعی کا تذکرہ بھی ہے اسکے لئے دیکھئے حموی علی الاشباہ والنظائر کتاب القضاء والشھادات ص ۲۲۱) ظفیر

اس تصریح سے ثابت ہوا کہ قاضی باوجود رضامندی نساء کے بھی بصورت ارتیاب کے تفریق کر سکتا ہے پس اگر خاص عذر سے یا بدون عذر اتفاقاً دو عورتوں کی شہادت علیحدہ علیحدہ لی گئی تو اس میں کیا مضائقہ ہے لہذا محض علیحدہ علیحدہ ادائے شہادۃ امراتین کی وجہ سے نصاب شہادت کو ناقص نہ سمجھا جاوے گا بلکہ اس شہادت سے معافی مہر ثابت ہوگی اور اگر اس توہم پر محض علیحدہ علیحدہ اور مختلف اوقات میں ادائے شہادت ہونے کی بناء پر رد دعویٰ کی قضا ہو تو وہ قضا بھی نافذ نہیں' کما فی الشامی المقلد متی حالف مذهبه لا ينفذ حكمه ج ٤ ص ٤٣٠ فقط

معافی کے بعد مہر کا مطالبہ صحیح نہیں

(سوال ۱۳۹۳) ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرا مہر موجود ہے معاف کر دے ورنہ تجھ کو زکوۃ دینا پڑے گی' اس نے خیال کیا کہ مہر تو ملنے سے رہا لہذا معاف کر دیا' اب شوہر سے پاسکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ عورت نے کسی وجہ سے ہو معاف کر دیا' اور بدون زبردستی واکراہ کے معاف کیا اگرچہ شوہر کے کہنے سے معاف کیا اور اگرچہ عورت نے بخوف زکوۃ مہر معاف کیا اس صورت میں مہر معاف ہو گیا عند اللہ مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی (للمراة ان تهب مالها لزوجها من صداق دخل بها زوجها اولم يدخل (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۲۹۶) اذا وهب احد الزوجين لصاحبه لا يرجع فى الهبه قاضی خان ج ٤ ص ۲۸۸ فقط

عورت نے مہر نہیں لیا روپیہ تجارت میں لگا دیا گیا اب عورت مع نفع مہر لے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹٤) اگر شرعاً اس عورت کے مہر ادا نہیں ہوئے اور نقدی میں سے اس کو مہر لینے کا حق ہے اور نقدی تجارت میں لگا دی اور اس میں نفع و نقصان سب کچھ ہوا' آج عورت اپنا مہر مع منافع مانگتی ہے' عورت کو منافع لینے کا حق ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں عورت صرف اپنا مہر ورثہ سے لے سکتی ہے وہ مہر ورثہ کے ذمہ دین ہے لہذا عورت اصل مہر لے سکتی ہے اس کے نفع کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔ فقط

لڑکی کے مرنے کے بعد باپ اس کا مہر لے سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۵) لڑکی کے مر جانے کے بعد اس کے والدین کو اس کے مہر لینے کا حق ہے یا نہیں؟

(الجواب) لڑکی اگر لاولد مر جاوے اور اپنا شوہر اور والدین چھوڑے تو اس کے مہر اور تمام ترکہ میں سے بعد ادائے حقوق مقدمہ علی المیراث نصف اس کے شوہر کو اور نصف والدین کو پہنچتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ ولكم نصف ما ترك ازواجكم ان لم يكن لهن ولد[2] فقط

(۱) الاشباه والنظائر الفن الثانی کتاب القضا والشهادات ص ۲۲۱' ظفیر (۲) سورة النساء

خلع کے لئے جو روپیہ غیر نے عورت کے حکم سے اس کے شوہر کو دیا تھا وہ شخص عورت سے وہ روپیہ وصول کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۶) عمر نے زید سے ایک سو ساٹھ روپیہ ہندہ کے امر سے جو لیا تھا رقم لیکر اپنی زوجہ ہندہ کو تین طلاق پر مطلقہ کیا زید نے روپیہ بکر کے واسطے دیا تھا کہ ہندہ کی عدت گزر جاوے گی تو بکر سے نکاح کراؤں گا بکر عدت ہندہ کے اندر فوت ہو گیا نہ عدت پوری ہوئی نہ نکاح ہوا زید اپنا ایک سو ساٹھ روپیہ ہندہ یا اس کے والد سے طلب کرتا ہے ہندہ انکار کرتی ہے اپنے خرچہ و مہر و نسب کا دعویٰ کرتی ہے آیا زید اپنی رقم واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور ہندہ کا دعویٰ بھی چل سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کے امر سے جو روپیہ زید نے عمر کو طلاق دینے کی غرض سے دیا تو زید اس روپیہ کو ہندہ سے واپس لے سکتا ہے اور طلاق علی المال میں صحیح قول کے موافق عورت کا مہر ساقط نہیں ہوتا البتہ نفقہ گزشتہ و مفروضہ ساقط ہو جاتا ہے در مختار میں ہے ویسقط الخلع والمباراة کل حق ثقابت و قتهما لکل منهما علی الاخر الخ قوله کل حق شمل المهر والنفقة المفروضة والماضية [1] الخ شامی و قیل الطلاق علی مال مسقط للمهر کالخلع والمعتمد لا درالمختار و فی الشامی ان النفقة المقضی بها تسقط بطلاق و اطلقوه فشمل الطلاق بمال وغیره شامی [2] وفی رد المحتار للشامی وان ارسله بان قال علی الفاتح فانقبلت لزمها تسلیمه الخ شامی [3] فقط

بنات و ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا اور اس سے زیادہ مہر رکھنا مکروہ ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۷) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں یہ کہ ازواج مطہرات حضرت رسول اللہ ﷺ بی بی عائشہ صدیقہ و بی بی حفصہ و بی بی خدیجۃ الکبری و غیرہا رضی اللہ عنہا و بنات آنحضرت بی بی فاطمہ و رقیہ و ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد نکاح میں کتنا مہر مقرر کیا گیا تھا دیگر یہ کہ اگر کوئی ان کے مہر سے زیادہ مقرر کرے تو مکروہ ہوگا یا نہیں بالتفصیل تحریر فرمادیں و سند سے؟

(الجواب) مکروہ نہیں ہے البتہ بہت زیادتی مہر میں پسندیدہ نہیں ہے ازواج مطہرات و بنات آنحضرت ﷺ کا مہر بارہ اوقیہ و نصف تھا جس کے پانچ سو درہم ہوتے ہیں سوائے ام حبیبہؓ کے ان کا مہر چار ہزار درہم نجاشی نے باندھا تھا مشکوٰۃ [4] (پانچ سو درہم کا وزن ایک سو اکتیس تولہ چاندی ہے اس کی قیمت چاندی کے بھاؤ سے ہر زمانہ میں لگائی جائے ظفیر)

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ص ۷۷۷ ج ۲ ص ۷۷۸ ج ۳ .ط.س. ج۳ص ۲۵۲.....۴۵۳ ظفیر
(۲) ایضاً ص ۷۸۰ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۴۵۵ ظفیر
(۳) عن عمر بن الخطاب قال الا لاتغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة فی الدنیا و تقوی عند الله لكان اولیكم بها نبی الله ﷺ ما علمت رسول الله ﷺ نكح شیئاً من نسائه ولا انكح شیئاً من بناته علی اكثر من اثنتی عشرة او قیة عن ابی سلمته قال سالت عائشة كم كان صداق النبی ﷺ قالت كان صداقه لا زواجه ثنتی عشرة او قیة و نش قالت اتدری ما النش قلت لا قالت نصف اوقیة فتلك خمس مائة درهم رواه مسلم (مشكوٰة باب الصداق ص ۲۷۷) ام حبیبہؓ کے متعلق صراحت ہے امهرها عنه اربعة الف درهم (ایضاً) ظفیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر مطلب الا بی الصغیرة المطالبة المهر ج ۲ ص ۵۰۸ .ط.س. ج۳ص ۱۶۱ ظفیر

اولیاء کا قبل نکاح یابوقت نکاح مہر لینا کیسا ہے ؟

(سوال ۱۳۹۸) بعض آدمی لڑکے یاورثاء لڑکے سے لڑکی کا مہر قبل از نکاح یابوقت نکاح لیتے ہیں اور اپنی حوائج میں صرف کرتے ہیں اور دلیل جواز حدیث انت ومالك لا بيك [1] پیش کرتے ہیں اور قصہ حضرت شعیب علیہ السلام کا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی لڑکی کے مہر میں بکریئیں چروائی تھیں تو یہ دلیلیں اموال اولاد کے جواز کے لئے درست ہیں یا نہیں ؟

(الجواب) لڑکی کے باپ کو مہر لینادرست ہے لیکن اپنے صرف میں نہ لاوے اور اگر اپنے صرف میں لایا تو اس کو لڑکی کو دینا ہوگا لاب الصغيرة المطالبة بالمهر درمختار [2] و فی الشامی والصغير غير قيد ففی الهندية للاب والجد والقاضي قبض صداق البكر صغيرة كانت اوكبيرة الا اذا نهته وهي بالغة صح النهي الخ [3] اور حضرت شعیب علیہ السلام کے قصہ میں تحقیق یہ ہے کہ اگرچہ فقہانے اس سے استدلال کیا ہے کہ اگر باپ کی بکریاں چرانے کی خدمت کو مہر مقرر کیا جاوے تو نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہے ومقتضاه وجوب مهر المثل فی خدمة وليها و عدم لزوم الخدمة وكذا فی مثل قصة شعيب عليه السلام [4] مگر شامی میں کہا ہے کہ اس صورت میں باپ کے ذمہ اس خدمت کی قیمت لڑکی کو دینا لازم ہے درمختار میں ہے ومفاده صحة تزوجها على ان يخدم سيدها اووليها كقصة شعيب عليه السلام مع موسىٰ عليه السلام [5] اور شامی میں ہے ومفاده صحة الاستدلال بها على الجواز فی رعی غنم الاب فالالرحمتی و الظاهر ان وليها يضمن لها حينئذ قيمة الخدمة الخ [6] فقط

انیس روپے ماہانہ والا مہر کتنا مقرر کرے

(سوال ۱۳۹۹) جس شخص کو انیس روپیہ ماہوار کی آمدنی ہو بوقت عقد زیادہ سے زیادہ کس قدر مہر باندھ سکتا ہے ؟

(الجواب) مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم شرعی ہے جس کے پونے تین روپے کے قریب ہوتے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد شریعت سے مقرر نہیں کی گئی کما قال الله تعالیٰ وان اتيتم احداهن قنطاراً فلاتأخذوا منه شيئاً الخ [7] اس سے معلوم ہوا کہ ہزارہا روپیہ بھی مہر ہو سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مہر بہت زیادہ اور حیثیت سے زیادہ مقرر نہ کیا جاوے آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات اور بنات طیبات کا مہر پانچ سو درہم یعنی

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر مطلب لابی الصغيرة المطالبه المهر ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س. ج۳ص ۱۶۱ ظفیر
(۲) رد المحتار باب ایضاً مطلب ایضاً ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س. ج۳ص ۱۶۱ ظفیر
(۳) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۸ ط.س. ج۳ص ۱۶۱ ظفیر
(۴) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۳ ص ۴۵۸ ط.س. ج۳ص ۱۰۷ ظفیر
(۵) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۹ ط.س. ج۳ص ۱۰۷ ظفیر
(۶) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۸ ط.س. ج۳ص ۱۰۷ ظفیر
(۷) سورة النساء ظفیر

قریب سوا سو روپیہ کے ہوا ہے، پس مناسب اور مستحب طریقہ یہی ہے کہ مہر زیادہ نہ بڑھایا جاوے۔[1] فقط

”مہر معاف کرنے کا حق لڑکی کے باپ کو ہوگا“ یہ شرط کیسی ہے؟

(سوال ۱۴۰۰) زید کا نکاح ہندہ بالغہ سے ہوا، اور ہندہ کے والدین نے چند شرائط زید سے لکھوائی ایک شرط یہ ہے کہ مہر کے معاف کرنے کا اختیار ہندہ کے والد کو ہوگا ہندہ کو نہیں، یہ شرط صحیح ہے یا نہیں (۲) بموجب شرط اقرار نامہ ہندہ کا مہر اس کے والدین معاف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) یہ شرط لغو ہے، والدین ہندہ کو مہر معاف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ہندہ کا مہر زید کے ذمہ بدستور واجب ہے، وہی اس کی مستحق ہے، اور وہی معاف کر سکتی ہے، والدین یا کسی کا اس طرح کی شرطیں لگانا اور شوہر کا قبول کرنا شرعاً قطعاً بے معنی ہے۔[2] فقط

جب مہر یاد نہ ہو تو مہر مثل ملے گا یا کیا؟

(سوال ۱۴۰۱) ہندہ کا عقد بقاعدہ شرعی ہوا مگر قاضی کے رجسٹر میں درج نہیں ہے اور نہ مقدار مہر یاد ہے، اس صورت میں مہر مثل دلایا جائے گا اور نکاح ثابت ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا، اور مہر مثل دلوایا جائے گا[3] اور مہر مثل وہ ہے جو اس کی بہنوں اور پھوپھیوں وغیرہن کا مہر ہو۔[4] وباقی الشروط یطلب من کتب الفقه فقط

اپنے لڑکے کی بیوی کو دودھ پلادیا اب وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۰۲) ایک عورت نے اپنے لڑکے کی زوجہ صغیرہ ڈیڑھ سالہ کو دودھ پلادیا، اس صورت میں اگر نکاح باطل ہوا تو مہر کا لین دین ہو گیا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زوجین کے درمیان حرمت قائم ہو گئی اور نکاح فسخ ہو گیا، اور شوہر کے ذمہ نصف مہر واجب ہے اگر پورا مہر ادا کر چکا ہو تو نصف واپس لے سکتا ہے، فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے ولو ان رجلاً تزوج صغیرة فجاء ت ام الزوج من النسب او من الرضاع فارضعت الصغیرة حرمت علیه و یجب علیها

---

(۱) پونے تین روپے کم سے کم مہر ۱۳۳۲ھ کی بات ہے اب ۱۳۹۱ھ میں اکیس روپے سے کم نہیں ہو سکتا ہے اس لئے کہ چاندی سات روپے تولہ ہے اور دس درہم کا وزن ۳۵ ماشہ چاندی ہے، ہر زمانہ میں اس کی جو قیمت ہو گی وہی کم سے کم مہر کی مقدار قرار پائے گئے، اسی طرح پانچ سو درہم کی قیمت اس دور میں سوا سو کے بجائے لگ بھگ سوا نو سو روپے ہو گی، اس لئے کہ پانچ سو درہم کا وزن ایک سو اکتیس تولہ چاندی ہے اس کی جو قیمت ہو گی سکہ رائج الوقت میں وہی حساب آئے گا واللہ اعلم۔ ظفیر (۲) وصح حطها لكله اوبعضه عنه (درمختار) و قید بحطها لان حط ابيها غیر صحیح لو صغیرة ولو کبیرة توقف علی اجازتها ولا بدمن رضاها ففي هبته الخلاصته خوفها بضرب حتی وهبت مهر مالم یصح لو قادرا علی الضرب اه (رد المحتار باب المهر ج۲ ص ٤٦٤ .ط.س. ج۳ص ۱۱۳ مطلب فی حط المهر والابراء عنه) ظفیر (۳) وان اختلفا فی المهر ففي اصله الخ یجب مهر المثل (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٩١ .ط.س. ج۳ص۱٤۸) وکذا یجب مهر المثل فیما اذا لم یسم مهر اوفقی ایضا ج ۲ ص ٤٦٠ .ط.س. ج۳ص۱۰۸) ظفیر (٤) والحرة مهر مثل الشرعی مهر مثلها اللغوی ای مهر امراة تماثلها من قوم ابیها لا امها و فی الخلاصته و یعتبر باخواتها و عماتها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر مطلب فی بیان مهر المثل ج ۲ ص ٤٨٧ .ط.س. ج۳ص ۱۳۷) ظفیر

علیہ نصف المهر [1] الخ فقط

لڑکی کا باپ مہر مانگتا ہے اور رخصتی نہیں کرتا اور سوروپیہ اوپر سے لیا' کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۴۰۳) میرا خسر میری بیوی کو نہیں بھیجتا ایک مرتبہ ایک سوروپیہ طلب کئے تھے کہ سوروپیہ دے دو پھر بھیج دوں گا لیکن روپیہ لیکر بھی نہیں بھیجا اور روپیہ مجھ کو واپس نہیں دیتا' اور مہروں کا دعویٰ کرتا ہے کیا مہر دیئے جائیں گے 'جب کہ وہ میری بیوی کو نہیں بھیجتا' اور ان کے یہاں پردہ قطعی نہیں ہے 'ایسی صورت میں انکی امامت درست ہوگی یا نہیں ؟

(الجواب) اگر مہر مؤجل ہیں تو عورت قبل طلاق اور قبل موت شوہر سے وصول نہیں کرسکتی' فتاویٰ عالمگیری میں ہے لا خلاف لاحدان تاجیل المهر الی غایة معلومة نحو شهر اوسنة صحیح وان کان لا الی غایة معلومة فقد اختلف المشائخ فیه قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایة معلومة فی نفسها وهو الطلاق اوالموت [2] الخ اور جو مبلغ سوروپیہ آپ نے اپنے خسر کو دیئے تھے ان کو وصول کرسکتے ہیں۔ اور جس شخص کے گھر کی عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں اور پھرتی ہیں اگر وہ ان کو منع نہیں کرتا تو امامت اس کی مکروہ ہے۔ فقط

مہر دینے کے باوجود عورت کے نام جائیداد لکھ دی شوہر اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۴۰۴) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور مہر ادا کردیا اور اس عورت کے نام کچھ جائیداد نان و نفقہ میں تحریر کردی توبعد طلاق وادائیگی مہر کے وہ عورت مستحق نان و نفقہ کی شرعاً رہے گی یا نہیں اور وہ جائیداد واپس لے سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) طلاق کے بعد اگر زمین اور جائیداد دی ہے تو وہ بطور ہبہ عورت کی مملوک ہوگی 'اب زبردستی اور قانونی طور سے شوہر واپس نہیں لے سکتا رضامندی سے واپس ہوجائے تو بکراہت لینا جائز ہے۔

جائیداد بعد موت کسے ملے گی

(سوال ۱۴۰۵) اگر عورت مذکورہ شوہر کی حیات میں فوت ہوجائے تو وہ جائیداد اس کے شوہر کو ملنا چاہئیے یا اولاد کو ؟

(الجواب) طلاق اور عدت گزرنے کے بعد اگر زوجہ فوت ہوئی تو شوہر کو اس کی میراث سے کچھ نہ ملے گا' اولاد اور دیگر ورثاء شرعی کو میراث پہنچے گی۔ فقط

(۱) عالمگیری مصری الباب السابع فی المهر فصل حادی عشر ج ۲ ص ۳۱۸ ط. ماجدیه ج ۱ ص ۳۴۵ ' ظفیر
(۲) عالمگیری مصری کتاب الرضاع ج ۲ ص ۳۴۵ ط. ماجدیه ج ۳ ص ۳۱۸

شوہر نابالغی میں فوت ہو جائے تو عورت مہر اور نفقہ کی حق دار ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۴۰۶) نابالغوں کی شادی ان کے اولیاء نے کردی تھی' شوہر نابالغی کی حالت میں گزر گیا آیا دلہن حق دار مہر و خرچ ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں زوجہ پورے مہر کی مستحق ہے' شوہر کے ترکہ سے پورا مہر وصول کر سکتی ہے اور خرچ خوراک زمانہ عدت کا واجب نہیں ہے' در مختار میں ہے لا تجب النفقته الخ لمعتدة موت مطلقا [1] الخ درمختار باب النفقه اور در مختار باب المہر میں ہے ویتاکد عند وطؤا وخلوة صحت من الزوج او موت احدھما [2] فقط

جس معافی کے گواہ نہ ہوں اس کا حکم

(سوال ۱۴۰۷) ایک عورت کا مہر پانچ ہزار مقرر ہوا تھا' جس میں سے اس نے اپنی خوشی سے بحالت صحت اپنے خاوند کو دو ہزار روپیہ معاف کر دیئے جس کا کوئی گواہ شاہد نہیں شرعاً یہ معافی معتبر ہوگی یا کالعدم ہو جائے گی۔؟

(الجواب) اگر زوجہ اس ابراء (معاف کرنے) سے منکر نہیں بلکہ مقر ہے تو شرعاً یہ معافی معتبر ہوگی' زوج کے ذمہ سے مہر کا یہ حصہ ساقط ہو گیا' ہدایہ میں ہے وان حطت عنه من مهرھا صح الحطلان المهر حقها والحط يلاقيه حالته البقاء . [3] انتھی لیکن اگر زوجہ اقرار نہیں کرتی تو پھر شرعی شہادت کے بغیر اس معافی کا اعتبار نہ ہوگا (اور گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت ہونے ضروری ہیں ظفیر)

زیورات کی شکل میں مہر ادا کرنا کیسا ہے ؟

(سوال ۱۴۰۸) بقیہ تین ہزار اس طور سے ادا کئے کہ مختلف اوقات میں زائد از ایک ہزار کے زیورات ایک ایک دو دو کر کے بنوا دیئے اور دو ہزار نقد دے دیا' کیا بعد میں عورت دعویٰ مہر کر سکتی ہے یا مہر کے جزو کی وصیت کر سکتی ہے۔؟

(الجواب) شوہر نے جس قدر روپیہ اور زیورات وغیرہ مہر کے نام سے دیئے وہ سب مہر میں محسوب ہوں' عورت اس حصہ کے متعلق مہر کا دعویٰ یا وصیت نہیں کر سکتی' شوہر کے قول کا اس بارے میں اعتبار کیا جائے گا اعطا ھا مالاً وقال من المهر وقالت من النفقة فالقول للزوج الا ان تقيم هى البينة كذاى فتح القدير [4] ومن بعث الىٰ امراته شيئاً فقالت هو هدية وقال هو من المهر فالقول قوله فى غير المهيا للاكل كالعسل والسمن [5] الخ فتاوىٰ عالمگیریہ . فقط

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۸۲۲ .ط.س. ج۳ص ۶۱۰' ظفیر
(۲) ایضاً باب المهر ج ۶ ص ۴۵۲ .ط.س. ج۳ص ۱۰۲ ' ظفیر
(۳) هدایه باب المهر ج ۲ ص ۳۰۵' ظفیر
(۴) عالمگیری مصری باب سابع فصل ثانی عشر ج ۱ ص ۳۲۲' ظفیر .ط. ماجدیه ج ۱ ص ۳۲۲ (۵) ایضاً

ایک ثلث مہر کے خیرات کی وصیت جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۰۹) عورت نے موت سے ۳۶ گھنٹے پہلے وصیت کی کہ اسکے مہر کا ایک ثلث مد خیرات دیا جاوے وصیت جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) شرعی حیثیت سے اس کے مہر کا جو حصہ شوہر کے ذمہ ثابت ہو اس کی ثلث میں وصیت جاری ہو گی، بقیہ روپیہ ورثاء پر تقسیم ہوگا، جس میں اس کا شوہر بھی شامل ہے لیکن اگر اس کی پچھلی معافی اور شوہر کی ادائیگی ثابت ہو جائے تو یہ وصیت کالعدم ہے۔ فقط

جو مہر مقرر ہو جائے وہ شوہر کے ذمہ ضروری ہے

(سوال ۱۴۱۰) زوجین کے مورث اعلیٰ کا زر مہر سوالاکھ سواسواشرفی تھا جو بعد انتقال مورث اعلیٰ اب تک اس خاندان میں زر مہر مذکورہ بلا لحاظ آمدنی واستطاعت زوج تبرکا اور سما مقرر کیا جاتا ہے کوئی نیت لینے دینے کی کسی فریق کی نہیں ہوتی اور نہ ادائیگی اس کی بوجہ غربت ممکن ہے، چنانچہ زید وہندہ جو اس خاندان کے ممبر تھے اس وقت بوقت عقد صرف ۲۶ روپیہ ماہوار کے سوا کوئی جائیداد بیش بہا نہیں رکھتے تھے باتباع طریقہ آباء کے و رواج خاندانی سوالاکھ روپیہ اور سواسواشرفی مہر باندھ لئے کوئی نیت لینے دینے کی نہ تھی، اور نہ موقع محل سے اس کا استنباط ہو سکتا تھا اب ہندہ کا فرزند عمر بعلت جرم فوجداری ملزم ثابت قرار پایا اور اس کی تنخواہ بپاداش جرم مذکور گورنمنٹ سے مسدود ہو گئی اور جس کو پھر پدر بزرگوار نے اپنی زندگی میں علیحدہ بھی کر دیا تھا اور مرتے دم تک صورت سے بیزار رہا طالب مہر متروکہ ہے علاوہ ازیں زید کے دو اور زوجات ہیں جن کا زر مہر میت کے ذمہ واجب الاداء ہے اور منجملہ ان کے ایک زوجہ سلمیٰ متروکہ میت پر قابض بھی ہے (جو بوجہ ناممکن الوقوع ہونے کے قانوناً باطل ہے) اور جو ہندہ کے ساتھ کیا گیا ہے، کیا نکاح صحیح و قائم ہو سکتا ہے، اور بصورت صحت نکاح کیا بلحاظ احکام شرعیہ ایسا معاہدہ واجب التعمیل ہے اور اس کی ذمہ داری متروکہ پر عائد ہو سکتی ہے کیا دوسری زوجہ (سلمیٰ) قابض جائیداد کو بھی اس کا زر مہر (دو ہزار و حصہ شرعی) اس متروکہ سے مکمل مل سکتا ہے، کیا بعد ادائیگی زر مہر (سلمیٰ) مقبوضہ جائیداد سے بے دخل ہو سکتی ہے کیا ایسے اوصاف والا فرزند متروکہ پا سکتا ہے؟

(الجواب) مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ جس قدر مہر عقد نکاح تراضی طرفین سے مقرر ہو جائے خواہ وہ مقدار کتنی ہی زیادہ ہو مثلاً سوالاکھ روپیہ اور سواسواشرفی یا اس سے بھی زیادہ ہو وہ ہر مقدار مہر کی شوہر کے ذمہ واجب اور لازم ہو جاتی ہے اور اس کا ادا کرنا بذمہ شوہر واجب اور ضروری ہوتا ہے[1] مثل دیگر دیون کے خواہ نیت لینے دینے کی ہو یا قانوناً یہ معاہدہ باطل ہو یا نہ ہو لیکن شرعاً یہ معاہدہ صحیح اور یہ دین واجب الاداء ہے اور اس معاہدہ کے ساتھ اور اس مقدار مہر پر نکاح زید و ہندہ کا شرعاً بلاشبہ صحیح ہو گیا تھا اور رقم دین مہر کا ادا کرنا شوہر کے ذمہ واجب تھا جب کہ اس نے اپنی زندگی میں ادا نہیں کیا تو اس کے مرنے پر اس کے ترکہ میں سے ہر دو زوجہ مسماۃ سلمیٰ و ہندہ کا ادا کرنا واجب ہے اور تجہیز و تکفین کے علاوہ دیگر حقوق سے مقدم

(۱) قال الله تعالیٰ وان اتیتم احدٰهن قنطاراً فلا تاخذوا منه شیئاً (سورة النساء) قنطار مال کثیر کو کہتے ہیں جس کی کوئی حد نہ ہو ظفیر

ہے، [1] لہذا زید کے ترکہ میں سے بعد اخراجات تجہیز و تکفین کے اول دونوں زوجات سلمی وہندہ کا مہر ادا کیا جاوے اس کے بعد اگر کچھ باقی بچے تو اس کو ورثاء شرعی پر حسب حصص شرعیہ تقسیم کیا جاوے اور اگر ترکہ زید کا دونوں زوجات کے مہر کو کافی نہ ہو تو دونوں زوجات کا مہر حصہ رسد دیا جائے یعنی جس زوجہ کا مہر زیادہ ہو اس کو اس نسبت سے اور جس کا مہر کم ہے اس کو اس نسبت سے مہر کی مقدار دینی چاہئیے۔

(۱) ثم تقدم دیونہ التی لہا مطالب من جہۃ العباد و یقدم دین صحۃ علی دین المرض (درمختار) دین الصحۃ ہو ما کان ثابتا بالبینۃ مطلقا او بالا قرار فی حالۃ الصحۃ (رد المحتار کتاب الفرائض ج ۵ ص ۱٦٤ .ط.س.ج٦ ۷٦۰) فارغ عن دین لہ مطالب من جہۃ العباد ولو صداق زوجتہ المؤجل للفراق (ایضاً کتاب الزکوۃ ج ۲ ص ۷.ط.س.ج۱ص ۲٦۰) ظفیر

فصل دوم
مسائل جہیز و متفرق مسائل

جہیز لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کا؟

(سوال ۱۴۱۱) محمد خلیل نے اپنی زوجہ رحمت کو طلاق بائن دے دی، بوقت عقد زوجہ کے والد نے اپنی لڑکی رحمت کو جہیز میں برتن وغیرہ دیئے تھے وہ کس کی ملک ہیں؟

(الجواب) وہ اشیاء و سامان جہیز کا رحمت کی ملک ہے محمد خلیل کا اس میں کچھ حق نہیں ہے[1] (پس معلوم ہوا کہ جہیز لڑکی کا حق ہوتا ہے لڑکے کا نہیں ظفیر)

جہیز لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کے باپ کا؟

(سوال ۱۴۱۲) زید نے اپنے پسر کی شادی بکر کی دختر سے کی اور جو برتن بکر نے جہیز میں دیئے، اس کو زید نے اپنے سابق برتنوں میں رکھ لئے بعد چند روز کے زید نے اپنی دختر کی شادی کی اور بکر کے سامنے اس کی دختر کے جہیز کے برتنوں میں سے اپنی لڑکی کو دیئے بکر نے منع نہیں کیا آیا بکر یا دختر بکر زید سے ان برتنوں کو واپس لے سکتی ہے یا نہیں؟ اسی بناء پر بکر دختر کو اس کے شوہر کے یہاں نہیں بھیجتا، کیونکہ نکاح کو فسخ کرانا چاہتا ہے؟

(الجواب) جو ظروف وغیرہ بکر نے اپنی دختر کے جہیز میں دیئے تھے دختر کی ملک ہو گئے ہیں بکر کو ان میں کچھ حق واپس لینے کا نہیں ہے، البتہ دختر بکر زید سے ان ظروف کو لے سکتی ہے[2] اور بکر کا روکنا اپنی دختر کو اس کے شوہر کے گھر بھیجنے سے درست نہیں ہے اور بدون طلاق دینے شوہر کے نکاح سابق فسخ نہیں ہو سکتا ہے۔ فقط

شوہر فوت ہو گیا تو لڑکی کے باپ نے جو زیور دیا تھا وہ خسر کا ہو گا یا لڑکی کا اور مہر کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۱۳) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا عقد عبدالستار کے لڑکے سے بعوض مہر مبلغ پانچ سو روپیہ کر دیا

---

(۱) جهز ابنتة بجهاز سلمها ذلك ليس له الا سترداد منها ولا لورثته بعده ان سلمها ذلك في صحته بل تختص به و به يفتى وكذا لو اشتراه لها في صغرها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳. ط.س. ج۳ص ۱۵۵)

(۲) فلا خلاف في كون الجهاد للبنت لما في الولوالجية جهز بنة ثم مات فطلب بقية الورثة القسمة فان كان الاب اشترى لها في صغرها ما او في كبرها و سلم لها في صحة فهو لها خاصة اه (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۴. ط.س. ج۳ص ۱۵۷ مطلب في دعوى الاب ان الجهاز عارية) ظفير

ایک ماہ کے بعد لڑکا بلا ادائے مہر انتقال کر گیا اب لڑکی کا دوسرا نکاح قرار پایا ہے بیوہ کے باپ نے شادی میں جو زیور اپنی لڑکی کو دیا تھا اس کو عبد الستار بیوہ کا سسر طلب کرتا ہے اور بیوہ اتنا مہر طلب کرتی ہے کیونکہ زیور اگر عبد الستار کا ہے تو بیوہ کا مہر مقررہ اسکو ادا کرنا چاہئیے یا نہیں؟

(الجواب) بیوہ کا جو زیور و سامان اس کی باپ کی طرف سے دیا ہوا ہے وہ بیوہ کی ملک ہے اس میں عبد الستار سسر کا کچھ حق نہیں ہے اور دعویٰ اس کا باطل ہے"[1] اور مہر بیوہ کا بذمہ اس کے شوہر کے ہے 'اگر شوہر کا کچھ ترکہ ہو تو اس میں سے لے سکتی ہے' شوہر کے باپ عبد الستار سے نہیں لے سکتی' البتہ اگر عبد الستار ذمہ دار ہو گیا ہو تو اس سے لے سکتی ہے۔ فقط

زیور شوہر کے مرنے کے بعد اس کا باپ لے سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱٤۱٤) زید کے لڑکے بکر کی شادی ہندہ سے ہوئی' اب زید کی موجودگی میں بکر فوت ہوا' ایک پسر اور بیوی اور باپ زید کو چھوڑا' بعد عدت ہندہ نے دوسرا نکاح کر لیا' زید نے ہندہ کو کچھ زیورات دیئے تھے جو واپس لینا چاہتا ہے اور ہندہ کی جانب سے دین مہر کا دعویٰ کیا ہے' مہر کی ادائیگی زید کے ذمہ ہے بکر اپنے باپ کے ساتھ رہتا تھا' زید کے پاس معمولی سامان خانگی کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے' زید بکر کے لڑکے سے لے سکتا ہے یا نہیں اور ہندہ کو جو زیورات دیئے تھے وہ بھی لینے کا مستحق ہے یا نہیں' مہر کی معافی معلوم نہیں' اس میں ہندہ کا قول معتبر ہو گا یا کیا؟

(الجواب) موافق عرف کے جو زیور زید نے اپنے پسر بکر کی زوجہ کو دیا وہ اپنے پسر کو دیا تھا' لہذا بعد مرنے بکر کے وہ زیور ہندہ سے واپس نہیں لے سکتا' ہندہ اپنے مہر میں وہ زیور رکھ سکتی ہے"[2] اور جب کہ مہر کی معافی کے گواہ نہیں ہیں تو قول ہندہ کا معتبر ہے اور ہندہ نے اگر دوسرا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو غیر ہے لڑکے کا محرم نہیں تو حق پرورش ہندہ کا ساقط ہو گیا' نانی' دادی' خالہ وغیرہ میں جو کوئی موجود ہو حق پرورش اس کو ہے اور ولایت نکاح دادا یعنی زید کو ہے۔ فقط

زیور جو ملتا ہے عورت اس کی مالک ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱٤۱۵) جو زیور وغیرہ شوہر کی جانب سے عورت کو دیا جاتا ہے عورت اس کی مالک ہوتی ہے یا نوشہ؟

---

(۱) ولو دفعت فی تجهیز ما لا بنتها اشیاء من امتعه الاب بحضرته و علمه وکان ساکتا ورفت الی الزوج فلیس للاب ان یستر د ذلك من ابنته لجریان العرف به وکذا ما انفقت الام فی جهاز ها ما هو معتاد والاب ساکتا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۵ ط.س. ج۳ص۱۵۷) ظفیر

(۲) ولو بعث الی امراته شیئا ولم یذکر جهة عند الدفع غیر جهه المهر الخ فقالت هو ای المبعوث هدیته وقال هو من المهر الخ فالقول قوله بیمینه والبینه لها فان حلف والمبعوث قائم فلها ان ترده و ترجع بباقی المهر (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤۹۹ ط.س. ج۳ص۱۵۱) ظفیر

(الجواب) ہمارے شہروں میں یہی عرف و رواج ہے کہ زیورات وغیرہ کا عورت کو مالک بنادیا جاتا ہے اور عورت اس کی مالک سمجھی جاتی ہے پس اس صورت میں عورت اس کی مالک ہے، شوہر کا اس پر کوئی حق نہیں۔

لڑکی کے جہیز اور لڑکے کے لباس کی ملکیت کس کو حاصل ہے؟

(سوال ۱٤۱٦) بوقت نکاح جہیز میں جو اشیاء لڑکی کو دیتے ہیں اور داماد کے واسطے جو لباس مکلّف بناتے ہیں اس کی مالک لڑکی ہے یا نوشہ؟

(الجواب) باپ کی طرف سے جو اشیاء لڑکی کو جہیز میں ملی ہیں ان کی وہ مالک ہے اور لڑکے کو جو کپڑا اور نقد دیا گیا ہے وہ لڑکے کی ملکیت ہے لڑکی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے فقط

جو زیور دیا ہے طلاق کے بعد وہ شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور عورت مہر پائے گی یا نہیں؟

(سوال ۱٤۱۷) زید کا بکر کی بالغ لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا اور زید نے مبلغ للعاٰ۵ؔ روپیہ کا زیور نقرئی و طلائی بکر کی لڑکی کے استعمال کے لئے دیا اور بکر نے اپنی لڑکی کا مہر مبلغ صما روپیہ کا قرار دیا جس کو زید نے قبول کیا بکر نے حسب وعدہ اپنی لڑکی کو رخصت نہیں کیا اور نہ کرنے کا ارادہ معلوم ہوتا ہے یہ سبب رنجیدگی کا طرفین کو ہوا اس رنج کو دفع کرنے کے لئے بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ زید منکوحہ کو طلاق دے، چونکہ دولہا اور دلہن کو کوئی موقع تنہائی کا نہیں ملا، تو مہر کتنا دیا جائے گا اور زیور زید کا بیوی سے واپس لینا ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر شوہر اپنی زوجہ کو قبل وطئ اور قبل خلوۃ صحیحہ طلاق دے دے تو نصف مہر ادا کرنا واجب ہے در مختار میں ہے و یجب نصفه بطلاق قبل وطؤ او خلوة [1] الخ لہذا اس صورت میں مبلغ اڑھائی سو روپیہ دین مہر کے ادا کرنا بذمہ زید واجب ہیں اور جو زیور زید نے زوجہ کی ملک کردیا ہے تو وہ بعد طلاق واپس نہیں لے سکتا اور اگر مستعار دیا تھا تو واپس لے سکتا ہے اور اگر زیادتی شوہر کی ہو تو اس کو زوجہ سے طلاق کے بدلے میں کچھ معاوضہ لینا مکروہ ہے۔

بیوی کو شوہر اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱٤۱۸) ایک عورت نے اپنی دختر کی شادی ایک شخص سے کردی اور بوقت عقد یہ شرط کی ایک سال تک یا جب تک شوہر کی ملازمت یا معاش کا انتظام ہو، میں اپنی دختر کو اپنے مکان پر رکھوں گی چنانچہ ایک سال تک زوج نے نہایت تنگ دلی سے زوجہ کی مفارقت گوارہ کی ایک سال کے بعد جب معاش کا بھی انتظام

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٦. ط.س. ج۳ص ۱۰٤، ظفیر

ہو گیا شوہر نے اپنی زوجہ اپنے پاس وطن سے باہر بلانا چاہا مگر اس کی والدہ بھیجنا نہیں چاہتی تو شوہر کو لے جانے کا حق حاصل ہے یا نہیں اور ایک سال تک نہ لے جانے کا وعدہ پورا کرنا شوہر کے ذمہ واجب تھا یا نہیں اور شوہر کا زوجہ کو سفر میں لے جانا ظلم ہے یا نہیں؟

(الجواب) وطن سے باہر سفر میں اپنی زوجہ لے جانے کے بارے میں فقہاء نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اگر شوہر مہر ادا کر چکا ہے خواہ معجّل ہو یا مؤجل تو وطن سے باہر سفر پر لے جا سکتا ہے بشر طیکہ زوجہ راضی ہو اور شوہر کی طرف سے اطمینان ہو کہ کوئی تکلیف نہ پہنچاوے گا اور اگر مہر ادا نہیں کیا اور زوجہ سفر میں جانے پر راضی نہیں ہے تو شوہر کو جبراً لے جانے کا اختیار نہیں ہے والذی علیه العمل فی دیارنا انه لا یسافر بها جبراً علیها و جزم به البزازی وغیرہ وفی المختار و علیه الفتوی[1] الخ

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ معمول بہ یہ ہے کہ جبراً شوہر اپنی زوجہ کو سفر میں نہیں لے جا سکتا، اور شامی میں ہے کہ فقیه ابو القاسم صغار اورفقیه ابو اللیث سے مروی ہے کہ بدون زوجہ کی رضامندی کے شوہر اس کو مطلقاً سفر میں نہیں لے جا سکتا پس اگر زوجہ راضی ہو تو پھر اس کو سفر میں یا ملازمت پر لے جانا ظلم نہیں ہے[2] اور شوہر نے جو وعدہ ایک برس تک رخصت نہ کرانے کا کیا تھا اور اس کو پورا کیا یہ شوہر کے ذمہ واجب نہ تھا اس وعدہ کا ایفاء مستحسن تھا کما ورد فی الحدیث احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج متفق علیه[3] یعنی جو شرطیں نکاح کے وقت کی گئی ہوں از قسم مہر و نفقہ و رخصت وغیرہ اس کو پورا کرنا احق و انسب ہے۔ فقط

حضرت علیؓ سے آنحضرت نے جہیز کا سامان لیا تھا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۱۹) تواریخ حبیب الہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کے نکاح میں حضرت علیؓ سے زرہ فروخت کرا کے جہیز میں صرف کیا اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نوشہ سے لیکر جہیز وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں؟

(الجواب) احتمال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے روپیہ لیکر سامان جہیز اس لئے کیا کہ آپ کے پاس کچھ موجود نہ ہو بہر حال اس کے جواز میں کچھ کلام نہیں، والدین دختر اگر شوہر سے ہی سامان جہیز کرا دیویں یا اس سے لیکر سامان نکاح مرتب کریں کچھ مضائقہ نہیں فقہاء جس کو منع فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ شوہر وغیرہ سے روپیہ لیکر خود رکھیں۔[4] فقط

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر مطلب فی السفر بالزوجه ج ۲ ص ۴۹۵ .ط.س. ج۳ص۱۴۶ ظفیر (۲) ثم ذکر من الفقیهین ابی القاسم الصغار و ابی اللیث انه لیس له السفر مطلقا بلا رضا والفساد الزمان (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۵ .ط.س. ج۳ص۱۴۶)

(۳) مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ص ۲۷۱، ظفیر (۴) حضرت فاطمہؓ کی شادی کے سلسلہ کی تمام روایتوں کے سامنے رکھنے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی زرہ مہر میں دے دی تھی، گھر میں کوئی سامان نہیں تھا خود سرور کائنات ﷺ بھی اپنی طرف سے وہ سامان نہیں کر سکتے تھے، اس لئے آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ مہر والی زرہ فروخت کر دو اور اس سے جو رقم آئے اس سے ضروری سامان لے لو، خود حضرت علیؓ کا بیان ہے (جاری ہے)

والدین والے جہیز وغیرہ اور سسرال والے زیور وغیرہ کا مالک کون ہے؟

(سوال ۱۴۲۰) ایک عورت سنت والجماعت جسکا نکاح بموجب شرع محمدی ہوا ہو اور اس کو جہیز اس کے والدین اور بری میں اس کی ساس سسر نے کچھ زیور پارچہ وبرتن وغیرہ حسب رواج دیا ہو تو ازروئے شرع کیا مذکورہ بالا اشیاء کا دینا مستعار سمجھا جاتا ہے اس کی مالک کامل عورت ہو جاتی ہے؟ اگر نہیں تو شوہر یا عورت کے والدین میں سے کون اس کا مالک کامل ہے؟

(الجواب) جو کچھ عورت کے والدین نے جہیز میں دیا ہے وہ ملک عورت کی ہے والدین عورت کے یا سسرال والے اس کے مالک نہیں ہیں اور جو کچھ ساس وخسر نے زیور وغیرہ چڑھایا وہ مستعار سمجھا جاتا ہے وہ عورت کی ملک نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (یہ زیوروالا مسئلہ دراصل رواج کے اوپر موقوف ہے یا ساس سسر کے قول پر بعض جگہ عورت کو مالک بنا دیتے ہیں جو زیور کپڑا یا کوئی اور چیز سسرال کی طرف سے لڑکی کو ملتا ہے اس کے متعلق یہ طے ہوتا ہے کہ لڑکی کو بطور ہبہ ہے اور بعض جگہ لڑکی کی ملک نہیں بناتے لہٰذا فیصلہ رواج پر ہوگا یا سسرال والوں کے بیان پر [1] ظفیر)

زیور اور کپڑا جو لڑکی کو دیتے ہیں وہ کس کی ملک ہے؟

(سوال ۱۴۲۱) جو چیز از قسم زیور وپارچہ وغیرہ دلہن کو قبل از نکاح وبعد نکاح دیئے جائیں وہ حق زوجہ ہے یا حق شوہر؟

(الجواب) جو اشیاء ماں باپ کی طرف سے دی جاویں وہ ملک زوجہ ہے اور جو اشیاء شوہر یا اس کے والدین کی طرف سے دی جاویں اس میں نیت کا اعتبار ہے، جیسی نیت ہو اور جس کے لئے نیت ہو اس کی ملک ہے۔ [2] فقط

لڑکی کے ولی کا روپیہ لیکر نکاح کرنا اور اسے مصرف میں لانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۴۲۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنی لڑکی کے نکاح میں داماد کے ولی سے اس شرط پر بات چیت کی کہ اگر تم مجھے بیس تیس روپیہ دو تو میں اپنی دختر کا نکاح

(بقیہ صفحہ گزشتہ) فبعتها من عثمان بن عفان باربع مائه و ثمانين درهما ثم ان عثمان رد الدرع الى على وجاء بالدرع والدراهم الى المصطفى ﷺ فدعا لعثمان بدعوات كما فى روايه (زرقانى شرح مواهب لدنيه ج ۲ ص ۳) آگے علامہ زرقانی نے بھی لکھا ہے يشبه ان العقد وقع على الدرع وانه ﷺ اعطاها علياً لا لبيعها واتاه بثمنها (ايضاً ج ۲ ص ٦) ايضاً

(۱) جهز ابنته بجهاز و سلمها ذلك ليس له الاسترداد منها و لا لورثته بعده ان سلمها ذلك فى صحته بل تختص به و به يفتى (الدرالمختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۵۰۲ ط.س. ج۳ ص ۱۵۵) لو بعث الى امرأته شيئاً (الى قوله) فالقول له بيمينه ايضاً ج ۲ ص ۴۹۹ ط.س. ج۳ ص ۱۵۱ مطلب فيما يرسل الى الزوج) ظفير

(۲) اس کے لئے دیکھئے اس سے پہلے والا حوالہ، ظفیر

تمہارے بیٹے سے کردوں گا ورنہ نہیں' یہ روپیہ لیکر اپنے مصرف میں لانا جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جواب یہ ہے کہ اپنی دختر کے نکاح میں باپ کا داماد کے ولی سے روپیہ لینا اور بدون لینے روپیہ کے نکاح نہ کرنا جیسا کہ مندرجہ سوال ہے اور اس روپیہ کو اپنے صرف میں لانا درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے' اس لئے کہ ولی کا یہ لینا رشوت ہے اور رشوت کا لینا اور دینا دونوں حرام ہیں' اور جو رشوت لیتا ہے وہ مرتشی (رشوت لینے والا) کے قبضہ کرنے سے اس کی ملکیت میں نہیں آجاتا بلکہ راشی (رشوت دینے والا) ہی اس کا مالک رہتا ہے پس مرتشی پر لازم ہے کہ اس روپیہ کو واپس کردے اور راشی اس کو واپس لے لے' کما فی الدرالمختار اخذ اهل المرأة شيئاً عند التسليم فللزوج ان يسترده لانه رشوة و ذكر في الشامی قوله عند التسليم ای بان ابی ان يسلمها اخوه او نحوه حتى ياخذ شيئاً وكذا لوابى ان يزوجها فللزوج الاسترداد قائما او ها لكالانه رشوة بزازية' شامی[1] جلد ۲ نیز شامی میں ہے الرشوة يجب ردها ولا تملك شامی[2] جلد ٤ ص ٤٧١ اور فتاویٰ خیریہ میں ہے سئل فی امرأة ابنی الی اقاربها ان يزوجوها الا ان يدفع لهم الزوج كذا فوعدهم به هل يلزم ام لا؟ اجاب لا يلزم ولو دفع فله ان ياخذه قائما او مالكالانه رشوة كما في البزازيه[3] اور طحطاوی میں ہے حرام ہے وہ مال کہ عقد نکاح کے درمیان ہو کر کچھ مال لیویں اور جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے قال لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشی[4] فقط

نصف مہر لے کر لوگوں کو کھلانا کیسا ہے ؟

(سوال ۱٤۲۳ /۱) لیکن اس صورت میں لوگ اس کے مکان پر کھاتے نہیں تو لوگوں کے کھلانے کے لئے یہ حیلہ کرتا ہے کہ پہلے عقد کر دیتا ہے اور لڑکی کا ولی لڑکی سے قبل از عقد یہ کہہ دیتا ہے کہ تو بعد عقد کے نصف مہر کی مالک ہو جائے گی عقد کے بعد تو یہ کہنا کہ تم میرے مہر میں سے نصف دے دو' مگر وہ لڑکی اس فقرہ کو نہیں کہتی بلکہ لڑکی کا ولی ہی کہتا اور لیتا ہے' اب اس حیلہ سے لوگوں کو کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں ؟

(۲) لڑکی کے نام سے اس کا ولی عقد کے بعد نصف مہر لے سکتا ہے یا نہیں'؟ بینوا توجروا عند الحساب' فقط

(الجواب) جواب یہ ہے کہ حیلہ مذکور اول جو مندرجہ سوال کا ہے کہ نصف مہر وصول کرنا اور اپنے صرف میں لانا اور برات والوں کو اس میں سے کھانا کھلانا درست نہیں' بلکہ حرام ہے اس لئے کہ ولی مذکور اپنی دختر سے قبل از عقد اجازت وصول نصف مہر کی چاہتا ہے کہ ولی دختر کے نام سے وہ مہر وصول کرلے اور اپنے صرف میں لاوے جیسا کہ فحوائے عبارت مندرجہ سوال سے ہویدا ہے اور باقی مہر کی دختر مالک ہو' اور حال یہ ہے کہ

(۱) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳ ط.س. ج۳ص ۱۵٦' ظفير
(۲) رد المحتار كتاب القضا مطلب في الكلام على الرشوت والهديه ج ٤ ص ٤٢١
(۳) فتاوی خيريه ج ۲ ص ۲۸' ظفير
(٤) ترمذی باب ماجآء في الراشي والمرتشي ج ۲ ص ۲۱۱ ط.س. ج۵ص ۳٦۲' ظفير

درحقیقت یہ طلب اجازت مہر علی سبیل الہبہ اپنے واسطے ہے کہ عقد میں اعتبار معانی اور مقاصد کا ہے نہ صورت اور الفاظ کا کما فی الهدایه العبرة للمعانی لا للصور (اور سکوت ترپین مسائل میں بمنزلہ نطق قرار دیا گیا ہے اس میں سے سکوت دختر بھی ہے) هکذا فی الفصول العماوی اور دختر دربارہ اجازت دینے کے ساکت رہی لفظ لا یا نعم نہ کہا جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے پس ایسے موقعہ پر شرعاً سکوت دختر مذکورہ بالا کا بمنزلہ نطق نہ ہوگا اس لئے کہ فقہاء کرام نے جو سکوت بمنزلہ نطق قرار دیا وہ ترپین مسائل میں ہے اور نہیں ہے یہ عقد ان مسائل میں سے بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے صراحت نہ ولایت سے اور شمار کیا ہے ان مسائل کو علامہ شامی اور صاحب اشباہ وغیرہ نے من شاء فلیطالع فیها

اور بالفرض سکوت دختر مذکورہ کا دربارہ ہبہ بمنزلہ نطق قرار دیا جاوے تو بھی ولی مسطور کا مہر موہوبہ کو قبل از عقد یا بعد از عقد وصول کرنا اور اپنے تصرف میں لانا درست نہیں ہے اس لئے کہ اگر وہ لڑکی بالغہ ہے تو اس وجہ سے یہ مہر کا لینا صحیح نہیں ہے کہ قبل عقد موہوب مملوک واہب نہیں ہوتا اس واسطے کہ وجوب مہر کا نفس عقد نکاح سے ہوتا ہے کہ وہ بدل بضع کا ہے (کما صرح بہ فی الہدایہ ص ۳۸۰) نہ قبل از عقد اور ملک واہب کی موہوب پر بوقت ہبہ کے مشروط ہے تاکہ تملیک غیر مملوک لازم نہ آوے اور یہ باطل ہے در مختار میں لکھا ہے شرائط صحتها فی الواهب العقل والبلوغ والملك (در مختار علی ہامش الشامی ج ۴ ص ۷۰۰) اور کفایہ حاشیہ ہدایہ کے باب الوکالت میں لکھا ہے تملیک مالا یملک باطل ہے اور عنایہ حاشیہ ہدایہ میں ہے التملیك من غیر المالك لا یتصور علاوہ ازیں جب کہ دختر مذکورہ نے قبل عقد مہر اپنا جس کی بعد العقد مالک ہوئے گی ہبہ کیا تو اس میں اضافت تملیک کی طرف اس شئے کے ہوئی کہ آئندہ اس کا وجود ہوگا اور ایسی اضافت صحیح نہیں کما فی الهدایه واضافه التملیك الی ما سیوجد لا یصح اور اگر وہ دختر نابالغہ ہے تو ہبہ نابالغہ کا صحیح نہیں کما فی عبارت الدر المختار، بہر حال حیلہ مندرجہ سوال ناجائز ہے اور جو مال بطور ناجائز کے مکسوب ہوگا اس کا کھانا کھلانا ناجائز ہے فتاویٰ ہندیہ میں نگارش ہے اکل الربوا و کاسب الحرام اهدی الیه او اضافه و غالب ماله حرام لا یقبل ولا یا کل مالم یخبره ان ذلك اصله حلال ورثه او استقرضه (عالمگیری ص ۳۴۳ کتاب الکراهیه الباب الثانی فی الهدایا والضیافات)

(۲) جواب سوال دوم کا یہ ہے، مہر کی دو صورتیں ہیں اور ایک مہر مؤجل ساتھ ہمزہ کے اور دوسرا مہر معجل ساتھ عین کے، پہلی صورت میں تو حق مطالبہ اور قبض مہر کا قبل وقوع فرقت بموت یا طلاق کے منکوحہ ہے نہ اس کے ولی مجاز کو، چنانچہ فتاویٰ ابراہیم شاہی میں مرقوم ہے المهر لا یخلوا ان یکون بشرط التعجیل او سکوت عنه فانه یجب فی الحال معجلا وان کان مؤجلا فلیس لها حق المطالبة اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے لا خلاف لا حدان تاجیل المهر الی غایه معلومة نحو شهر او سنة صحیح وان لا الی غایة معلومة فقد اختلف المشائخ فیه قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایة معلومة فی نفسها وهو الطلاق او الموت الا یری ان تاجیل البعض صحیح وان لم ینصا علی غایة معلومة الخ عالمگیری ج ۱ ص ۳۱۸، فقط

عورت کو دیئے ہوئے زیور

(سوال ۱۴۲۴) بوقت نکاح عورت کو جو زیور وملبوس وغیرہ دیا جاتا ہے عند الطلاق شوہر کو واپس لینا جائز ہے یا نہیں؟ در صورتیکہ اس کو مالک و مختار بنادیا ہو' از روئے شرع کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

(الجواب) در مختار میں ہے ولو بعث الی امراته شیئاً ولم یذکر جهة عند الدفع الخ فقالت هو هدیة وقال هو من المهر فالقول له بیمینة والبینة لها فان حلف والمبعوث قائم فلها ان ترده و ترجع بها فی المهر الخ او کله ان لم یکن دفع لها شیئاً منه الخ شامی و فیه اوادعت انه ای المبعوث من المهر وقال هو ودیعته فان کان من جنس المهر فالقول لها وان کان من خلافه فالقول له لشهادة الظاهر (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۹' ظفیر)اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر زوجین میں نزاع ہو' زوجہ یہ کہے کہ جو کچھ مجھ کو دیا گیا ہے ہدیہ ہے اور شوہر کہتا ہے کہ وہ مہر میں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہے اور گواہ زوجہ کے معتبر ہیں اور بعد قسم شوہر جو موجود ہے شوہر کو دلایا جاوے گا اور عورت اپنے مہر کا مطالبہ کرے یعنی اگر وصول نہ کیا ہو انتہی بحاصلہ اور دوسری روایت کا حاصل یہ ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ یہ جو کچھ مجھ کو دیا گیا ہے وہ مہر میں ہے اور شوہر یہ کہے کہ وہ امانت ہے تو اگر وہ اشیاء مہر کی جنس سے ہیں' یعنی جیسے نقد روپیہ اور زیور تو قول زوجہ کا معتبر ہے اور اگر اس کے خلاف سے ہے تو قول شوہر کا معتبر ہے الخ۔

پس اگر صورت مسئولہ میں شوہر یہ کہتا ہے کہ یہ زیور وغیرہ عاریۃً تھا اور عورت کہے کہ مہر میں تھا تو عورت کا قول معتبر ہے' شوہر اس کو واپس نہیں لے سکتا اور اگر عورت دعویٰ ہبہ اور ہدیہ کا کرے اور شوہر کہے کہ مہر میں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہے اور اگر مہر دے چکا تھا اور شوہر عاریۃً دعویٰ کرے تب بھی قول شوہر کا معتبر ہے کیونکہ عادۃً زیور وغیرہ شوہر کی طرف سے ہبہ نہیں سمجھا جاتا' اب عرف یہ ہے کہ جو اشیاء جہیز میں عورت کے والدین کی طرف سے ہے وہ ملک عورت میں ہیں اور جو زیور وغیرہ شوہر کی طرف سے ہے وہ عاریت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

آٹھواں باب (نکاح کافر)
ارتداد و کفر سے متعلق احکام و مسائل نکاح

ایمان کی بے حرمتی کرنے کا حکم کیا ہے؟

(سوال ۱۴۲۵) ایک شخص لکھا پڑھا وکیل باوجود واقفیت کے ایسے کلمات قبیحہ مجمع کثیر میں اپنے منہ سے نکالے کہ میرا ایمان میرے جوتے کے نیچے ہے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص جس نے یہ کلمہ کہا کافر ہو گیا' اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی جیسا کہ در مختار میں ہے وارتدا او احدھما فسخ عاجل [1] پس اس شخص کو توبہ کرنا اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ فقط

اس کلمہ سے مرتد ہو گیا تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے

(سوال ۱۴۲۶) ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ فلاں کام شریعت کا ہے' اس نے جواب دیا کہ شریعت کو اپنے مقعد میں ڈال وہ شخص مرتد ہوا یا نہیں' اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کی عورت کسی دوسرے سے نکاح کر لیوے یا نہیں؟

(الجواب) اس کلمہ کے کہنے سے وہ شخص کافر و مرتد ہو گیا تجدید اسلام و توبہ و استغفار کرنا اس کو لازم ہے اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی بعد تجدید اسلام کے تجدید نکاح کرے [2] اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے تو اس کی عورت عدت کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے کذافی الدر المختار۔ [3] فقط

عورت مرزائی ہو جائے تو نکاح فسخ ہو گا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۲۷) ایک عورت منکوحہ حنفیہ مرزائی عقیدہ پر ہو گئی' تو اس کا نکاح جو مرد حنفی سے ہوا تھا وہ فسخ

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص ۱۹۳' ظفیر

(۲) ان مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح وما فیه خلاف یومر بالاستغفار والتوبه و تجدید النکاح (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ .ط.س. ج۴ص ۲۳۰) ظفیر

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) و فرق الامام بان الردة منافیه للنکاح لمنا فاتها العصمه والطلاق یستدعی قیام النکاح فتعذ رجعلها طلاقا (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفیر

ہو گیا یا نہیں زوجہ اور اس کے ورثاء نے شوہر سے طلاق لینے کی بھی تدبیر کی تھی۔

(الجواب) اس صورت میں جس وقت وہ عورت مرزائی عقیدہ پر ہو گئی اسی وقت نکاح اس کا فسخ ہو گیا دوبارہ طلاق لینے کی ضرورت نہ تھی کما فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل [1] الخ (قادیانی کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے تفصیل کے لئے دیکھئے اکفار الملحدین ظفیر)۔

شوہر جب تبدیل مذہب کر لے تو عورت نکاح سے خارج ہو گئی یا نہیں؟

(سوال ۱۴۲۸) میں نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا وہ شخص ایک عورت کو لیکر چلا گیا جس کی کچھ خبر نہیں بلکہ اس نے اپنا مذہب بھی تبدیل کر لیا تو لڑکی یعنی اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اگر یہ تحقیق ہو جاوے کہ اس شخص نے تبدیل مذہب کر لیا ہے یعنی اسلام چھوڑ کر دوسرا مذہب عیسائیوں یا آریوں کا قبول کر لیا ہے تو اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔ درمختار [2] فقط

کلمات کفر سے نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱۴۲۹) زید و عمر میں عداوت چلی آتی ہے زید نے اس بات کا عہد کیا کہ اگر عمر اپنی لڑکی کی شادی زید کے لڑکے سے کر دیوے تو زید اس بات کا حلف اٹھالے گا کہ وہ کبھی عمر کی لڑکی سے عداوت نہ نکالے گا نہ تکلیف دے گا' چنانچہ زید نے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھائی اور زید کے لڑکے سے عمر کی دختر کا عقد ہو گیا زید عقد کے بعد جھگڑا فساد کرنے لگا اور لڑکی کو غیر معمولی تکالیف پہنچانے لگا عمر نے اپنی ٹوپی زید کے قدموں پر رکھ دی اور معافی کا خواستگار ہوا زید نے دو مرتبہ یہ کلمہ کہا کہ اگر خداوند کریم آسمان سے اتر آوے اور مجھ سے کہے تب بھی میں معاف نہ کروں گا' عمر نے کہا کہ یہ کلمات کفر کے کیوں زبان سے نکالتے ہو تب زید نے کہا کہ میں کافر ہو گیا اور یہ بھی کہا کہ اگر عمر کے گھر کی طرف قبلہ ہو جاوے تو میں سجدہ نہ کروں اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے' زوجین میں علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید نے جو کلمات کفر کہے اس سے اس کا کافر و مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے اس کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے [3] اور اس کا لڑکا چونکہ اپنی زوجہ کو نہ نان و نفقہ دیتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اس لئے

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص۱۹۳ ' ظفیر
(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء فللموطؤة ولو حكما كل مهر هالتاكد به لو ارتد و عليه نفقه العدة (الدر المختار علی هامش باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص۱۹۳) ظفیر
(۳) ما يكون كفر اتفاقا يبطل العمل والنكاح الخ يومر بالا ستغفار والتوبه (ای تجدید الاسلام او تجدید النكاح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۲ ص ۴۱۴ ط.س. ج۴ص۲۳۰) ظفیر

بموجب حکم بعض ائمہ قاضی شرعی اس کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کرنے کا حکم کردے اور فسخ نکاح کرکے دوسرے نکاح کی اجازت دیوے یہ کام کسی ریاست اسلامیہ میں جاکر ہوسکتا ہے' وہاں کا قاضی تفریق کرادیوے۔[1] فقط

مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہوگیا

(سوال ۱۴۳۰) مسماۃ ہندہ کا نکاح بموجب احکام شریعت مسمی زید کے ساتھ تھا بوجہ بدسلوکی زید کے ہندہ بھاگ گئی اور ایک ہندو سکھ کے گھر رہنے لگی اب سنا ہے کہ ایک ماہ سے ہندہ نے ارادۂ مذہب اسلام چھوڑدیا ہے اور سکھوں کے اکالی پنتھ میں داخل ہوکر اکالن بن گئی ہے یعنی مرتد ہوگئی ہے ایسی صورت میں ہندہ کا نکاح جو زید کے ساتھ تھا وہ قائم رہتا ہے یا نکاح فسخ ہوگیا؟

(الجواب) درمختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ و تجبر على الاسلام و على تجديد النكاح زجراً لها بمهر تيسير كدينار و عليه الفتوىٰ ولو الجيه و افتى مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً و تيسيراً الخ[2] فلكل قاض ان يجدوه بمهر تيسير ولو بدينار ورضيت ام لا و تمنع من التزويج بغيره بعد اسلامها ولا يخفىٰ ان محله ما اذا طلب الزوج ذلك[3] الخ (اما لو سكت او تركه صريحاً فانها لا تجبر تزوج من غيره لانه ترك حقه بحر[4] ظفير)

اس روایت سے معلوم ہوگیا کہ احد الزوجین کے مرتد ہوجانے سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے اور اگر عورت مرتد ہوجائے تو اس کو حاکم اسلام' اسلام لانے پر اور تجدید نکاح پر ساتھ شوہر اول کے مجبور کرے گا بشرطیکہ شوہر اس کا مطالبہ کرے اور دوسرے شوہر کے ساتھ بعد مسلمان ہونے کے نکاح کرنے سے حاکم عورت کو منع کرے گا اور مشائخ بلخ کا فتویٰ یہ ہے کہ زوجہ کے مرتد ہونے سے زوجین میں تفریق نہیں ہوئی بناءً علیہ ہندہ کو تجدید نکاح پر بعد اسلام لانے کے ساتھ شوہر اول کے تھوڑے سے مہر پر حاکم مجبور کرے جب کہ شوہر اول زید بھی اس کا طالب ہو۔ فقط

اگر دوبارہ مسلمان ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۳۱) اگر ہندہ اپنے فعل بد سے توبہ کرکے پھر اسلام قبول کرلے تو اس کا سابقہ نکاح بہم اسی زید بدستور قائم رہا یا ان کو از سر نو نکاح پڑھانا پڑھے گا۔

---

(۱) بہار میں قاضی شریعت کے یہاں اور دوسرے صوبوں میں شرعی پنچایت کے ذریعہ چھٹکارا حاصل کرسکتی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانویؒ اور کتاب الفسخ التفریق للرحمانی ظفیر

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۴۰ .ط.س. ج۳ص۱۹۳ ظفیر

(۳) رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۴۰ .ط.س. ج۳ص۱۹۴ ' ظفیر

(۴) ايضاً ط.س. ج۳ص۱۹۴ . ظفیر

(الجواب) ازسر نو تھوڑے سے مہر پر نکاح مسماۃ ہندہ کا زید کے ساتھ بعد اسلام لانے کے کیا جاوے گا۔

اسلام کے بعد پہلے شوہر سے راضی نہ ہو تو دوسرے سے نکاح ہو گا یا نہیں ؟

(سوال ۱۴۳۲) اگر ہندہ مذہب اکالی سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے اور وہ زید سے ازسر نو نکاح کرنے پر رضامند نہ ہو تو عمر برادر زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح جائز ہو سکتا ہے اور اس میں زید سے طلاق نامہ لینے کی ضرورت ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر زید ہندہ کو چھوڑنا نہیں چاہتا تو ہندہ کا نکاح بعد اسلام لانے ہندہ کے جبراً زید کے ساتھ کیا جاوے گا ہندہ راضی ہو یا نہ ہو اور عمر کے ساتھ نکاح کرنے سے ہندہ کو منع کیا جاوے گا البتہ اگر زید ہندہ کو رکھنا نہ چاہے تو اس صورت میں ہندہ عمر کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

نومسلمہ سے نکاح کیا' عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد عورت کافر مرد کے پاس چلی گئی اب پھر مسلمان شوہر کے پاس آگئی کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۴۳۳) ایک کافرہ عورت نے مسلمان ہو کر کسی مسلمان سے نکاح کر لیا ایک عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد وہ مسلمان اس عورت کو اپنے نکاح ہی میں چھوڑے ہوئے کہیں چلا گیا' چند روز کے بعد یہ عورت ایک کافر کے ساتھ چلی گئی اور ان میں رہ کر ہر قسم کی مذہبی رسوم کفریہ ادا کرتی رہی' ایک عرصہ کے بعد شوہر اول مسلمان واپس آگیا تو یہ عورت بھی مسلمان ہو گئی اب اس عورت کو اس زوج مسلمان کے ساتھ اسی اول نکاح سے رہنا جائز ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے' یا اس کو استبراء رحم کے لئے عدت گزارنا ہو تو کتنا زمانہ' مسلمان ہوتے ہی فسخ نکاح کا حکم دیکر عدت گزارے' یا تین حیض کے بعد نکاح فسخ سمجھ کر اب سے فسخ نکاح کی عدت گزارے۔

(الجواب) اس صورت میں بھی احتمال ارتداد پر حکم ارتداد عورت مذکورہ کا نہ کیا جاوے گا' لہذا نکاح اس کا شوہر اول سے قائم ہے اور وہ عورت دی جاوے گی' اور عدت وغیرہ کچھ لازم نہ ہوگی غایۃ یہ کہ احتیاطاً تجدید نکاح کر لی جاوے۔ کما هو الاحتياط كذافي الشامی [1] فقط

جس لڑکے سے لڑکی کی شادی کی وہ اہل قرآن ہو گیا تو نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا ؟

(سوال ۱۴۳۴) عمر نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح اپنے بھتیجے زید کے ساتھ کر دیا تھا لیکن زید نے بعد بلوغ کے اول مذہب اہل حدیث اختیار کیا بعدہ مولوی عبداللہ چکڑالوی جو کہ اہل قرآن مشہور ہے اس کا متبع ہو گیا اور احادیث شریف کا بالکل منکر ہو گیا ہے' اب زید عمر کو کہتا ہے کہ تم اپنی لڑکی زینب کی شادی میرے ساتھ کرا دو'

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ .ط.س. ج ٤ ص ۲۲۲' ظفیر

عمر کہتا ہے کہ تم اہل سنت والجماعت کے دائرہ سے خارج ہو گئی ہو آیا اس صورت میں عمر کی دختر زینب کا نکاح زید کے ساتھ قائم رہا یا فسخ ہو گیا؟

(الجواب) عمر کی دختر کا نکاح اس صورت میں زید سے فسخ ہو گیا ہے زینب کو زید کے گھر نہ بھیجا جاوے۔[1] فقط

ارتداد سے نکاح جاتا رہا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۳۵) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے والد نے زید غیر کفو سے کر دیا تا بعد بلوغ کے ہندہ شوہر کے جانے سے انکار کرتی رہی ہر چند اس کو سب نے سمجھایا کہ شرعاً تمہارا نکاح ہو گیا ہے اب تم کو وہاں جانا ضروری ہے جس پر ہندہ نے بے ساختہ یہ جواب دیا کہ ہم قرآن و حدیث کو نہیں مانتے چاہے مسلمان رہیں یا نہ رہیں اب ہندہ کا نکاح زید سے قائم ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ کلمہ کفر و ارتداد کا ہے اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے جیسا کہ در مختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ عاجل[2] الخ پس نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ قائم نہیں رہا بلکہ فسخ ہو گیا۔ فقط

بیوی مرتد ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۳۶) زہرہ اپنے خاوند بکر سے ناراض ہو کر والدین کے گھر چلی گئی اور مذہب عیسائی اختیار کر لیا اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں جس قاضی نے اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اس کی امامت درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ عاجل الى ان قال و تجبر على الاسلام و على تجديد النكاح زجراً لها بمهر يسير كدينار و عليه الفتوىٰ ولو الجيته وافتى مشائخ بلخ بعدم الفرقه بردتها زجراً و تيسيراً

پس زہرہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بکر کے نکاح میں رہے گی اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے لیکن قاضی کو چونکہ علم نہ تھا اور بعض روایات سے فسخ نکاح معلوم ہوتا ہے اس لئے قاضی معذور ہے اور شرعاً اس کی امامت و قضا بلا کراہت جائز و درست ہے آئندہ اس کو احتیاط لازم ہے۔ فقط

---

(۱) من لم يقر ببعض الانبياء او لم يرض بسنته من سنن المرسلين فقد كفر (عالمگیری مصری باب احكام المرتدين ج ۲ ص ۲۶۳ وارتداد احدهما فسخ عاجل (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۳ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص۱۹۳ ظفیر

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص۱۹۳ ظفیر

(۳) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۳۹، ۵۴۰ ط.س. ج۳ص۱۹۳ ظفیر

شوہر مرتد ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا اب اگر پھر مسلمان ہوا تو دوبارہ نکاح کرنا ہوگا

(سوال ۱۴۳۷) زید پہلے ہندو تھا بعد بلوغ کے مسلمان ہو گیا حالت اسلام میں عمر نے اپنی لڑکی بارہ سالہ کا نکاح زید سے کر دیا بعد چند ماہ کے زید پھر ہندو ہو گیا' اب تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا' لیکن بعد ایک سال کے پھر اس نے مسلمان صورت بنالی تو اب اس لڑکی کا نکاح کسی طرح زید سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ وہ شخص مرتد ہو گیا' نکاح اس کا فسخ ہو گیا'[۱] اب اگر وہ شخص پھر مسلمان ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا ہے تو اس لڑکی کی رضامندی سے اگر وہ بالغہ ہے پھر نکاح ہونا چاہئے اور اگر نابالغہ ہے گو یعنی پندرہ برس کی عمر اس کی نہیں ہوئی اور نہ کوئی علامت بلوغ کی مثل حیض وغیرہ ظاہر ہوئی تو ولی کی اجازت سے اس کا نکاح دوبارہ کیا جاوے۔[۲] فقط

خدا کے انکار سے نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱۴۳۸) ایک واعظ نے ایک عورت زانیہ کو نصیحت کی کہ وہ زنا چھوڑ دے' اس پر عورت نے جواب دیا کہ نہ مجھے خدا کی ضرورت ہے نہ خدا کی جنت کی' شرعاً اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں ؟

(الجواب) اس عورت پر حکم کفر وارتداد کا لاحق ہو گیا[۳] اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا اس کو توبہ کرا کر اور تجدید کرا کر پھر نکاح کیا جاوے۔ فقط

خود کو کافر مرتد کہنے سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں

(سوال ۱۴۳۹) ایک مسلمان نے اپنی نسبت یہ الفاظ کہے کہ میں بے ایمان کافر و سور ہوں اور اب تک توبہ بھی نہیں کی یہ شخص مرتد ہوا یا نہ اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں وہ شخص کافر اور مرتد ہو گیا اس کو توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم ہے کیونکہ مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل[۴] فقط

قرآن کی توہین سے مرتد ہو گیا اور نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱۴۴۰) محمد بخش اور اس کی بیوی مسماۃ بتول میں رنجش اور مقدمہ بازی ہو رہی تھی کہ مسماۃ بتول نے

---

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹۔ط.س. ج۳ص۱۹۳' ظفير (۲) ذكر في نور العين و يجدد بينهما النكاح ان رضيت زوجة بالعود اليه والا فلا تجبر (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۴. ط.س. ج۴ص۲۴۶) ظفير (۳) يكفر اذا وصف الله تعالى بما لا يليق الخ اوانكر وعده ووعيده الخ او قال خدائے حاكمے را نشايد الخ فهذا كله كفر (عالمگیری مصری باب المرتد ج۲ ص ۲۵۸) ان ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح وما فيه خلاف يومر بالاستغفار والتوبة (ای تجدید الاسلام) و تجديد النكاح (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹. ط.س. ج۴ص ۲۳۰ قبيل مطلب فى حكم شتم دين مسلم) ظفير (۴) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج۲ ص ۵۳۹. ط.س. ج۳ص۱۹۳' ظفير

محمد بخش کوبذریعہ بعض آدمیوں کے بلا کے کہلایا کہ اگر تو مجھے مار پیٹ نہ کرے اور تکلیف نہ دے تو میں تیرے گھر آجاؤں بشرطیکہ تو مسجد میں جاکر قرآن شریف ہاتھ میں لیکر حلف ادا کرے کہ میں کسی قسم کی تکلیف نہ دوں گا' محمد بخش نے جواب میں کہا کہ قرآن اور مسجد کو کچھ نہیں جانتا سینکڑوں ایسی اڑتے پھرتے ہیں والعیاذ باللہ۔ اس صورت میں محمد بخش مرتد ہوا یا نہیں اور اس کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں الفاظ مذکورہ کہنے سے شخص مذکور مرتد ہو گیا اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے قال فی الدرا لمختار وارتداد احدھما فسخ عاجل [1] پس شخص مذکور بعد توبہ و تجدید اسلام کے مسماۃ بتول سے دوبارہ نکاح کرے بدون تجدید اسلام و تجدید نکاح کے مسماۃ مذکورہ اپنے شوہر محمد بخش پر حرام ہے۔[2] فقط

شرک وکفر سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور مسلمان ہونے پر تجدید ہو سکتی ہے

(سوال ۱۴۴۱) اگر کوئی مرد یا عورت شرک یا کفر کرے تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اگر ٹوٹ جاتا ہے تو پھر توبہ کرنے کے بعد بغیر عدت کے نکاح درست ہوتا ہے یا کچھ عدت ہے؟

(الجواب) شرک وکفر کرنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور پھر تجدید نکاح عدت میں درست ہے۔[3] فقط

ٹوٹنے کے بعد دونوں میں جب کوئی راضی نہ ہو تو!

(سوال ۱۴۴۲) اگر مذکورہ بالا صورت میں نکاح ٹوٹ گیا اور پھر مرد یا عورت میں سے کوئی آپس میں رضامند نہ ہو تو عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) عورت اگر کلمہ کفر کہے تو تجدید نکاح پر اس کو مجبور کیا جاوے گا اور دوسرے مرد سے اجازت نکاح کی اس کو نہیں ہے۔ کذافی الدر المختار [4] فقط

کلمہ شرک کہا تو!

(سوال ۱۴۴۳) بے علمی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر کسی عورت نے شرک کر لیا اور وہ کسی کو لے بھاگی یا کوئی

---

(۱) ایضاً ظفیر ۔ط.س. ج۳ص ۱۹۳
(۲) ما یکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح الخ یومر بالا ستغفار والتوبة و تجدیدالنکاح (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ج ۲ ص ۴۱۴ .ط.س. ج ۴ ص ۲۴۶) ظفیر
(۳) وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ الخ عاجل بلا قضاء (درمختار) وکذا بلا توقف علی مضی عدة فی المدخول بھا کما فی البحر (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفیر
(۴) ولو ارتدت بمجئ الفرقة منھا قبل تاکدہ الخ تجبر علی الاسلام و علی تجدیدالنکاح زجراً لھا بمھر یسیر کدینار و علیه الفتوی ولو الحیة وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتھا زجرا و تیسیرا لاسیما التی تقع فی الکفر (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ' ۵۴۰) ظفیر

اس کو بھگالے تو اس عورت کا دوسرے مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) غیر مرد کے ساتھ بھاگنے سے تو نکاح نہیں ٹوٹتا لیکن کلمہ کفر کہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے [1] اور پھر اس کو تجدید نکاح پر مجبور کیا جاوے گا۔ [2] فقط

بیوی عیسائی ہو گئی تو نکاح باقی رہا یا نہیں

(سوال ۱۴۴۴) ایک عورت بد چلن جو ایک عورت سے ملی ہوئی تھی' اس نے اپنا مذہب تبدیل کر کے عیسائی ہو کر انگریز کے پاس رہنے لگی' خاوند اس کو رکھنا نہیں چاہتا' اس صورت میں اس مرد کا نکاح عورت مذکورہ سے جس نے مذہب تبدیل کر لیا ہے قائم ہے یا نہیں؟
(الجواب) اس صورت میں اس شخص کا نکاح عورت مذکورہ سے باطل ہو گیا۔ [3] فقط

اس کا مہر واجب ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۴۵) عورت مذکورہ کا مہر پہلے شوہر کے ذمہ واجب ہے یا نہیں؟
(الجواب) جب کہ عورت مذکورہ مدخولہ شوہر کی ہے تو مہر عورت کا بذمہ شوہر واجب ہے' عورت کے مرتدہ ہونے سے مہر ساقط نہیں ہوا۔ [4] فقط

میل ملاپ رکھنے والے کا حکم

(سوال ۱۴۴۶) اگر عورت مذکورہ کے والدین اس کے ساتھ میل ملاپ رکھیں تو والدین کے لئے کیا حکم ہے؟
(الجواب) ایسے لوگوں سے مقاطعت لازم ہے جملہ اہل اسلام کو ان سے تعلقات منقطع کر دینا چاہئیے۔ فقط

نکاح کے بعد شوہر قادیانی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۴۷) میرے باپ نے اپنی چھوٹی لڑکی یعنی میری چھوٹی ہمشیرہ کا ایجاب و قبول جبار خاں سے کر دیا تھا مگر رسومات شادی ابھی تک انجام نہیں دی، تھی کہ جبار خاں احمدی ہو گیا' تو نکاح قائم رہا یا نہیں؟

---

(۱) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (ایضاً فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ .ط.س. ج۶ص ۴۲۷ وهكذا كتاب الحظر والاباحة فصل في البيع) ظفير (۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل الخ ولو ارتدت الخ تجبر علی الاسلام و علی تجدید النكاح زجراً لها' (ایضاً باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ' ۵۴۰ .ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفیر
(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفير (۴) وللموطوءة ولو حكما كل مهر ها لتاكد به (درمختار) قوله كل مهر ها اطلقه فشمل ارتداده وارتداد ها (رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص ۱۹۴) ظفیر

(الجواب) جو شخص احمدی جماعت میں داخل ہوتا ہے یعنی قادیانی ہوجاتا ہے اور قادیانی جماعت میں شامل ہوجاتا ہے وہ مرتد و کافر ہوجاتا ہے اور نکاح اس کا مسلمہ عورت سے باقی نہیں رہتا لہذا سائل اپنی ہمشیرہ کو جبار خاں احمدی کے پاس نہ بھیجیں اور اس کو جبار خاں کی منکوحہ نہ سمجھیں اور رخصت نہ کریں دوسری جگہ نکاح کردیں۔[1] فقط

عیسائی ہونے کے بعد نکاح باقی نہیں رہتا

(سوال ۱٤٤۸) میاں بیوی میں تکرار ہو لیبوی عیسائی ہوگئی نکاح باقی رہا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح باقی نہیں رہا۔[2] فقط

پھر مسلمان ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱٤٤۹) اگر بیوی پھر مسلمان ہوگئی تو شوہر اول کا کچھ حق باقی ہے یا نہیں؟

(الجواب) پھر مسلمان ہونے پر وہ عورت شوہر اول کو ہی دی جاوے گی یعنی اس عورت کو مجبور کیا جاوے کہ شوہر اول سے نکاح کرے در مختار و شامی میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔[3] فقط

شوہر رافضی ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱٤٥۰) میں نے اپنی دختر کا نکاح کرتے وقت خوب تحقیق کرلی تھی وہ لوگ سنت جماعت تھے رافضی نہیں تھے اب وہ لوگ عرصہ چھ سال سے رافضی ہوگئے ہیں میری لڑکی سے بھی رافضی ہونے کو کہا اس نے انکار کیا تو سخت تکالیف دی اور میرے گھر پہنچا گئے آیا سنت جماعت لڑکی کا نکاح شیعہ رافضی سے رہ سکتا ہے یا نہیں میں لڑکی مذکورہ کا نکاح سنت جماعت کے ساتھ کرسکتا ہوں یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں آپ اپنی دختر کا نکاح ثانی کردیں کیونکہ رافضی تبرائی سے نکاح سنی عورت کا منعقد نہیں ہوتا اور اگر بعد نکاح کے شوہر رافضی ہوجاوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔[4] فقط

---

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضا (درمختار) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضی عدة فی المدخول بها (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفیر

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفیر

(۳) و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجرا لها بمهر یسیر کدینار و علیه الفتویٰ (درمختار) فلکل قاض ان یجدده بمهر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغیره بعد اسلامها ولا یخفی انه محله ما اذا طلب الزوج ذلك رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥٤٠ .ط.س. ج۳ص ۱۹٤) ظفیر

(٤) من سب الشیخین او طعن فیهما کفر ولا تقبل توبتة و به اخذ الدبوسی وابواللیث وهو المختار للفتویٰ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤٠٤ .ط.س. ج٤ص ۲۳٦) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (ایضا باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹) ظفیر

شوہر عیسائی ہوا پھر مسلمان ہوا اس کی بیوی کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۵۱) ایک شخص مسلمان عیسائی ہو گیا اور چھ ماہ تک عیسائی رہا اب پھر مسلمان ہو گیا تو اس کی زوجہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جس وقت وہ مرد عیسائی ہوا اس کی زوجہ اسی وقت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی پس اگر اب عدت اس کی جو کہ تین حیض ہیں گزر گئی ہے تو وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر چاہے پہلے شوہر سے بھی نکاح کر سکتی ہے لیکن یہ اس کی مرضی پر ہے مجبور نہ کی جاوے گی۔[۱] فقط

عیسائی عورت مسلمان ہو گئی تو عیسائی شوہر سے اس کا نکاح باقی نہیں رہا

(سوال ۱۴۵۲) ہندہ نے مذہب عیسوی کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا بکر اس کا شوہر ہنوز کافر مذہب عیسوی پر قائم ہے اور کہتا ہے کہ میں اہل کتاب ہوں میرا نکاح قائم ہے جب تک میں اس کو طلاق نہ دوں اور ہندہ کو خلع لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے؟ ہندہ مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور خلع لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور اگر نکاح کر سکتی ہے تو کب تک کر سکتی ہے؟

(الجواب) بکر کا قول غلط ہے مرد کتابی کا نکاح عورت مسلمہ سے نہیں ہو سکتا اور نہ باقی رہ سکتا ہے البتہ ہندہ بفور اسلام اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوئی بلکہ تین حیض گزرنے پر یا حائضہ نہ ہو تو تین ماہ کے بعد ہندہ بکر سے بالکل جدا ہو جاوے گی اگر تین حیض یا تین ماہ کے اندر بکر شوہر اسلام لے آیا تو جدائی نہ ہوئی بعد تین حیض وغیرہ کے ہندہ دوسرا نکاح مسلمان سے کر سکتی ہے۔[۲] فقط

جس کا شوہر عیسائی ہو جائے وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۵۳) جما عیسائی ہو گیا اس سے مجھ سائل کی ہمشیرہ کا نکاح ہوا تھا تین سال ہوئے کہ اس نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا دو سال سے اس کا پتہ نہیں میرا اور میری بہن کا مذہب سنی ہے تو وہ اپنا نکاح سنی مرد سے کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جما سے اس کا نکاح فسخ ہو گیا اب مسماۃ مذکورہ اپنا نکاح کسی مسلمان سنی مرد سے کر سکتی ہے، **هكذا في الدر المختار**[۳] فقط

---

(۱) و يجدد بينهما النكاح ان رضيت زوجة بالعود اليه والا فلا تجبر (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۴ . ط.س. ج۴ ص۲۴۷) ظفير (۲) ولو اسلم احدهما اى احد المجوسيين اوامراة الكتابى الخ لم تبن حتى تحيض ثلاثا او ثلاثة اشهر قبل اسلام الاخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب (درمختار) قوله لم تبن الخ افاد بتوقف البينونة على الحيض ان الاخر لو اسلم قبل انقضائها فلا بينونة بحر فاذا مضت هذه المدة صارم مضيها بمنزلة تفرية القاضى (رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۶ و ص ۵۳۷ ' ج ۲ . ط.س. ج۳ص ۱۹۱) ظفير

(۳) وارتداد احدهما اى الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) اى بلا توقف على قضاء القاضى و كذا لا توقف على مضى عدة فى المدخول بها (رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ . ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفير

شوہر مرزائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(سوال ۱٤٥٤) زید کا نکاح زینب سے ہوا بعد نکاح زید عقائد مرزائیہ کا پیرو ہو گیا اور بجز مرزائیوں کے سب مسلمانوں کو کافر کہتا ہے' یا زید پہلے ہی سے عقائد مرزائیہ کا تھا مگر زینب کے ساتھ نکاح کرنے کے باعث اپنے اس عقیدہ کو پوشیدہ رکھتا تھا بعد نکاح ظاہر کیا' دونوں صورتوں میں زید کا نکاح زینب سے رہ سکتا ہے یا نہیں اور زینب بلا طلاق نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہر دو صورت مذکورہ میں زینب کا نکاح زید سے فسخ ہو گیا اور زینب اگر مدخولہ ہے تو بعد عدت گزارنے کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر مدخولہ و موطؤہ نہیں ہے تو بلا عدت گزارنے کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضاء الخ و فی رد المحتار قوله و علیه نفقة العدة ای لومد خولاً بها او غیرها لا عدة علیها وافادوجوب العدة سواء ارتد اوارتدت الخ شامی [1] جلد ثانی ص ۳۹۲ فقط

بیوہ ہندو عورت اگر مسلمان ہو جائے تو اس پر عدت نہیں

(سوال ۱٤٥٥) ایک عورت ہنود سال دو سال سے بیوہ ہے' اگر مسلمان ہو کر فوراً کسی مسلمان سے نکاح کرلے تو درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ عورت ہندونی بیوہ مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر سکتی ہے اس پر عدت اسلام کی کچھ لازم نہیں ہے۔ [2] فقط

کافرہ عورت مسلمان ہونے کے بعد عدت گزار کر شادی کرلے تو جائز ہے

(سوال ۱٤٥٦) زید جو قوم سے چمار نا مسلم ہے اس کی زوجہ ہندہ نے بکر مسلمان سے تعلق ناجائز پیدا کر لیا اور عرصہ تک اس کے پاس رہی اس کے بعد ہندہ نے مسلمان ہو کر بکر کے ساتھ نکاح کر لیا زید کو جب معلوم ہوا تو بکر کی عدم موجودگی میں ہندہ کو اسکے گھر سے نکال کر لے گیا اب بکر دعویدار ہے کہ ہندہ میری منکوحہ مجھ کو دلائی جاوے اس صورت میں ہندہ شرعاً کس کو ملے گی۔؟

(الجواب) درمختار میں ہے ولو اسلم احدهما ثمه ای فی دار الحرب ویلحق بها کالبحر الملح لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلثة اشهر قبل اسلام الاخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب [3] الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کافر کی زوجہ مسلمان ہو جاوے تو تین حیض آنے کے بعد یا اگر اس کو حیض نہ آتا ہو

---

(۱) ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥۳۹ ط.س. ج۳ ص۱۹۳' ظفیر
(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥۳٦' ج ۲ ص ٥۳۷ ط.س. ج۳ ص ۱۹۱' ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥۳٦ ط.س. ج۳ ص ۱۹۱) ظفیر

تو تین ماہ گزرنے کے بعد وہ عورت اس کافر کے نکاح سے خارج ہوتی ہے پھر کچھ تعلق زوجیت کا درمیان اس کافر کے اور اس کی زوجہ کے نہیں رہتا پس زید جب کہ مدت مذکورہ میں اسلام نہ لایا تو اس کی زوجہ ہندہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور بکر سے اگر نکاح مدت مذکورہ کے بعد ہوا تو صحیح ہو گیا' اور اگر عورت کے مسلمان ہوتے ہی فوراً نکاح کر لیا تو وہ صحیح نہیں ہوا تین حیض آنے کے بعد یا تین ماہ گزرنے کے بعد پھر نکاح ہونا چاہئیے۔ فقط

کافر کی بیوی مسلمان ہو جائے تو عدت کے بعد اس سے نکاح کرنا چاہئیے

(سوال ۱٤٥٧) ہندہ کافرہ شوہر دار ہے زید سے اس کی آشنائی و محبت ہو گئی ہے زید نے اس کو مسلمان کرا کر اسی وقت عقد کر لیا' یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس بارے میں حکم یہ لکھا ہے کہ اسلام کے بعد تین حیض عورت کو پورے کرا کر اس سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے اور تفصیل اس کی در مختار شامی میں ہے الحاصل بفور اسلام جو اس عورت سے نکاح کیا گیا وہ صحیح نہیں ہوا۔[1] فقط

کافرہ کو اس کا شوہر بطور خود طلاق دے چکا ہے اگر اب وہ عورت مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر لے تو جائز ہے

(سوال ۱٤٥٨) ایک عورت کافرہ کہ جس کے خاوند نے عرصہ پانچ چھ سال کا ہوا اپنے طریق پر طلاق دے دی ہے' وہ اب مسلمان ہونا چاہتی ہے اور ایک مسلمان کے ساتھ نکاح پر راضی ہے کیا وہ مسلمان ہوتے ہی نکاح کر سکتی ہے یا کیا؟

(الجواب) مسلمان ہوتے ہی اس سے نکاح کر لینا صحیح ہے۔ فقط

نو مسلمہ کا نکاح عدت کے بعد کیا جائے ؟

(سوال ۱٤٥٩) ایک جوان عورت ہمارے یہاں آ کر مسلمان ہوئی اور خاوند اس کا مسلمان نہیں ہوا جس کو عرصہ بیس یوم کا ہوا' اس عورت کو شوہر کی خواہش بے حد ہے' اسی کی طرف سے ہر وقت یہ تقاضا ہے کہ میرا نکاح بہت جلد کر دیا مجھ کو برداشت نہیں ہے اگر شرعاً جائز ہو تو اس کا نکاح کر دیا جاوے ؟

(الجواب) در مختار میں یہ لکھا ہے کہ ایسی عورت تین حیض گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے' اس سے پہلے

---

(۱) ولو اسلم احدهما ای احد المجوسیین او امراة الکتابی ثمه ای فی دار الحرب الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثة اشهر قبل اسلام الاخر (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥٣٦ ٥٣٧ ط.س. ج۳ص ۱۹۱) ظفیر
(۲) اس لئے کہ پانچ سال سے مطلقہ ہے اس پر عدت نہیں ہے ظفیر

نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ جیسا کہ عدۃ کے اندر نکاح کر دینے سے وہ نکاح باطل ہو جاتا ہے ایسا ہی یہ نکاح جو تین حیض سے پہلے ہوگا باطل ہوگا [1] قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ [2] لہٰذا اس حکم کا خلاف شرعاً نہیں ہو سکتا۔ فقط

شوہر مسلمان ہو مگر عیسائی بیوی مسلمان نہ ہوئی تو کیا شوہر اس کی بہن مسلمہ سے نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۱۴۶۰) زید کا مذہب عیسائی تھا' اب مسلمان ہو گیا اور اس کی زوجہ فاطمہ اس کے ساتھ مسلمان نہ ہوئی بلکہ اسلام لانے سے انکار کر دیا' زید نے بعد اسلام لانے کے فاطمہ کی بہن حقیقی سے نکاح کر لیا چونکہ وہ پہلے اسلام لے آئی تھی یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور زید کے اسلام لانے سے نکاح زید اور فاطمہ کا ٹوٹ گیا تھا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح زید و فاطمہ کا قائم ہے' فسخ نہیں ہوا' در مختار میں ہے ولو اسلم الزوج وھی مجوسیتہ فتھودت او تنصرت بقی نکاحھا کما لو کانت فی الابتداء کذلک الخ [3] اور شامی میں ہے اما اذا اسلم زوج الکتابیتہ فان النکاح یبقی [4] الخ اور جب کہ نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ قائم ہے تو نکاح زید کا فاطمہ کی بہن زینب سے صحیح اور جائز نہیں ہوا' زید کو چاہئیے کہ زینب کو فوراً علیحدہ کر دے اور فاطمہ کو اپنی زوجیت میں رکھے' دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الایۃ [5] فقط

مرتد ہو کر عورت مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۶۱) ایک مسلمان عورت اپنے خاوند کی تکلیفوں کو برداشت نہ کر سکی مجبوراً عیسائی ہو گئی جس کو ایک سال گزر چکا اس کا خاوند اب تک مسلمان ہے اس نے طلاق نہیں دی اب وہ عورت مسلمان ہو کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اصل مسئلہ یہ ہے کہ زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے اور بعد اسلام لانے کے وہ عورت دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے لیکن اگر عورت محض خاوند سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہو اور کفر کو اختیار کرے تو اس میں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ ایسی حالت میں

---

(۱) ولو اسلم احدھما ای احد المجوسیین اوامراۃ الکتابی ثمہ ای فی دار الحرب الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثہ اشھر قبل اسلام الاخر (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ ط.س. ج۳ص ۱۹۱) ظفیر

(۲) سورۃ البقرۃ، ۳۰ ' ظفیر (۳) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۵ ط.س. ج۳ص ۱۸۹' ظفیر (٤) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳٤ ط.س. ج۳ص ۱۹۱ ' ظفیر

(۵) سورۃ النساء ' ظفیر

عورت کو جبراً مسلمان کر کے شوہر اول سے ہی اس کا نکاح کیا جاوے۔[1] فقط (یہ اس وقت ہے جب پہلا شوہر اس کا طالب ہو لیکن اگر وہ خاموش ہے یا صراحتاً اس کو چھوڑ رکھا ہے تو پھر یہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔[2] ظفیر)

کافرہ کو مسلمان کر کے شادی کر لی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۶۲) زید نے ایک خاکروب کی بیوی سے آشنائی پیدا کی چند روز کے بعد رسوائی ہوئی اور برادری نے تنبیہ کی اور توبہ کرائی اور پھر چند روز بعد اس کی بیوی کو بھگا کر لے گیا اور دس بارہ روز میں اس کو مسلمان کرا کر لے آیا اور اس سے عقد شرعی کر لیا تو یہ عقد مسلمان ہونے کے بعد جائز ہوا یا نہیں' اور وہ بخشا جائے گا یا نہیں' اور ان دونوں کا ایمان رہا یا نہیں' اور جو توبہ کر کے توڑ دے اور پھر کرے تو مقبول ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) وہ مسلمان ہوگئی مگر تین حیض گزرنے سے پہلے اس سے نکاح کرنا درست نہیں ہے اور توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بخشش کی امید ہے اور کبیرہ گناہ مثلاً زنا کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا اور اسلام نہیں جاتا اور توبہ کے توڑنے کے بعد پھر توبہ کرے تو بھی توبہ قبول ہوتی ہے۔[3] فقط

میاں بیوی ساتھ مسلمان ہو گئے تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں

(سوال ۱۴۶۳) اگر خاوند بی بی دونوں مسلمان ہو گئے مع اپنے بچوں کے تو ان کو اب حالت اسلام میں نکاح جدید کی ضرورت ہے یا وہ ہی کافی ہوگا؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر خاوند بی بی دونوں مسلمان ہو جاویں تو ان کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے' پہلا نکاح ان کا باقی ہے' البتہ احتیاطاً بعد اسلام کے اگر پھر ان کا نکاح کر دیا جاوے تو یہ اچھا ہے اسلم المتزوجان بلا سماع شهود او فی عدة كافر معتقدين ذلك اقرا عليه[4] فقط

مسلمان میاں بیوی عیسائی ہو گئے پھر دونوں مسلمان ہو گئے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۶۴) ایک مرد اور عورت دونوں عیسائی ہو گئے چند یوم کے بعد لڑکی مسلمان ہو گئی پانچ یوم بعد

---

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجين فسخ فلا ينقص عدد اعا جل بلا قضاء الخ لو ارتدت لمجى الفرقة الخ تجبر على الاسلام و على تجديد النكاح زجرا لها بمهر يسير كدينار و عليه الفتوىٰ وافتى مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجرا و تيسيرا (درمختار) فلكل قاض ان يجدده بمهر يسير ولو بدينار رضيت ام لا وتمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها (رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج۳ص۱۹۳) ظفير (۲) ولا يخفى ان محله ما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سكت أو تركه صريحا فانها لا تجبر و تزوج من غيره لانه ترك حقه (رد المحتار باب ايضاً). ط.س. ج۳ص۱۹۴ ظفير (۳) ولو اسلم احدهما اى احد المجوسين اوامراة الكتابى الخ لم تبن حتى تحيض ثلاثا او تمضى ثلاثه اشهر قبل اسلام الاخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب وليست بعدة لدخول غير المدخول بها (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۶ ' ۵۳۷. ط.س. ج۳ص۱۹۱) ظفير

(۴) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۲. ط.س. ج۳ص۱۸۶' ظفير

لڑکا بھی مسلمان ہو گیا ان کا نکاح رہا یا نہیں؟

(الجواب) ان کا نکاح نہیں رہا پھر نکاح ہونا چاہئے در مختار میں ہے و فسد ان اسلم احدهما قبل الاخر الخ[1] فقط

کافر میاں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو پھر دوبارہ نکاح کرانا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۶۵) زید وہندہ دونوں کافر تھے لیکن اب مسلمان ہو گئے اب ان کا نکاح ہونا چاہئے یا نہیں؟

(الجواب) زوجین کافرین اگر دونوں مسلمان ہو جائیں نکاح ان کا باقی رہے گا۔ کذافی الدر المختار[2] فقط

زوجین میں کوئی کافر ہو جائے تو نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہو گا یا شوہر کی؟

(سوال ۱۴۶۶) اگر زوجین میں سے کوئی کافر ہو جائے تو نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہو گا یا محض شوہر کی خواہش پر اور سابقہ مہر کے علاوہ مہر جدید عورت کی رضامندی کے مطابق ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) کافر ہو جانا احد الزوجین کا موجب فسخ نکاح ہے پھر اگر تجدید نکاح کی جاوے تو عورت کی رضامندی سے ہو گی اور مہر بھی حسب خواہش عورت جدید ہو گا،[3] البتہ اس صورت میں کہ عورت کی طرف سے ارتداد سرزد ہو جو موجب فسخ نکاح ہو فقہا نے لکھا ہے کہ زجراً اس عورت کو مجبور کیا جاوے گا شوہر اول سے نکاح کرنے پر بمہر جدید ۔ کذا فی الدر المختار واقرہ الشامی[4] فقط

غالی شیعہ کافر ہیں یا مسلمان؟

(سوال ۱۴۶۷) جو فرقہ شیعہ حضرت عائشہؓ صدیقہ کے افک کا قائل اور معتقد ہو اور نیز اس امر کا بھی معتقد ہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اکثر صحابہؓ مرتد و کافر ہو گئے ہیں العیاذ باللہ وہ فرقہ مرتد کا ہے یا فاسق؟

(الجواب) فرقہ مذکورہ جس کے عقائد وہ ہیں جو مذکور ہوئے باتفاق اہل سنت وجماعت کافر و مرتد ہے کما فی رد المحتار جلد ثالث باب المرتد ص ۲۹۴ نعم لا شك فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۱ ط.س. ج۳ص۱۹۶ لان ردة احدهما منافية للنکاح ابتداء فکذا بقاء (رد المحتار ایضا) ظفیر

(۲) والثانی ان کل نکاح حرم بین المسلمین لفقد شرطه کعدم شهود یجوز فی حقهم اذا اعتقد وه عند الامام و یقرون علیه بعد الاسلام الخ اسلم المتزوجان بلا سماع شهود الخ اقراء علیه (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۱ و ج ۲ ص ۵۳۲ ط.س. ج۴ص۱۹۳) ظفیر

(۳) وارتداد احدهما فسخ فی الحال الخ ولو ارتد هو لا تجبر المراة علی التزوج البحر الرائق باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۲۳۰ ' ۲۳۱ ط.س. ج۴ص۱۹۳ ولا تجبر بکر بالغة علی النکاح ای لا ینفذ عقد الولی بغیر رضا ها الخ انها حرة مخاطبة فلا یکون للغیر علیها ولایة (ایضا باب الولی ج ۳ ص ۱۱۸ ط.س. ج۳ص۵۸) ظفیر

(۴) فشمل ارتداد المراة الخ لکنها تجبر علی الاسلام والنکاح مع زوجها الاول لان الجسم یحصل بهذ الجبر الخ ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الاول ذلك اما اذا رضی بتزوجها من غیر فهو صحیح لان الحق له وکذلك لو لم یطلب تجدید النکاح واسقر ساکتا لا یجدده القاضی (البحر الرائق باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۲۳۰ ط.س. ج۳ص۲۱۴) ظفیر

او انکر صحبة الصدیق ؓ اواعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبریل غلط فی الوحی او نحو ذلك من الكفر الصریح المخالف للقرآن الخ [1] شامی و فی المرقاة شرح المشكوة قلت وهذا فی حق الرافضة والخارجة فی زماننا فانهم یعتقدون کفر اکثر الصحابة فضلاً عن سائر اهل السنة و الجماعة فهم کفرة بالا جماع بلا نزاع [2] اور مظاہر حق میں ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہؓ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہے سبب رفع درجات کا جانتے ہیں اور صرف استحلال معصیتہ کفر ہے چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنیں انتہی' مظاہر حق

شیعہ کی عورت منکوحہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱٤٦٨) کیاان کی عورتوں منکوحہ کے ساتھ بلا طلاق نکاح جائز ہے اور وہ اہل سنت کا عقیدہ رکھتی ہیں؟

(الجواب) اوپر معلوم ہوا کہ روافض مذکورہ کافر و مرتد ہیں لہذا مسلمہ سنیہ عورت کا نکاح ان کے ساتھ صحیح نہیں ہوا اور ان کی عورتوں سے بدون طلاق سنیوں کا نکاح صحیح ہے۔ فقط

شیعہ سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱٤٦٩) ایسے فرقہ کے نکاح میں اہل سنت والجماعت کی لڑکیاں آسکتی ہیں یا نہیں؟

(الجواب) نہیں آسکتی ہیں۔ فقط

جو سنی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہوں؟

(سوال ۱٤٧٠) سنیوں کی جو لڑکیاں ان کے نکاح میں ہیں کیا بر تقدیر تکفیر ان کا نکاح فسخ ہو گیا یا نہ؟

(الجواب) جبکہ عقائد ان روافض کے بوقت نکاح بھی ایسے ہی تھے تو مسلمہ سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا لہذا فسخ کی حاجت نہیں ہے۔

شیعہ لڑکی سے نکاح؟

(سوال ۱٤٧١) اس فرقہ کی لڑکیوں کے ساتھ اہل سنت والجماعت کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) درست نہیں کیونکہ مابین کافر و مسلم مناکحت صحیح نہیں ہے۔ فقط

---

(۱) رد المحتار باب المرتد ص ٤٠٥ ' ٤٠٦ ط.س. ج٤ ص ٢٣٧ ' ظفیر

(۲) دیکھئے شامی باب المرتد ج ۳ ص ٤٠٥ ' ٤٠٦ ط.س. ج۳ ص ۲۳۷' ظفیر

ان کی خوشی وغم میں شرکت

(سوال ۱۴۷۲) اہل سنت والجماعۃ کو اس فرقہ کی شادی وغمی اور انکے جنازہ وغیرہ کی شرکت درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسے فرقوں کے بارے میں حدیث شریف میں ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم وغیرہ الفاظ وارد ہیں لہذا انکی غمی وشادی میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز نہیں ہے۔ فقط

کافر کی بیوی مسلمان ہوگئی اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۷۳) ہندہ کافرہ تھی اب مسلمہ ہوگئی ہے اور اس کا شوہر بدستور کافر ہے کیا ہندہ کا نکاح کسی مسلمان سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ میں اس صورت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ عورت مسلمہ تین حیض کے بعد یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ کے بعد پہلے شوہر کے نکاح سے جدا ہوگی اس کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہوسکتا ہے' تین حیض یا تین ماہ گزرنے سے پہلے اس عورت کو دوسرا نکاح درست نہیں ہے کذافی الدرالمختار لو اسلم احدھما ای احد المجوسیین اوامراۃ الکتابی الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلثۃ اشھر قبل اسلام الاخر اقامۃ شرط الفرقۃ مقام السبب' قولہ اقامۃ شرط الفرقۃ وھو مضی ھذہ المدۃ مقام السبب وھو الاباء الخ[1] فقط

مسجد کو برا کہنے والا کیسا ہے؟

(سوال ۱۴۷۴) اگر کوئی شخص اپنی ثروت کے گھمنڈ سے یہ کہے کہ میں مسجد پر پیشاب کرتا ہوں اور امام کو گالیاں دے' ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور جو اشخاص اس کے مددگار ہیں اور مسجد کے لوٹوں کو خراب کریں اور ان سے طہارت کریں ان کے لئے کیا حکم ہے اور وہ لوٹے پاک رہ سکتے ہیں؟

(الجواب) ایسے شخص کے لئے شریعت میں کفر کا خوف ہے توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے اور جو لوگ اس فاسق وفاجر کے مددگار ہوں وہ بھی عاصی وفاسق ہیں توبہ کریں اور آئندہ ایسے حرکات سے باز آویں اور مسجد کے لوٹوں کو خراب نہ کریں اور ان لوٹوں کو ناپاک نہ سمجھیں کیونکہ جب تک نجاست کا لگنا یقینی طور سے معلوم نہ ہو اس وقت تک، ناپاکی کا حکم نہیں کیا جاتا۔ فقط

---

(۱) دیکھیے رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶' و ج ۲ ص ۵۳۷ .ط.س. ج۳ ص ۱۹۱' ظفیر

شریعت کا منکر مرتد ہوا یا نہیں؟

(سوال ۱٤۷۵) اگر کوئی شخص شریعت کا انکار کرے اور کہے کہ ہم شریعت کو نہیں مانتے تمہاری شرع تمہارے گھر میں، آیا وہ شخص مرتد ہو گیا یا نہیں اور اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی یا نہیں؟
(۲) ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب کے ساتھ کچھ مسائل شرعیہ کا تذکرہ ہو رہا تھا ناگاہ ایک شخص نے آکر بطور بغض کے علماء کی بہت ہی حقارت و استہزاء و توبیخ کنی کرنی شروع کی ایسے شخص کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟

(الجواب) اقول و بالله التوفیق ۔ قال فی ردالمحتار وفی الخلاصة وغیرها اذا کان فی المسئلة وجوہ توجب التکفیر ووجه واحد یمنعه فعلی المفتی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر الخ [1] ص ۲۸۵ باب المرتد و فیه عن جامع الفصولین وعلیٰ هذا ینبغی ان یکفر من شتم دین محمد ﷺ ولکن یمکن التاویل بان مراده اخلاقه الردیة و معاملته القبیحة لا حقیقة دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذٍ والله تعالیٰ اعلم ص ۱۸۹ ج ۳ شامی وقد سئل فی الخیریة عمن قال له الحاکم ارض بالشرع فقال لا اقبل فافتی مفت بانه کفر و بانت زوجته فهل یثبت کفره بذلك فاجاب بانه لا ینبغی للعالم ان یبادر بتکفیر اهل الاسلام الی آخره [2] وفی الدرالمختار والفاظه تعرف فی الفتاویٰ بل افردت بالتالیف مع انه لا یفتی بالکفر بشیٔ منها الا فیما اتفق المشائخ علیه کما سیجیٔ قال فی البحر وقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیٔ [3] منها الخ و نقل عبارته فی الشامی وفی اخره فعلی هذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورة لا یفتی بالتکفیر فیها ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیٔ منها [4] اه کلام البحر باختصار شامی ص ۲۸۵ فقط

یہ کہنا کہ رواج پر فیصلہ کرو کیسا ہے؟

(سوال ۱٤۷٦) وکیل مدعی علیہ نے مدعی سے کہا کہ تم شرع محمدی مانتے ہو یا نہیں تو مدعی نے کہا جس طرح رواج ہے تم اس طرح کرو، یہاں شرع کا کیا کام اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟

(الجواب) مسلمان کو شرع محمدی کا نہ ماننا اور یہ کہنا کہ رواج کے موافق کرو، یہاں شرع کا کیا کام ہے سخت گناہ ہے جس میں خوف کفر کا ہے اس کلمہ سے توبہ کرنی چاہئے اور تجدید ایمان کرنی چاہئے۔[5] فقط

---

(۱) رد المحتار باب المرتد مطلب ما یشك فی انه ردة ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ ص ۲۲٤، ظفیر
(۲) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹، ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ و ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ ص ۲۳۰ مطلب فی حکم من شتم دین مسلم.
(٤) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ ص ۲۲٤، ظفیر
(۵) رد المحتار باب المرتد تحت قوله و الطوع ج ۳ ص ۳۹٤ ط.س. ج٤ ص ۲۲٤، ظفیر

بلاارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱٤۷۷) ایک شخص کی زبان سے بے ساختہ بلاارادہ اپنی زوجہ کی نسبت یہ لفظ نکل گیا کہ یہ تو میرا خدا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ' آیا یہ شخص مرتکب کفر ہوا یا نہیں اور نکاح قائم رہا یا نہ؟

(الجواب) شامی میں ہے کہ اگر خطاءً بلاارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جاوے تو کافر نہیں ہوتا ومن تکلم بھامخطئاً او مکرھا لا یکفر عند الکل [۱] الخ لہذا اس صورت میں حکم کفر کا اس شخص پر نہ کیا جاوے اور نہ اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوگی لیکن احتیاطاً تجدید نکاح کر لیوے اور توبہ واستغفار کرے۔ فقط

آریہ اور عیسائی ہونے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱٤۷۸) اگر کوئی مسلمان منکوحہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر آریہ یا عیسائی ہو جائے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجین میں سے کسی ایک کا مرتد ہونا فوراً نکاح کو فسخ کرتا ہے کما فی الدرالمختار وارتداد احدھما فسخ عاجل [۲] پس جبکہ کوئی عورت مسلمہ آریہ یا عیسائی ہوگئی نکاح اس کا اس کے شوہر سے فوراً فسخ ہو گیا اگر وہ پھر اسلام لاوے گی تو تجدید نکاح ضروری ہے اور فقہاء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ عورت اگر مرتد ہو جائے تو اس کو مجبوراً مسلمان کیا جاوے اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر اس کا نکاح کیا جاوے۔ [۳] فقط

قرآن وحدیث کو کوئی شیطان کہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱٤۷۹) ایک مسلمان قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کے نزدیک اس کو بیان کرتا ہے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے' ایسے شخص کو ایک مسلمان شیطان کہتا ہے اور قرآن وحدیث کو شیطان کی کتاب کہتا ہے' ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے؟

(الجواب) پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ شخص جس کو قرآن شریف اور حدیث شریف پر عمل کرنے والا بتلایا گیا ہے وہ مروج عامل بالحدیث یعنی کہیں غیر مقلد تو نہیں ہے جو سلیقہ قرآن وحدیث کے سمجھنے کا اور تطبیق بین الاحادیث کا نہیں رکھتے اور فقہ اور کتب فقہ حنفیہ کا انکار اور خلاف کرتے ہیں' ایسے لوگوں کا حال یہ ہے کہ دعویٰ ان کا تو قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ پورے عامل قرآن وحدیث کے نہیں

---

(۱) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص۱۹۳' ظفیر

(۲) و تجبر علی الاسلام وھو علی تجدید النکاح زجرا بمھر یسیر کدینار و علیه الفتوی (درمختار) لکل قاض ان یجدده بمھر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغیره بعد اسلامھا ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵٤۰ ط.س. ج۳ص۱۹٤) ظفیر

(۳) وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلاق بھا اخلاق بالایمان اتفاقا کترک السجود لصنم و قتل نبی والا ستخفاف به و بالمصحف والکعبة و کذا مخالفة او انکا رما اجمع علیه بعد العلم به لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج٤ص۲۲۲) ظفیر

ہیں کہ ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہؒ کا خلاف کرتے ہیں اور ان پر طعن کرتے ہیں اور اگر وہ عامل بالحدیث والقرآن حنفی ہے اور موافق فقہ حنفی کی جو عین مطابق قرآن وحدیث کے ہے عمل کرتا ہے اور مقلد ہے حنفی سنی ہے تو ایسے عالم حنفی متبع سنت کو برا کہنا نہایت مذموم وقبیح ہے اور بہر حال قرآن وحدیث اور فقہ کو شیطانی کتاب کہنا والعیاذ باللہ کفر صریح وارتداد قبیح ہے۔[1] فقط

خدا اور رسول کو جو گالی دے اس کا نکاح رہا یا ختم ہو گیا

(سوال ۱٤۸۰) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو مارا عورت نے شوہر سے کہا کہ خدا اور رسول کے واسطے مجھ کو نہ مار اس پر اس کے خاوند نے خدا اور رسول کی شان میں سخت گالیاں دیں وہ کافر ہوا یا نہیں اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہوئی اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور اولاد کی پرورش کا حق کس کو ہے۔؟

(الجواب) وہ شخص کافر ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی عدت گزار کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے[2] اور اولاد کی پرورش بھی وہی کرے گی (ان اخبرت بردة زوجها لها التزوج باخر بعد العدة (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥٤١ ظفیر)

قرآن کی توہین باعث ارتداد ہے نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱٤۸۱) زید نے اپنی دختر مریم نابالغہ کا نکاح عمر سے کر دیا عمر محض بے علم جاہل فاسق وفاجر تارک صلوٰۃ وصوم وزانی ہے مریم کو ایذاء پہنچاتا ہے بارہا قرآن شریف بوقت تلاوت پھینک دیا اگر زید مریم کو اب پھر عمر کے یہاں بھیجے تو مریم ارادہ خود کشی کا رکھتی ہے اور عمر ارادہ مریم کے مارنے یا فروخت کرنے کا رکھتا ہے تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) قرآن شریف کا ازراہ استخفاف پھینک دینا کفر وارتداد ہے، ایسی حالت میں اس کی زوجہ مریم اس کے نکاح سے خارج ہو گئی پس مریم عمر کے گھر نہ بھیجی جاوے اور دوسرا نکاح اس کا بعد عدت کے درست ہے۔[3] فقط

---

(۱) وکل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولة الا الکافر بسبب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حد اولا تقبل توبتہ مطلقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤٠٠ ط.س. ج٤ ص ۲۳۱)

(۲) اجمع المسلمون ان شاتمہ (ﷺ) کافر و حکمہ القتل ومن شك فی عذابہ و کفرہ کفر (رد المحتار ایضا) وارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضا فللموطوة کل مهر ها الخ و علیہ نفقة العدة الخ والو لد یتبع خیر الا بوین دینا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥۳۱ ط.س. ج۳ ص ۱۳۹) ظفیر

(۳) لان الشارع جعل بعض المعاصی امارة علی عدم وجوده الخ کما لو سجد لصنم او وضع مصحفا فی قار ورة فانہ یکفر الخ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج٤ ص ۲۲۲) ان ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف ایضا ج ۳ ص ۳۹۹) ظفیر

حرام کو حلال سمجھنے والا مسلمان ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۴۸۲) فعل حرام کو حلال سمجھ کر کرنے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس میں تفصیل یہ ہے کہ جو شامی باب المرتد میں مذکور ہے حاصل یہ ہے کہ ہر ایک حرام کو حلال سمجھنے والا یا بر عکس کافر نہیں ہے بلکہ اس میں چند قیود ہیں جو کہ کتاب مذکور کے موقع مذکور میں منقول ہیں ان کا ملاحظہ فرمالیویں [1] (ماحصل یہ ہے کہ جو چیز بذات خود حرام ہو اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو اس کا حلال سمجھنے والا کافر ہو جاتا ہے ظفیر)

شوہر کے ظلم سے جو عورت قادیانی ہوئی پھر مسلمان اس کی شادی !

(سوال ۱۴۸۳) ہندہ زوجہ زید نے مذہب قادیانی اختیار کر لیا علماء نے حکم ارتداد جاری کر کے فسخ نکاح کا حکم کیا اب جب کہ ہندہ اپنے عقائد کفریہ سے تائب ہو گئی اس سے تجدید نکاح کے لئے کہا گیا جس کے جواب میں ہندہ نے کہا کہ بوجہ ناراضگی اپنے شوہر کے کہ مجھ کو نان و نفقہ نہیں دیتا تھا اور نہ طلاق دیتا تھا مذہب قادیانی اختیار کیا تھا لہذا اگر مجھ کو اسی شخص سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جاوے گا تو میں پھر اس مذہب کو اختیار کر لوں گی اور کسی قادیانی سے عقد کر لوں گی اس صورت میں ہندہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اقول و بالله التوفيق . ارتداد سے بچانے کے لئے روایت شامی وظاهره ان لها التزوج بمن شاء ت [2] پر عمل کیا جاوے اور یہ مسئلہ جو محتالہ کے لئے ہے کہ جبراً اس کو مسلمان کر کے شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کیا جاوے یہ دار الاسلام میں ہو سکتا ہے نہ کہ دار الحرب میں کما ہو ظاہر ۔ فقط

قرآن پاک کو گالی دی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں ؟

(سوال ۱۴۸۴) ایک شخص نے حق قرآن عزیز مجمع عام میں بغیر از ارتفاع موانع شرعیہ گالی گلوچ دی والعیاذ باللہ تعالیٰ تو کیا یہ شخص شرعاً کافر ہو گیا نہیں اور تجدید نکاح و تلقین وغیرہ امور شرعیہ بھی ضروری ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس کے ارتداد میں کچھ شبہ نہیں ہے تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو ضروری ہے۔ [3] فقط

---

(۱) والاصل ان من اعتقد الحرام حلالا فان كان حراما لغيره كمال الغير لا يكفر وان كان لعينه فان كان دليله قطعيا كفر والا فلا وقيل التفصيل في العالم اما الجاهل فلا يفرق بين الحرام لعينه ولغيره وانما الفرق في حقه ان ما كان قطعيا كفر به والا فلا فيكفر اذا قال الخمر ليس بحرام(رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۳ مطلب في منكر الاجماع) ظفير

(۲) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۲۰ ط.س. ج ۴ ص ۲۵۳ ظفير

(۳) اذا انكر الرجل اية من القرآن الخ او عاب كفر الخ رجل يقرا القرآن فقال رجل اين چه بانك طوفان است فهذا كفر (عالمگیری مصری موجبات الكفر ج ۲ ص ۲۶۶) ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح الخ يؤمر بالا ستغفار والتوبة و تجديد النكاح(الدر المختار على هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۴ .ط.س. ج ۴ ص ۲۴۶) ظفير

حکم خدا اور رسول سے انکار میں نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(سوال ۱٤۸۵) ایک عالم نے زید کو شادی کے موقع پر رقص وسرور سے منع کیا کہ شریعت میں لہوولعب سرور وسماع بالخصوص رقص وغیرہ حرام ہے تو اس پر زید کے ایک عزیز نے مجمع عام میں باآواز بلند یہ کہا کہ ہم خدا اور رسول کے حکم سے بالکل منکر ہیں اور نہیں مانتے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں اس کا نکاح باطل ہے یا نہیں مسلمانان کو اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

(الجواب) اس صورت میں وہ شخص جس نے کلمہ مذکورہ کہا مرتد ہو گیا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی[۱] تجدید اسلام وتجدید نکاح اس کو لازم ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور از سر نو اسلام قبول نہ کرے تو مسلمانان کو اس کے ساتھ میل جول نہ رکھنا چاہئے اور اس کو بالکل علیحدہ کر دینا چاہئے۔ فقط

شوہر عیسائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا عدت بعد شادی کر سکتی ہے

(سوال ۱٤۸٦) زید تنہا عیسائی ہو گیا اور اس کی زوجہ ودیگر اہل کنبہ بدستور اسلام پر مستقیم رہے تو اس کی زوجہ کو چھ سال بعد نکاح ثانی کرنے کے لئے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید جب کہ عیسائی ہو گیا اور اس کی زوجہ مسلمان رہی تو نکاح اسکا فوراً فسخ ہو گیا بعد عدت کے اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز اور درست ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل[۲] فقط

شوہر جب غالی شیعہ ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۱٤۸۷) ہندہ نابالغہ کا نکاح بکر سے ہوا بکر اور اس کے والدین اس وقت سنی تھے ہندہ کے بالغہ ہو جانے کے بعد وہ رافضی ہو گئے جو ہر وقت اصحاب ثلاثہ وحضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور اصحاب عشرہ مبشرہ پر لعن وتبرا کرتے رہتے ہیں ابھی تک ان کی یہی حالت ہے کہ اعلانیہ اصحاب وازواج مطہرات کو برا کہتے ہیں اور امامت کو نبوت سے افضل کہتے ہیں ہندہ اب والدین کے گھر ہے تو ہندہ وبکر کا نکاح قائم وجائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بکر جس وقت رافضی غالی ہو گیا اور رفض اس کا حد کفر کو پہنچ گیا تو نکاح ہندہ کا اس سے فسخ ہو گیا کما فی الدرالمختار وارتداد احدهما فسخ عاجل[۳] الخ وفی الشامی نعم لاشك فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیق او اعتقد لا لوهیة فی علی اوان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلك من الکفر الصریح[٤] الخ فقط

---

(۱) وارتداد احدهما فسخ عاجل(الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص۱۹۳) ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح الخ یؤمر بالا ستغفار والتوبته و تجدید النکاح (ایضاً باب المرتد ج ۲ ص ٤۱٤ .ط.س.ج٤ص۲٤٦) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س.ج۳ص۱۹۳) ظفیر

(۳) ایضاً باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س.ج۳ص۱۹۳ ' ظفیر

(٤) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤۰۵ ' ٤۰٦ .ط.س.ج٤ص۲۳۷ 'ظفیر

چماری مسلمان ہوئی شادی کی پھر ہندو کے گھر لے جائی گئی اب پھر مسلمان ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱٤۸۸) پہلے ایک چماری مسلمان ہوئی اور اپنا نکاح اہل اسلام سے پڑھوایا چھ ماہ اس شخص کے گھر میں رہی پھر اس چماری کو ہندو جبراً پکڑ کر لے گئے اس کا خاوند کسی اور مقدمہ میں قید ہو گیا تھا پانچ ماہ تک چماری ہندوؤں کے گھر رہی حلال حرام کو مباح جانا اب پھر دوبارہ مسلمان ہو گئی آیا پہلا نکاح اس کا فاسد ہو گیا یا کیا اس چماری کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں یا پہلے خاوند سے طلاق لینی چاہئیے؟

(الجواب) جو امور سوال میں درج ہیں ان سے چماری کا مرتد ہونا معلوم نہیں ہوتا اگر در حقیقت وہ اپنے اسلام پر قائم رہی اور عقیدہ اسلام کا رہا اگرچہ اعمال میں شریک کفار کے رہی تو مرتد نہیں ہوئی اور اس کا پہلا نکاح قائم ہے[1] بدوں اس کے طلاق دینے کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرے شخص سے نکاح جائز نہ ہوگا اور اگر اس نے اپنا عقیدہ بدل دیا تھا اور اسلام سے منحرف ہو گئی تھی اور اسلام کا انکار کر دیا تھا تو نکاح سابق اس کا فسخ ہو گیا اب دوبارہ اسلام لانے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح صحیح ہے۔[2] فقط

کلمہ کفر سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۱٤۸۹) ہندہ کا نکاح زید سے چھ سات برس ہوئے ہوا تھا زید نے اتنے عرصہ میں کسی قسم کا حق ہندہ کا ادا نہیں کیا زید کو نہ مجامعت پر قدرت ہے نہ نان و نفقہ دیتا ہے بلکہ زید کو عادت اغلام کرانے کی ہے جس کی وجہ سے مجامعت پر قدرت نہیں رہی اور والدین کے بھکانے کی وجہ سے طلاق نہیں دیتا زیادہ تکلیف پہنچنے کی وجہ سے اکثر اوقات ہندہ کی زبان سے کلمہ کفر کے بھی جاری ہو جاتے ہیں تو ہندہ بوجہ کلمہ کفر کے عقد نکاح سے باہر ہو گئی یا نہیں اگر نہیں ہوئی تو ایسی صورت فرمائیے کہ ہندہ زید سے علیحدہ ہو جاوے؟

(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے البتہ اگر کلمہ کفر زوجین میں سے کسی کے زبان سے ایسا نکل گیا ہے جو باتفاق کفر ہے[3] تو اس سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کلمہ کفر ایسا ہو کہ اس میں گنجائش تاویل کی نہ ہو اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ شوہر سے زبردستی سے اگر طلاق کا لفظ کہلا دیا جاوے تب بھی طلاق پڑ جاتی ہے بقولہ علیہ الصلوۃ والسلام ثلث جدھن جد و ہزلھن جد الحدیث[4] فقط

---

(۱) لا یخرج الرجل من الایمان الا جحود ما ادخله فيه ثم يتقن انه ردة يحكم بها وما يشك انه ردة لا يحكم بها اذا الاسلام الثابت لا يزول بالشك الخ فينبغي للعالم اذا رفع اليه هذا ان لا يبادر بتكفير اهل الاسلام (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س ج ٤ ص ۲۲٤) ظفير

(۲) وارتداد احدهما اى الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹) ظفير. ط.س ج ۳ ص ۱۹۳

(۳) الكفر شئ عظيم فلا اجعل المؤمن كافرا متى وجدت رواية انه لا يكفر وفي الخلاصة وغيرها اذا كان في المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنعه فعلى المفتى ان يميل الى الوجه الذى يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س ج ٤ ص ۲۲٤) ظفير

(٤) مشكوة باب الخلع والطلاق فصل ثانى ص ۲۸٤، جد کے بعد یہ الفاظ ہیں النكاح والطلاق والرجعة (رواه الترمذى و ابو داؤد (ایضاً) ظفیر

نواں باب

بیویوں میں عدل و مساوات اور حقوق الزوجین

دو بیویوں میں مساوات

(سوال ۱۴۹۰) میرے دو بیویاں ہیں میں اپنی ہر بیوی کے مکان سکونتی میں دس دس شب ہر ماہ سونا چاہتا ہوں جس میں تخلیہ بھی بسہولت ممکن ہے' اب مہینہ میں دس شب اور باقی ہے ان میں 'میں اپنی بیوی شادی شدہ کے مکان کے باہر سونا چاہتا ہوں مگر بلا تعلق تخلیہ اگر اس کی نوبت ہو تو مساوی حقوق ہونا چاہئیے یا کیا' جہاں میں دس شب اور سونا چاہتا ہوں وہ نا کتخدا ہیں' اور دوسری بیوی ان صفات میں نہیں ہیں ؟

(الجواب) زوجات اگر متعدد ہیں تو سب برابر ہیں اور سب کا حق برابر ہے باکرہ اور ثیبہ اور پہلی اور نئی سب برابر ہیں اور مساوات شب باشی میں ہونی چاہئیے' جماع شرط نہیں ہے پس وہ دس شب جو باقی رہے یا تو ان کو بھی نصفا نصف کرنا چاہئیے یا دونوں کے پاس رات کو نہ رہو کسی علیحدہ مکان میں رہو۔[1] فقط

کیا دو بیویوں کے زیور اور خرچ میں بھی مساوات ضروری ہے
جب کہ ایک صاحب اولاد ہو اور دوسری نہ ہو

(سوال ۱۴۹۱) اگر زید کے دو زوجہ ہیں تو دونوں میں زیور وغیرہ میں کمی زیادتی کرنا یا دونوں کو برابر خرچ دینا جب کہ ایک صاحب اولاد بھی ہے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دونوں زوجہ میں خرچ اور نفقہ میں مساوات کرے کمی بیشی نہ کرے[2] البتہ جو صاحب اولاد ہے اس کو اولاد کا نفقہ علیحدہ دیویں۔ فقط

عمر چاہتا ہے کہ سفر میں چھ چھ ماہ دونوں بیویوں کو رکھے قرعہ نہیں ڈالے کیا حکم ہے ؟

(سوال ۱۴۹۲) عمر کا روزگار پہاڑ پر ہے اور اس کی دو زوجہ ہیں' عمر چاہتا ہے کہ چھ مہینہ ایک زوجہ کو پاس رکھے اور چھ مہینہ دوسری کو' عمر ایسی بیوی کو سفر میں رکھنا چاہتا ہے جس کا خرچ کم ہو' اور قرعہ اندازی نہیں کرتا

---

(۱) یجب و ظاهر الاية انه فرض ان یعدل فیه ای فی القسم بالتسوية فی البيتوتة و فی الملبوس والماكول والصحبة لا فی المجامعة الخ و البكر والثيب والجديدة والقديمة والمسلمة والكتابية سواء لا طلاق الاية (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۶'۵۴۷' ۵۵۰ .ط.س. ج۳ص۲۰۱ ..... ۲۰۲) ظفیر

(۲) یجب و ظاهر الاية انه فرض نهر ان یعدل ای ان لا یجوز فیه ای فی القسم بالتسوية فی البيتوتة وفی الملبوس والماكول والصحبة الخ(الدرالمختار على هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۶ ' ۵۴۷.ط.س.ج۳ص ۲۰۱.....۲۰۲) ظفیر

یہ کیسا ہے؟

(الجواب) عمر کو اختیار ہے کہ سفر میں جس زوجہ کو چاہے پاس رکھے قرعہ اندازی نہیں ہے، البتہ بہتر اور مستحب ہے اگر قرعہ نہ کرے گناہ گار نہیں، کما مر فی الدرالمختار ولا قسم فی السفر دفعاً للحرج فله السفر بمن شاء والقرعة احب تطیباً لقلوبهن الخ[1] فقط

کیا خرچ اور تحفہ و ہدیہ میں بیویوں کے اندر مساوات نہ کرنے سے شوہر گناہ گار ہوگا

(سوال ۱٤۹۳) ایک شخص کی دو زوجہ ہیں وہ ان میں مساوات اور برابری نہیں کرتا زوجہ ثانیہ کو خرچ وغیرہ کم دیتا ہے اور تحفہ وغیرہ سفر سے لاتا ہے زوجہ ثانیہ کو نہیں دیتا اور کہتا ہے کہ میں نے فتوی منگالیا ہے کہ تحفہ و ہدیہ میں مساوات ضروری نہیں ہے اگر اس میں سے زوجہ ثانیہ کو کچھ دے دے تو اس کی خوشی ہے، کیا یہ طرز عمل درست ہے یا نہیں، کیا وہ شخص گناہ گار ہوتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) عدل کرنا دو زوجہ میں ضروری ہے، تارک اس کا عاصی آثم تارک فرض ہے اور فاسق ہے قال الله تعالیٰ فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة[2] الایة وفی الدرالمختار یجب وظاهر الایة انه فرض ان یعدل ای ان لا یجوز فیه ای فی القسم بالتسویة فی البیوتة وفی الملبوس والماکول[3] الخ پس معلوم ہوا کہ دو زوجہ کے درمیان ہر ایک امر میں کھانے اور کپڑے اور پاس رہنے میں مساوات کرے حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے دو زوجہ ہوں اور وہ ان میں مساوات اور عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں آوے گا کہ اس کی ایک کروٹ ساقط ہوگی وعن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال اذا کانت عند الرجل امراتان فلم یعدل بینهما جاء یوم القیمه و شقه ساقط رواه الترمذی وغیره[4] فقط

مجامعت ہر ماہ ضروری ہے یا نہیں اور نفقہ سے بے پروائی کیسی ہے؟

(سوال ۱٤۹٤) بیوی کی روٹی کپڑے کی خبر نہ لینا کیسا ہے؟ اور سفر و مجبوری وغیرہ کی وجہ سے مقاربت نہ ہوتی ہو تو کیسا ہے؟ یہ جو مشہور ہے کہ (ہر ماہ میں) صحبت نہ کرنے سے ایک خون کا گناہ ہوتا ہے صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجہ کے نان نفقہ کی خبر نہ لینا گناہ ہے آئندہ خبر گیری رکھنی چاہئے اور بحالت سفر و مجبوری عدم مقاربت کی وجہ سے کچھ گناہ شوہر پر نہیں ہوا اور یہ غلط ہے کہ ترک وطی سے ایک خون کا گناہ ہر ماہ میں ہوتا ہے

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ٥٥١ ط.س.ج۳ص۲۰٦، ظفیر
(۲) سورة النساء رکوع ۱، ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ٥٤٦، ٥٤٧ ط.س.ج۳ص۲۰۱، ظفیر مشکوة باب القسم فصل ثانی ص ۲۷۹، ظفیر
(٤) فتجب (النفقه) للزوجه بنکاح صحیح الخ علی زوجها لا نها جزاء الاحتباس الخ و لو صغیر (الدرالمختار علی رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۸۸٦ ط.س.ج۳ص۵۷۲) ظفیر

یہ بالکل غلط اور باطل ہے۔[1] فقط

زدوکوب کی وجہ سے بیوی شوہر کے گھر نہ جائے تو کیا کیا جائے؟

(سوال ۱٤۹۵) زید نے اپنی زوجہ کو مہر میں چند رقمیں اور ایک مکان دے دیا اور بعد از ایک سال اس کو زدو کوب کر کے اشیاء مذکورہ چھین کر نکال دیا' ایک سال تک وہ اپنی والدہ کے یہاں رہی اب زید اس کو لے جانا چاہتا ہے اور بوجہ زدوکوب جانے سے انکار کرتی ہے' شوہر اس کو لے جاسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر زوجہ زید کو شوہر کے مکان پر جانے سے خوف ہو تو اس کو وہاں جانے پر مجبور نہ کیا جاوے گا۔ فقط

سفر میں بیویوں کے درمیان عدل و حقوق زوجیت نہ ادا کرنے کا گناہ ہوگا یا نہیں؟

(سوال ۱٤۹٦) زید نے پہلے اپنے وطن اصلی اور جائے پیدائش میں مسماۃ ہندہ سے نکاح کیا' پھر ایک دور دراز شہر میں مسماۃ عائشہ سے نکاح کیا' اور وہیں مستقل قیام رکھتا ہے وطنی بیوی کی طرف اس کا قطعی میلان نہیں ہے البتہ نان نفقہ کے مصارف ادا کرتا رہتا ہے ایسی حالت میں جب کہ برسوں اپنی بیوی کی طرف رخ نہیں کرتا گناہ گار ہوگا یا نہیں ہندہ یہ بھی خواہش کرتی ہے کہ اگر زید شوہر اپنے پاس بلائے تو فوراً چلی جائے لیکن زید اس لئے بلانے میں تامل کرتا ہے کہ اگر بلائے گا تو عدل نہ کر سکے گا پس اگر زید ہندہ کو اسی شہر میں جس میں مستقل قیام رکھتا ہے بلالے اور سوائے نان نفقہ کے اور مکان کے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے تو ایسی حالت میں اس کو ایسا کرنا جائز ہوگا یا نہیں' بحالیکہ وہ ہندہ سے مواخذہ نہ کرنے کا اقرار اور وعدہ لے چکا ہو یا اب لے لے' اگر زید ہندہ کو باوجود اس کی خواہش کے اپنے پاس نہ بلائے تو اس فعل سے گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار ولو اقام عند واحدة شهراً فی غیر سفرٍ الخ قوله فی غیر سفر اما اذا سافر باحدهما لیس للاخری ان تطلب منه ان یسکن عندها مثل اللتی سافر بها و عن الهندیة شامی ص ٤۰۰ جلد ثانی ثم قال فی الدر المختار ولا قسم فی السفرد فعاً للحرج الخ قال فی الشامی لانه لا یتیسر الا بحملهن معه و فی الزامه ذلك من الضرر مالا یخفی[2] الخ

ان عبارات سے واضح ہوا کہ سفر میں جس زوجہ کے ساتھ چاہے رہ سکتا ہے اس پر شوہر ماخوذ نہ ہوگا لیکن اگر اصلی وطن کی زوجہ کو اپنے پاس بلائے گا تو پھر عدل اس پر لازم ہے' ہاں اگر ہندہ اپنا حق ساقط

---

(۱) لا فی المجامعة کالمحبة بل یستحب و یسقط حقها بمرة و یجب دیانة احیانا ولا یبلغ مدة الایلاء الا برضاها و یؤمر المتعبد بصحبتها احیانا و قدره الطحطاوی بیوم و لیلة من کل اربع لحرة و سبع لامة ولو تضررت من کثرة جماعه لم تجز الزیادة علی قدر طاقتها (درمختار) قال فی الفتح واعلم ان ترك جماعها مطلقا لا یحل له صرح اصحابنا بان جماعها احیانا واجب دیانة لکن لا یدخل تحت القضاء والا لزام الا الوطاة الاولی ولم یقدروا فیه عدة و یجب ان لا یبلغ به مدة الایلاء الا برضاها و طیب نفسها به (رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ٥٤۷' ٥٤۸ .ط.س.ج۳ص۲۰۲) ظفیر

(۲) رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ٥٥۱ .ط.س.ج۳ص۲۰٥' ظفیر

کر دیوے اور دوسری زوجہ کو دے دیوے تو پھر پاس رکھ کر بھی عدل نہ کرنے میں زید گناہ گار نہ ہوگا قال فی الدرالمختار ولو ترکت قسمها ای نوبتها لضرتها [1] صح الخ اور عبارت شامی لانه لا یتیسر الخ سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ زید کو اپنے پاس بلانا ہندہ کو لازم نہیں ہے اور نہ بلانے سے وہ گناہ گار نہ ہوگا (جب شوہر نے مستقل قیام غیر شہر میں اختیار کر لیا اور وہیں بود و باش اس طرح اختیار کر لی کہ وطن اصلی آنے کا کبھی نام بھی نہیں لیتا تو پھر یہ سفر کے حکم میں کس طرح رہا' وطن اصلی کے حکم میں ہو گیا فقہاء نے سفر کے سلسلہ میں لکھا ہے ولا قسم فی السفر دفعاً للحرج فله السفر بم شآء منهن والقرعة احب تطیبا لقلوبهن (درمختار) اسی طرح شامی لکھتے ہیں لانه لا یتیسر الا بحملهن معه و فی الزامه ذلك من الضرر مالا یخفی نه ولانه قد یثق باحداهما فی السفر و بالا خری فی الحضر والقرار فی المنزل (ج ۲ ص ۵۵۱) اس عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے وہ سفر مراد ہے جو مہینہ پندرہ دن کے لئے ہو اور دوسری بالکل نظر انداز نہ ہو۔

دوسرے دوسری بیوی کے جو حقوق ہیں اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے اس کو کالمعلقہ بنا کے رکھنا یہ ظلم ہے' مجامعت کبھی کبھی دیانتاً واجب ہے' و تجب دیانته احیانا لا یبلغ مدة الایلاء الابرضاها ویؤمر المتعبد لصحبتها احیانا وقدره الطحاوی بیوم و لیله من کل اربع (درمختار) قال فی الفتح واعلم ان ترك جماعها مطلقا لا یحل له صرح اصحابنا بان جماعها احیانا واجب دیانة (رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵٤۷) واللہ اعلم ظفیر

شوہر کی اطاعت ضروری ہے یا والدین کی؟

(سوال ۱٤۹۷) عورت پر شوہر کی فرماں برداری زیادہ ضروری ہے یا والدین کی [2] (۲) جو عورت شوہر سے نفرت رکھتی ہو اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) شوہر کی اطاعت اور فرماں برداری عورت کے لئے زیادہ ضروری ہے اور مقدم ہے دیگر اقرباء سے [3] (۲) ایسی عورت عاصی اور گناہ گار ہے۔ [4] فقط

بیوی کو شوہر باپ کے گھر جانے سے روکے اور بیوی جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱٤۹۸) اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کو یہ حکم دے کہ تو سسرال میں ہرگز نہ جانا اور اس شخص کا باپ آکر

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۵۱ ط.س. ج۳ص۲۰٦' ظفیر

(۲-۳) عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لو کنت امر احد ان یسجد لاحد لامرت المراة ان تجسد لزوجها رواه الترمذی (مشکوة باب عشرة النساء ص ۲۸۱) ولا یمنعها من الخروج الی الوالدین فی کل جمعته ان لم یقدر اعلی اتیانها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۱٤ ط.س. ج۳ص۶۰۲) ظفیر

(٤) قیل لرسول الله ﷺ ای النساء خیر قال التی تسره اذا نظر وتطیمعه اذا امروا ولا تخالفه فی نفسها ولا مالها بما یکره رواه النسائی (مشکوة باب عشرة النساء ص ۲۸۳) ظفیر

اس کو سمجھا بجھا کر لے جاوے تو اس سے نکاح پر کیا اثر پڑے گا اور شوہر کو اس پر کیا کرنا چاہئے؟
(الجواب) اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں ہوا یعنی نکاح میں کچھ خلل نہیں آیا لیکن عورت کو خلاف حکم شوہر ایسا نہ کرنا چاہئے تھا اب شوہر کو بعد علم کے عورت پر کچھ سختی نہ کرنی چاہئے اگر کوئی اندیشہ اور شبہہ اس کو سسرال جانے میں نہیں ہے اور اگر ہے تو آئندہ کو روک دے اور جو کچھ اس کے باپ نے کیا کہ اس کی زوجہ کو میکہ سے لے آیا اس پر کچھ مواخذہ نہ کرے۔[1] فقط

جب بیوی کو اس کے والدین نہ آنے دیں تو شوہر کیا کرے

(سوال ۱٤۹۹) عرصہ ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوا میرے سالے کے ضرب لگنے کی اطلاع پہنچی جس پر میں زوجہ کو لیکر وہاں پہنچا میری سسرال نے زوجہ ام کو بحیلہ صحت رکھ لیا اور اب ہرگز نہیں بھیجتے چند مرتبہ میں خود اور ایک مرتبہ میرے والدین لینے کے لئے گئے مگر تب بھی نہیں بھیجا اس صورت میں شرعی فتویٰ کیا ہے؟
(الجواب) بے وجہ لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجنے کا والدین کو کچھ حق نہیں ہے والدین دختر بسبب روکنے اپنی دختر کے گناہ گار ہیں ان کو لازم ہے کہ اس سے توبہ کریں اور لڑکی کو اس کے شوہر کے پاس بھیجیں اور لڑکی کو لازم ہے کہ اس بارے میں وہ والدین کی اطاعت نہ کرے اور شوہر کی فرماں برداری کرے کیونکہ اس بارے میں شوہر کی اطاعت زوجہ کو کرنا مقدم ہے۔[2] فقط

بیوی جب شوہر کی بات نہ مانے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۰۰) عورت اپنے خاوند کی مرضی کے خلاف چلے اور اس کے کہنے پر عمل نہ کرے تو اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟
(الجواب) عورت کے ذمہ اپنے خاوند کی اطاعت ان امور میں جو شرعاً ممنوع نہ ہوں ضروری اور لازم ہے اگر وہ اپنے خاوند کی اطاعت نہ کرے گی تو گناہ گار ہوگی اور اگرچہ والدین کی اطاعت ضروری ہے مگر عورت پر خاوند کا حق زیادہ ہے۔[3] فقط

والدین جب لڑکی رخصت نہ کریں اور وہ نہ جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۵۰۱) عورت کے والدین اگر عورت کو اس کے شوہر کے پاس نہ بھیجیں تو اس کے لئے کیا حکم

---

(۱) لا یمنعها من الخروج الی الوالدین و قیل یمنع ولا یمنعها من الدخول الیها فی کل جمعته و غیر هم من الاقارب فی کل سنه هو المختار اه و عن ابی یوسف فی النوادر تقید خروجها بان لا یقدر علی ایتانها فان قد لا تذهب وهو حسن (رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۱٤، ۹۱۵ ط.س. ج۳ص۶۰۲......۶۰۳) ظفیر
(۲) الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض و بما انفقوا من اموالهم فالصلحت قنتت حفظت للغیب بما حفظ الله والتی تخافون نشوزهن فعظوهن واهجرو هن فی المضاجع واضربوهن فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلا (سورة النساء رکوع ٦) قالو اللزوج ان یسکنها حیث احب ولکن بین جیران صالحین (رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۱٤ ط.س. ج۳ص۶۰۲) ظفیر (۳) لیس لها ان تخرج بلا اذنه اصلا (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤۹٤ ط.س. ج۳ص۱٤٦) ظفیر

ہے عورت اپنے والدین کی ترغیب سے خاوند کے پاس نہ جاوے تو کیا حکم ہے؟
(الجواب) والدین کو یہ جائز نہیں ہے کہ بلا کسی اندیشہ کے وہ اپنی لڑکی کو اس کے شوہر کے پاس نہ بھیجیں البتہ اگر کوئی خوف ہو تو روک سکتے ہیں۔ فقط

بیوی والدین اور شوہر میں جھگڑا نہ کرائے

(سوال ۱۵۰۲) خاوند اگر کوئی بات بطور مذاق اپنی بیوی سے کہے اور عورت اپنے والدین سے شکایت کرے جس کی وجہ سے اس کے والدین جھگڑا فساد کرنے پر آمادہ ہوں اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے عورت ہر ایک بات اپنے خاوند کی والدین سے جاکر کہے جس سے رنجش پیدا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
(الجواب) جھگڑے سے ہر حال میں بچنا چاہئے یعنی عورت کو ایسی بات نہ کرنی چاہئے جس سے اس کے شوہر اور والدین میں نزاع پیدا ہو۔

شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا کہیں جانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۰۳) عورت اپنے خاوند کی بلا اجازت کسی رشتہ دار یا گھر یا میکے یا تماشہ میں جاوے اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟
(الجواب) عورت کو بلا اجازت والدین کے یا کسی اپنے رشتہ دار کے گھر جانا درست نہیں ہے، اور مرد کو بھی مطلقاً روکنے کا حکم نہیں ہے بلکہ گاہ گاہ رشتہ داروں سے علی قدر مراتب ملنے دینا چاہئے۔[1] فقط

خاوند کو چھوڑ کر باپ کے پاس عورت کا جانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۰۴) عورت اپنے خاوند کے پاس لیٹی ہوئی ہے خاوند کے سو جانے پر اٹھ کر چلی جائے اور باپ کے پاس لیٹ کر پیر ہاتھ دبوائے اور باپ اس کو اپنے پاس سے جدا نہ کرے اور خاوند کے پاس نہ جانے دے جس سے اس کے خاوند کو بدگمانی پیدا ہو اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟
(الجواب) والد کی طرف ایسا گمان نہ کرنا چاہئے (لیکن والد کو بھی اس طرز عمل سے بچنا لازم ہے، جس سے شوہر کو بدگمانی یا تکلیف ہو۔[2] ظفیر)

---

(۱) لا یمنعها من الخروج الی الوالدین فی کل جمعه ان لم یقدر واعلی اتیانها علی ما اختارها فی الاختیار ولو ابوها زمنا مثلاً فاحتاجها فعلیها تعاهده ولو کافر اوان ابی الزوج ولا یمنعها من الدخول علیها فی کل جمعه و فی غیر هما من المحارم فی کل سنه و یمنعهم من الکینونه و فی نسخه من البیتوته ومن القرار عندها به یفتی و یمنعها من زیادة الاجانب و عیادتهم والولیمه(الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۵۱٤ ' ۵۱۵. ط.س. ج۳ ص۶۰۲ - ۶۰۳) ظفیر (۲) ویمنعهم من الکینونه و فی نسخه من البیتوته(درمختار) قوله یمنعهم الظاهران الضمیر عائد الی الابوین والمحارم قوله من البیتوته یویده ما مر من التعلیل بان النفقه فی المکث وطول الکلام (رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۱۵ .ط.س. ج۳ص۶۰۳) ظفیر

عورت کا شوہر کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے

(سوال ۱۵۰۵) لڑکی کے والدین لڑکی کو خاوند کے ساتھ کھانا نہ کھانے دیں اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) خاوند کے ساتھ کھانا عورت کو شرعاً درست ہے عورت کے والدین کو اس سے روکنا نہ چاہئے۔ فقط

عورت شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جاسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۰۶) ایک عورت ہندہ جس کا شوہر کہیں باہر گیا ہوا ہے آیا وہ بلا اجازت شوہر باہر جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر جاسکتی ہے تو کن کن صورتوں میں جاسکتی ہے؟ فقط بینوا توجروا

(الجواب) ہندہ مذکورہ کو اپنی ضرورتوں اور ماں باپ سے ملنے کے لئے و دیگر اقارب محارم سے ملنے کے لئے اور حج اگر فرض ہے اور محرم ساتھ جانے والا بھی موجود ہے تو باہر جانا درست ہے کما فی الدرالمختار فلا یخرج الا لحق لها او علیها اوزیادة ابوبها کل جمعة اوالمحارم کل سنة او لکونها قابلةً او غاسلةً و فی الشامی و کذا فیما لو ارادت حج الفرض بمحرم و کان ابوها زمناً مثلاً لا یحتاج الی خدمتها الخ او کانت لها نا زلة الخ و لم یسأل لها الزوج عنها من عالم فتخرج بلا اذنه فی ذلک کله [1] الغرض ضروریات دینی و دنیوی میں اس کو نکلنا اور باہر جانا درست ہے۔ فقط

بیوی کو مار پیٹ کرنا برا ہے

(سوال ۱۵۰۷) ایک شخص اپنی بیوی منکوحہ کو از حد تکلیف جبر و تشدد و مار پیٹ کرتا ہوا اور وہ عورت اپنی جان کی حفاظت کی وجہ سے بلا اجازت شوہر والدین کے یہاں چلی گئی اور اس کے والدین اس کو بھیجنے سے انکار کریں تو وہ عورت یا اس کے والدین خطاوار ہیں یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں شرعاً خطاوار اور آثم شوہر ہے کہ بے وجہ عورت کو زد و کوب کرتا ہے اور سخت تعزیر ناحق کرتا ہے، ایسی حالت میں عورت کا اپنے والدین کے گھر جانا اور رہنا نافرمانی اور نشوز نہیں ہے کیونکہ یہ جانا عورت کا ناحق نہیں ہے بلکہ حق پر ہے۔[2] فقط

بیوی کو نصیحت کرنا اور اس کے لئے بددعا کرنا یا روٹی کپڑا بند کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۰۸) زید کی بیوی اگر باوجود نصیحت کرنے اور سمجھانے کے نہ مانے اور اپنی حرکات سے باز نہ آوے تو زید کو یہ جائز ہے کہ رات کو سونا چھوڑ دے یا کپڑا روٹی نہ دے اور یہ بددعاء کرے کہ اللہ پاک یا تو اس کو نیک

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٩٤ . ط.س. ج۳ ص۱٤٥ ' ظفیر

(۲) ولو قالت انه یضربنی ویؤذینی فمره ان یسکنی بین قوم الصالحین فان علم القاضی ذلك زجره و منعه عن التعدی فی حقها ولا یسال الجیران عن صنعیه فان صدقوهما منعه عن التعدی فی حقها ولا یترکها ثمه (رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ٩١٤ . ط.س. ج۳ ص۶۰۲) ظفیر

کردے یا اسکو اٹھالے' یہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) سمجھانا اور نصیحت کرنا تو عمدہ ہے لیکن نہ ماننے پر رات کو سونا چھوڑنا یا روٹی کپڑا نہ دینا یا کم دینا درست نہیں ہے اور دعاؤں میں صرف اسی پر اکتفاء کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت فرمادے اور نیک کرے موت کی دعا نہ کرے۔[1] فقط

ساس بہو میں نہ بنے تو دونوں کو علیحدہ رکھنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۰۹) زید کی زوجہ اور زید کی والدہ میں سخت نااتفاقی رہتی ہے بہو ساس کی دشمن اور ساس بہو کی دشمن ہے زوجہ زید علیحدہ رہنا پسند کرتی ہے آیا زید کس صورت سے علیحدہ ہو کر رہے کہ والدین کے حقوق بھی ادا کرتا رہے؟

(الجواب) زید کو اس حالت میں یہ کرنا چاہئیے کہ اپنی زوجہ کو لیکر علیحدہ رہے اور والدین کی خدمت اور فرماں برداری کرتا رہے اور جو کچھ ان کا حق ہے ادا کرے تاکہ دارین میں فلاح پاوے۔[2] فقط

والدین کے کہنے سے حقوق شوہر میں کوتاہی یا حقوق اللہ میں درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۱۰) اگر والدین لڑکی کو جماع سے روکیں اور وہ شہوت کی وجہ سے نہ رکے لیکن والدین کے خوف سے غسل نہ کرے جس کی وجہ سے اکثر نمازیں قضاء ہوں عورت گناہ گار ہوگی یا والدین اس کے' اور ایسا خوف و لحاظ جس سے نمازوں کے قضاء ہونے کی نوبت آئے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس میں والدین عاصی و گناہ گار ہیں اور عورت کو ان کی فرماں برداری اور ان کا خوف کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں گزرا (لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق (مشکوٰة کتاب الامارة ص ۳۲۱' ظفیر)

پہلی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں مگر والدین راضی نہیں ادھر مساوات نہیں رکھ سکتا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۱۱) کمترین کا نکاح عرصہ چار سال چھ ماہ پیشتر ایک لڑکی سے ہوا جہاں پر میں خوش نہیں تھا مگر

---

(۱) والتی تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن فی المضاجع واضربوهن فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلا (سورة النساء) اس سے معلوم ہوا کہ شب باشی چھوڑنا جائز ہے مگر ہو اسی گھر میں اس کے ساتھ نہ ہو' ظفیر

(۲) و تجب لها السکنی فی بیت خال عن اهله الخ و اهلها الخ و بیت منفرد من دار له غلق زاد فی الاختیار و العینی و مرافق و مفاده لزوم کنیف و مطبخ و ینبغی الافتاء به کفاها لحصول المقصود الخ یشترط ان له یکون فی الدار احد من احماء الزوج یوذیها (درمختار) فی البدائع ولو اراد ان یسکنها مع ضرتها او مع حمائها کامه واخته و بنته فابت فعلیه ان یسکنها فی منزل منفرد لان اباء ها دلیل الاذی والضر الخ وذکر الخصاف ان لها ان تقول لا اسکن مع والدیك واقر بالك فی الدار فافر دلی دارا' قال صاحب الملتقط هذه الروایته محمولة علی الموسرة الشریفة وما ذکرنا ان افراد بیت فی الدار کاف انما هو فی المراة الوسط (رد المحتار باب النفقته ج ۲ ص ۹۱۲ و ج ۲ ص ۹۱۳ ط.س. ج۳ص ۵۹۹ — ۶۰۰) ظفیر

والدین کے دباؤ سے وہ نکاح ہو گیا اور میں اس وقت بالغ تھا نکاح کے ابتداء ہی سے مجھے اپنی منکوحہ سے محبت پیدا نہیں ہوئی اور میرا ارادہ نکاح ثانی کر لینے کا ہوا جس کو والدین پر بھی ظاہر کیا مگر وہ راضی نہیں ہوئے اور نہ انہوں نے اجازت دی والدین بہت دباؤ دیتے رہے کہ میرے تعلقات اپنی بیوی سے اچھے پیدا ہو جائیں اور میں خود اکثر اپنی طبیعت کو بہت مجبور کرتا تھا مگر کوئی خوشگوار اثر نہ ہوا گو اپنی صورت میں اس کے ساتھ تعلقات زن و شوی رکھا گیا اور اس طرح دو سال کا عرصہ گزر گیا مگر کوئی اولاد وغیرہ بھی پیدا نہیں ہوئی عرصہ دو سال کے بعد اپنی حسب منشاء والدین کی مرضی کے خلاف دوسرا نکاح کر لیا جس کے ساتھ خداوند کریم نے مجھے محبت بھی عطا فرمائی اور مجھے جو چاہتا تھا اللہ پاک نے عنایت فرمایا اور اب میرا ارادہ پہلی بیوی کو طلاق دینے کا تھا کیونکہ دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں مجھ سے اس کے رہنے سے تعلقات بھی ضائع ہو جاویں گے' چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میں نے بہت چاہا کہ اسے طلاق دے دوں مگر والدین نہایت سخت ناراض تھے اور انہوں نے ہرگز ہرگز اس بات کی اجازت نہ دی' انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس کو طلاق دیتے ہو تو ہم تم سے اپنی زندگی بھر نہیں ملیں گے آخر میں نے ملتوی کر دیا مگر اس حالت میں مجھے اس سے محبت بالکل نہیں اور نہ میرے اس کے تعلقات اچھے رہے اور اسی طرح دو سال تقریباً اور گزر گئے اور میرے اور اس کے تعلقات میں کوئی اچھا اثر پیدا نہیں ہوا اب میں چاہتا ہوں کہ اسے طلاق ہو جاوے تو وہ بھی اپنے آرام میں ہو جاوے اور مجھے بھی اس سخت مواخذہ سے نجات ہو مگر والدین کسی طرح نہیں مانتے وہ اپنی اس ضد پر ہیں کہ اگر تم اسے طلاق نہیں دیتے تو ہم ملتے ہیں ورنہ ہم تم سے دور' اب دراصل بات یہ بھی ہے کہ میری پہلی بیوی طلاق لینے پر خوش نہیں ہے اور میری یہ حالت ہے کہ میں دو کا خرچ اور تعلقات وغیرہ کے برداشت کے قابل نہیں اور میں دونوں کو رہنے بھی دوں تو از روئے قوانین خداوندی میں دونوں کے ساتھ مساوات کا سلوک نہ کرنے سے ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوتا ہوں اور اگر طلاق دیتا ہوں تو والدین کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہوں اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے؟

(الجواب) بہتر تو یہ ہے کہ والدین کی بھی اطاعت کی جائے اور ان کی مرضی کے خلاف نہ کیا جاوے اور زوجہ اول کے حقوق بھی ادا کئے جائیں اور اگر طبیعت اور خواہش کے خلاف ہو مگر طبیعت پر جبر کر کے اور اللہ کے خوف سے ہر دو زوجہ میں عدل و مساوات کی جاوے' باقی محبت قلبی اگر ایک سے زیادہ اور ایک سے کم ہو یا بالکل نہ ہو تو اس پر مواخذہ نہیں ہے اور جماع و صحبت میں بھی مساوات شرط نہیں ہے مگر البتہ شب باشی یعنی رات کو پاس رہنے میں دونوں کو برابر رکھے ایک شب ایک زوجہ کے پاس سوئے تو دوسری رات دوسری کے پاس اسی طرح کھانے کپڑے میں برابری کرے [1] لیکن اگر ایک زوجہ اپنے حقوق معاف کر دیوے تو پھر عند اللہ مواخذہ سے بری ہے' الغرض یہ صورت تو ایسی ہے کہ ماں باپ کی بھی خوشی ہو جاوے اور بیوی کی بھی حق تلفی نہ ہو۔

اور اگر اس طرح نہیں کر سکتا اور ایک زوجہ کے حقوق بالکل ادا نہیں کر سکتا اور جس قدر مساوات و

---

(۱) یجب و ظاہر الآیۃ انہ فرض ان یعدل ای ان لا یجور فیہ ای فی القسم بالتسویۃ فی البیوتۃ و فی الملبوس والماکول والصحبۃ لا فی المجامعۃ کالمحبۃ بل یستحب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۶' ۵۴۷. ط.س. ج۳ ص ۲۰۱) ظفیر

عدل ضروری ہے وہ نہیں کر سکتا اور نہ وہ زوجہ اپنے حقوق معاف کرتی ہے تو پھر ضروری ہے کہ اس کو طلاق دی جاوے [۱] اور ماں باپ کے راضی کرنے کی دوسری صورت کی جاوے طلاق دینے کے بعد ان کی منت خوشامد کی جاوے اور ہر طرح فرماں برداری کی جاوے اگر بالفرض وہ پھر بھی راضی نہ ہوں تو تم پر مواخذہ شرعی نہیں البتہ زوجہ کے حقوق ادا نہ کرنے اور اس سے معافی کی صورت نہ ہونے میں سخت مواخذہ ہے کہ اس کی مکافات کسی طرح نہیں ہو سکتی اور والدین کی اطاعت اسی حد تک ضروری ہے کہ کسی معصیت کا ارتکاب اس میں نہ ہو اور در صورت اللہ کے حکم کی نافرمانی کے ارتکاب کے والدین کی خوشی کی پیروی نہ کرنی چاہیے کیوں کہ حکم شرعی یہ ہے کہ **لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق** [۲] یعنی کسی مخلوق کی فرماں برداری اللہ کی نافرمانی میں نہیں ہے پس والدین کی اطاعت کی وجہ سے حق تلفی زوجہ کی جائز نہیں ہو سکتی حاصل یہ ہے کہ حقوق زوجیت کی رعایت مقدم ہے یا اپنے نفس پر جبر کر کے اس زوجہ کے حقوق ظاہری ادا کئے جاویں یا اس سے معافی لی جاوے ورنہ اس کو طلاق دی جاوے۔

باپ بیٹے سے کہے کہ بیوی کو طلاق دے دو تو کیا کرنا چاہئیے؟

(**سوال ۱۵۱۲**) اگر والدین ہیچ شخصے بسبب ہیچ رنجش ادنی بفرزند خود ارشاد فرمایند کہ اہلیہ خود را طلاق بدہ و اگر طلاق نمی دہی تا پردہ مدار ورنہ ما از تو بیزار خواہد شد یم و تو از ما در یں صورت طلاق دہدیا نہ و بے پردہ کردن زوجہ را چہ حکم دارد۔؟

(**الجواب**) طلاق دادن دریں صورت لازم نیست و ندادن طلاق در عقوق شمار نخواہد شد [۳] و بے پردہ کردن زوجہ خود را معصیت است و در معصیت طاعت کسے جائز نیست **لا طاعۃ لمخلوق فی معصیہ الخالق** [۴] فقط

شوہر سے والدین کی خوشنودی کے لئے بے رخی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(**سوال ۱۵۱۳**) اگر لڑکی اس خیال سے اپنے خاوند سے بے رخی برتے اور کہنا مانے اور اس کے گھر جانے سے انکار کرے کہ میرے والدین مجھ سے ناراض ہو کر ہمیشہ کو ملنا چھوڑ دیں گے اور میرے لئے بددعاء کریں گے ایسے خیالات وتوہمات سے لڑکی کو شوہر کے خلاف کرنا جائز ہے یا نہیں اور والدین کی بددعاء کا اثر ہو گیا نہیں؟

(**الجواب**) عورت کو ایسے خیالات اور توہمات پر اپنے شوہر کی فرماں برداری اور اطاعت کو نہ چھوڑنا چاہئیے اس

---

(۱) و یجب لوفات الامساك بمعروف ایضاً کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ درمختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق. ط.س. ج۳ص۲۲۹ ' ظفیر

(۲) مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳۲۱' ظفیر

(۳) عن ابن عمران النبی ﷺ قال ابغض الحلال الی الله الطلاق رواه ابوداؤد (مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ج ۲ ص ۲۸۳) ظفیر (٤) مشکوٰۃ المصابیح کتاب الامارۃ ۳۲۱' ظفیر

صورت میں والدین ناحق پر ہیں ان کی بد دعاء کا خیال نہ کرے اور شوہر کی خوشنودی کو مقدم رکھے۔[1] فقط

شوہر کے حکم کی مخالفت کا والدین حکم دیں تو عورت کیا کرے؟

(سوال ۱۵۱٤) اگر والدین دختر کو کہیں کہ تو اپنے زوج سے بے رخی سے پیش آ اور ہمارے کہنے کے موافق کام کر اور شوہر کا کہنا نہ مان 'اس کی راحت و تکلیف کا کچھ خیال نہ کر ایسی حالت میں والدین کا کہنا ماننا چاہیئے یا نہیں؟

(الجواب) یہ حکم والدین کا ماننے کے لائق نہیں ہے اور خلاف حکم شرع ہے موافق حدیث مذکور لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق[2] کے اس بارے میں والدین کی اطاعت اور فرماں برداری جائز نہیں ہے اگر لڑکی اس بارے میں والدین کے کہنے کے مطابق کرے تو گناہ گار ہوگی۔ فقط

عورت کے لئے شوہر کا حکم مقدم ہے یا والدین کا؟

(سوال ۱۵۱۵) عورت کے ذمہ والدین کا حکم ماننا ضروری اور مقدم ہے یا شوہر کا؟

(الجواب) علی قدر مراتب دونوں کی اطاعت ضروری ہے جو امور متعلق حق شوہری کے ہیں ان میں شوہر کی اطاعت ضروری ہے اور جو امور متعلق والدین کی خدمت در احت کے ہیں ان میں والدین کی اطاعت لازم ہے،[3] یہ نہیں کہ ایک کی وجہ سے دوسرے کے حقوق ادا نہ کرے 'کیونکہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت درست نہیں کما ورد لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق[4] فقط

جب بیوی اور ماں میں ملاپ نہ رہے اور ماں علیحدہ ہونے کو راضی بھی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

(سوال ۱۵۱٦) بکر باہر رہتا ہے 'زوجہ اور والدہ بکر مکان پر رہتی ہیں اور دونوں میں جھگڑا رہتا ہے 'بکر چاہتا ہے کہ والدہ اور زوجہ کو الگ الگ کر دے مگر والدہ الگ ہونے سے راضی نہیں ہے تو بکر کو کیا کرنا چاہیئے؟

(الجواب) الگ الگ ہی رکھنا چاہیئے 'البتہ اگر دونوں موافقت سے رہیں تو والدہ کا کہنا کرے اور جب کہ اکٹھے رہنے میں فساد ہے تو زوجہ کو علیحدہ کر دے بشرطیکہ والدہ کو تکلیف نہ ہو اور اگر تکلیف ہو تو والدہ کی رفع تکلیف مقدم ہے زوجہ کو ان کے پاس رکھے۔ فقط

---

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ المراة اذا صلت خمسها و صامت شهر ها واحصنت فرجها واطاعت بعلها فلتدخل من ای ابواب الجنه شاء ت رواه ابو نعيم فی الحلیه (مشکوٰة باب عشرة النساء ص ۲۸۱) ظفیر

(۲) دیکھئے مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳۲۱ ' ظفیر

(۳) ولا يمنعها من الخروج الى الوالدين فی کل جمعه ان لم يقدر ا على ايتا نها الخ ولو ابوها زمنافاحتا جها فعليها تعاهده ولو كافراو ان ابى الزوج (درمختار) لرجحان حق الوالد (رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۵۱۵ .ط.س. ج۳ص۶۰۲) ظفیر

(٤) مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳٦۱ ' ظفیر

اپنی بیوی کو اس کی رضا کے بغیر شوہر اپنے گھر لے جاسکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۵۱۷) زید نے ایک لڑکی سے بلا کسی شرط کے نکاح کیا لڑکی رخصت ہو کر مکان آگئی کچھ روز کے بعد پھر لڑکی والد کے یہاں چلی گئی اب اس کے والدین یہ چاہتے ہیں کہ زید زوجہ کو اس کے والدین کے پاس اسی شہر میں رکھے اپنے وطن میں نہ لے جائے آیا زید اپنی زوجہ کو اپنے ہمراہ وطن لے جاسکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) درمختار میں ہے ویسافر بها بعد اداء كله مؤجلاً و معجلاً اذا كان مامونا عليه والا يود كله او لم يكن مامونا لا يسافر بها و به يفتى الخ [1]

اس کا حاصل یہ ہے کہ اپنی زوجہ کو ادائے تمام مہر کے بعد سفر میں لے جاسکتا ہے جب کہ عورت کو کچھ اندیشہ ایذاء دہی وغیرہ کا شوہر کی طرف سے نہ ہو اور اگر مہر ادا نہیں کیا یا اطمینان نہیں تو نہیں لے جاسکتا لیکن یہاں سفر کے متعلق نہیں پوچھا گیا ہے بلکہ اپنے گھر میں لے جانے کے متعلق سوال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو اپنے وطن لے جائے گا اور اس میں بیوی کو انکار کا حق نہیں ہے للزوج ان يسكنها حيث احب ولكن بين جيران صالحين (رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۱۴) ظفیر فقط

جائے ملازمت پر بیوی کو اس کی رضا کے بغیر لے جانا کیسا ہے ؟

(سوال ۱۵۱۸) زید باشندہ کاکوری ضلع لکھنؤ کا حیدرآباد میں ملازم ہے تعارف و قرابت سابقہ کی وجہ سے زید کا نکاح عمر کی دختر کے ساتھ حیدرآباد میں ہوا اور کوئی شرط کسی قسم کی مہر و آمدورفت وغیرہ کے نسبت نہیں ہوئی بعد نکاح عمر نے اپنی دختر کو زید کے ساتھ متعدد مرتبہ زید کی جائے ملازمت مختلف اضلاع خطہ متوسطہ پر اس کی ہمراہ روانہ کیا نکاح کے چھ سال کے بعد مسماۃ ہندہ اور خود ہندہ کے والد کو یہ عذر ہوا کہ زید کے ساتھ سفر دور دراز جائے ملازمت زید پر جانا منظور نہیں کیونکہ ان کا بیان ہے کہ زید کو شرعاً ایسا حق نہیں ہے کہ وہ ہندہ کو سفر میں اپنے ساتھ لے جاوے مطالبہ مہر باعث انکار سفر نہیں قابل دریافت یہ امر ہے کہ ایسی حالت میں زید کو اپنی زوجہ ہندہ کو اپنی جائے ملازمت و سکونت پر لے جانے کا شرعاً حق حاصل ہے یا نہیں اگر ہندہ عذر اذیت و تکلیف دہی پر جانے سے انکار کرے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) قال فى الدرالمختار ناقلا عن النهر والذى عليه العمل فى ديارنا انه لا يسافر بها جبرا عليها و جزم به البزازى وغيره و فى المختار و عليه الفتوىٰ الخ درمختار [2] وفى الشامى و بعد ايفا المهر اذا اراد ان يخرجها الى بلاد الغربة يمنع من ذلك [3] الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ جائے ملازمت پر لے جانا زوجہ کا بدون اسکی رضا کے نہیں چاہئے خصوصاً جب کہ اس کو خیال ایذاء رسانی و تکلیف پانے کا ہو۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر مطلب فى السفر بالزوجة ج ۲ ص ۴۹۵ ط.س ج۳ص ۱۴۶' ظفیر
(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر مطلب فى السفر بالزوجة ج ۲ ص ۴۹۷ ط.س ج۳ص ۱۴۶' ظفیر
(۳) رد المحتار باب و مطلب ايضاً ج ۲ ص ۴۹۵ ط.س ج۳ص ۱۴۶' ظفیر

شوہر کے ذمہ بیوی کے کیا لوازم ہیں اور شوہر کا کوئی مالی حق بیوی پر ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۵۱۹) معمولی روز مرہ کے کپڑا اور غذا حسب استطاعت شوہر اور مہر معین کے علاوہ شوہر پر بیوی کا اور بھی کوئی حق واجب ہے مثلاً عید بقر عید کے لئے عمدہ کپڑے قیمتی بیماری میں قیمت دواء، فیس طبیب، تیمار داری وغیرہ کا خرچ اور رشتہ داروں کے گھر جانے کا سفر خرچ اور تحفہ کی قیمت، اگر شوہر بیوی کو اسی کے اصرار سے اپنے ساتھ سفر میں رکھے تو سفر خرچ کس کے ذمہ ہوگا اور زیور بھی شوہر کے ذمہ واجب ہے یا نہیں اگر اشیاء مذکورہ میں سے کچھ شوہر کے ذمہ واجب نہیں تو اشیاء مذکورہ کو مہر میں محسوب کر سکتا ہے اگر بیوی اس پر راضی نہ ہو تو شوہر اس کو رشتہ داروں میں جانے سے اور غیر محرم کو خط لکھنے اور ملنے سے روک سکتا ہے یا نہیں، مہر عند اللہ بیوی خود شوہر سے لے گی یا اس کے ورثاء کیا شوہر کا بھی کوئی حق مالی بیوی پر ہے یا نہیں جسکو شوہر بیوی سے لے سکے گا۔ ؟

(الجواب) در مختار میں ہے کما لا یلزم مداواتها ای ایتا نه لها بدواء المرض ولا اجرة الطبیب ولا الفصد ولا الجامعة الخ شامی[1] ج ۲ ص ٦٤٦ وایضاً فی الشامی تنبیه قد علم مما ذکرانه لا یلزمه لها القهوة والدخان وان تضررت بترکهما لان ذلك ان کان من قبیل الدواء او من قبیل التفکه فکل من الدواء والتفکه لا یلزم کما علمت[2] الخ ج ۲ ص ٦٤٩

الحاصل شوہر کے ذمہ سوائے نفقہ معمولی یعنی کپڑے وکھانے وغیرہ ضروریات خانہ داری کے اور کوئی چیز مثل قیمت دواء واجرت طبیب اور عید کے خاص قیمتی کپڑے اور اقرباء کے گھر جانے کا سفر خرچ واجب نہیں ہے اگر یہ اشیاء بہ نیت مہر ادا کرے اور زوجہ اس کو منظور کرے تو وہ روپیہ مہر میں محسوب ہو جاوے گا اور اگر شوہر اپنے ساتھ سفر میں لے جاوے تو وہ سفر خرچ بذمہ شوہر ہے اس کو مہر میں محسوب نہیں کر سکتا۔

اور نیز در مختار میں ہے ولا یمنعها من الخروج الی الوالدین فی کل جمعة[3] (ترجمہ) اور شوہر منع نہ کرے زوجہ کو والدین کے گھر جانے سے ہر جمعہ میں، اور غیر محرم سے ملنے اور خط لکھنے سے منع کر سکتا ہے اور منع کرنا ہی چاہئے[4] مہر مؤجل کے وصول کا وقت طلاق یا موت ہے، اگر شوہر نے اس کو طلاق دے دی تو بعد طلاق کے وہ عورت خود اپنا مہر لے سکتی ہے یا شوہر مر گیا تو اس کے ترکہ میں سے لے سکتی ہے اور اگر عورت مر گئی تو اس کے ورثاء لیں گے ان ورثاء میں خود شوہر بھی داخل ہے اس کا حصہ ساقط ہو جاوے گا شوہر کا کوئی مالی حق عورت کے ذمہ بسبب نکاح کے نہیں ہے کہ جس کو شوہر بی بی سے وصول کرے قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما ورآء ذلکم ان تبتغوا باموالکم[5] مردوں کو حکم ہے کہ مال خرچ کر کے عورتوں کو

---

(۱) رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۹ ط.س. ج۳ص ۵۷۵ ' ظفیر

(۲) رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۹۳ ط.س. ج۳ص ۵۸۰ ' ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۱٤ ط.س.ج۳ص ٦۰۲ ' ظفیر

(٤) و یمنعها من زیارة الاجانب و عیادتهم والولیمة و ان اذن کانا عاصیین و فی البحر له منعها من الغزل وكل عمل ولو تبرعا لا جنبی ولو قابلة او مغسلة لتقدم حقه علی فرض الکفایة و من مجلس العلم (رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۱۵ ط.س. ج۳ص ٦۰۲) ظفیر (۵) سورة النساء ' ظفیر

طلب کریں اوران کا حق ادا کریں نہ یہ کہ شوہر زوجہ سے کچھ مال لیوے البتہ اگر مال کے عوض خلع ہوا ہے تو وہ مال شوہر زوجہ سے لے گا۔ فقط

زمانہ حمل میں کب تک مجامعت جائز ہے؟

(سوال ۱۵۲۰) شرعاً اپنی زوجہ سے حالت حمل میں کس وقت تک مجامعت درست ہے، سات آٹھ ماہ کی حاملہ سے مجامعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اپنی زوجہ سے مجامعت کرنے میں حالت حمل میں کچھ حرج نہیں ہے، ساتویں آٹھویں نویں ماہ میں بھی مباشرت درست ہے، شرعاً کچھ ممانعت نہیں ہے، لیکن جس حالت میں مضرت ہو اس حالت میں بچنا بہتر ہے شرعی ممانعت کچھ نہیں ہے۔[1] فقط

---

(۱) ولو تضررت من كثرة جماعه لم تجز الزيادة على قدر طاقتها (رد المحتار. ط.س. ج۳ص۲۰۳) فعلم من هذا كله انه لا يحل له و طؤها بما يودى الى اضرارها الخ (ردالمحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۸، ۵۴۹) ظفير

دسواں باب احکام الرضاع

آدمی کا دودھ پینے پلانے سے متعلق احکام و مسائل

مدت رضاعت کیا ہے اور اس میں کمی زیادتی جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۵۲۱) صحیح مدت رضاعت کیا ہے کسی صورت میں کمی وبیشی ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) مدت رضاعت کہ جس مدت میں بچہ کو دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور اس مدت میں بچے کو دودھ پلانا مباح ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اڑھائی برس ہیں اور صاحبینؒ کے نزدیک دو برس ہیں اور فتویٰ اکثر علماء کا دو برس پر ہے لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ امام صاحب کے قول پر فتویٰ ہے' علامہ شامی نے لکھا ہے کہ الغرض دونوں قولوں پر فتویٰ دیا گیا ہے' پس خلاصہ یہ ہے کہ اگر اڑھائی برس کی عمر کے اندر بچہ کو دودھ پلایا جاوے گا تب بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی اور اڑھائی برس کی عمر تک دودھ موافق قول امام اعظمؒ درست اور جائز ہے' لیکن احتیاط یہ ہے کہ دو برس کے بعد بند کر دیا جائے۔ [1] واللہ اعلم

اپنے بھائی کو کوئی عورت دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۵۲۲) عورت اپنے حقیقی بھائی کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) مدت رضاعت میں پلا سکتی ہے [2] (مگر یہ یاد رکھے کہ آئندہ اس بھائی کی اولاد سے اس کی اولاد کی شادی جائز نہ ہوگی وہ دودھ کے رشتہ سے رضاعی لڑکے کے حکم میں ہوگا' اپنے دودھ پلانے کا چرچا لوگوں سے کر دے تاکہ آئندہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے' پھر کوئی مجبوری ہو تو دودھ پلائے خواہ مخواہ یہ شوق نہ کرے [3] ظفیر)

---

(۱) هو حولان و نصف عنده وحولان فقط عندهما هو الاصح فتح به يفتى كما فى تصحيح القدورى عن العون لكن فى الجوهره انه فى الحولين و نصف ولو بعد الفطام محرم و عليه الفتوىٰ واستدلوا ا. القول الامام بقوله تعالىٰ و حمله وفصاله ثلثون شهرا اى مدة كل منهما ثلثون الخ و يثبت التحريم فى المدة فقط الخ ولم يبح الارضاع بعد مدة لانه جزء آدمى والا نتفاع به بغير ضرورة حرام على الصحيح (درمختار) و حاصله انهما قولان افتى بكل منهما (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۴' ۵۵۵ ط.س. ج۳ص۲۰۹) ظفير

(۲) ولم يبح الارضاع بعد مدته لانه جزء ادمى والا نتفاع به بغير ضرورة حرام(الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵ ط.س. ج۳ص۲۱۱) ظفير

(۳) والواجب على النساء ان لا يرضعن كل صبى من غير ضرورة واذا ارضعن فليحفظن ذلك وليشهر نه و يكتبنه احتياطاً (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج۳ص۲۱۲) ظفير

غیر کا بچہ ہونے کی صورت میں مدت رضاعت دو سال ہے یا زیادہ؟

(سوال ۱۵۲۳) اگر کسی غیر دودھ پلانے والی کے بچہ سپرد کیا جاوے ویسے ہی اس بچہ کے دودھ پلانے سے دودھ اتر آیا تو اس کے لئے بھی دو سال دودھ پلانے کی قید ہے یا کچھ وسعت ہے؟

(الجواب) اس کے لئے بھی دودھ پلانے میں دو سال کی قید ہے، اس سے زیادہ مدت تک موافق روایت مفتی بہا کے دودھ پلانا اس کو جائز نہیں ہے اور یہ صاحبینؒ کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور امام ابو حنیفہؒ اڑھائی سال تک دودھ پلانے کی اجازت دیتے ہیں۔(۱) فقط

دو ڈھائی سال کے بعد دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۱۵۲۴) اگر کسی شخص نے کسی عورت کا دودھ بطور دوا کے یا یوں ہی پیا تو اس عورت سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس کی اولاد سے اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں، اور دودھ کی مدت کتنے دنوں رہتی ہے۔؟

(الجواب) مدت رضاع دو برس یا اڑھائی برس ہے علی اختلاف القولین پس اگر اس مدت کے بعد کوئی لڑکا کسی عورت کا دودھ پیوے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔(۲) فقط

چار سالہ لڑکا کا دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۱۵۲۵) ایک عورت نے اپنا دودھ نکال کر پیالہ میں رکھا تھا اس کا بھتیجہ جس کی عمر چار سال کی تھی آکر دودھ پی لیا اس کا نکاح اپنی چچی کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کیونکہ مدت رضاعت دو یا اڑھائی سال ہے اس سے زیادہ عمر میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، کذا فی الدر المختار وغیرہ،(۳) پس نکاح مذکورہ صحیح ہو گیا۔ فقط

خمس رضاعات کی ناسخ

(سوال ۱۵۲۶) آپ ناسخ حدیث خمس رضاعت کا کس حدیث یا آیت کو مقرر کریں گے اور علامہ نووی جو کہ قول عائشہؓ ثم نسخ بخمس معلومات کو آیت منسوخ تلاوت قرار دیتے ہیں، علامہ کے پاس اس کی ناسخ کون سی آیت یا حدیث ہے یا صرف بقول عائشہؓ وھی فیما یقرأمن القران کے ساتھ حجت پکڑتے ہیں۔

---

(۱) ھو حولان و نصف عندہ و حولان فقط وھو الاصح فتح و بہ یفتی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵٤ ط.س. ج۳ ص ۲۰۹) ظفیر

(۲) و یثبت التحریم فی المدۃ فقط و علیہ الفتوی (درمختار. ط.س. ج۳ ص۲۱۲) اما بعد ھا فانہ لا یوجب التحریم (ردالمحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵) ظفیر

(۳) وھو حولان و نصف عندہ و حولان فقط عندھما الخ و یثبت التحریم فی المدۃ فقط (درمختار) اما بعد ھا فانہ لا یوجب التحریم (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵ ط.س. ج۳ ص۲۰۹) ظفیر

(الجواب) خمس معلومات کا موافق عشر معلومات کے منسوخ ہونا خود اس سے ظاہر ہے کہ مصاحف میں نہیں ہیں اور اگر وہ آیات قرآن شریف میں سے ہوتی تو لا محالہ مابین الدفتین مکتوب ہوتی اسی لئے علی قاریؒ وہی فیمایقرء پر لکھتے ہیں یعنی ان بعض من لم یبلغه النسخ کان یقرء علی الرسم الاول اس سے معلوم ہوا کہ جنکو نسخ معلوم نہ تھا وہ پڑھتے تھے اور نسخ اس کا معلوم و مشہور و متواتر ہے والا لکان مکتوباً فی المصاحف و من ادعی انه کان من قبیل منسوخ التلاوة لا منسوخ الحکم فعلیه البیان و کیف یدعی بقاء الحکم والحال ان قوله تعالیٰ و امهاتکم اللاتی ارضعنکم یدل باطلاقه علی ان المحرم مطلق مسمی الارضاع لا خصوص الرضعات فقط

دو برس سے زیادہ کے بچہ کو دودھ پلانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۲۷) بچہ بہت لاغر ہے بجز عورت کے دودھ کے اور کوئی غذا اس کے ہضم نہیں ہوتی اور اس کی عمر دو برس سے زیادہ ہے تو اس کو عورت کا دودھ پلانا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) درست نہیں۔ در مختار[1] فقط

حولین کاملین اور حمله و فصاله ثلثون شهرا میں تطبیق

(سوال ۱۵۲۸) قرآن شریف میں حولین کاملین مدت رضاعت کے بارے میں آیا ہے جس سے دو سال مدت رضاعت معلوم ہوتی ہے اور دوسری جگہ حمله و فصاله ثلثون شهرا وارد ہوا ہے جس سے اڑھائی سال معلوم ہوتے ہیں دونوں میں وجہ تطبیق کیا ہے اور کس پر عمل کیا جاوے۔ فقط

(الجواب) امام ابو حنیفہؒ کا مذہب اڑھائی برس کا ہے اور صاحبینؒ کا مذہب دو برس کا ہے اور فتویٰ صاحبینؒ کے قول پر ہے اور دلائل فریقین کی مطولات میں ہیں اور وجہ تطبیق بھی کتب میں مذکور ہے اس تحریر مختصر میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔[2] فقط

ثبوت رضاعت میں رویت کا اعتبار ہے یا علم کا ......؟

(سوال ۱۵۲۹) ثبوت رضاعت کے لئے نصاب شہادت کم از کم دو مرد خواہ ایک مرد اور دو عورتیں قرار دی

---

(۱) ولم يبح الارضاع بعد مدته لانه جزء آدمي (درمختار) لو استغنى فى حولين حل الارضاع بعدهما الى نصف فلا ثم عند العامة خلافا لخلف بن ايوب الخ مستحب الى حولين و جائز الى حولين و نصف (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵) ظفير

(۲) هو حولان و نصف عنده و حولان فقط عندهما هو الاصح فتح به و يفتى كما فى تصحيح القدورى عن العون لكن فى الجوهرة انه فى الحولين و نصف ولو بعد الفطام محرم و عليه الفتوىٰ و استدلوا لقول الامام بقوله تعالىٰ و حمله و فصاله ثلثون شهرا اى مدة كل منهما ثلثون غيران النقص فى الاول قام بقول عائشة لا يبقى الـ لد اكثر من سنتين و مثله لا يعرف الا سماعا ولا ية مؤولة لتو زيعهم الا جل على الاقل والا كثر لم تكن دلالتها قطعية (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵٤) ظفير

گئی ہیں اور شہادت میں رویت کا اعتبار کیا گیا ہے' حالانکہ رضاعت کے لئے رویت رجال غیر ممکن ہے کیونکہ مرد کو عورت کا بدن دیکھنا حرام ہے پس جب کہ رویت نہ ہو گی تو رضاعت کیونکر ثابت ہو گی ثبوت رضاعت میں محض رویت ہی کو دخل ہے یا سماعت کو بھی دخل ہو سکتا ہے جب کہ نکاح وغیرہ کا ثبوت سماعت سے ہو سکتا ہے ؟

(الجواب) رضاع کو ان اشیاء میں سے نہیں شمار کیا گیا ہے کہ اس میں تسامع پر شہادت معتبر رکھی گئی ہو' اور شبہہ کا جواب یہ ہے کہ بعض محارم مشہودہ ہو سکتے ہیں جن کو دیکھنا درست ہے اور بعض اجانب کی نظر اتفاقاً پڑ جاتی ہے جو کہ موجب مواخذہ نہیں ہے علاوہ بریں شاہد کو علم رضاع ہونا کافی ہے یعنی یہ کہ فلاں بچہ شیر خوار فلاں عورت کا دودھ پیتا ہے جو کہ خبر متواتر وغیرہ سے بھی حاصل ہو سکتا ہے' اس مشاہدہ کی ضرورت نہیں ہے کہ بچہ کے منہ میں پستان کو دیکھ کر گواہی دی جاوے اور پستان کے منہ میں ہونے سے بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ بچہ کے پیٹ میں گیایا، نہیں لہذا اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے' الغرض شہادت کے لئے علم اس بات کا کہ فلاں بچہ فلاں عورت کا دودھ پیتا ہے کافی ہے' چنانچہ در مختار میں لفظ اشہد کہنے کے یہ معنی بیان کئے ہیں۔ فکانہ یقول اقسم باللہ لقد اطلعت علی ذلك وانا اخبر به[1] الخ فقط

مدت رضاعت کے بعد دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ١٥٤٠) زید نے ہندہ کا دودھ بعد عمر شیر خوارگی پستان سے چوس کر نکالا اور باہر ڈال دیا اس وجہ سے کہ ہندہ کا بچہ مر گیا تھا اور دودھ چڑھا ہوا تھا پھر زید نے ہندہ سے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) بصورت مذکورہ دودھ پستان سے چوس کر نکال دینے اور باہر ڈال دینے سے کچھ حرج نہیں ہے اور اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوئی اور بعد مدت شیر خوارگی اگر اندر پیٹ کے بھی چلا جاوے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی[2] مگر پینا دودھ کا ایسے وقت حرام ہے[3] اور نکاح اس سے درست ہے' یعنی زید کا نکاح اس صورت میں ہندہ سے صحیح ہے۔ فقط

رضاعی بہن کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ١٥٣١) زینب اور زید نے آگے پیچھے ایک عورت کا دودھ پیا' اب زید کا نکاح زینب کی لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) زینب اور زید نے جب کہ ایک عورت کا دودھ پیا ہے اگرچہ آگے پیچھے پیا' دونوں بہن بھائی رضاعی

---

(١) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ج ۲ ط.س. ج٥ ص ٤٦٢ ' ظفیر
(٢) واذا مضت مدة الرضاع لم يتعلق بالرضاع تحريم لقوله عليه السلام لا رضاع بعد الفصال (هدايه كتاب الرضاع ج ٢ ص ٣٣٩) ظفیر
(٣) وهل يباح الارضاع بعد المدة قد قيل لا يباح لان اباحة ضرورية لكونه جزء الادمي (ايضاً ج ٢ ص ٣٣٠) ظفیر

ہو گئے زینب کی لڑکی زید کی بھانجی رضاعی ہے، پس زید کا نکاح زینب کی دختر سے جائز نہیں ہے۔[1] فقط

سوتیلی نانی نے دودھ پلایا!

(سوال ۱۵۳۲) عمر کا ایک نواسہ ہے اس کو عمر کی دوسری بیوی نے جو اس لڑکے کی سوتیلی نانی ہوتی ہے دودھ پلایا تو اس لڑکے کا نکاح اپنے چچا یعنی بکر کی لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ اس کی حقیقی خالہ کی لڑکی ہے، اور اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر ڈھائی برس سے کم کی عمر میں دودھ پیا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہے اور نکاح درست نہیں۔[2] فقط

صرف چھاتی سے منہ لگانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۳۳) زید کی والدہ کا انتقال مدت رضاعت میں ہو گیا تھا زینب نے اپنی چھاتی زید کے منہ میں دی لیکن دودھ بالکل نہیں اترا، اس صورت میں زید کا نکاح زینب کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر یہ یقین ہے کہ زینب کے دودھ نہیں اترا، اور زید کے حلق میں کوئی قطرہ نہیں گیا تو زید کا نکاح زینب کی دختر سے درست ہے۔[3] فقط

شوہر کو دودھ پلانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا!

(سوال ۱۵۳٤) ایک عورت نے اپنے خاوند کو دودھ پلا دیا تو نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح قائم ہے باطل نہیں ہوا، قال فی الدرالمختار مص رجل ثدی زوجتہ لم تحرم[4] فقط

دودھ پلانے والی کی تمام اولاد، دودھ پینے والے کے رضاعی بھائی بہن ہیں

(سوال ۱۵۳۵) زید نے ہندہ کا دودھ ایام شیر خواری میں پیا تو سب اولاد ہندہ کی زید کی بہن بھائی ہو جاویں گے یا صرف وہ لڑکی یا لڑکا جس کا دودھ زید نے پیا ہے زید کے بھائی بہن ہوں گے؟ کیونکہ زید کا نکاح ہندہ کی

---

(۱) حرم علی المتزوج ذکر اکان او انثی نکاح اصلہ و فرعہ علا او نزل و بنت اخیہ واختہ و بنتھا ولو من زنا (درمختار باب المحرمات ج ۱ ص ۱۸۷. ط.س. ج۳ص۲۸) و فیہ فیحرم منہ ای بسبب الرضاع ما یحرم من النسب (کتاب الرضاع ج ۵ ص ۲۱۳. ط.س. ج۳ص۲۱۳) ظفیر (۲) و فیہ فیحرم منہ ای بسبب ما یحرم من النسب (الدرالمختار ج ۱ ص ۲۱۳. ط.س. ج۳ص۲۱۳) ھو حولان و نصف عندہ و حولان فقط عندھما (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب الرضاع ج ۲ ص ۵۵٤. ط.س. ج۳ص۲۰۹) ظفیر (۳) وفی القنیہ امراۃ کانت تعطی ثدیھا صبیہ واشتھر ذلک بینھم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن حین القمتھا ثدی ولم یعلم ذلک الا من جھتھا جاز لا بنھا ان یتزوج بھذہ صبیہ (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵٦. ط.س. ج۳ص۲۱۳) ظفیر

(٤) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵٦۹. ط.س. ج۳ص۲۲۵، ظفیر

نواسی سے ہوا ہے خلوت ہنوز نہیں ہوئی' زید کہتا ہے ہے کہ یہ ہندہ کی نواسی ہندہ کی اس لڑکی سے ہے کہ جسکا دودھ میں نے نہیں پیالہذا یہ میری بھانجی نہیں ہوئی' میں نے تو ہندہ کے لڑکے بکر کا دودھ پیا ہے اگر یہ لڑکی ہندہ کی پوتی ہوتی یعنی بکر کی لڑکی تو میری بھتیجی ہوتی' اس واسطے یہ مجھ پر حرام نہیں ہے چونکہ بکر سب اولاد ہندہ سے چھوٹا ہے ہندہ کی نواسی پہلی لڑکی سے ہے' ہندہ کے چھ اولاد ہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں سب اولاد ہندہ کی زید کی بہن بھائی رضاعی ہیں پس ہندہ کی نواسی کے ساتھ نکاح زید کا حرام ہے' اور عذر زید کا غلط ہے اور بسبب جہالت کے ہے کہ وہ مسئلہ شرعیہ سے واقف نہیں' درمختار میں صریح موجود ہے ولا حل بين الرضيعة وولد مرضعتها اى التى ارضعتها وولد ولدها لانه ولد الاخ باب الرضاع اور شامی میں ہے قوله وان اختلف الزمن كان ارضعت الولد الثانى بعد الاول بعشرين سنة مثلاً و كان كل منهما فى مدة الرضاع [1] الخ و فيه ايضاً فى البحر عن اخر المبسوط لو كانت ام البنات ارضعت احد البنين و ام البنين ارضعت احدى البنات لم يكن للابن المرتضع من ام البنات ان يتزوج واحدة منهن [2] الخ فقط

تھوڑا دودھ بھی باعث حرمت رضاعت ہے!

(سوال ۱۵۳۶) زینب کہتی ہے کہ میری بہن حلیمہ اپنے زمانہ حمل میں بیمار تھی اور اس ہی بیماری کے زمانہ میں اس کے لڑکی سلیمہ پیدا ہوئی چونکہ وہ نہایت کمزور تھی دودھ نہ کھینچ سکتی تھی میری لڑکی اس سے کئی ماہ قبل پیدا ہوچکی تھی تو اس لئے کہ دودھ اتر آئے میں نے اپنی لڑکی ہندہ سے دو مرتبہ دودھ کھچوادیا' تاکہ دودھ اتر آنے کے بعد سلیمہ جو نہایت کمزور تھی دودھ پی سکے' دو ہی مرتبہ سلیمہ سے دودھ کھچوایا گیا یہ نہیں معلوم کہ دودھ اس کے پیٹ میں پہنچایا نہیں حلیمہ کا دودھ ہندہ کو محض بغرض اتر آنے دودھ کے دیا گیا ہے رضاعت کی غرض سے نہیں دیا گیا جو اسم رضاعت کا اطلاق ہو سکے کیا اس طرح دو مرتبہ دودھ کھینچنے سے ہندہ سلیمہ کی رضاعی بہن ہوئی یا نہیں یہ قول صرف زینب کا ہے اور اسکی والدہ بھی اس امر کی شہادت دیتی ہے اور کوئی گواہ اس رضاعت کا نہیں ہے' زینب کا شوہر کہتا ہے کہ میں صرف سماعی شہادت اپنی زوجہ سے سن کر دیتا ہوں آیا دو عورتوں کی شہادت اس بارے میں کافی ہو سکتی ہے' اور کسی امام کے نزدیک چوسنے کی کوئی حد بھی مقرر ہے یا نہیں اور وقت ضرورت دوسرے امام کے مذہب پر فتویٰ دینے کی اجازت ہے یا نہیں۔ فقط

(الجواب) اقول و بالله التوفيق ۔ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ مدت رضاعت میں اگر قلیل لبن یعنی دودھ کسی عورت کا بھی شکم رضیع میں چلا جاوے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور بظن غالب اگر بچہ کا دودھ پینا معلوم ہو جاوے تو حرمت رضاعت ثابت ہے' پس صورت مسئولہ میں جب کہ دودھ حلیمہ کا ہندہ سے کھچوادیا اور دو مرتبہ پستان حلیمہ کی ہندہ شیر خوار بچی کے منہ میں دی گئی گو غرض اس سے دودھ پلانا نہ تھا' صرف کھنچوا کر

(۱) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط.س. ج۳ ص ۲۱۷ ' ظفیر
(۲) رد المحتار ج ۲ ص ۵۶۱ ۲۱۷ ' ظفیر

پستان پیا حلیمہ کا ہلکا کرتا تھا کہ سلیمہ جو ضعیف ہے دودھ پی سکے لیکن ظاہر ہے کہ ہندہ نے دودھ کھینچ کر کلی تو نہیں کر دیا بلکہ وہ دودھ ہندہ کے پیٹ ہی میں گیا اور جب کہ حلیمہ کی پستان میں دودھ اترا ہوا تھا تو ظاہر ہے کہ ہندہ جو چند ماہ کی بچی تھی بظن غالب اس نے دودھ پیا اور ظن غالب کا ہی اعتبار ان امور میں ہے لہذا مذہب حنفیہ کے موافق حرمت رضاعت ثابت ہے و یثبت به وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انفه لا غير فلو التقم الحلمة ولم يدر ادخل اللبن فى حلقه ام لا لم يحرم (درمختار) قال العلامة الشامى قوله فلو التقم الخ تفريع على التقييد بقوله ان علم وفى القنية امراة كانت تعطى ثديها صبيةً و اشتهر بذلك بينهم ثم تقول لم تكن فى ثدى لبن حين القمتها ثدى ولم يعلم ذلك الامن جهتها جاز لا بنها ان يتزوج بهذه الصبية الخ [1]

شامی کی اس روایت سے ظاہر ہوا کہ اگر مرضعہ کے پستان میں دودھ نہ ہو تو اس وقت پستان منہ میں لینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اور اگر دودھ پستان میں بھرا ہوا ہو جیسا کہ صورت مسئولہ میں ہے اور بچہ دودھ کھینچنے والا قوی ہو تو دودھ پیٹ میں جانے میں کچھ شبہ نہیں معلوم ہوتا، البتہ اگر یہ واقعہ اس طرح دودھ پلانے کا مسلم نہ ہو تو پھر صرف دو عورتوں کی شہادت سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کما فى الدر المختار والرضاع حجتة حجة المال وهى شهادة عدلين او عدل و عدلتين الخ قوله حجتة اى دليل اثباته وهذا عند الا نكار لا نه يثبت بالاقرار مع الاصرار كما مر [2] وفى الشامى وان قل اشاربه الى نفى قول الشافعى الخ وروى عن ابن عمرؓ انه قيل له ان ابن الزبيرؓ يقول لا باس بالرضعة والرضعتين فقالوا قضاء الله خير من قضائه قال تعالىٰ امهاتكم اللاتى ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة [3] الخ (شامى باب الرضاع) فقط

صحیح مدت رضاعت کیا ہے؟

(سوال ۱۵۳۷) عموماً لڑکی کو پونے دو برس اور لڑکے کو سوا دو برس تک دودھ پلایا جاتا ہے مگر شرعاً صحیح کیا ہے کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے دن تک مولود کو عورت کا دودھ پلایا جا سکتا ہے بعض عورتیں بچہ کی طاقت یا اور کسی وجہ سے پانچ چھ برس تک بھی اپنا دودھ پلاتی ہیں شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مدت رضاع مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے دو برس ہے اس سے زیادہ مدت تک بچہ کو دودھ پلانا درست نہیں ہے درمختار میں ہے وحولان فقط عندهما وهو الاصح فتح و به يفتى كما فى تصحيح القدورى عن العون الخ ولم يبح الارضاع بعد مدته لانه جزء ادمى والا نتفاع به بغير ضرورة حرام الخ [4] فقط

(۱) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط.س. ج۳ص ۲۱۳ ' ظفیر
(۲) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۸ ط.س. ج۳ص ۲۲۴ ' ظفیر
(۳) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط.س. ج۳ص ۲۱۲ ' ظفیر
(۴) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۴ و ج ۲ ص ۵۵۵ ط.س. ج۳ص ۲۰۹ ' ظفیر

رضاعت ایک عورت کی شہادت سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۳۸) زید کی خوشدامن کہتی ہے کہ زید کی بیوی کے ماموں کے لڑکے کو میں نے دودھ پلایا ہے لہذا زید کی بیوی کو اس سے پردہ کرنا نہ چاہئے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایک عورت کی شہادت سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے حجتہ حجۃ المال وھی شھادۃ عدلین او عدل وعدلتین[1] الخ اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں رضاعت ثابت نہیں لہذا پردہ ضروری ہے۔ فقط

جس عورت کا دودھ پلایا گیا اس کی نواسی سے شادی جائز نہیں؟

(سوال ۱۵۳۹) زید نے اپنے لڑکے بکر کو دودھ پلانے کے لئے مسماۃ زینب کو ملازم رکھا اب بکر کا عقد مسماۃ مذکورہ کی نواسی کے ساتھ قرار پایا ہے تو ایسی صورت میں جب معاوضہ دودھ پلائی زید نے ادا کر دیا بکر کے ساتھ عقد میں کوئی نقص شرعی تو نہیں ہے؟

(الجواب) بکر مسماۃ زینب کا پسر رضاعی ہو گیا اور زینب کی دختر بکر کی بہن رضاعی ہوئی اور اس کی لڑکی یعنی زینب کی نواسی بکر کی بھانجی رضاعی ہوئی اور حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[2] پس جیسے بھانجی نسبی سے نکاح حرام ہے بقولہ تعالیٰ وبنات الاخت[3] اسی طرح بھانجی رضاعی سے بھی نکاح حرام ہے اور معاوضہ دے دینے سے حرمت رضاعت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ فقط

زید نے جب پھوپھی کا دودھ پیا تو اس کی کسی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۱۵۴۰) زید و بکر دونوں برادر حقیقی ہیں زید بکر سے بڑا ہے زید نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا ہے تو زید کا اس لڑکی سے کہ جس کے ساتھ زید نے دودھ پیا ہے نکاح جائز ہے کہ نہیں اور اگر اس لڑکی سے جائز نہیں تو ان دونوں لڑکیوں سے کہ جو اور ہیں کہ جن کے ساتھ زید نے دودھ نہیں پیا نکاح جائز ہے کہ نہیں اور بکر سے تو نکاح ہو سکتا ہوگا؟

(الجواب) زید نے جس عورت کا دودھ پیا ہے اس عورت کی تمام لڑکیاں زید پر حرام ہیں خواہ اس لڑکی نے زید کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو[4] اور البتہ بکر کا نکاح ان تینوں لڑکیوں میں سے ہر ایک کے ساتھ درست ہے لیکن جس ایک کے ساتھ نکاح کرے گا پھر اس کی موجودگی میں اس کی کسی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۸۔ ط۔س۔ ج۳ ص ۲۲۴ ' ظفیر
(۲) دیکھئے الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷۔ ط۔س۔ ج۳ ص ۲۱۳ ' ظفیر
(۳) سورۃ النساء رکوع ٤ ' ظفیر (٤) ویثبت به الخ امومیته المرضعته للرضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعه اذا کان لبنها منه له الخ فیحرم منه ای بسببه ما یحرم من النسب رواه الشیخان (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷۔ ط۔س۔ ج۳ ص ۲۱۳ ۲۱۳) ظفیر

رضاعی باپ کے اس بیٹے سے جو دوسری بیوی سے ہے اپنی بیٹی کی شادی کرسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۴۱) مسمی فخر الدین مسماۃ مریم بی بی کا رضاعی باپ ہے اور فخر الدین کی دوسری زوجہ سے جو مرضعہ نہیں ہے ایک بیٹا محمد نام ہے اور مریم کی جو شیر خوار ہے ایک مسماۃ نور بی بی بیٹی ہے پس عند الشرع کیا محمد کا نکاح نور بی سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب ۱) صورت مسئولہ میں لبن الفحل کے ساتھ جو تعلق تحریم کا ہے وہ نہیں پایا جاتا' نہ ثدی واحدہ پر دونوں جمع ہوئے ہیں' بدیں وجہ یہ صورت تحریم کی نہیں ہے پس نور بی کا نکاح محمد سے درست ہے۔

(الجواب ۲) جب کہ فخر الدین مریم بی بی کا رضاعی باپ ہوا تو محمد جو بیٹا فخر الدین کا دوسری زوجہ سے ہے مریم بی بی کا بھائی رضاعی علاتی ہوا' اور مریم بی بی کی دختر محمد کی بھانجی ہوئی پس بقاعدہ یحرم من الوضاع ما یحرم من النسب [1] نکاح محمد کا مریم بی بی کی دختر سے ناجائز ہے' اور جواب اول صحیح نہیں ہے' در مختار میں ہے ویثبت ابوۃ زوج مرضعتہ اذا کان لبنہا منہ [2] الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ایک بیوی نے جب دودھ پلایا تو دوسری بیوی کی اولاد سے بھی حرمت ثابت ہوگی

(سوال ۱۵۴۲) ہدایت خاں و عنایت خاں دو بھائی ہیں' عنایت خاں کی دو زوجہ ہیں' ایک موضع امنہور اوالی' دوسری موضع اکاوالی' دونوں بیوی سے ایک ایک لڑکی ہوئی اور ہدایت خاں کے ایک لڑکا ہے' ہدایت خاں کے لڑکے نے عنایت خاں کی بیوی امنہور اوالی کا دودھ پیا ہے' تو ہدایت خاں کے لڑکے کا نکاح عنایت خاں کی لڑکی سے جو موضع اکاوالی زوجہ کے بطن سے ہے جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) در مختار میں ہے ویثبت بہ وان قل الخ امومۃ المرضعۃ للرضیع و یثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ [3] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ مرضعہ کا شوہر یعنی عنایت خاں ہدایت خاں کے پسر کا رضاعی باپ ہوا تو بقاعدہ یحرم من الوضاع ما یحرم من النسب [4] عنایت خاں کی دوسری زوجہ کی دختر بھی ہدایت خاں کے پسر کے لئے حرام ہوگئی اور نکاح ہدایت خاں کے پسر کا عنایت خاں کی دختر از بطن زوجہ اکاوالی سے حرام ہے۔ فقط

جس لڑکی کے منہ میں عورت نے اپنا دودھ ڈالا اس سے اس لڑکے کی شادی جائز نہیں

(سوال ۱۵۴۳) ہندہ کا زید ایک لڑکا ہے اور خالدہ ایک لڑکی ہے' ہندہ نے اپنی دختر خالدہ کی رضاعت کے

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج۳ ص ۲۱۳ ' ظفیر
(۲) ایضاً . ط.س. ج۳ ص ۲۱۳ ' ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج۳ ص ۲۱۲ ' ظفیر
(٤) ایضاً . ط.س. ج۳ ص ۲۱۳ ' ظفیر

زمانہ کا دودھ زینب نامی مرضعہ کے منہ میں ڈالا جب کہ زینب کی عمر دو برس کی تھی' زینب و زید کا نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ زینب کے منہ میں ہندہ نے اپنے پستان کا دودھ ڈالا اور وہ دودھ اگرچہ قطرہ دو قطرہ ہو' زینب کے حلق اور شکم میں گیا تو زینب ہندہ کی دختر رضاعی ہو گئی اور زید کی بہن رضاعی ہوئی' لہٰذا زید کا نکاح زینب سے درست نہیں ہے۔ **لانہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب**(۱) فقط

ایک لڑکی نے منہ میں چھاتی لے لی مگر دودھ جانے کا یقین نہیں ہے کیا حکم ہے ؟

(سوال ١٥٤٤) مسماۃ زینب نے مسماۃ عظیمہ کی دختر کو سہواً اپنی چھاتی منہ میں دے دی قریب ایک منٹ کے منہ میں رہی مگر دودھ نہیں اتارا' لڑکی روتی رہی چھاتی اچھی طرح نہیں دبائی' جس وقت زینب نے دیکھا کہ میری لڑکی نہیں ہے' اسی وقت چھاتی چھوڑالی جب تک زینب کا بچہ ایک سال سے کم ہوتا ہے اس وقت تک دودھ زیادہ رہتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے' اس وقت زینب کی لڑکی بعمر پونے دو سال تھی یہاں تک کہ بعد سال کے زینب کا بچہ چھاتی منہ میں لیکر عرصہ تک دباتا ہے جب دودھ بر آمد ہوتا ہے' بعد چار سال کے زینب کے لڑکا پیدا ہوا اس لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے ہوا' کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی' پس اگر دودھ پیٹ میں جانا عظیمہ کی دختر کے مشکوک و مشتبہ ہے اور قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زینب کے پستان میں اتنی دیر میں دودھ نہیں اتارا تو وہ لڑکی زینب کی دختر رضاعی نہیں ہوئی اور نکاح زینب کے پسر کا اس لڑکی سے درست ہے **ھکذا فی الدر المختار والشامی**(۲) فقط

بچہ جیسے دودھ پیتا تھا قے کر دیتا تھا تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ١٥٤٥) زید و عمر بحیثیت حقیقی بھائی ہونے کے صاحب اولاد ہیں' زید کے لڑکے کو جس کی عمر چار پانچ ماہ کی تھی بسبب نہ ہونے شیر زوجہ زید کے اس امر کی کوشش کی گئی کہ اس کی پرورش بکر کی عورت کے دودھ سے کی جائے جس کے ایک لڑکی ہم عمر زید کے لڑکے کے تھی زید کے لڑکے نے قدر تاً اس طرف ارادہ نہیں کیا بلکہ متنفر رہا' جب کہ زید کے لڑکے کا منہ بکر کی زوجہ کے پستان سے لگا دیا اور چند قطرہ ارادتاً اس کے منہ میں ڈالے گئے اس لڑکے نے استفراغ کیا اور دودھ ڈال دیا' اسی طرح چند مرتبہ ہو' جب اس کو زبردستی دودھ

---

(۱) ویثبت بہ الخ وان قل ان علم وصولہ لجوفہ من فمہ او انفہ الخ فیحرم منہ ای بسبب ما یحرم من النسب رواہ الشیخان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ٥٥٦ و ج ۲ ص ٥٥٧ .ط.س. ج۳ص۲۱۲' ظفیر

(۲) فلو التقم الحلمتہ ولم یدر ادخل اللبن فی حلقہ ام لا لم یحرم لان فی المانع شکا(درمختار) وفی القنیہ امراۃ کانت تعطی ثدیھا صبیہ واشتھر ذلک بینھم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن حین القمتھا ثدی ولم یعلم ذلک الا من جھتھا جاز لا بنھا ان یتزوج بھذہ الصبیۃ اہ وفی الفتح لو ادخلت الحلمۃ فی فم الصبی و شکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمۃ بالشک الخ (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ٥٥٦' ٥٥٧ .ط.س. ج۳ص۲۱۲) ظفیر

پلاتے تھے تو وہ دودھ ڈال دیتا تھا اب بکر کی دوسری لڑکی پیدا ہوئی ہے آیا زید کے لڑکے مذکور کا عقد بکر کی اس دوسری لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہو گئی اور زید کا لڑکا بکر کی زوجہ کا پسر رضاعی ہو گیا' بکر اور اس کی زوجہ کی تمام اولاد اس بچہ کے بہن بھائی رضاعی ہو گئے لہذا زوجہ بکر کی کسی دختر سے نکاح زید کے اس پسر کا درست نہیں ہے جیسا کہ عبارات کتب فقہ ذیل سے مستفاد ہے ۔و یثبت به وان قل ان علم وصوله بجوفه من فمه اوانفه الخ درمختار و ایضاً فیه هو مص من ثدی ادمیة الخ والحق بالمص الوجود والسعوط الخ و فی رد المحتار ثم اجاب بان المراد بالمص الوصول الی الجوف من المنفذین الخ و فی المصباح الوجود بفتح الواوالد واء یصب فی الحلق والسعوط کرسول دواء یصب فی الانف [1] الخ ص ۴۰۳ شامی ج ۲ وفی الدرالمختار ولا حل بین رضیعی اِمرأة لکونهما اخوین وان اختلف الزمن والاب ولاحل بین الرضیعة وولد مرضعتها ای اللتی ارضعتها [2] الخ فقط

خالد کے جس بھائی نے پھوپھی کا دودھ نہیں پیا ہے اس کا نکاح پھوپھی کی لڑکی سے ہو سکتا ہے

(سوال ۱۵۴۶) زید وہندہ بہن بھائی حقیقی ہیں' مسماۃ ہندہ نے اپنے لڑکے بکر کے ساتھ زید کے لڑکے کو دودھ پلایا' خالد کی دو تین بہنیں ہیں' اب بکر کا نکاح خالد کی بہن سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بکر کا نکاح خالد کی بہن کے ساتھ جس نے ہندہ کا دودھ نہیں پیا درست ہے کما فی الدرالمختار و تحل اخت اخیه رضاعاً [3] الخ البتہ خالد کا نکاح ہندہ کی کسی دختر سے نہیں ہو سکتا۔

دودھ پینے والے بھائی کی بہن سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی ہے نکاح جائز ہے

(سوال ۱۵۴۷) ہندہ اور سلمیٰ دو حقیقی بہنیں ہیں' سلمیٰ کے تین بیٹے ہیں دو بڑے ایک چھوٹا' ہندہ کے دو لڑکیاں ہیں ایک بڑی' ایک چھوٹی' سلمیٰ نے ہندہ کی چھوٹی لڑکی کو دودھ پلایا' اور ہندہ نے سلمیٰ کے چھوٹے لڑکے کو اپنا دودھ پلایا تو اس حالت میں ہندہ کی چھوٹی لڑکی سلمیٰ کے چھوٹے لڑکے کی رضاعی بہن ہوئی' آیا سلمیٰ کے دو سابق بڑے لڑکوں میں سے کسی ایک کا نکاح ہندہ کی سابق بڑی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ قاعدہ ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہو جاتے ہیں کما فی ہذا الشعر - از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند الخ پس جب کہ ہندہ کی چھوٹی لڑکی نے سلمیٰ کا دودھ پیا تو سلمیٰ کی تمام اولاد یعنی تینوں بیٹے اس دختر ہندہ کے بھائی رضاعی ہو گئی' اور چونکہ سلمیٰ کے چھوٹے پسر نے ہندہ کا دودھ پیا تو ہندہ کی

---

(۱) دیکھیے رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط.س. ج۳ص ۲۱۲ ' ظفیر
(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط.س. ج۳ص ۲۱۷ ' ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط.س. ج۳ص ۲۱۷ ' ظفیر

دونوں دختر اس پسر خورد ہندہ کی بہنیں رضاعی ہوئی لہذا ہندہ کی دختر خورد کا سلمیٰ کے کسی پسر سے نکاح درست نہیں ہے اور سلمیٰ کے پسر خورد کا نکاح ہندہ کی کسی دختر سے صحیح نہیں ہے، لیکن سلمیٰ کے دو سابق لڑکے ہندہ کی بڑی دختر کے بھائی رضاعی نہیں ہیں ان دونوں لڑکوں میں سے کسی ایک کا نکاح ہندہ کی بڑی دختر سے درست ہے۔ کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیه رضاعاً[1] فقط

زید کا دادا اس کی رضاعی ماں سے نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۱۵٤۸) زید نے ہندہ کا دودھ پیا اب زید کا دادا ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید کے دادا کو ہندہ سے نکاح کرنا جائز ہے ہندہ زید کی مادر رضاعی ہے لیکن زید کے باپ اور دادا کو اس سے نکاح کرنا درست ہے کما فی الشامی یحل لها ابو اخیها واخو ابنها وجد ابنها الخ[2] فقط

جب زید کی ساس نے اس کی بچی کو دودھ پلایا تو کیا بیوی کے مرنے کے بعد زید کی شادی سالی سے درست ہوگی

(سوال ۱۵٤۹) زید کی زوجہ ہندہ نے انتقال کیا اور زید مذکور سے اس نے ایک لڑکی شیر خوار چھوڑی، ہندہ کی ماں نے اس لڑکی کو اپنا دودھ پلایا اب زید مذکور اپنی حقیقی سالی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں یہ ہندہ کی رضاعی بہن تو نہ ہوگی، جس زمانہ میں نانی نے نواسی کو دودھ پلایا تھا، زید کی سالی ڈھائی برس سے زیادہ عمر کی تھی؟

(الجواب) ہندہ کی لڑکی کو جب کہ ہندہ کی ماں نے بحالت شیر خوارگی دودھ پلایا تو وہ لڑکی ہندہ کی ماں کی رضاعی بیٹی ہوگئی اور زید کی سالی کی بہن رضاعی ہوئی تو زید کی دختر بھی بہن رضاعی ہوئی پس اس صورت میں نکاح زید کا اس سالی سے درست ہے کما فی الدر المختار .[3] فقط

چھوٹے لڑکے نے دودھ پیا تو کیا اس کے بھائی کی اولاد سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کی شادی جائز ہے

(سوال ۱۵۵۰) میری والدہ نے میرے ماموں کے چھوٹے لڑکے کو دودھ پلایا تھا اس وقت ماموں کے بڑے لڑکے کی بیٹی بیوہ ہے اس سے میرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ماموں کا چھوٹا لڑکا جس نے تمہاری والدہ کا دودھ پیا تھا وہ تو تمہارا رضاعی بھائی ہوگیا اس کی اولاد تم

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵٦۱ ط.س.ج۳ص ۲۱۷ ' ظفیر
(۲) ردالمحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵٦۰ ط.س.ج۳ص ۲۱٦ ' ظفیر
(۳) وقس علیه اخت ابنه و بنته الخ فهؤ لاء من الرضاع حلال للرجال (درمختار) بان تقول انما حرمت علیه اخت ابنه و بنته نسباً لکونها بنته او بنت امراته وهذا المعنی مفقود فی الرضاع (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۹ ط.س.ج۳ص ۲۱۵) ظفیر

پر حرام ہے لیکن ماموں کا بڑا لڑکا جس نے دودھ نہیں پیا اس کی لڑکی سے تمہارا نکاح درست ہے۔ [1] فقط

شوہر والی زانیہ کے رضاعی بیٹے سے زانی کی پوتی کی شادی درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۵۱) زید نے ہندہ شوہر دار سے زنا کیا' ہندہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کی بابت ہندہ نے اعتراف کیا کہ یہ زید کی لڑکی ہے' اسی دفعہ کا دودھ ہندہ نے زید کے حقیقی بھائی بکر کے نواسہ خالد کو پلایا' اس صورت میں عائشہ کا نکاح جو زید کی پوتی ہے اور بکر کی نواسی اور خالد کی خالہ زاد بہن ہے' خالد کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) حدیث شریف میں ہے **الولد للفراش وللعاهر الحجر** [2] لہذا عورت متزوجہ شوہر دار کی جو اولاد ہوگی وہ شوہر سے ثابت النسب ہوگی اور عورت کے اس کہہ دینے سے کہ یہ لڑکی زید کی ہے نسب اس کا شوہر ہندہ سے منتفی نہیں ہوا پس زید سے نسب اس لڑکی کا ثابت نہیں ہے اور زید خالد کا باپ رضاعی نہیں ہے لہذا خالد کا نکاح مسماۃ عائشہ زید کی پوتی سے درست ہے کہ ان میں کوئی وجہ حرمت کی نہیں ہے' کیونکہ لبن زنا سے اولاً حرمت رضاعت مختلف فیہا ہے اور شامی نے کہا کہ زنا وجہ عدم حرمت ہے اور ثانیاً جب کہ ہندہ کی دختر کا نسب شوہر ہندہ سے شرعاً ثابت ہے تو لبن زنا ہونا بھی محقق نہ ہوا۔ [3] فقط

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۵۲) محمد کی لڑکی نے حالت رضاع میں محمد کے چچا کی زوجہ کا دودھ پیا ساتھ چچازاد بھائی کے یعنی محمد کا چچازاد بھائی علی محمد اور محمد کی لڑکی مسماۃ مختاور دونوں نے چچا کی زوجہ کا جو کہ علی محمد کی والدہ ہے دودھ پیا' جس کا نام راجن ہے' اتفاق سے میاں محمد نے راجن سے جو چچا کی زوجہ تھی نکاح کر لیا جس کی وجہ سے میاں محمد مسماۃ مختاور اور علی محمد کا باپ ہوا' آیا علی محمد کا نکاح مختاور کی چھوٹی بہن سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) علی محمد کا نکاح مختاور کی چھوٹی بہن سے جو محمد کی زوجہ سابقہ سے ہو صحیح ہے **لقول الفقهاء و تحل اخت اخيه رضاعاً و كذا اخت اخته** [4] فقط

جس لڑکے کو دودھ پلایا اس کے بھائی سے مرضعہ کی لڑکی کی شادی جائز ہے

(سوال ۱۵۵۳) بکر کی زوجہ نے زید کے لڑکے کو دودھ پلایا' دوسری دفعہ بکر کے لڑکا اور زید کے لڑکی پیدا ہوئی' آیا ان دونوں کا نکاح باہم جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) اس لئے کہ اس سے رضاعت کا رشتہ قائم نہیں ہوا' و يثبت به الخ وان قل الخ امومته المرضعة للرضيع و يثبت ابوة زوج مرضعة (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ' ۵۵۷ .ط.س. ج۳ص۲۱۲) ظفیر

(۲) مشكوة (۳) والو طؤ بشبهة كالحلال قيل و كذا الزناء والا وجه لا فتح (درمختار) وذلك حيث قال و لبن الزنا كالحلال فاذا ارضعت به بنتا حرمت على الزانى وآباء ه و ابناء ه وان سفلوا و فى التجنيس عن الجرجانى و يعم الزانى التزوج بها كالمولودة من الزانى لانه لم يثبت نسبها من الزانى الخ (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۵ ع ۵۱۶ .ط.س. ج۳ص۲۲۱) ظفیر

(٤) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ .ط.س. ج۳ص۲۱۷ ' ظفیر

(الجواب) دوسری دفعہ جو زید کے دختر اور بکر کے پسر پیدا ہوا ان دونوں کا نکاح باہم صحیح ہے کما فی کتب الفقه و تحل اخت اخيه رضاعاً الخ درمختار [1] فقط

پستان سے پانی منہ میں جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۵٤) بکر کی ماں نے زید کو جب وہ ایک سال کا تھا اپنا پستان زید کے منہ میں دیا جب زید نے پستان چوسا تو بکر کی ماں کے پستان میں جلن معلوم ہوئی اس نے زید کو علیحدہ کر کے پستان کو دبایا تو اندر سے پانی نکلا اس پانی کا زید کے حلق میں جانے نہ جانے کا بکر کی ماں کو کچھ علم نہیں ہے اس صورت میں بکر کی ماں زید کی رضاعی ماں ہو سکتی ہے یا نہیں زید کی لڑکی کا نکاح بکر سے جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) باب الرضاع درمختار میں ہے هو مص من ثدی آدمية ولو بكراً او ميتة اوايسة [2] الخ اور عالمگیریہ میں ہے دخل فی فم الصبی من الثدی مائع لونه اصفر تثبت حرمة الرضاع لانه لبن تغير لونه [3] الخ اور شامی میں ہے وفی القنية امراة كانت تعطى ثديها صبية واشتهر ذلك بينهم ثم تقول لم تكن فی ثدی لبن حين القمتها ثدى ولم يعلم ذلك الآمن جهتها جاز لا بنها ان يتزوج بهذه الصبية [4] الخ وفى الفتح لو ادخلت الحلمة فى فم الصبى و شكت فى الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشك [5] الخ

روایت قنیہ اور فتح القدیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ میری پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا اور بچہ کے حلق میں دودھ کا جانا محقق نہ ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اس صورت میں زید کی دختر کا نکاح بکر سے درست ہے۔ فقط

رضاعی پھوپھی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۵۵) زید کی دو بیویاں ہیں ایک کا بکر نے دودھ پیا اور ایک کا زبیدہ نے ایسی حالت میں بکر کے لڑکے کا عقد زبیدہ کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید بکر اور زبیدہ دونوں کا رضاعی باپ ہے اور دونوں بھائی بہن رضاعی از جانب پدر ہیں، پس زبیدہ بکر کے لڑکے کے رضاعی پھوپھی ہوئی لہذا نکاح ان دونوں میں درست نہیں ہے درمختار میں ہے ويثبت ابوة زوج مرضعته اذا كان لبنها منه له [6] الخ فقط

---

(۱) ایضاً ظفیر۔ ط۔س۔ ج۳ص ۲۱۷
(۲) الدرالمختار کتاب الرضاع ج ۲ ص ۲۱۲ ط۔س۔ ج۳ص ۲۰۹ ' ظفیر
(۳) عالمگیری مصری کتاب الرضاع ج ۱ ص ۳۲۲ ۔ط۔ ماجدیہ ج۳ص ۳٤٤ ' ظفیر
(٤) ردالمحتار المعروف بالشامی ج ۲ ص ٥٥٦ کتاب الرضاع ' ظفیر
(٥) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ٥٥٦ ط۔س۔ ج۳ص ۲۱۲ ' ظفیر
(٦) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ٥٥٧ ط۔س۔ ج۳ص ۲۱۲ ' ظفیر

دادی کا جب دودھ پیا تو پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں!

(سوال ۱۵۵۶) زید نے اپنی دادی کا دودھ اس وقت پیا ہے، جب کہ اس کی دادی کا لڑکا سوا دو برس کا تھا اور پینے کی یہ حالت ہے کہ دودھ خشک ہو گیا تھا، زید نے اپنی دادی کی چھاتی چوسی دودھ قدرے اتر آیا اور صرف تین چار روز وہ دودھ پیا اب زید چاہتا ہے کہ اپنی پھوپھی کی لڑکی سے جس کا نام ہندہ ہے شادی کروں، پس فرمایئے کہ عقد ہو سکتا ہے یا نہیں، اگر نہیں ہو سکتا تو کیا تدبیر ہے اور اگر شادی کرلیوے تو گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔؟

(الجواب) زید نے جب کہ مدت رضاعت میں اپنی دادی کا دودھ پیا اگرچہ دو ایک قطرہ ہی پیا ہو پس زید اپنی دادی کا رضاعی بیٹا ہو گیا اور ہندہ کا رضاعی بھائی ہو گیا پس ہندہ کی دختر زید کی بھانجی ہوئی اور رضاعی بھانجی سے مثل نسبی بھانجی کے نکاح قطعی حرام ہے[1] اور گناہ کبیرہ ہے اور وہ ایسا ہی ہے جیسا اپنی بیٹی بہن اور ماں خالہ وغیرہ سے نکاح کیا جاوے والعیاذ باللہ تعالیٰ لہٰذا وہ نکاح کسی طرح نہیں ہو سکتا کوئی حیلہ اور تدبیر اس نکاح کے حلال ہونے کی نہیں ہے۔ فقط

جس بچہ نے دادی کی چھاتی چوسی اس کا نکاح چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۵۷) زید نے دو یا پونے دو سال کی عمر میں اپنی دادی کا پستان چوسنا شروع کیا اور دو تین سال تک ہر روز چوستا رہا، اس کی دادی کی عمر اس وقت ستر اسی سال کی تھی اس کے پستانوں میں کسی نے اس وقت دودھ نکلتا نہیں دیکھا اور نہ اس نے کسی کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ میری پستان میں اس وقت دودھ تھا اب دادی کا انتقال ہو گیا اور نہ اس سے صاف طور سے معلوم کر لیا جاتا، اس صورت میں زید اپنے حقیقی چچا کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر دادی سے دریافت کیا جاتا اور وہ کہتی کہ میری پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا تو اس کا قول معتبر ہوتا، لیکن جب کہ اس کا انکار ثابت نہیں اور پستان کا برابر منہ میں لینا اور چوسنا محقق ہے تو احتیاط اس میں ہے کہ اپنے چچا کی لڑکی سے جو کہ اس کی رضاعی بھتیجی ہے نکاح نہ کرے، لیکن قاعدہ کے موافق چونکہ دودھ پیتے دیکھنے کا اور دودھ اترنے اور پستان سے نکلنے کا کوئی گواہ نہیں ہے اور رضاعت بدون دو گواہ کے ثابت نہیں ہوتی، اس وجہ سے زید اپنے چچا کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے حکم ایسا ہی ہے[2] اور احتیاط اول صورت میں ہے۔

﴿مسائل رضاعت﴾

(سوال ۱۵۵۸) عورت اگر بلا رضامندی شوہر کے دودھ پلاوے صحیح ہے یا نہیں؟

---

(۱) و یثبت به وان قل الخ امومیة المرضعة للرضیع الخ فیحرم منه ای بسببه ما یحرم من النسب (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۹ ط.س. ج۳ص ۲۱۲) ظفیر

(۲) فلو التقم الحلمة ولم یدرادخل اللبن فی حلقه ام لا لم یحرم لان فی المانع شکا (درمختار) و فی الفتح لوادخلت الحلمه فی فی الصبی وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمه بالشك (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶، ۵۵۷ ط.س. ج۳ص ۲۱۲) ظفیر

(الجواب) عورت کو نہ چاہئیے کہ بدوں اجازت شوہر کے کسی کے بچہ کو دودھ پلاوے، لیکن اگر پلاوے گی حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی۔ [1] فقط

شک کی صورت میں حرمت ثابت ہوگی یا نہیں؟

(سوال ۱۵۵۹) اگر رضاعت مشکوک ہو تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر رضاعت میں شک ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ کذافی الدر المختار [2] فقط

امام شافعیؒ کے یہاں مدت رضاعت!

(سوال ۱۵۶۰) مدت رضاعت مذہب شافعیہ میں کتنی ہے؟

(الجواب) رضاعت کی مدت دو برس یا ڈھائی برس علی اختلاف القولین ہے (امام شافعیؒ کے نزدیک مدت رضاعت صرف دو سال ہے" [3] ظفیر)

شہادت نہ ہونے کی صورت میں!

(سوال ۱۵۶۱) جس کے لئے شہادت نہیں وہ مشکوک ہوتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر شہادت رضاعت کی نہ ہو، حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ [4] فقط

نانی کا جس نے دودھ پیا اس کی شادی ماموں کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۶۲) ایک شخص نے اپنی نانی کا دودھ بشمول اپنی ہم عمر خالہ کے پیا ہے، آیا یہ شخص اپنی ماموں کی بنت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، ماموں عمر میں زیادہ ہے یعنی رشتہ رضاع سے پہلے کا پیدا ہے اور خالہ جو اس وقت رضاعی ہمشیرہ ہے یہ اپنے بھائی سے تیسرے درجہ کی ہے؟

(الجواب) شریعت کا یہ قاعدہ ہے کہ جس عورت کا کوئی بچہ شیر خوار دودھ پیوے اس عورت کی تمام اولاد اس بچہ کی بہن بھائی رضاعی ہو جاتے ہیں تقدم و تاخر کا اعتبار نہیں، اگلی پچھلی اولاد مرضعہ کی سب اس بچہ رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہیں اور اس اعتبار سے والدہ نسبی بھی بہن رضاعی ہو گئی اور ماموں وخالہ سب بھائی بہن رضاعی ہوئے پس ماموں کی دختر سے اس رضیع کا نکاح درست نہیں ہے ولاحل بین رضیعی امرأة لکونهما اخوین وان اختلف الزمن والاب ولا حل بین الرضیعته وولد مرضعتها [5] الخ (درمختار) جمله وان اختلف الزمن سے یہ صاف طور سے ثابت ہے کہ مرضعہ کی پہلی پچھلی اولاد سب رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہیں۔ فقط

---

(۱) یکره للمراة ان ترضع صبیا بلا اذن زوجها الا اذا خافت هلاکه(رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج۳ص۲۱۳) ظفیر

(۲) فلو التقم الحلمة ولم یدر ادخل اللبن فی حلقه ام لا لم یحرم(درمختار) لو ادخلت الحلمة فی فم الصبی و شکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشك(رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ '۵۵۷ ط.س. ج۳ص۲۱۲) ظفیر

(۳) ثم مدة الرضاع ثلثون شهرا عند ابی حنیفة وقالا سنتان وهو قول الشافعی (هدایه کتاب الرضاع ج ۲ ص ۳۲۹)

(٤) وانما یثبت بشهادة رجلین او رجل وامراتین الخ (هدایه کتاب الرضاع ج ۲ ص ۳۳۳) ظفیر

(٥) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵٦۱ ط.س. ج۳ص۲۱۷' ظفیر

کوئی بیوی کا دودھ بیماری کی وجہ سے پئے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۶۳) کسی شخص کو ایسی بیماری ہوگئی کہ بغیر کسی عورت کے دودھ پئے ہوئے اچھا نہیں ہو سکتا تو اس حالت میں اگر وہ شخص اپنی زوجہ کا دودھ پی لے تو جائز اور حلال ہے یا حرام اور دودھ پینے سے نکاح میں کچھ فرق تو نہیں آوے گا۔؟

(الجواب) مص رجل ثدی زوجته لم تحرم [1] کسی مرد نے اپنی زوجہ کے پستان چوسی اور دودھ پیا اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی' درمختار باب الرضاع وفیها ایضاً ولا یبح الارضاع بعد مدته [2] یعنی مباح نہیں ہے دودھ پینا بعد مدت رضاع یعنی زمانہ شیر خوارگی کے' ان دونوں روایتوں سے یہ معلوم ہوا کہ اپنی زوجہ کا دودھ پینا مرد کو جائز نہیں ہے اور یہ کہ دودھ پینے سے اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوگی اور تداوی کے لئے اس وقت اس کا استعمال درست ہے کہ اس میں شفا بقول طبیب حاذق مسلمان ثابت ہو اور کوئی دوسری دوا اس کے قائم مقام نہ ہو۔ [3] فقط

جس لڑکی نے دو سال دس مہینہ کی عمر میں دودھ پیا اس سے شادی جائز ہے

(سوال ۱۵۶٤) زید نے چھ مہینہ کی عمر میں ہندہ کا دودھ پیا تھا' اور ایک لڑکی مسماۃ کریمہ نے بھی دو برس دس مہینہ کی عمر میں ہندہ کا دودھ پیا تھا تو زید کا کریمہ سے عقد تزویج درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) مدت رضاعت اڑھائی برس یا دو برس ہے' امام ابو حنیفہؒ کا مذہب اولیٰ ہے [4] اور صاحبینؒ اور دیگر ائمہ کا مذہب دوسرا ہے' بہر حال اڑھائی برس سے زیادہ عمر میں اگر کسی بچہ نے کسی عورت کا دودھ پیا تو حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ [5] لہٰذا اس صورت میں زید کا نکاح کریمہ سے صحیح ہے۔ فقط

رضاعی باپ اور رضاعی بیٹے کی بیوی کے متعلق ابن الہمام کا قول

(سوال ۱۵٦٥) حلیلہ اب وابن رضاعی کو فقہاءؒ حرام تحریر فرماتے ہیں جیسا کہ تمام کتب فقہ میں مذکور ہے' اور صاحب فتح القدیر اس کے خلاف تحریر فرماتے ہیں چنانچہ فتح القدیر میں ہے و مقتضی الحدیث ان ما کانت اباً من الرضاعة او بنتاً او اختاً او بنت اخ الخ تحرم فاثبات کل حلیلة من الاب والابن من الرضاعة قول بلا دلیل بل دلیل یفید حلها وهو قید الاصلاب فی الاٰیة

(الجواب) قوله ما یحرم من النسب معناه ان الحرمة بسبب الرضاع معتبرة بحرمة النسب فشمل زوجة الابن والاب من الرضاع لانها حرام بسبب النسب فکذا بسبب الرضاع وهو اقول اکثر اهل العلم کذافی المبسوط بحر وقد استشکل فی الفتح الاستدلال علی تحریمها بالحدیث

---

(۱) ایضاً ص ۵٦۹ ' ج۲ ' ط.س. ج۳ص ۲۲۵ ظفیر (۲) ایضاً ج ۲ ص ۵۵۵ ' ظفیر

(۳) ولا یجوز التداوی بالمحرم الخ(درمختار) قیل یرخص اذا علم فیه الشفاء ولم یعلم دواء اخر کمار خص للعطشان و علیه الفتوی (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵. ط.س. ج۳ص ۵۱۱) ظفیر

(٤) هو حولان و نصف عنده حولان فقط عندهما هو الا صح (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵٤. ط.س. ج۳ص ۲۰۹) ظفیر (۵) و یثبت التحریم فی المدة فقط (درمختار) اما بعد ها فانه لا یوجب التحریم (رد المحتا باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵. ط.س. ج۳ص ۲۱۱) ظفیر

لان حرمتها بسبب الصهريته لا النسب الخ شامی [1]

اس عبارت نیز تمام کتب فقہ کی عبارت سے حرمت حلیلہ (بیوی) اب والبن رضاعی کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور مقتضائے نص قرآنی ولا تنكحوا ما نكح ابآء كم [2] الاية بھی یہی ہے باقی امام ہمام ابن الہمام کا استدلال بالحدیث میں استشکال فرمانا از قبیل ابحاث محققین ہے جو بعض دلائل میں وہ فرمایا کرتے ہیں اس سے اصل مسئلہ کا ابطال لازم نہیں آتا علاوہ بریں جب کہ قول اکثر اہل علم کا یہی ہے اور فقہاء نے عموماً محرمات نسبیہ وصہریہ کو رضاعاً بھی حرام فرمایا ہے تو اس صورت میں احوط و ارجح باب حرمت میں قول اکثر فقہاء ہے قال فی الدرالمختار و حرم الكل مما مر تحريمه نسباً و مصاهرة و رضاعاً [3] الا ما استثنى فى بابه فقط

بیوی کا دودھ پینے کا کیا حکم ہے؟

(سوال ١٥٦٦) زید صاحب اولاد نے اپنی زوجہ کا دودھ قصداً پی لیا شرعی مقررہ ایام میں یعنی ایام رضاعت میں یعنی دو برس کے اندر کیا اس صورت میں زید پر وہ زوجہ حرام ہو جاوے گی اور وہ دودھ زید کے لئے حلال تھا یا حرام؟

(الجواب) زید جو کہ صاحب اولاد ہے اس کو یہ کہنا کہ اس نے مدت رضاعت میں دودھ پیا غلط ہے مدت رضاعت میں دودھ پینے کے یہ معنی ہیں کہ دودھ پینے والا بچہ ہو اور اس کی عمر دو برس یا ڈھائی برس سے کم ہو الغرض زید صاحب اولاد نے اگر اپنی زوجہ کا دودھ پی لیا خواہ عمداً خواہ غیر عمداً تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی لیکن عمداً اگر پیا تو گناہ گار ہوا توبہ کرے کیونکہ وہ جز انسان ہے استعمال اس کا بلا ضرورت حرام ہے درمختار میں ہے مص رجل ثدى امراته لم تحرم [4] الخ (ترجمہ) کسی شخص نے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی ولم يبح الارضاع بعد مدته لا نه جزء ادمى والا نتفاع به بغيره ضرورة حرام [5] الخ باب الرضاع درمختار فقط

خوشدامن نے داماد سے کہا کہ میں نے تم کو دودھ پلایا ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ١٥٦٧) زید کی خوشدامن کہتی ہے کہ میں نے تم کو طفلی میں دودھ پلایا ہے زید نے اپنے ساتھ ایک آدمی لیکر پھر دریافت کیا کہ سچ بتاؤ پھر اس نے یہی کہا جب زید نے منکوحہ کو علیحدہ کرنا چاہا تو خوشدامن نے انکار کر دیا کہ میں نے تو غصہ کی حالت میں کہہ دیا تھا اور جھوٹ کہہ دیا تھا اور زید کی والدہ کہتی ہے کہ میں کچھ نہیں جانتی کہ کب دودھ پلایا تھا اب رضاعت ثابت ہے کہ نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ بدون دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی پس صورت مسئولہ میں حجت شرعیہ رضاعت کی موجود نہیں ہے لہذا حکم علیحدگی کا مابین زوجین کے نہ کیا جاوے گا۔ [1] فقط

قد تم الجزء الثامن من فتاوىٰ دار العلوم ديوبند

---

(۱) ردالمحتار باب الرضاع ج ۲ ص ٥٥٧ ط.س. ج۳ص۳۱۳ ظفیر

(۲) سورة النساء ٤ ظفیر (۳) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۲۳۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۳ ظفیر (٤) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضيع ج ۲ ص ٥٦٩ ط.س. ج۳ص۲۲٥ ظفیر (٥) ايضاً ج ۲ ص ٥٥٤ ط.س. ج۳ص ۲۱۱ ظفیر

(۱) والرضاع حجته حجة المال وهى شهادة عدلين او عدل و عدلتين لكن لا تقع الفرقة الا بتفريق القاضى لتضمنها حق العبد (درمختار) وما فى شرح الوهبانية عن النتف من انه لا تقبل شهادة المرضعة عند ابى حنيفة واصحابه فالظاهر ان المراد اذا كانت وحدها (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ٥٦٨ ط.س. ج۳ص ۲۲٤) ظفیر